

انا حاکم النبیین لانی بَعْدَی

لا اَبی بَعْدَی
مابعد

کتاب نمبر ۰ سیر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۰۰ روپے ۰ صاحبزادہ شاہد محمد علی

محفوظ و محفوظ
میں اور میں

بیت المقدس کو نشان

میں نے نبیوں میں سے
نہ مٹا ہے نہ وہ کبھی چرچا
پیر پیر

نبی کے نام یہ شہادت ہی شہادت ہے
فصلے ہیں میں دنیا عبادت ہی عبادت ہے
لگا کے جان کی بازی ہتھیا تو نے لے عالم
جو ان کی راہ میں گھٹے سلامت ہی سلامت ہے
رسول اللہ کے عشاق سے کراؤ کی حرکت
یہ بولہ ہی سزاؤں کی شرارت ہی شرارت ہے
لے آصف کلمہ حق کی صدا اپنی دلیلی ہے
سزا اس جرم کی جو ہو سعادت ہی سعادت ہے

WWW.NAFSEISLAM.COM

دورِ حاضر کے
غازی علی مدین شہید

قصہ شہید پاکستان • عامر جمیل شہید بنی
رفیقہ شہید پاکستان

ماہنامہ لانی بعدی لاہور

اپریل، مئی 2006ء

سرپرست علی پیر سید محمد محفوظ شاہ مشہدی

شہرت نبوت کے موضوع پر اہل سنت و جماعت کا واحد نمائندہ
بے پناہ نظر حضرت سید علی بن عثمان گجڑی السروف و الباقی بھٹو
شیخ الاسلام حضرت امام شاہ احمد نورانی صدیقی مدظلہ
بیلگہ مجاہد ملت مولانا امجد الحسن خان نیازی مدظلہ

مفت محمد افضل رشید نقشبندی
0321-4192539

چیف ایڈیٹر
صاحبزادہ
ملک محمد حنیف
ایڈووکیٹ
ناظم اشہارات
محمد ضیاء الحق نقشبندی
سید محمد اجمل گیلانی
ایگزیکٹو ایڈیٹر
محمد علی نقشبندی رضوی

ایڈیٹر
شیخ مشتاق احمد نورانی
علامہ محمد منور نورانی
قاری محمد افضل باجوہ

سب ایڈیٹر: محمد صلاح الدین سعیدی، اسد اللہ حیدر نورانی، مولانا اظہر حسین فاروقی

چشم بینا لکچر
پیرزادہ اقبال احمد فاروقی
ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی
مفت جمیل احمد صدیقی صادق علی زاہد
مولانا محمد فاروق ہندیا لوی
مفتی محمد اشرف قادری
www.natqslam.com

زیر قیادت
حضرت پیر سید اکبر علی شاہ گیلانی
زیر قیادت
علامہ پیر سید محمد عرفان مشہدی
علامہ حافظ خادم حسین رضوی
زیر قیادت
پیر سید فیض محمدی الدین شاہ قادری
صاحبزادہ سید مختار اشرف رضوی

چشم بینا لکچر
حافظ القاری پیر کامران علی گجڑی
حضرت مولانا محمد ابراہیم قادری
پیر سید اجدیل گیلانی، قاری محمد یوسف سیالوی
پیر خادم حسین شرقوری، مولانا محمد احمد فریدی
محمد حامد رضا نورانی، مولانا محمد مشتاق احمد جلالی
حکیم غلام حسن نورانی، مولانا محمد مصطفی جلالی
مولانا نصیر احمد ادوی، قاری محمد اختر نورانی
مولانا محمد اشرف شاہکار حاجی محمد اکرام سیٹھی
حاجی ملک محمد نواز محمد عارف خان قادری
غریب ظہیر احمد بٹ حاجی محمد الیاس عثمان

ماہنامہ شہرت نبوت، لاہور، پاکستان، 2006ء

نامہ ذیل پیر احمد علی لاہوری

سب آفس: جامعہ اکبریہ فیض العلوم اکبر آباد کوٹلی میانی تحصیل مرید کے ضلع شیخوپورہ
سرور محمد خان لغاری نے محمد نسیم چاچا پرنٹنگ پریس ڈھاکہ روڈ لاہور چھاونی سے چھپوا کر جاری کیا

دفتر ماہنامہ ”لانی بعدی“ مدینہ مسجد 108 راوی روڈ لاہور
0321-4192539-0300-4601473

برائے خط
و کتابت

حسن ترتیب

صفحہ	مضمون نگار	مضامین	نمبر شمار
3		انتساب	1
4	مفتی محمد عمران	درک قرآن	2
6	مفتی محمد عمران	درک حدیث	3
8	محمد علی رضوی	اداریہ	4
13	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ	گستاخ رسول کی سزا	5
23	پیر سید احمد سعید گامی رحمۃ اللہ علیہ	توہین رسالت	6
35	میاں سلیم حماد بھیری	ناموس رسالت پر مصیبتوں کی حسیل کا پس منظر	7
51	ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی	تحفظ ناموس رسالت	8
55	علامہ محمد طاہر نسیم	ناموس رسالت میں علماء کا کردار	9
61	علامہ کوکب نورانی اودکاڑوی	ساتھ شتر پارک جیسا میں نے دیکھا	10
67	سید محمد اجمل میاں	گستاخ رسول کی علامات	11
75	ڈاکٹر عبداللہ خان	ہوا کا سناست ایک حقیقت یا افسانہ	12
83	علامہ سائبر حسین قادری	عہد بیانی اور تحفظ ناموس رسالت	13
87	علامہ عبدالحق تفریحی	سر فرار و سر بلند	14
91	علامہ عبدالستار عاصم	تحفظ ناموس رسالت میں طلباء کا کردار	15
95	محمد وحید نور	توہین رسالت اور عزائیت	16
99	محمد مقصود احمد	شہید ناموس رسالت عاصم و شہید	17
107	میاں خالد حبیب الہی ایڈووکیٹ	توہین رسالت کی سزا اور بنیادی حقوق	18
113	پروفیسر حافظ فیض رسول	کریم آقا کی سب سے حتمی سزا	19
117	قاری محمد افضل بابوہ	میلا دالہی اور شتر نبوت	20
125	مولانا سید زمان علی جعفری قادری	دعوت لکڑ	21
129	قاری محمد یونس مدنی	ناموس رسالت قرآن کی نظر میں	22
133	محمد وحید نور	تحریک تحفظ ناموس رسالت منزل بہ منزل	23
151	حسین صدیقی	برصغیر شدت کریم ناموس رسالت کی تاریخ	24
169	مولانا محمد یوسف صادقی	عظمت و شان مصطفیٰ	25
175	حمیرا انصاری	آج ہم شرمندہ ہیں	26
179	ایم اے شیدا	ایک لکڑی جائزہ	27
183	محمد افضل رشید نقشبندی	فہرست اسیران تحفظ ناموس رسالت	28
193	مختلف شعراء اہل سنت	حصہ منکومات	29
204	محمد صلاح الدین سعیدی	سنی صحافت کی ایک محکمہ	30
233	محمد وحید نور	انٹرویوز	31
280	فراسندوں کی رپ رپوں کی روشنی میں	قریب قریب شجرہ	32
322	مولانا محمد آصف نعمانی	شجرہ کب	33
326		مشاہیر ملت کے بیانات	34

شیخ الاسلام والمسلمین قائد ملت اسلامیہ

حضرت امام الشاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ

اور تحریک تحفظ ناموس رسالت کے شہداء

محمد رفیق شہید۔ حافظ قیصر شہید۔ عبدالرحمن عامر چیمہ شہید

اور تمام اسیروں کے نام

نفاذ اسلام

WWW.NAFSEISLAM.COM

گر قبول افتد زہے عز و شرف

میچنگ ایڈیٹر

محمد افضل رشید نقشبندی

درس قرآن

مفتی محمد عمران: دارالافتاء جامعہ نعیمیہ لاہور

ارشاد باری تعالیٰ: إِنَّ الَّذِينَ يُوْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي

الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا

بے شک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا پہنچاتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ کی لعنت ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ذلت آمیز عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (سورہ الاحزاب آیت ۵۷)

آیت مبارکہ میں شاتمان رسول کی سزا و عذاب کا بیان ہوا اور جو لوگ اپنے اعمال و افعالِ رذیلہ کے ذریعے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ اقدس میں توہین کا ارتکاب کرتے ہیں اور بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ادب و احترام اور تعظیم کو ترک کر کے اللہ اور اس رسول کے لئے اذیت کا باعث بنتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و منزلت کو توہین و تنقیص کے ذریعے کم کرنے کی سعی رذیلہ کرتے ہیں وہ جان لیں اللہ تعالیٰ ایسے بد بختوں کو اپنی رحمت و فضل سے ہمیشہ کے لئے محروم کر دیتا ہے۔ اور دنیا و آخرت میں یہ ملعون و مقہور ہوں گے۔

محولہ بالا آیت میں شاتمان رسول کے لئے لعنت کا لفظ آیا ہے۔ امام کمال الدین ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں لعنت کا معنی ہے اللہ تعالیٰ کا کسی کو اپنی رحمت سے دھککارنا اور دور کر دینا۔ اس معنی کی روشنی میں واضح ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے گستاخان رسول کو اپنی رحمت و نوازش سے محروم کر دیا۔ فقط دنیا ہی میں اپنی رحمت سے دور کرنے کی بات نہیں کی اس لئے کہ اگر بات اس طرح ہوتی تو دنیا میں ملعون لوگ یہ گمان کرتے کہ وہ آخرت میں قرب الہی کی لذت سے ضرور بہرہ ور ہوں گے فرمایا یہ لوگ اس قابل ہی نہیں کہ کسی لمحہ و لحظہ بھی میرا قرب حاصل کریں یہ آخرت میں بھی ناکام و نامراد ہوں گے کیونکہ آیت میں دنیا و آخرت کی لعنت کا ذکر ہے۔ یہ ہمیشہ ہمیشہ و وزخ میں رہیں گے۔

مذکورہ بالا آیت میں واعذلہم (ان کے لئے عذاب تیار کر رکھا ہے) کا کلمہ ارشاد ہوا یہ کلمہ تاکید ہے اس لئے جب کوئی آقا اپنے غلام کو حالت ناراضگی میں بغیر کسی تیاری کے سزا دیتا ہے تو امکان ہے کہ یہ عذاب اس عذاب سے کم ہوگا جو پہلے سے تیار کیا گیا ہو۔۔۔۔۔ پس ناراضگی ختم ہوئی تو عذاب و سزا بھی ختم ہو گیا۔ اور جو عذاب پوری تیاری و آمادگی سے دیا جائے وہ ختم نہیں ہوگا۔ اور اس کے اثرات ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے گستاخوں کے لئے عذاب پہلے ہی تیار کر رکھا ہے تاکہ کسی کو شک و شبہ نہ رہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے بات صرف عذاب تک محدود نہیں رکھی بلکہ مزید تاکید فرمائی کہ وہ عذاب عذاب مہین ہے اور عذاب مہین بڑی کی تکلیف دہ اذیت رساں اور درد انگیز سزا کو کہتے ہیں جو مجرم کو ہر جگہ ذلیل و خوار کر کے رکھ دے اور اس کو اتنی تکلیف پہنچائے کہ دوسرے بھی عبرت حاصل کریں تاکہ آئندہ کوئی شخص ایسی جسارت قبیحہ کا مرتکب نہ ہو۔

غازی عامر چیمہ شہید تیری عظمت سلام

سلطان مقصود آٹوز

یہاں پر تمام گاڑیوں کے بریک شو، بریک ڈسک، کلچ پلیٹ

پریشر پلیٹ، کلچ لیڈر کا سامان بازار سے با رعایت دستیاب ہے

اور مرمت کا سامان بھی دستیاب ہے

ملک چراغ دین آٹومارکیٹ

7702600- PP:7722524

بادامی باغ لاہور

درس حدیث

مفتی محمد عمران: دارالافتاء جامعہ نعیمیہ لاہور

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک نابینا صحابی کی لوٹڈی تھی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب و شتم کیا کرتی اور بدگوئی کیا کرتی تھی وہ صحابی منع کرتا مگر باز نہ آتی ڈنٹ ڈپٹ کرتا تب بھی نہ رکتی تھی۔ ایک رات اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بدگوئی کی اور سب و شتم کرتی رہی پس صحابی نے خنجر لیکر اس کے پیٹ پر رکھا اور دباؤ ڈال کر اسے قتل کر دیا۔ چنانچہ اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان سے ایک بچہ بھی برآمد ہوا جس سے وہ خون میں لٹ پٹ ہو گئی۔ صبح کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات کا ذکر ہوا تو آپ نے لوگوں کو جمع کر کے فرمایا میں۔ میں ایسا کرنے والے کو اللہ کی قسم دیتا ہوں اور میرے حق کی جو میرا اس پر ہے کہ وہ کھڑا ہو جائے۔ پس نابینا صحابی کھڑے ہوئے لوگوں کو پھاندتے اور لرزتے ہوئے بڑھے یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے جا بیٹھے عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ میں اس کا مالک تھا وہ آپ کو سب و شتم اور ہجو کرتی تھی میں منع کرتا تو باز نہیں آتی تھی ڈنٹ ڈپٹ کرتا تب بھی نہ رکتی۔ میرے اس سے دو بیٹے ہیں جو موتی جیسے اور وہ میری غمخوار تھی گزشتہ رات جب وہ آپ کو شب و شتم کرنے لگی اور ہجو گوئی کی تو میں نے خنجر لے کر اس کے پیٹ پر رکھ دیا اور اس پر دباؤ ڈال کر قتل کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لوگو! گواہ رہنا کہ اس کا خون رائیگاں گیا۔ یعنی گستاخ رسول کا قتل معاف ہے۔

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ گستاخ رسول واجب القتل ہے اور نابینا صحابی کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت و الفت کا بین ثبوت ہے کیونکہ نابینا آدمی معمولات زندگی میں دوسرے کی مدد کا محتاج ہوتا ہے اور صحابی رسول نے اپنی محتاجی کو

مخوف خاطر نہ رکھتے ہوئے گستاخ لونڈی کو قتل کر دیا۔ اور آنے والی نسلوں کو پیغام دیا کہ تمہارا کتنا ہی کوئی زیادہ عزیز کیوں نہ ہو حضور کی عزت و ناموس کے سامنے اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ اگر وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں توہین کرتا ہے تو اس کے ناپاک جسم کو ہمیشہ کے لئے نیست و نابود کر دو۔ اور خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے گستاخوں کو قتل کرنے کا حکم دیا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے اور آپ کے سر مبارک پر خود تھا۔ جب آپ نے اسے اتارا تو ایک آدمی عرض گزار ہوا ابن خطل کعبہ کے پردوں سے لپٹا ہوا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسے قتل کر دو۔

نوٹ: ابن خطل کا قتل بھی توہین رسالت کی وجہ ہوا۔

کعب بن اشرف گستاخ کے قتل کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کو بھیجا اور اس کے قتل کا سبب گستاخی قرار دیا۔ (بخاری ص ۶۷۵، قدیمی کتب خانہ)

ابورافع گستاخ رسول تھا اسے قتل کر دیا گیا۔

تمام اہل علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ گستاخ رسول واجب القتل ہے اور اس کی توبہ قبول نہیں جیسا کہ قاضی عیاض نے نقل کیا ہے۔ قال ابو بکر بن المنذر اجمع عوام اهل العلم على ان من سب النبي صلى الله عليه وآله وسلم يقتل (الشفاء ص ۱۳۳ ج ۲ طبع روضۃ القرآن پشاور)

شفاء کے اگلے صفحہ پر ہے۔ يقول من سب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اور شتمہ او عابہ اور تنقصہ قتل مسلما کان اور کافرا ولا يستتاب“

مسودہ دین تیار رسالہ لین

گروپ آف الکریم گرافکس دربار مارکیٹ لاہور: رابطہ: 0321-4300824

اداریہ

شہدائے ناموس رسالت اور حکومتی بے حسی

قارئین محترم! ”ماہنامہ لائبنی بعدی“ کا تحفظ ناموس رسالت نمبر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ قدرے تاخیر کا سبب مضامین کی تیاری اور دیگر تحریر کی مصروفیات ہیں۔ ۱۴ فروری کے شہداء ناموس رسالت محمد رفیق شہید اور حافظ محمد قیصر شہید کی شہادت اس خاص نمبر کا خصوصی محرک تھا۔ یہ خاصی شمارہ دلوں کے کھیتوں کی آبیاری کرنے کا طریقہ ہے تاکہ باقی امت کے دلوں میں عشق رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیج پروان چڑھتا رہے۔ اور جب کبھی عالم کفر عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتحان لیتا چاہے تو سروں کی یہ فصل تیار ہو۔

اندھیروں کے سوداگر اگر کفر کی سیاہی بڑھانا چاہیں تو سروں کے یہ چراغ ہر دور میں روشن رہیں۔

یہ اس خاص نمبر کا سبب تالیف ہے۔ الحمد للہ غازی عامر چیمہ شہید نے جرمنی میں جام شہادت نوش کر کے ہماری اس فکر کی تائید کی کہ یہ فصل قیامت تک لہلہاتی رہے گی۔

عالم کفر سے تو ہمیں کبھی بھی خیر کی توقع نہیں رہی لیکن ہمارے کفر نواز حکمرانوں کا منفی رویہ انتہائی قابل مذمت ہے۔ جرمنی حکومت کی زبان کے الفاظ کی تائید ہمارے حکمران کر رہے ہیں۔ کہ غازی عامر چیمہ نے خودکشی کی ہے۔ ہماری وزارت خارجہ کے دلال یورپ کی دلالی میں حد سے بڑھ جاتے ہیں۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ عالمی قوانین کے مطابق وزارت خارجہ اپنا کردار ادا کرتی۔ دیار غیر میں شہید کو قانونی مدد فراہم کرتی۔ لیکن افغانستان و عراق میں لاکھوں جانوں کا سودا کرنے والوں کا ایک شخص کے بارے میں حرکت میں نہ آنا ان یہودی ایجنٹوں کے لئے کوئی بڑی بات نہیں۔

سوال یہ ہے کہ ڈیڑھ ماہ سے زائد عرصہ حراست میں رکھنے کے باوجود گوانتانا موہے کے عقوبت خانوں کی طرز پر شہید کے خلاف کوئی مقدمہ کیوں درج نہ ہوا۔ اور اس معاملے میں ہی ہمارا سفارت خانہ خاموش تماشائی کیوں بن رہا۔ اس کا جواب دیا جائے اگر بالفرض یہ معاملہ خود کشی کا ہے تو آخر اس عقوبت خانے میں وہ کیا حالات پیدا ہوئے کہ یہ انتہائی اقدام غازی عامر چیمہ شہید کو اٹھانا پڑا اس کی جواب دہ بھی ہماری اور جرمنی کے دونوں حکومتیں بنتی ہیں۔ اگر جرمن حکومت کے اس بیان پر نظر ڈالی جائے۔ کہ غازی عامر چیمہ شہید نے عقوبت خانے کی کھڑکی کی گرل سے اپنی شرٹ کی رسی بنا کر خود کو پھانسی دے دی تو درج ذیل سوال پیدا ہوتے ہیں۔

- ۱۔ شرٹ کی رسی بن ہی نہیں سکتی زیادہ سے زیادہ پٹی کی شکل ہو سکتی ہے۔
- ۲۔ جب کوئی بندہ خود کو پھندا لگاتا ہے تو پاؤں زمین سے اٹھنے کی صورت میں ایسا ممکن ہے جب کہ ایسا ہوا نہیں اور ممکن ہی نہیں۔
- ۳۔ کیا ساری رات کوئی سیکورٹی اہل کار موجود نہیں ہوتا کہ صبح کو اس بات کا پتہ چلا۔
- ۴۔ پوسٹ مارٹم کروانے میں مجرمانہ تاخیر آخر کیوں کی گئی؟
- ۵۔ پوسٹ مارٹم رپورٹ مزید تاخیر سے کیوں آئی۔
- ۶۔ میت کو جرمنی ہی میں دفن کئے جانے پر اصرار کیوں۔

یہ وہ سوال ہیں جن کے جواب دونوں حکومتوں کے کسی نمائندے کے پاس نہیں۔ اس کے علاوہ شہید کو جس جیل میں قید رکھا گیا اس کی شہرت ہی اس سے پہلے تشدد سے قیدیوں کی ہلاکت کے حوالے سے ہے۔ عامر چیمہ شہید کو موآہٹ نامی جیل میں رکھا گیا۔ جو ۱۳۰ برس قبل تعمیر کی گئی۔ عامر چیمہ کی شہادت سے تین ہفتے پہلے جرمن اسمبلی نے ۵ جیلوں کے بارے میں رپورٹ جاری کی۔ اس جیل میں ۲۰۰۱ء سے لیکر ۲۰۰۵ء تک ۱۱۲۰ موات ہوئی جن میں سے ۸ کو خود کشی قرار دیا گیا۔ اس بارے میں حکومت پاکستان آخر جرمنی کی زبان کیوں استعمال کر رہی ہے۔ عوامی جذبات کو دیکھتے

ہوئے خانہ پوری کے لئے ایک وفد برلن گیا ہے جو تحقیق بھی جرمن رپورٹوں سے ہی کرے گا۔ ظاہر ہے نتیجہ کیا ہوگا سب کو معلوم ہے۔

مزید برآں جنازے کے حوالے سے حکومت کا پراسرار کردار انتہائی شرمناک ہے۔ یہ حکومتیں آنی جانی چیزیں ہیں۔ حکمران یاد رکھیں انہیں ایک دن مرنا بھی ہے۔ اور وہ رپورٹ جو فرشتے پیش کریں گے وہ بدل نہیں سکتی۔ اس لئے ہمارے وزارت خارجہ کے کل پرزے جرمن کی نہیں عوام پاکستان کی ترجمان کریں۔

عوامی ترجمانی یہ کہ عامہ چیمہ ہمارا ہیرو ہے۔ جس نے پاکستانی قوم کا سرفخر سے بلند کر دیا ہے۔ جرمنی کی عدالت میں بے خوف اپنی کاوش کو تسلیم کرنے والا کبھی خودکشی نہیں کر سکتا۔

حکومت پاکستان جرمنی میں پاکستانی سفیر کو فوراً برطرف کرے، اور جرمنی سے سارے تعلقات منقطع کرے۔ یہی عوام پاکستان کے جذباتوں کی ترجمانی ہوگی۔ ورنہ یہ یاد رکھیں۔ ہر چیز کو فنا ہوتا ہے باقی صرف میرے رب کی ذات ہے۔

نسیما جانب بطحا گزر کن
ز احوال محمد را خبر کن

۱۲ ربیع الاول بروز منگل بوقت نماز مغرب نثر پارک کراچی میں ملک پاکستان کی تاریخ کا بدترین دہشت گردی کا واقعہ رونما ہوا عین حالت نماز میں ریموٹ بم دھماکہ کر کے، اہل سنت کی صف اول کی قیادت کو نشانہ بنایا گیا۔ جس میں سنی تحریک کے مولانا محمد عباس قادری، افتخار بھٹی، بے یو پی کے حافظ محمد تقی تحریک عوام اہل سنت کے حاجی حنیف بلو، انجمن طلباء اسلام کے پیر محمد پیرل جو کہ مرکزی سیکرٹری جنرل تھے۔ جامعہ امجدیہ کے شیخ الحدیث مفتی محمد مختار صاحب سمیت ۶۰ کے قریب مقتدر زعمائے اہل سنت شہید ہو گئے۔

اس سانحہ کے فوراً بعد ہی حکومتی طوطوں نے رٹ لگانا شروع کر دی کہ یہ خودکش

حملہ تھا۔ بالفرض یہ مان بھی لیا جائے تو کیا خود کش حملہ کہنے سے حکومت اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآہ ہو جائے گی۔

کراچی کی دیگر گوں حالت کس سے پوشیدہ ہے۔ عرصہ دراز سے ایجنسیوں کی پالی، دہشت گرد تنظیم نے وہاں ظلم کا بازار گرم کر رکھا ہے۔

حکیم سعید کا قتل ہو یا محمد صلاح الدین کا قتل آخر ہر ایک کی انگلی ایک ہی تنظیم کی جانب اٹھتی ہے۔

وہ حکومت جو کرکٹ میچوں پر فول پروف سیکورٹی دیتی ہے۔ عاشورہ کے جلّی کی طرح کے جلوس کو تحفظ فراہم کرتی ہے۔ اور گورننس کی داعی آخر اس دن کہاں تھی۔

ہمیں معلوم ہے جہاں حکیم سعید کے قتل کا مقررہ کردہ مجرم حکومتی چھتر تلے آتے ہی گورنر ہٹا دیا جائے وہاں کسی سے انصاف کی توقع نہیں۔ ہمیشہ کی طرح ایک کمیٹی بنائی گئی ہے۔ جو مہینہ گزرنے کے بعد بھی جہاں سے چلی تھی وہیں پر ہے۔

چند دن بعد کسی حکومتی عہدیدار کا بیان آتا ہے۔ کہ حکومت مجرموں کے قریب پہنچ چکی ہے۔ حکومت اس بات میں حق بجانب ہے کیونکہ حکومت مجرموں سے دور تو ہوتی نہیں کیونکہ سارے مجرم حکومت کے قریب ہی ایوان اقتدار میں ہیں۔

اس ملک میں لیاقت علی خاں سے لیکر آج تک کوئی دہشت گرد قاتل گرفتار نہیں ہوئے۔ ہاں اگر حملہ کسی حکومتی فرد پر ہو تو گرفتار بھی ہو جاتے ہیں اور جلد ہی سزا بھی پا لیتے ہیں اور اگر جنرل پرویز مشرف پر حملہ کرنے والے پکڑے جاسکتے ہیں تو اس سانحہ کے مجرم ابھی تک کیوں روپوش ہیں۔

سنی تحریک حکومتی مادیوں کو ایک آنکھ نہیں بھاتی تھی۔ گذشتہ کچھ عرصے میں ایک تنظیم کی جانب سے سنی تحریک کے ۳۷ سیکڑا نچارج شہید ہوئے اور تو اور جب اس لسانی تنظیم پر بی بی دور میں کریک ڈاؤن ہوا تو اس دوران ڈیوٹیوں پر جو پولیس افسران تھے۔ حکومت میں آتے ہی انہیں چن چن کر مارا گیا۔

صدر مملکت نے سنی تحریک سے لسانی تنظیم کے خلاف ثبوت وصول کئے۔ کیا جناب صدر پہلے جرائم کی فہرست ناکافی تھی کہ آپ نے مزید فہرست طلب کی۔ اس کے علاوہ اہل سنت کے ان نام نہاد لیڈروں کا کردار بھی شرمناک ہے جو حکومت سے انصاف کے طالب ہونے کی بجائے اپنے مقدمے اللہ کی بارگاہ میں درج کروا کر بری الذمہ ہونا چاہتے ہیں اور اس مرحلے میں حکومت کے معاون کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ وہ یاد رکھیں مولائے کائنات کا قول ہے۔

”سب سے بڑا جرم اپنی قوم سے خیانت کرنا ہے۔“

ہم حکومت وقت سے یہ پوچھتے ہیں کہ کیا وجہ ہے اس سانحہ کے بعد حکومتی لیگ کے بڑے بڑے جلسے ہو رہے ہیں۔

لیکن ”سنی کانفرنس“ کی اجازت منسوخ کر کے حکومت پنجاب ایک فرقے سے اپنی وابستگی کا کھلا ثبوت دیتی ہے۔ جو نام نہاد زعمائے اہل سنت اس پسپائی کو اعلانیہ قبول کرتے ہیں۔ انہیں قیادت کا کوئی حق نہیں رہتا۔ حکومت وقت نوٹ کرے۔ اگر ناموس رسالت کے اسیران جو بقول حکومت دہشت گرد ہیں رہا نہیں کیا جاتا اور لسانی تنظیم کے جو حقیقی مجرم ہیں گرفتار نہیں کیے جاتے تو ہم کسی امن عامہ کی ضمانت نہیں دے سکتے۔

ورنہ پھر تخت گرائے جائیں گے اور تاج اچھالے جائیں گے۔

محمد علی رضوی

گستاخ رسول کی سزا قتل

مرتب: حافظ شاہد اقبال جامعہ نعمانیہ لاہور

انگریزی اقتدار کے زیر سایہ کئی بد باطن لوگ گستاخی رسول کا ارتکاب کرتے تھے اور مسلمانوں کے جذبات کو مشتعل کرتے رہے ہیں۔ بعض اپنی بد باطنی کا اظہار کھلے بندوں نہ کرتے تھے مگر کسی نہ کسی طریقے سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات پر حرف گیری کرتے تھے۔ ایسا ہی ایک واقعہ ۱۳۳۵ھ کو جوپور (بھارت) میں ہوا۔ سکولوں کے طلباء کو انگریزی کا ایک پرچہ حل کر نیکا حکم دیا گیا۔ جس میں ایسی عبارت ترتیب دی گئی تھی جس کا انگریزی سے عربی ترجمہ کرنا مقصود تھا اور اس انگریزی عبارت میں توہین رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اقرار تھا۔ مسلمانان جوپور (بھارت) نے تختین کی اس بری حرکت کا سخت نوٹس لیا اور وہاں کے مولانا عبد الاول جوپوری مرحوم نے ۶ رمضان ۱۳۳۵ھ کو اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت فقیہ اعظم فاضل بریلوی امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک استفسار بھیجا اور گستاخان رسول کی اس چال پر فتویٰ طلب کیا جس میں اہانت رسول موجود تھی۔

مولانا عبد الاول جوپوری نے بتایا کہ ایک مسلمان متحکم کی نگرانی میں دو مسلمان استادوں نے انگریزی سے عربی میں ترجمہ کرنے کے لئے ایک پرچہ مرتب کیا جس میں سب سے بڑے سوال کے نصف نمبر رکھے گئے تھے، اس سوال میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مقدسہ میں گستاخی اور توہین کے الفاظ نقل کئے گئے، مولانا عبد الاول جوپوری مرحوم نے اس امتحانی پرچے کی عبارت کے درج ذیل الفاظ بھی نقل کئے۔ (نقل کفر کفر نباشد)

”ابن عبد اللہ نے اس قبیلہ میں تربیت پائی تھی جو عرب کی

اصلی زبان بولنے کے لحاظ سے شریف ترین تھا اور اس کی

فصاحت کی بنجیدگی با موقع سکوت پر عمل کرنے سے تصحیح اور ترقی ہوتی رہی باوجود اس فصاحت کے محمد ایک ناخواندہ وحشی تھا۔ بچپن میں اسے نوشت و خواند کی تعلیم نہیں دی دی گئی تھی۔ عام جہالت نے اسے شرم و ملامت سے مبرا کر دیا تھا مگر اس کی زندگی ایک ہستی کے تنگ دائرہ میں محدود تھی او وہ اس آئینہ سے (جس کے ذریعہ سے ہمارے دلوں پر عقل مندوں اور نامورں بہادروں کے خیالات کا عکس پڑتا تھا) محروم رہا۔ تاہم اس کی نظروں کے سامنے ان کتابوں کے اوراق کھلے ہوئے تھے جس میں قدرت اور انسان کا مشاہدہ کرتا کچھ تمدنی اور فلسفی توہمات جو اسے عرب کے مسافر پر محمول کئے جاتے ہیں پیدا ہو گئے تھے۔“

امتحانی پرچے کی یہ عبارت لکھنے کے بعد مسلمانان جوہور اور مولانا عبدالاول جوہوری نے دریافت کیا کہ آیا پرچہ مرتب کرنے والے، اس پر نظر ثانی کرنے والے، اس کا دیدہ دانستہ ترجمہ کرنے یا اسے نقل کرنے والے اور ان ناشائستہ الفاظ کا تکرار کرنے والے نام کے مسلمان اسلام میں کس سزا کے مستحق ہیں؟ اور ان کا اسلامی معاشرہ میں کیا مقام ہے۔

جوہور کے مقامی علماء کرام نے اس مسئلہ پر اپنی رائے کا اظہار کیا اور شاتم رسول کی اس گستاخانہ حرکت پر قتل کا فتوا دیا مگر مسلمانان جوہور مطمئن نہ ہوئے چنانچہ یہ استفسار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی خدمت میں پیش کیا گیا تا کہ آپ گستاخان رسول کی شرعی سزا کو دلائل کی روشنی میں واضح کریں کہ شرع شریف کا ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟ جس کا آپ نے ان الفاظ میں جواب عنایت فرمایا۔

اعلیٰ حضرت امام الشاہ احمد رضا خاں کا فتوا

(فتاویٰ رضویہ جلد ۶ ص ۳۷ مکتبہ مطبوعہ رضویہ آرام باغ کراچی)

رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّطِيْنِ ، وَ اَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ يُحْضِرُوْنَ ۝ وَلِلَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَھُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّ لَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا ۝ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰی الظّٰلِمِیْنَ ۝

ان نام کے مسلمان کہلانے والوں میں جس شخص نے وہ ملعون پر چہ مرتب کیا وہ کافر مرتد ہے، جس جس نے اس پر نظر ثانی کر کے برقرار رکھا وہ کافر مرتد ہے، جس جس کی نگرانی میں تیار ہو وہ کافر مرتد، طلبہ میں جو کلمہ گو تھے اور انہوں نے اس ملعون عبارت کا ترجمہ کیا، اپنے نبی کی توہین پر راضی ہوئے یا اسے ہلکا جانا، یا اسے اپنے نمبر گھٹنے، یا پاس نہ ہونے سے آسان سمجھا، وہ سب بھی کافر مرتد، بالغ ہوں، خواہ نابالغ۔

ان چاروں فریق میں سے ہر شخص سے مسلمانوں کو سلام کلام حرام میل، جول حرام، نشست برخاست حرام، بیمار پڑے تو اس کی عیادت کو جانا حرام، مرجائے تو اس کے جنازے میں شرکت حرام، اسے غسل دینا حرام، کفن دینا حرام، اس پر نماز پڑھنا حرام، اس کا جنازہ اٹھانا حرام، اسے مسلمانوں کے گورستان میں دفن کرنا حرام، اسے ثواب پہنچانا حرام، بلکہ خود کفر و قاطع اسلام، جب ان میں کوئی مرجائے اس کے اعزہ و اقرباء، مسلمین اگر حکم شرع مانیں تو اس کی لاش دفع عقوبت کے لئے مردار کتے کی طرح بھٹکی چھاروں سے ٹھیلے میں اٹھوا کر کسی تنگ گڑھے میں ڈلوا کر، اوپر سے آگ پتھر جو چاہیں پھینک کر پاٹ بھر دیں کہ اس کی بدبو سے ایذا نہ ہو، یہ احکام ان سب کے لئے ہیں اور جوان میں نکاح کئے ہوئے ہیں ان سب کی جو روئیں (بیویاں) ان کے نکاحوں سے نکل گئیں۔ اب اگر قربت ہوگی حرام، حرام، حرام اور زنائے خالص

ہوگی، اور اس سے جو اولاد ہوگی ولد الزنا ہوگی، عورتوں کو شرعاً اختیار ہے کہ عدت گزر جانے پر جس سے چاہیں نکاح کر لیں ان میں جسے ہدایت ہو اور توبہ کر لے اور اپنے کفر کا اقرار کرتا ہوا پھر مسلمان ہو، اس وقت یہ احکام جو اس کی موت سے متعلق تھے، منتہی ہو گئے اور وہ ممانعت جو اس سے میل جول کی تھی جب بھی باقی رہے گی، یہاں تک کہ اس کے حال سے صدق نہ امت و خلوص، توبہ و صحت اسلام، ظاہر و روشن ہوں، مگر عورتیں اس سے بھی نکاح میں واپس نہیں آ سکتیں، انہیں اب بھی اختیار ہوگا کہ چاہیں تو دوسرے سے نکاح کر لیں، یا کسی سے نہ کریں، ان پر کوئی جبر نہیں پہنچتا۔ ہاں! ان کی مرضی ہو تو بعد اسلام ان سے بھی نکاح کر سکیں گی۔

شفاء شریف ص ۳۲۱

أَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ أَنَّ شَأْنَهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُنْقِصُ لَهُ كُفْرٌ وَالْوَعِيدُ جَارٌ عَلَيْهِ بِعَذَابِ اللَّهِ تَعَالَى وَمَنْ شَكَّ فِي كُفْرِهِ وَعَذَابِهِ فَقَدْ كَفَرَ

”یعنی اجماع ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والا کافر ہے اور اس پر عذاب الہی کی وعید جاری ہے اور جو اس کے کافر و مستحق عذاب ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہوگا۔“

نسیم الریاض جلد چہارم ص ۳۸۱ میں امام ابن حجر مکی سے ہے۔

”مَا صَرَّحَ بِهِ مِنْ كُفْرِ الشَّابِّ وَالشَّاكِّ فِي كُفْرِهِ هُوَ مَا

عَلَيْهِ اِئْتَمْنَا وَغَيْرُهُمْ

”یعنی جو یہ ارشاد فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والا کافر اور جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر، یہی مذہب ہمارے آئمہ و غیر ہم کا ہے۔

وجیز امام کردری جلد ۳ ص ۳۲۱ پر ہے

لَوْ أَرْتَدَّ وَالْعِيَاذُ بِاللَّهِ تَعَالَى تُحْرِمُ امْرَأَتَهُ وَيُجَدِّدُ النِّكَاحَ بَعْدَ

إِسْلَامِهِ وَالْمَوْلُودُ بَيْنَهُمَا قَبْلَ تَجْدِيدِ النِّكَاحِ بِالْوُطَى بَعْدَ التَّكْلِمِ بِكَلِمَةِ
الْكُفْرِ وَلَئِنْ نَأْتُمْ إِنْ أَتَى بِكَلِمَةِ الشَّهَادَةِ عَلَى الْعَادَةِ لَا يَجْدِيهِ مَا لَمْ
يَرْجِعْ عَمَّا قَالَهُ لِأَنَّ بَيَاتِيَا بِهِمَا عَلَى الْعَادَةِ لَا يَرْتَفِعُ الْكُفْرُ إِذَا سَبَّ
الرَّسُولَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ وَاحِدًا مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ
الْصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَلَا تَوْبَتَهُ لَهُ وَإِذَا شَتَمَهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ سُكْرَانٌ
يُعْفَى وَأَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ أَنَّ شَاتِمَهُ كَافِرٌ وَمَنْ شَكَّ فِي عَذَابِهِ وَكُفْرِهِ
كَفَرُ امْلَقًا كَاكْثَرِ الْأَوَانِي لِلَاخْتِصَارِ

یعنی جو شخص معاذ اللہ مرتد ہو جائے اس کی عورت حرام ہو جاتی ہے، پھر اسلام
لائے تو اس سے جدید نکاح کیا جائے اس سے پہلے کلمہ کفر کے بعد کی صحبت سے جو بچہ
ہوگا حرامی ہوگا اور یہ شخص عادت کے طور پر کلمہ شہادت پڑھتا رہے، کچھ فائدہ نہ دے گا
جب تک اپنے اس کفر سے توبہ نہ کرے کہ عادت کے طور پر مرتد کے کلمہ پڑھنے سے
اس کا کفر نہیں جاتا، اور جو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا کسی نبی کی شان میں گستاخی
کرے، دنیا میں بعد توبہ بھی اسے سزا دی جائے گی، یہاں تک کہ اگر نشہ کی بے ہوشی
میں کلمہ گستاخی بکا، جب بھی معافی نہ دینگے اور تمام علمائے امت کا اجماع ہے کہ نبی صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والا کافر ہے اور کافر بھی ایسا کہ جو
اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔“
فتح القدیر امام محقق علی الاطلاق جلد چہارم ص ۴۰۷ میں ہے۔

كُلُّ مَنْ أَبْغَضَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَلْبِهِ
كَانَ مُرْتَدًا فَالْسَّابُّ بِطَرِيقِ أَوَّلَى وَإِنْ سَبَّ سُكْرَانٌ لَا يُعْفَى عَنْهُ
یعنی جس کے دل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کینہ ہو ہے وہ مرتد ہے،
تو گستاخی کرنے والا بدرجہ اولیٰ کافر ہے اور اگر نشہ بلا کر اہ پیا اور اس حالت میں کلمہ
گستاخی بکا جب بھی معاف نہ کیا جائے گا۔

بحر الرائق جلد پنجم ص ۱۳۵ میں بحینہ کلمہ مذکور ذکر کر کے ص ۱۳۶ پر فرمایا۔

سَبَّ وَاجِدًا مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ كَذَلِكَ فَلَا تَفِيْدُ الْإِنْكَارَ مَعَ الْبَيْتَةِ لَا
ثُمَّ نَجْعَلُ إِنْكَارَ الرِّدَّةِ تَوْبَةً " إِنْ كَانَتْ مَقْبُولَةً "

یعنی کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے، یہی حکم ہے کہ اسے معافی نہ دیں گے اور بعد
ثبوت اس کا انکار فائدہ نہ دے گا کہ مرتد کا ارتداد سے مکرنا تو دفع سزا کے لئے ہے تو یہ
تو وہاں قرار پاتا ہے جہاں توبہ سنی جائے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خواہ کسی نبی کی
شان میں گستاخی اور کفروں کی طرح نہیں، اس سے یہاں اصلاً معافی نہ دیں گے۔
درر الحکام علامہ مولیٰ خسرو جلد اول ص ۲۹۹ پر ہے۔

إِذَا سَبَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ وَاجِدًا مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ
صَلُّواثُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ مُسْلِمٌ " فَلَا تَوْبَةَ لَهُ أَصْلًا وَاجْتَمَعَ
الْعُلَمَاءُ إِنْ شَاقَّكَ كَافِرٌ " وَمَنْ شَكَّ فِي عِلْمِهِ وَتَطَهَّرَ كَفَرٌ
یعنی اگر کوئی شخص مسلمان کہلا کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا کسی نبی کی
شان میں گستاخی کرے، اسے ہرگز معافی نہ دیں گے اور تمام علمائے امت مرحومہ کا
اجماع ہے اس پر کہ وہ کافر ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔
فقہیہ ذوالاحکام ص ۳۰۱ میں ہے۔

مَحَلُّ قُبُولِ التَّوْبَةِ الْمُرْفُودُ عَالِمٌ لَّحْنٌ وَذَكَ بِسَبِّ النَّبِيِّ أَوْ نَفْسِهِ
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ كَانَ بِهِ لَا تَقْبَلُ تَوْبَتُهُ سِوَاهُ " جَاءَ تَابِيًا
مِّنْ نَفْسِهِ أَوْ شَيْءًا عَلَيْهِ كَذَلِكَ بِمَعْلُوفٍ فَخَيْرٌ مِنَ الْمَكْذُوبَاتِ
یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی اور کفروں کی طرح
نہیں، ہر طرح کے مرتد کو بعد توبہ معافی دینے کا حکم ہے مگر اس کا مرتد کے لئے اس
کی اجازت نہیں۔

الاشباه والنظائر (قلمی)، باب الردۃ

لَا تُصَحِّحُ رِثَةَ الشُّكْرَانِ إِلَّا الرِّدَّةُ بِسَبِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ عَنْهُ وَكَذَلِكَ الْبِرَازِيَّةُ وَحُكْمُ الرِّدَّةِ بِتَوْبَةٍ أَمَرَ
أَبُو مُطَلِّقًا (أَيَّ سِوَاهُ) " وَجَعِ أَوْلَمُ يَرْجِعُ أَهْ غَمَزَ الْعُيُونُ " وَإِذَا مَاتَ عَلَى

رَدِّهِ لَمْ يَدْفَنْ فِي مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ وَلَا أَهْلَ مِلَّةٍ وَأَنَا يَلْقَى فِيهِ حَفَرَةٌ
كَالْكَلْبِ وَالْمُرْتَدُّ الْبَيْحُ كُفْرًا مِنَ الْكَافِرِ إِلَّا ضَلَّى وَإِذَا شَهِدُوا عَلَى
مُسْلِمٍ بِالرَّقْدَةِ وَهُوَ رَجُوعٌ " قَتَبْتُ الْأَحْكَامَ الَّتِي لِلْمُرْتَدِّ مَا تَابَ مِنْ
خَبْطِ الْأَعْمَالِ وَيَتَوَنَّى الزَّوْجَةَ وَقَوْلُهُ لَا يَتَعَرَّضُ لَهُ إِنَّمَا هُوَ فِي مُرْتَدِّ
تَقْبَلُ تَوْبَتَهُ عَلَى الدُّنْيَا لَا لِرَدِّهِ بِسَبِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْأَوَّلَى لَمْ يَكْثُرِ النَّبِيُّ كَمَا عَمَّرَ بِهِ فِيمَا سَبَقَ أَفْ غَمَزَ الْعَبُونَ

یعنی نہ کسی بیہوشی میں اگر کسی سے کفر کی کوئی بات نہ نکل جائے اسی بعد بیہوشی کا کفر نہ کہیں گے، نہ سزا دے گا نہ کفر دیں گے مگر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی وہ کفر ہے کہ نہ کسی بیہوشی سے بھی صادر ہوا تو اسے معافی نہ دیں گے اور معاذ اللہ ارتداد کا حکم یہ ہے کہ اس کی صورت فوراً اس نکاح سے نکل جاتی ہے، اگر یہ بعد کو پھر اسلام لائے تب بھی صورت نکاح میں واپس نہ جائے گی، اور جب اسی ارتداد پر مر جائے والی عیاد باللہ تعالیٰ! تو اسے مسلمانوں کے مقابر میں دفن کرنے کی اجازت نہیں نہ کسی ملت والے مثلاً یہودی یا نصرانی کے گورستان میں دفن کیا جائے، وہ تو کتے کی طرح کسی گڑھے میں پھینک دیا جائے، مرتد کا کفر صلی کافر کے کفر سے بدتر ہے، اور اگر کسی مسلمان پر گواہان عادل شہادت دیں کہ فلاں قول یا فعل کے سبب مرتد ہو گیا اور وہ اس سے انکار کرتا ہو تو اس سے تعرض نہ کریں گے، نہ اس لئے کہ گواہان عادل کو جھوٹا ٹھہرایا، بلکہ اس کے لئے کہ اس کا کفر ہے تو یہ رجوع بھی نہیں گئے و لہذا گواہان عادل کی گواہی اور اس کے انکار سے یہ نتیجہ پیدا ہو گا کہ وہ شخص مرتد ہو گیا تھا اور اب تو پہ کر لی تو مرتد تا تب کے احکام اس پر جاری کریں گے کہ اس کے تمام اعمال حبط ہو گئے اور جو رو (بیوی) نکاح سے باہر، باقی سزا نہ دی جائے گی، مگر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کہ یہ وہ کفر ہے جس کی سزا سے دنیا میں بعد تو پہ بھی معافی نہیں اور نہ کسی نبی کی شان میں گستاخی۔ علیہم الصلوٰۃ والسلام

فتاویٰ خیر یہ (علامہ خیر الدین رحلی استاذ صاحب در مختار) جلد اول ص ۹۵ پر فرماتے ہیں۔

مَنْ سَبَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْتَدًّا وَخُكْمُهُ
خُكْمُ الْمُرْتَدِّينَ وَيُفْعَلُ مَا يُفْعَلُ بِالْمُرْتَدِّينَ وَلَا تَوْبَةَ لَهُ أَصْلًا وَأَجْمَعَ
الْعُلَمَاءُ أَنَّهُ كَافِرٌ "مَنْ شَكَّ فِي كُفْرِهِ كَفَرَ" ۱۱ ملستفقط

جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کریم میں گستاخی کرے وہ مرتد ہے، اس کا
حکم وہی ہے جو مرتدوں کا ہے، اس سے وہی برتاؤ کیا جائے گا جو مرتدوں سے کرنے
کا حکم دیا گیا ہے اور اسے دنیا میں معافی نہ دیں گے اور باجماع تمام علمائے امت وہ
کافر ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔
مجمع الانہر وشرح ملتقى الانجیل جلد اول ص ۲۱۸ پر ہے۔

إِذَا سَبَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ وَاحِدًا مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ
مُسْلِمٍ "وَلَوْ مُكْرَمًا" فَلَا تَوْبَةَ لَهُ تُنَجِّهِ كَالْمُرْتَدِّينَ وَمَنْ شَكَّ فِي
عَذَابِهِ وَكُفْرِهِ فَقَدْ كَفَرَ

یعنی مسلمان کہلا کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا کسی نبی کی شان میں
گستاخی کرے اگرچہ نفس کی حالت میں تو اس کی توبہ پر بھی دنیا میں اسے معافی نہ دیں
گے۔ جیسے دہریہ، بدبین کی توبہ نہ سنی جائے گی اور جو شخص اس گستاخی کرنے والے
کے کفر میں شک لائے گا وہ بھی کافر ہو جائے گا۔

وَأَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أَسْمَاءٍ أَنَّهُ سَمِعَ
قَدِ اجْتَمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلَى أَنَّ إِلَّا شَيْخَ خِفَافٍ بِسَيِّئَاتِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَأْتِي نَبِيٍّ كَانَ عَلَيْهِمُ الضَّلَاةُ وَالسَّلَامُ كُفْرًا، سَوَاءً "فَعَلَّهُ
عَلَى ذَلِكَ مُسْتَحِيلًا أَمْ فَعَلَّهُ مُعْتَقِدًا إِخْرَاقَهُ وَلَيْسَ بَيْنَ الْعُلَمَاءِ
بِخِلَافٍ" فِي ذَلِكَ وَمَنْ شَكَّ فِي كُفْرِهِ عَذَابُهُ كُفْرًا

یعنی بے شک تمام امت مرحومہ کا اجماع ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
غواہ کسی نبی کی تنقیص میں نہ کرنے والا کافر ہے، خواہ اسے طحال جان کر اس کا مرتکب
ہو، یا حرام جان کر، بہر حال علماء کے نزدیک کافر ہے اور جو اس کے کفر میں شک

کرے وہ بھی کافر ہے۔“ ایضاً صفحہ ۲۴۲ پر ہے

لَا يَغْفِلُ وَلَا يُصَلِّي عَلَيْهِ وَلَا يَكْفُنُ أَمَّا إِذَا تَابَ وَتَبَّرَ أَغْنَى
الْأَرْبَادَ وَدَخَلَ فِي دِينِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ مَاتَ "غَسِلَ وَكْفِنَ وَصَلِيَ فِيهِ
وَدُفِنَ فِي مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ

”یعنی وہ گستاخی کرنے والا جب مر جائے تو انہیں نہ غسل دیں، نہ کفن دیں نہ
اس پر نماز پڑھیں ہاں اگر توبہ کرے اور اپنے اس کفر سے برات کرے اور دین اسلام
میں داخل ہو، اس کے بعد مر جائے تو غسل، کفن، نماز اور مقابر مسلمین میں دفن سب
کچھ ہوگا۔“

تو میرا ابا بشار شیخ الاسلام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ غزالی
”مَثَلُ مُسْلِمٍ اِزْنَدَ قَسْوَتَهُ مَقْبُولَةً“ إِلَّا الْكَافِرُ بِسَبِّ النَّبِيِّ
ہر مرتد کی توبہ قبول ہے مگر کسی نبی کی شان میں گستاخی کرنے والا ایسا کافر ہے کہ
دنیا میں سزا دے جانے کے لئے اس کی توبہ بھی قبول نہیں۔“
ورعنا میں ہے۔

الْكَافِرُ بِسَبِّ نَبِيِّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ لَا تُغْفَلُ قَسْوَتُهُ مُطْلَقًا وَمَنْ شَكَّ
فِي عَذَابِهِ وَكُفِّرَ بِهِ كَفَرًا
”یعنی کسی نبی کی توبہ قبول ہے مگر کسی نبی کی شان میں گستاخی کرنے والا ایسا کافر ہے کہ
اس کے کافرو مستحق عذاب ہونے میں شک کرے، خود کافر ہے۔“

کتاب الخراج سیدنا امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ صفحہ ۱۱۲ پر ہے۔

”قَالَ أَبُو يُوسُفَ وَأَيْمَنًا رَجُلٌ مُسْلِمٌ سَبَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ كَذَبَهُ أَوْ غَابَهُ أَوْ تَنَقَّضَهُ فَقَدْ كَفَرَ بِاللَّهِ تَعَالَى
وَبَانَتْ ذُنُوبُهُ“

یعنی جو شخص کلمہ گو ہو کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو برا کہے، یا کذب
کرے، یا کوئی عیب لگائے، یا شان گھٹائے وہ بلاشبہ کافر ہو گیا اور اس کی عورت ن

کاح سے نکل گئی۔ اشخاص مذکورین کے کفر و ارتداد میں اصلاً شک نہیں، دوبارہ اسلام و رفع دیگر احکام، ان کی توبہ اگر سچے دل سے ہو، ضرور مقبول ہے، ہاں! اس میں اختلاف ہے کہ سلطان اسلام انہیں بعد توبہ و اسلام صرف تعزیر دے یا اب بھی سزائے موت دے۔ وہ جو بیزاریہ اور اس کے بعد کی بہت کتب معتدہ میں ہے کہ اس کی توبہ مقبول نہیں اس کے یہی معنی ہیں اور اس کی بحث یہاں بیکار ہے۔ کہاں سلطان اسلام اور کہاں سزائے موت کے احکام، صد ہا غیبت، اثبوت، ملعون، نجس ہیں کہ کلمہ گو بلکہ اعلیٰ درجہ کے مسلمان، مفتی، واعظ مدرس، شیخ بن کر اللہ و رسول کی جناب میں منہ بھر کر طعونات بکھتے، لکھتے اور چھاپتے ہیں اور ان سے کوئی تو کہنے والا نہیں، اور اگر کہے تو نہ صرف ان کے بلکہ بڑے بڑے مہذب بننے والے مسلمانوں کے نزدیک، یہ بے تہذیبی و تشدد ہو۔

فخر اہل سنت

علامہ سید محمد محفوظ شاہ مشہدی

مناظر اسلام

WWW.NAFSEISLAM.COM

علامہ سید محمد عرفان شاہ مشہدی

دو دیگر اسیران ناموس رسالت کی عظمت کو سلام

منجانب:

مولانا قاری محمد ریاض جلالی خطیب اعظم دکن

ناظم اعلیٰ جامعہ محمدیہ خلیفہ مشہر الاسلام کئی شریف ضلع سمبھرت

بلسلسلہ شریعت پیشکش درتوہین رسالت

بعدالت جناب چیف جسٹس صاحب وفاقی شرعی عدالت پاکستان
امام اہل سنت حضرت حیدر امام احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ کا آئین ساز تحریری بیان

محترم محمد اسحاق علی قریشی سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ پاکستان
(لاہور) نے ہنام اسلامی جمہوریہ پاکستان، تعزیرات، پاکستان
کی دفعہ ۲۹۵ الف اور دفعہ ۲۹۸ الف کے خلاف شرعی عدالت
میں ایک درخواست دائر کی ہے جہاں تک اہانت رسالت اور
توہین و تحقیر نبوت سے اس درخواست کا تعلق ہے میں اس سے
پوری طرح متعلق ہوں اور دلائل شریعہ (کتاب و سنت) اجماع
امت اور تصریحات علماء دین کے مطابق اس کی مکمل تائید اور
حمایت کرتا ہوں۔ اس سلسلے میں میرا تفصیلی بیان درج ذیل ہے۔

کتاب و سنت اجماع امت اور تصریحات ائمہ دین کے مطابق توہین رسول کی
سزا صرف قتل ہے۔ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صریح مخالفت توہین رسول ہے۔
قرآن مجید نے اس جرم کی سزا قتل بیان کی ہے۔ اسی بناء پر کافروں سے قتال کا حکم دیا
گیا۔ قرآن مجید میں ہے۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ (یہ کافروں کو قتل کرنے کا حکم اس لئے

ہے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی صریح مخالفت کر کے ان کی توہین کا ارتکاب
توہین رسول کے کفر ہونے پر بکثرت آیات قرآنیہ شاہد ہیں۔ مثلاً

وَلَيْسَ مَسْأَلَتُهُمْ لِيَقُولُوا إِنَّمَا كُنَّا نَخَوْضُ وَلَنَلْعَبُ قُلْ أَبَاللَّهِ وَآيَاتِهِ
وَدَسُؤِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ لَا تَعْتَدُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ

ترجمہ: اور اگر آپ ان سے پوچھیں تو وہ ضرور کہیں گے ہم تو صرف ہنسی مذاق
کرتے تھے۔ آپ (ان سے) کہیں کیا تم اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول کے
ساتھ ہنسی مذاق کرتے ہو، کوئی عذر نہ کرو۔ بے شک ایمان کے بعد تم نے کفر کیا۔

مسلمان کہلانے کے بعد کفر کرنے والا مرتد ہوتا ہے اور از روئے قرآن مرتد کی
سزا صرف قتل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

قُلْ لِلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ سِتْرٌ مِّنْ قَوْمِ أُولَىٰ نَأْسٍ ضَلِيلَةٍ
تَقَاتِلُونَهُمْ أَوْ يُسْلِمُونَ

ترجمہ: اے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پیچھے رہ جانے والے دیہاتیوں سے
فرما دیجئے۔ من قریب تم سخت جنگ کرنے والوں کی طرف بلائے جاؤ گے۔ تم ان سے
قتال کرتے رہو گے یا وہ مسلمان ہو جائیں گے۔

یہ آیات مرتدین اہل ایمان کے حق میں بطور اخبار بالغیب نازل ہوئیں، اگرچہ
بعض علماء نے اس مقام پر قاریں و روم وغیرہ کا ذکر بھی کیا ہے لیکن حضرت رافع بن
خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حسب ذیل روایت نے اس آیت کو مرتدین بنی حنیفہ اہل
ایمان کے حق میں متعین کر دیا۔

عن رافع بن خدیج انا كنا نقرا هذه الآية فيما مضى ولا نعلم
من هم حتى دعا ابو بكر رضي الله عنه الى قتال بني حنيفة فعلمناهم
اريد وابها

ترجمہ: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ گزشتہ زمانے
میں ہم اس آیت کو پڑھا کرتے تھے اور ہمیں معلوم نہ تھا کہ وہ کون لوگ ہیں یہاں تک
کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (مرتدین) بنی حنیفہ (اہل ایمان) کے
قتال کی طرف مسلمانوں کو بلایا اس وقت ہم سمجھ گئے کہ اس آیت کے تحت یہ مرتدین ہی

مراد ہیں۔

ثابت ہوا کہ اگر مرتد اسلام نہ لائے تو از روئے قرآن اس کی سزا قتل کے سوا کچھ نہیں۔ قتل مرتد کے بارے میں متعدد احادیث وارد ہیں۔ اختصار کے پیش نظر صرف ایک حدیث پیش کی جاتی ہے۔

انسى على بزدلانة فاحرقهم (وفى رواية ابى داؤد ان عليا احرق ناسا او قتلوا عن الاسلام) فبلغ ذلك ابن عباس فقال لو كنت انسا لهم احرقهم لنهى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا تعذبوا بعداب الله ولقتلتهم لقول رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من بدل دينه فاقتلوه

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس (مرتد ہو جانے والے) زندقہ لوگ لائے گئے تو آپ نے انہیں جلادیا، اس کی خبر حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا (اگر آپ کی جگہ) میں ہوتا تو انہیں نہ جلاتا، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ کے عذاب کے ساتھ کسی کو عذاب نہ دو اور میں انہیں قتل کراؤں گا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو (مسلمان) اپنے دین سے پھر جائے اسے قتل کر دو۔

قتل مرتد کے بارے میں صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا طرز عمل

صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسند خلافت پر بیٹھے ہی جس شدت کے ساتھ مرتدین کو قتل کیا، محتاج بیان نہیں، صحابہ کرام کے لئے مرتد کو زندہ دیکھنا ناقابل برداشت تھا۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے یمن کے دو مختلف حصوں پر حاکم تھے ایک دفعہ حضرت معاذ بن جبل حضرت ابو موسیٰ اشعری سے ملاقات کے لئے آئے۔ ایک بندھے ہوئے شخص کو دیکھ کر انہوں نے پوچھا یہ کون ہے؟ ابو موسیٰ

اشعری نے فرمایا۔

كان يهوديا فاسلم ثم يهود قال اجلس قال لا اجلس حتى
يقتل قضاء الله ورسوله ثلاث مرات فامر به فقتل

ترجمہ: یہ یہودی تھا مسلمان ہونے کے بعد پھر یہودی (ہو کر مرتد) ہو گیا۔
حضرت ابوموسیٰ اشعری نے حضرت معاذ بن جبل کو بیٹھنے کے لئے کہا۔ انہوں نے تین
بار فرمایا جب تک اسے قتل نہ کرو یا جائے میں نہیں بیٹھوں گا (قتل مرتد) اللہ اور اس کے
رسول کا فیصلہ ہے چنانچہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے اسی وقت
قتل کر دیا گیا۔

گستاخ رسول کی سزا

غلاف کعبہ سے لپٹے ہوئے توہین رسول کے مرتکب مرتد کو مسجد حرام میں قتل
کرنے کا حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیا حضرت انس بن مالک رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ مکرمہ
میں تشریف فرما تھے کئی نے حضور سے عرض کی حضور (آپ کی شان میں توہین کرنے
والا) ابن حنظل کعبہ کے پردوں میں لپٹا ہوا ہے آپ نے فرمایا اقلوہ اسے قتل کر دو۔

یہ عبد اللہ بن حنظل مرتد تھا اہل بیت کے بعد اس نے کعبہ میں قتل کئے، رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجو میں حضور کی شان میں توہین و تکفیر کیا کرتا تھا
اس نے دو گانے والی لوطیاں اس لئے رکھی ہوئی تھیں کہ وہ حضور کی ہجو میں اشعار گایا
کریں۔ جب حضور نے اس کے قتل کا حکم دیا تو غلاف کعبہ سے باہر نکال کر باندھا گیا
اور مسجد حرام میں مقام ابراہیم اور زم زم کے درمیان اس کی گردن ماری گئی۔

یہ صحیح ہے کہ اس دن ایک ساعت کے لئے حرم مکہ کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے لئے طہال قرار دے دیا گیا لیکن بالخصوص مسجد حرام میں مقام ابراہیم اور زم زم کے
درمیان اس کا قتل کیا جانا اس بات کی دلیل ہے کہ گستاخ رسول باقی مرتدین سے

بدر جہاد ترو بہر حال ہے۔

اجماع امت

قال محمد بن سحنون اجمع العلماء ان شاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المتقص کافر والوعید جار علیہ بعذاب اللہ له و حکمہ عند الامۃ القتل ومن شک فی کفرہ و عذابه کفر

ترجمہ: محمد بن سحنون نے فرمایا، علماء امت کا اجماع ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالی دینے والا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کرنے والا کافر ہے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے عذاب کی وعید جاری ہے اور امت کے نزدیک اس کا حکم قتل ہے، جو اس کے کفر و عذاب میں شک کرے، کافر ہے۔

وقال ابو سلیمان الخطابی لا اعلم احد من المسلمین اختلف فی وجوب قتله اذا کان مسلماً

ترجمہ: امام ابو سلیمان الخطابی نے فرمایا جب مسلمان کہلانے والا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب کا مرتکب ہو تو میرے علم میں کوئی ایسا مسلمان نہیں جس نے اس کے قتل میں اختلاف کیا ہو۔

واجعلت الامۃ علی قتل متقص من المسلمین و سبہ

ترجمہ: اور امت کا اجماع ہے کہ مسلمان کہلانے والا حضور کی شان میں سب اور تنقیص کرنے والا قتل کیا جائے گا۔

قال ابو بکر بن المنذر اجمع عوام اهل العلم علی ان من سب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقتل قال ذلک مالک بن انس واللیث واحمد واسحاق وهو مذهب الشافعی قال القاضی ابو الفضل وهو مقتضی قول ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولا تقبل توبتہ عند هؤلاء و بمثلہ قال ابو حنیفہ واصحابہ والثوری و اهل الکوفۃ

والا و زاعی فی المسلمین الکثم قالوا ہی ردة

ترجمہ: امام ابو بکر بن منذر نے فرمایا، عامہ علماء اسلام کا اجماع ہے کہ جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب کرے، قتل کیا جائے گا، ان ہی میں سے مالک بن انس، لیث، احمد، اسحاق رحمہم اللہ ہیں اور یہی شافعی کا مذہب ہے۔

قاضی عیاض نے فرمایا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کا یہی منطقی ہے (پھر فرماتے ہیں) اور ان ائمہ کے نزدیک اس کی تو یہ بھی قبول نہ کی جائے گی۔ امام ابو حنیفہ ان کے شاگردوں، امام ثوری، کوفہ کے دوسرے علماء اور امام ابو زاعی کا قول بھی اسی طرح ہے ان کے نزدیک یہ ردت ہے۔

ان جميع من سب النبي صلى الله عليه وسلم او عابه او الحق به نقصاً في نفسه او نسيه او دينه او حصلة من خصاله او عرض به او شبهه، بشئ على طريق السب له او الا لآراء عليه والتصغير بشانه او العوض منه والعيب له فهو سب له والحكم فيه حكم الساب يقتل كما بينه ولا نستني فصلاً من فصول هذا الباب على هذا المقصود لا نمتري فيه تصريحاً كان او تلويحاً وهذا كله اجماع من العلماء

و الامة الفتوى من لدن الصحابة رضوان الله عليهم الى اهلهم جراء
ترجمہ: بے شک ہر وہ شخص جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالی دی یا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف کسی غیب کو منسوب کیا حضور کی ذات اقدس، آپ کے نسب، دین یا آپ کی کسی خصلت سے کسی نقص کی نسبت کی یا آپ پر طعن زنی کی یا جس نے بطریق سب اہانت یا تحقیر شان مبارک، یا ذات مقدسہ کی طرف کسی عیب کو منسوب کرنے کے لئے حضور کو کسی چیز سے تشبیہ دی وہ حضور کو صراحتاً گالی دینے والا ہے، اسے قتل کر دیا جائے ہم اس حکم میں قطعاً کوئی استثناء نہیں کرتے۔ نہ ہم اس میں کوئی شک کرتے ہیں، خواہ صراحتاً توہین ہو یا اشارۃً کنانیۃً اور یہ سب علماء امت اور اہل فتویٰ کا اجماع ہے۔ عہد صحابہ سے لیکر آج تک رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

والحاصل انه لا شک ولا شبهة فی کفر شاتم النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفي استباحة قتله وهو المنقول عن الائمة لاربعة ترجمہ: خلاصہ یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالی دینے والے کے کفر اور اس کے مستحق قتل ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ چاروں ائمہ (ابوحنیفہ، مالک، شافعی، احمد بن حنبل) سے یہی منقول ہے۔

کل من ابغض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقلبه کان مرتدا فالسب بطریق اولی ثم یقتل حدا عندنا۔ ترجمہ: جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے دل میں بغض رکھے وہ مرتد ہے۔ آپ کو گالی دینے والا تو بطریق اولی مستحق گردن زدنی ہے۔ پھر خفی نہ رہے کہ یہ قتل ہمارے نزدیک بطور حد ہوگا۔

ایما رجل مسلم سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او کذبہ او عابه اور تنقصہ فقد کفر باللہ وبانت منه زوجة ترجمہ: جو مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب کرے یا تکذیب کرے یا عیب لگائے یا آپ کی تنقیص شان کا (کسی اور طرح سے) مرتکب ہو تو اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کیا اور اس سے اس کی زوجہاں کے نکاح سے نکل گئی۔

اذا عاب الرجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی شئ کان کافرا وکذا قال بعض العلماء لو قال لشعر النبی صلی اللہ علیہ وسلم، شعر فقد کفرو عن ابی حفص الکبیر من عاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم بشعره من شعراته الکریمة فقد کفرو ذکر فی الاصل ان شتم النبی کفر

ترجمہ: کسی شے میں حضور پر غیب لگانے والا کافر ہے اور اسی طرح بعض علماء نے فرمایا اگر کوئی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال مبارک کو ”شعر“ کے بجائے (بصیغہ تغیر) شعر کہہ دیا تو وہ کافر ہو جائے گا اور امام ابوحنیفہ الکبیر (حنفی) سے منقول

ہے کہ اگر کسی نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی ایک بال مبارک کی طرف بھی غیب منسوب کیا تو وہ کافر ہو جائے گا اور امام محمد نے ”مبسوط“ میں فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالی دینا کفر ہے۔

ولا خلاف بین المسلمین ان من قصد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بذلک فهو ممن ینتحل الاسلام انه مرتد یتحق القتل ترجمہ: کسی مسلمان کو اس میں اختلاف نہیں کہ جس شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہانت و ایذا رسانی کا قصد کیا اور وہ مسلمان کہلاتا ہے وہ مرتد مستحق قتل ہے۔

یہاں تک ہمارے بیان سے یہ بات واضح ہو گئی کہ کتاب و سنت اجماع امت اور اقوال علماء دین کے مطابق گستاخ رسول کی سزا یہی ہے کہ وہ حد اُقل قتل کیا جائے، اس کے بعد حسب ذیل امور کی وضاحت بھی ضروری ہے۔

۱۔ بارگاہ نبوت کی توہین تنقیص کو موجب حد جرم قرار دینے کے لئے یہ شرط صحیح نہیں کہ گستاخی کرنے والے نے مسلمانوں کی مذہبی جذبات کو مشتعل کرنے کی غرض سے گستاخی کی ہو، یہ شرط ہر گستاخ نبوت کے تحفظ کے مترادف ہوگی اور توہین رسالت کا دروازہ کھل جائے گا۔ ہر گستاخ نبوت اپنے جرم کی سزا سے بچنے کیلئے یہ کہہ کر چھوٹ جائے گا کہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مشتعل کرنا میری غرض نہ تھی۔ علاوہ ازیں یہ شرط کتاب اللہ کے بھی منافی ہے۔ سورہ توبہ کی آیت ہم لکھ چکے ہیں کہ توہین کرنے والے منافقوں کا یہ عذر کہ ”ہم تو آپس میں صرف دل لگی کرتے تھے، ہماری غرض توہین نہ تھی“ نہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مشتعل کرنا ہمارا مقصد تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مسترد کر دیا ہے اور واضح طور پر فرمایا:

لا تعت ذروا قد کفرتم بعد ایمانکم (بہانے نہ بناؤ ایمان کے بعد تم نے کفر کیا۔)

۲۔ صریح توہین میں نیت کا اعتبار نہیں ”راعنا“ کہنے کی ممانعت کے بعد اگر

کوئی صحابی نیت توہین کے بغیر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ”راعنا“ کہتا تو وہ واسمعوا للکافرین عذاب الیم کی قرآنی وعید کا مستحق قرار پاتا، جو اس بات کی دلیل ہے کہ نیت توہین کے بغیر بھی حضور کی شان میں توہین کا کلمہ کہنا کفر ہے۔
امام شہاب الدین خفاجی حنفی ارقام فرماتے ہیں۔

المدار فی الحکم بالکفر علی الظواہر ولا نظر للمقصود
والنیات ولا نظر القرائن حالہ
توہین رسالت پر حکم کفر کا مدار ظاہر الفاظ پر ہے، توہین کرنے والے کے قصد و نیت اور اس کے قرائن حال کو نہیں دیکھا جائے گا۔

ورنہ توہین رسالت کا دروازہ کبھی بند نہ ہو سکے گا کیونکہ ہر گستاخ یہ کہہ کر بری ہو جائے گا کہ میری نیت اور ارادہ توہین کا نہ تھا..... لہذا ضروری ہے کہ توہین صریح میں کسی گستاخ نبوت کی نیت اور قصد کا اعتبار نہ کیا جائے۔

یہاں اس شبہ کا ازالہ بھی ضروری ہے کہ اگر کسی مسلمان کے کلام میں ننانوے وجوہ کفر کی ہوں اور اسلام کی صرف ایک وجہ کا احتمال ہو تو فقہاء کا قول ہے کہ کفر کا فتویٰ نہیں دیا جائے گا اس کا ازالہ یہ ہے کہ فقہاء کا یہ قول اس تقدیر پر ہے کہ کسی مسلمان کے کلام میں ننانوے وجوہ کفر کا صرف احتمال ہو کفر صریح نہ ہو لیکن جو کلام مفہوم توہین میں صریح ہو اس میں کسی وجہ کو ملحوظ رکھ کر تاویل کرنا جائز نہیں۔ اس لئے کہ لفظ صریح میں تاویل نہیں ہو سکتی، قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا۔

قال حبیب ابن الربیع لان ادعاء التأویل فی اللفظ صراح لا یقبل

ترجمہ: حبیب بن ربیع نے فرمایا کہ لفظ صریح میں تاویل کا دعویٰ قبول نہیں کیا جائے گا۔
کسی کلام کا توہین صریح ہونا عرف اور محاورے پر مبنی ہے معذرت کے ساتھ بطور مثال عرض کرتا ہوں کہ اگر کسی کو ولد الحرام کہا جائے اور کہنے والا لفظ ”حرام“ کی تاویل کرے اور کہے کہ میں نے ”المسجد الحرام“ اور ”بیت اللہ الحرام“ کی طرح معظم و محترم کے معنی میں یہ لفظ بولا ہے۔ تو اس کی یہ تاویل کسی ذی فہم کے نزدیک قابل

قبول نہ ہوگی کیونکہ عرف اور محاورے میں ”ولد الحرام“ کا لفظ گالی اور توہین ہی کے لئے بولا جاتا ہے۔ اسی طرح ہر وہ کلام جس سے عرف و محاورے میں توہین کے معانی منہج ہوئے ہوں، توہین ہی قرار پائے گا خواہ اس میں ہزار تاویلیں ہی کیوں نہ کی جائیں۔ عرف اور محاورے کے خلاف تاویل معتبر نہ ہوگی۔

یہاں اس شے کو دور کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ اگر توہین رسول کی سزا حد اقل کرنا ہے تو انہی منافقین نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صریح توہین کی بعض اوقات صحابہ کرام نے عرض کی کہ حضور میں اجازت دیں کہ ہم اس گستاخ منافق کو قتل کر دیں لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت نہیں دی۔

ابن تیمیہ نے اس کے متعدد جوابات لکھے ہیں، جن کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔
 ۱۔ اس وقت ان لوگوں پر حد قائم کرنا فساد عظیم کا موجب تھا۔ ان کے کلمات توہین پر صبر کر لینا اس فساد کی نسبت آسان تھا۔

ب۔ منافقین اعلانیہ توہین رسالت نہ کرتے تھے، بلکہ آپس میں چھپ کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں توہین آمیز باتیں کیا کرتے تھے۔
 ج۔ منافقین کے ارتکاب توہین کے موقع پر صحابہ کرام کا حضور سے ان کے قتل کی اجازت طلب کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ صحابہ کرام جانتے تھے کہ گستاخ رسول کی سزا قتل ہے۔

گستاخانِ شانِ رسالت ابورافع یہودی اور کعب بن اشرف کو قتل کرنے کا حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کو دیا تھا۔ اس حکم کی بناء پر صحابہ کرام کو علم تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں توہین کرنے والا قتل کا مستحق ہے۔

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے جائز تھا کہ وہ اپنے گستاخ اور موذی کو اپنی حیات میں معاف فرمادیں لیکن امت کے لئے جائز نہیں کہ وہ حضور کے گستاخی کو معاف کر دے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دیگر انبیائے کرام اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو بھلا لائے کہ ”آپ معافی کو اختیار فرمائیں اور جاہلوں سے منہ پھریں اور نیکی کا حکم دیں (سورہ اعراف آیت ۱۹۹)

میں عرض کروں گا کہ گستاخ رسول پر قتل کی حد جاری کرنا ایسی حد ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنا حق ہے۔ اگرچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین حضور کی امت کے لئے بھی سخت ترین لعنت کا موجب ہے اور اس طرح اس حد کو پوری امت کا حق بھی کہا جاسکتا ہے۔ لیکن بلا واسطہ نہیں بلکہ بواسطہ ذات اقدس کے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور کو یہ اختیار حاصل تھا کہ اپنا یہ حق کسی کو خود معاف فرما دیں۔ جیسا کہ بعض دیگر احکام شرع کے متعلق دلیل سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان احکام میں حضور کو اختیار عطا فرمایا مثلاً حضرت براء بن عازب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو بردہ کو کھری کے ایک بچے کی قربانی کرنے کا حکم دیا اور فرمایا۔

وَلَنْ تَجُوزَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ
 (یہ قربانی) تمہارے علاوہ کسی دوسرے پر ہرگز جائز نہیں۔

اسی طرح حضرت ابن عباس اور حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ جب حضور نے حرم مکہ کی گھاس کاٹنے کو حرام قرار دیا تو حضرت عباس نے عرض کی الا الا ذخر یعنی ”اذخر“ گھاس کو حرمت کے اس حکم سے مستثنیٰ فرمادیں۔ حضور نے فرمایا ”الا الا ذخر“ یعنی اذخر کو حرمت کے حکم سے ہم نے مستثنیٰ فرمادیا۔

اس حدیث کے تحت شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور نواب صدیق حسن خان بھوپالی تحریر فرماتے ہیں۔

”و در مذہب بعض آن است کہ احکام مفوض بود بوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر چه خواهد و ہر نخواہد حلال و حرام گرداند و بعضے گویند با اجتہاد گفت و اول اصح و اظہر است

”یعنی بعض کا مذہب یہ ہے کہ احکام شرعیہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سپرد کر دیئے گئے تھے جس کے لئے جو کچھ چاہیں حلال اور حرام فرمادیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ اجتہاد کے طور پر فرمایا تھا اور پہلا مذہب اصح اور اظہر ہے۔“

ان احادیث کی روشنی میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ اختیار حاصل ہو سکتا کہ کسی حکمت و مصلحت کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان منافقین پر قتل کی حد جاری نہ فرمائیں لیکن حضور کے بعد کسی کو یہ اختیار نہیں۔

آخر میں عرض کروں گا کہ توہین رسالت کی حد اسی پر جاری ہو سکے گی۔ جس کا یہ جرم قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو جائے۔ اس کے بغیر کسی کو اس جرم کا مرتکب قرار دے کر قتل کرنا ہرگز جائز نہیں۔ تو اتر بھی دلیل قطعی ہے۔ اگر کوئی شخص توہین کے کلمات صریحہ بول کر یا لکھ کر اس بات کا اعتراف کرے کہ یہ کلمات میں نے بولے یا میں نے لکھے ہیں۔ تو یقیناً وہ واجب القتل ہے۔ خواہ وہ کتنے ہی بہانے بنائے اور کہتا پھرے کہ میری نیت توہین کی نہ تھی۔ یا ان کلمات سے میری غرض یہ نہ تھی کہ میں مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچاؤں۔ بہر حال وہ مستحق قتل ہے۔

علیٰ ہذا وہ لوگ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین صریح کی تاویل کر کے اس کے مرتکب کو کفر سے بچانا چاہیں بالکل اسی طرح قتل کے مستحق ہیں جیسا کہ خود توہین کرنے والا مستوجب حد ہے۔ شاتم رسول کے حق میں محمد بن حنون کا قول ہم شفاء قاضی عیاض اور الصارم المسؤل سے نقل کر چکے ہیں کہ

وَمَنْ شَكَّ فِي كُفْرِهِ وَعَذَابِهِ كُفَّرَ

ناموس رسالت پر صیہونی حملہ کا پس منظر

میاں سلیم حماد سجادہ نشین داتا گنج بخش لاہور

ارض خاکی کے وجود پر اولاد آدم کے اعمال کی جزا و سزا کی تاریخی نشانیاں اور اللہ تعالیٰ کے محبوبوں کے لئے انعام و اکرام اور مغضوبوں کے لئے عذاب کی داستانیں رقم اور مشاہداتی صورت میں موجود ہیں۔ ہر زمانہ میں اللہ تعالیٰ کے اطاعت گزار بندوں اولیاء کرام کو ہمیشہ فتوحات کی ارزانی، نعمتوں کی فراوانی اور حیات جاودانی حاصل رہی ہے۔ اس کے برعکس رب العالمین کے نافرمانوں اور اس کے منتخب و پسندیدہ افراد، انبیاء و رسول اور اولیاء کرام کے باغیوں اور گستاخوں پر امیدوں کی طولانی، خواہشات کی جولانی، نفس کی من مانی اور فطرت حیوانی کی صورت میں عتاب یزدانی نازل ہوتا آیا ہے اور یہ سلسلہ ہمیشہ سے جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گا۔

جو لوگ احکام الہی اور انبیاء و رسول کی اطاعت و فرمان کو پس پشت ڈال کر نفسانی خواہشات کی تکمیل میں دولت، شہرت، یا پالادستی اور اقتدار و اختیار کے حصول اور اپنے شوق حاکمیت کو پورا کرنے کے لئے لوگوں کی آزادی سلب کرنے کے اندھی تڑپ میں ہمہ وقت مبتلا رہتے ہیں۔ ایسے افراد، گردہ یا اقوام حق و باطل کی تیز سے عاری ہو جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی سماعت، بصارت اور قلب پر مہر لگا دیتا ہے۔ آنکھوں کے ہوتے ہوئے بینائی کانوں کے ہوتے ہوئے سماعت اور ذہن کے ہوتے ہوئے سوچ معطل ہو جاتی ہیں گویا چوپایوں سے بھی گئے گزرے ہو جاتے ہیں۔ خواہشات نفسانی انہیں بے قرار بھگائے پھرتی ہے۔ اور وہ انسانیت کی حدوں سے باہر ہو جاتے ہیں۔ یہ بھیانک صورت حال اس وقت پیش آتی ہے جب کوئی اللہ تعالیٰ کے احکام کی مسلسل نافرمانی اور نفس امارہ کی اطاعت میں منہمک ہو کر گناہوں پر پشیمان ہونے کے بجائے ان پر ناز کرتا ہے۔ نتیجتاً ہدایت اور توبہ سے محروم ہو جاتا ہے۔

قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے

اپنی ہوائے (نفسانی) کو اپنا معبود بنالیا تو کیا تو اس کا ہو سکتا ہے؟ کیا تو گمان کرتا ہے کہ ان میں سے اکثر سنتے یا سمجھتے ہیں وہ تو بس چوپایوں کی مانند ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گم کردہ راہیں۔
(الفرقان: ۴۳-۴۴)

”اور نہ کہان اس شخص کا جس کے قلب کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا اور وہ اپنی ہوائے (نفسانی) کے پیچھے لگ گیا اور اس کا کام حد سے بڑھا ہوا ہے۔“

(الکہف: ۲۸)

”کیا تو نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی ہوائے نفسانی کو اپنا معبود بن لیا اور اللہ نے اسے جانے بوجھنے کے باوجود گمراہ کر دیا اور اس کی سماعت اور قلب پر مہر لگا دی اور اس کی بینائی پر پردہ ڈال دیا۔ تو اب کون ہے جو اس کو ہدایت دے اللہ کے سوا؟ تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے۔؟“ (الجماعۃ)

آج اگر ہم انسانوں کی پالکی خاکی پر نظر دوڑائیں تو کم و بیش ہر جگہ اور ہر قوم میں انفرادی و اجتماعی سطح پر مذہبی، سیاسی، معاشی، سماجی، فوجی اور تہذیب و تمدن میں انتشار و افتراق، افراط و تفریط، اکھاڑ پچھاڑ، الٹ پلٹ، غلط ملط، اور نفسا نفسی کا عالم طاری ہے۔ عالمی امن کی فاختہ خود ساختہ جھوٹے محافظوں، ان کے نمک خواروں اور بے دام غلاموں کے ہاتھوں خون میں لت پت آنسو بہا رہی ہے اور ہر سطح پر عدل و انصاف کے ایوانوں کو کھٹ کھٹا رہی ہے لیکن عدل و انصاف بھی اپنے اعلیٰ و ارفع مقام سے پستی میں گرا، ظالموں سے جڑا تاج استبداد میں جڑا۔ ظالموں سے جڑا تاج استبداد میں جڑا اور ظالموں کیسا مجبور و بے بس کھڑا دکھائی دیتا ہے اس لئے ہر سوظالموں کی دھار اور مظلوموں کی چیخ و پکار بلند ہے اور داد فریاد بلند ہے۔

انسان کو سینے پر آباد، زندہ رکھنے کے لئے خوراک اور بعد اموت آخری خاکی گھر مہیا کرنے والی ارض محترم پر جب بھی انسانوں کی سرکشی حد سے بڑھی اور ظلم و نا فرمانی کے اندھیرے گھٹا ٹوپ ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رحم کرم سے سزا سے پہلے ہدایت کا بندوبست کیا اور اپنا ایک منتخب نمائندہ نبی، پیغمبر اور رسول بنا کر بھیجا۔ جن اقوام نے راہ

ہدایت اختیار نہ کی انہیں غرق کرنے کے لئے مختلف اوقات میں مختلف احکام ربانی صادر ہوئے اور اسی مہربان زمین نے قہرمان بن کر نافرمانوں اور خاموش مہربانوں کو اس طرح نیست و نابود کیا کہ ان کے نام و نشان تک مٹا دیئے۔ قرآن پاک ہمیں بتاتا ہے کہ مختلف ادوار میں مختلف اقوام پر کیوں اور کس کس عذاب الہی نازل ہوئے۔ عقل سلیم ہر لمحہ ہمیں یہ دعوت دے رہی ہے کہ موجودہ اہتر حالات پر غور و فکر کریں اور وہ ناسور تلاش کریں جس کے سبب ارض خاکی امن و سلامتی سے محروم ہوتی چلی جا رہی ہے۔

اقوام عالم خصوصاً مسلم امہ کا ہر ذی شعور یہ جانتا ہے کہ بنی اسرائیل ایک ایسی قوم ہے جس کی فضیلت اور انعام یافتہ ہونے کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا۔

اے بنی اسرائیل میرا وہ انعام یاد کرو جو میں نے تم پر کیا اور تمہیں دنیا جہاں والوں پر فضیلت بخشی۔“ (سورہ البقرہ ۶۱)

توریت انجیل اور قرآن کریم کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ ظہور اسلام سے قبل بنی اسرائیل اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضل اور محبوب قوم تھی، قرآن حکیم میں دیگر اقوام کی نسبت بنی اسرائیل کا ذکر اہل کتاب، آل عمران، آل یعقوب، آل موسیٰ، آل ہارون اور یہود کے نام سے کثرت سے آیا ہے۔ بنی اسرائیل کی اکثریت جب اپنی فضیلت و محبوبیت کو عطاء ربانی کی بجائے اپنا دائمی و موروثی حق سمجھنے لگی اور غرور و تکبر میں مبتلا ہو گئی تو اس نے احکام الہیہ کی نافرمانی اور شریعت میں من مانی شروع کر دی یہاں تک کہ بنی اسرائیل میں مبعوث ہونے والے چند انبیاء جن میں حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ علیہم السلام بھی تھے قتل کر دیا۔ بنی اسرائیل میں آل یہودہ جنہیں یہود اور یہودی کہا جاتا ہے نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی سلیب پر گاڑ کر اپنی دانست میں قتل کر دیا تھا لیکن قرآن حمید فرقان حمید نے اس راز کو افشا کیا کہ حضور عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے زندہ اٹھالیا گیا تھا۔

بنی اسرائیل کو فضیلت و محبوبیت سے محروم کر کے انہیں ذلیل و خوار کیوں کیا گیا؟ اس کا جواب قرآن پاک میں ہے کہ ”ان (یہودیوں) پر ذلت اور محتاجی مسلط کر دی

گئی اور وہ اللہ کے غضب کے مستحق ہو گئے۔ یہ اس لئے ہوا کہ وہ اللہ کی نشانیوں سے انکار کرتے رہتے تھے۔ انبیاء کو ناحق قتل کر ڈالتے تھے۔ یہ اس لئے ہوا کہ وہ نافرمانی کرتے تھے اور حد سے بڑھ جاتے تھے۔ (البقرہ ۲۱)

قرآن مجید میں بنی اسرائیل پر ایک عذاب نازل ہونے کا ذکر ملا ہے ”جب آپ کے پروردگار نے یہ جتلا دیا کہ وہ ان یہودیوں پر قیامت کے دن کسی ایسے کو مسلط رکھے جو انہیں شدید سزائیں مبتلا رکھے گا۔ بیشک آپ کا پروردگار بہت جلد سزا دینے والا ہے اور وہ بڑا مغفرت والا اور رحم والا ہے۔“ (اعراف: ۱۷۷)

قرآن مجید میں جہاں یہودیوں کی ذلت و رسوائی کا ذکر آیا ہے وہاں وہاں اس امر کی بھی تشریح کر دی گئی ہے کہ اگر ان میں سے کوئی نیک عمل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے نیک عمل کا اجر دے گا۔ قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے۔ ”البتہ جو لوگ ایمان لا چکے ہیں اور جو لوگ یہودی ہوئے اور انصاری اور صابی جو کوئی بھی اللہ اور آخرت پر ایمان لے آئے اور نیک عمل کرے سو ان کے لئے ان کے پروردگار کے پاس ان کا اجر ہے اور ان کے لئے نہ کوئی اندیشہ ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ (البقرہ ۸۱)

جس طرح ابلیس نے اپنی بزرگی، عبادت الہی، فضیلت اور بالادستی کے زعم اور غرور و تکبر میں مبتلا ہو کر حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کے حکم الہی کی نافرمانی کی تو راندہ درگاہ ہوا اور قیامت بے قرار ہو بے حال رہے گا۔ اسی طرح یہودی بھی اقوام عالم پر ہمیشہ اپنی بالادستی قائم رکھنے اور فضیلت و محبوبیت کو اپنا موروثی حق ماننے اور منوانے کے خلجان میں مبتلا بے قرار ہو بے حال ہیں۔ صدیوں سے ملک بہ ملک، گاؤں بہ گاؤں، شہر بہ شہر، کوچہ بہ کوچہ، در بدر خاک بسر ہو رہے ہیں، ذلت و رسوائی عذاب کی صورت ان پر طاری ہے۔

قرآن پاک میں جتنی مغضوب قوموں کا ذکر ملتا ہے وہ سب کی سب احکام الہی کی نافرمانی اور شریعت کی حدود توڑنے والی تھیں۔ انہیں ایسے عذاب دیئے گئے کہ وہ اسی وقت نیست و نابود ہو گئے لیکن یہودی کی نافرمانیوں اور انبیاء علیہم السلام کو قتل کرنے

کے سنگین جرائم کی سزا زلت و رسوائی کیساتھ زندہ رکھنے کی ہے۔

یہودی قوم صدیاں گزرنے کے باوجود آج بھی اپنی فضیلت و محبوبیت اور خود کو اعلیٰ ارفع سمجھنے کے زعم میں مبتلا ہے اور دیگر اقوام عالم کو حقیر قرار دیتی ہے۔ خصوصاً مسلم امہ کو اپنا دشمن اول اور آخر خیال کرتے ہوئے اس سے بدترین سلوک روا رکھے ہوئے ہیں اس لئے مسلمانوں کی مکمل تباہی و بربادی کے گھناؤنے عزائم رکھتی ہے اور ان کی تکمیل میں غیر مسلم قوتوں کو استعمال کرنے میں بڑی چالاکی و مکاری سے ہمہ وقت مصروف عمل ہے۔ ماضی قریب میں صلیبی جنگوں کا حقیقی سبب یہودی ہی تھے۔ موجودہ دور میں بھی مسلم امہ سے انتہائی بغض و عناد، دشمنی اور اپنے عزائم کی تکمیل کے لئے یہودیوں کا صہیونی گروپ امریکہ اور مغربی قوتوں کو اپنا آلہ کار بنا کر خون مسلم سے ہولی کھیل رہا ہے۔

اب یہ سوال اٹھتا ہے کہ اسلام اور مسلم دشمنی کا سبب کیا ہے؟ جواباً عرض ہے کہ اسباب تو بہت سے ہیں لیکن خصوصی طور پر یہودیوں کے بغض و عناد کی بنیاد یہ ہے کہ ظہور اسلام سے پہلے سرزمین عرب و یہودی آباد تھے۔ زراعت، تجارت اور صنعت و حرفت پر انکا قبضہ تھا اور وہ عربوں کو ہر ممکن طریقے سے اپنے زیر اثر رکھے ہوئے تھے۔ مقدس کتب توریت اور انجیل میں چونکہ نبی آخر الزماں احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کی خبریں اور نشانیاں آچکی تھیں اس لئے یہودیوں کو اپنی نافرمانیوں اور بد اعمالیوں کے باوجود یہ یقین تھا کہ نبی اسرائیل کی فضیلت اور محبوبیت کے پیش نظر جس طرح سابق ادوار میں انبیاء علیہم السلام بنی اسرائیل میں پیدا ہوتے چلے آ رہے ہیں، نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ان ہی میں پیدا ہونگے۔ نبوت کی موروثی سعادت و سیادت انہی کے حصہ میں آئے گی۔ اسی بنیادی پر یہودی اپنی برتری و بالادستی جتانے کے لئے عربوں کو اکثر نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد اور نشانیاں بتاتے رہتے تھے تاکہ عرب قبائل پر ان کا اثر و رسوخ اور بالادستی قائم رہے۔

حضور خاتم الانبیاء محبوب خدا رسالت مآب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

پیدائش مبارک بنی اسرائیل کی بجائے معزز قبیلہ بنی اسماعیل میں ہوئی۔ بلاد مقدس مکہ مکرمہ میں حضرت عبدالمطلب ہاشمی کے حسین و جمیل لاڈ لے بیٹے حضرت عبد اللہ کی اہلی محترمہ حضرت سیدہ آمنہ بنت وہب کے بطن سے رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کی خبر سن کر کائنات کی جملہ مخلوق مسرور و شادان ہوئی لیکن یہودیوں میں صف ماتم بچھ گئی اس لئے کہ قادر مطلق نے تاج نبوت اور اعزاز نبوت بنی اسرائیل سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے چھین لیا۔ یہودیوں نے سید الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے کی بجائے اپنی ذاتی اٹانیت کی خاطر اللہ تعالیٰ کے اس فیصلے کو نہ صرف ماننے سے انکار کر دیا بلکہ ابلیس لعین کی طرح مخالفت میں ڈٹ گئے، آج تک اسی پر ظاہری اور خفیہ طور پر عمل پیرا ہیں۔ ہر میدان میں اسلام اور مسلمانوں سے اختلاف اور دشمنی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ اگرچہ مسلمانوں کے مقابل یہودیوں کو ہر میدان میں شکست و ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا، فاتح ہونے کے باوجود مسلمانوں نے ہمیشہ اسلامی تعلیمات کے تقاضے پورے کرتے ہوئے یہود و نصاریٰ سے رواداری، اخلاق و مروت اور شرافت کا سلوک کیا۔ لیکن اس کے لئے جواب میں یہود و نصاریٰ نے ہمیشہ خباثت، خود غرضی اور احسان فراموشی کا مظاہرہ کیا، اس دور میں تازہ ترین نبہمانہ مظاہرہ فلسطین، افغانستان اور عراق میں دیکھا جاسکتا ہے۔

مسلمانوں سے یہود و نصاریٰ کی دشمنی کی بنیاد اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمائی ہے۔

”تم نے نہیں دیکھا کہ جنہیں کتاب سے حصہ ملا تھا وہ گمراہی مول رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ تم بھی گمراہ ہو جاؤ۔“ (النساء، ۵۷)

یہود و نصاریٰ آپ سے ہرگز خوش نہیں ہو سکتے جب تک کہ آپ ان کے مذہب کے پیروکار نہ بن جائیں۔ (البقرہ ۱۱۳، ۱۱۴) اے ایمان والو! جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب مل چکی ہے وہ ایسے ہیں کہ انہوں نے تمہارے دین کو ہنسی کھیل بنا رکھا ہے۔ ان کو اور کافروں کو دوست نہ بناؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو (المائدہ ۶، ۸) اے ایمان

والو! یہود و نصاریٰ کو اپنا دوست نہ بناؤ، وہ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں سے جو کوئی ان سے دوستی کرے گا وہ انہی میں شمار ہوگا۔“ (المائدہ ۱۲:۲) ”مومنوں کو چاہیے کہ مومنوں کے ہوتے ہوئے کافروں کو اپنا دوست بنائیں جس نے ایسا کیا تو پھر اللہ کے ساتھ اس کا کوئی سروکار نہیں (آل عمران ۱۱:۳) ان اہل کتاب میں سے یا مشرکین میں سے جو لوگ کافر ہیں وہ ذرا بھی اس امر کو پسند نہیں کرتے کہ تمہارے اوپر کوئی بھی بھلائی تمہارے پروردگار کی طرف سے اترے۔“ (البقرہ ۱۳:۱)

اہل کتاب اور کافروں کو کون ہیں؟ پیغمبر جن پر آسمانی کتابیں نازل ہوئیں ان کی امتیں اہل کتاب کہلاتی ہیں۔ مسلمانوں کے علاوہ یہودی اور عیسائی بھی اہل کتاب ہیں۔ ہندو، آتش، پرست، ستارہ پرست، بدھ اور لادین گروہ یا اقوام کو کافر کہا جاتا ہے۔ مومنوں کی پہچان اور نشانیاں جو قرآن پاک میں بیان کی گئی ہیں درج ذیل ہیں۔

”اللہ پر بھروسہ رکھتے ہیں اور اسی سے ڈرتے ہیں“ (الانفال ۱۰:۹)

”جس قدر رزق انہیں دیا جاتا ہے اسی پر قناعت کرتے ہیں (ایضاً)

”نماز وقت کی پابندی کے ساتھ خشوع و خضوع سے ادا کرتے ہیں (ایضاً؛

”ہر قسم کی لغویات سے احتراز اور اجتناب کرتے ہیں اور پاک صاف رہتے ہیں

(المومنون: ۱۰:۱۸)

”اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ (ایضاً)

”امانت میں خیانت نہیں کرتے۔“ (ایضاً)

”اپنے قول و قرار سے منحرف نہیں ہوتے“ (ایضاً)

”اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کو اس کی مخلوق پر خرچ کرتے ہیں (البقرہ ۱۰:۱۰)

”اللہ کی راہ میں مال و جان سے جہاد کرتے ہیں۔“ (الحجرات.....)

”اللہ کے احکامات اور رسول اللہ کے ارشادات پر کامل یقین رکھتے ہیں اور ان

میں قطعاً شک نہیں کرتے۔“ (ایضاً)

ان صفات کے حامل مسلمان مومنین کہلانے کے مستحق ہیں اور ایسے مومنین کے

ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں فتح و نصرت، کامیابی و کامرانی، عزت و اعزاز، کافروں پر غلبہ اور زمین پر حکومت عطا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ ”اللہ کا وعدہ سچا ہے اور اللہ سے بڑھ کر کون سچا ہو سکتا ہے۔“ (النساء: ۵، ۱۸)

”اللہ کافروں کو مومنوں پر ہرگز غالب نہ کرے گا۔“ (النساء: ۵، ۱۰) اللہ کبھی اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔“ (روم: ۲۱، ۱)

اگر مسلم امہ نے بحیثیت قوم اپنی حالت نہ بدلی، یعنی اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل اطاعت نہ کی، قرآن پاک اور نظام مصطفیٰ کو اپنا دستور حیات نہ بنایا تو اس کا انجام اچھا نہ ہوگا۔ اس کا اندازہ کلام اللہ سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔ ”حق تعالیٰ کوئی دوسری قوم لے آئے گا، جو ان جیسی نہ ہوگی بلکہ اسے اللہ تعالیٰ سے عشق ہوگا اور اللہ تعالیٰ کو اس سے محبت ہوگی۔ وہ مسلمانوں پر شفیق اور مہربان ہوگی اور اللہ کے دشمنوں پر بھاری ہوگی۔ اللہ کی راہ میں جان و مال سے جہاد کرنے والی ہوگی اور وہ کسی بات سے خائف ہونے والی نہیں ہوگی۔“ (المائدہ: ۶، ۱۲)

یہودیوں کی منصوبہ بندی

اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں کے نتیجے میں دنیا میں ایسے ہی ہاتھوں گم کردہ اپنی عظمت و امارت، سعادت و سیادت اور بالا دستی دوبارہ حاصل کرنے کے شدید خواہش یہودیوں کے قلب و ذہن کو ڈستی رہتی ہے۔ صدیاں گزرنے کے باوجود یہودیوں کو یہ بات سمجھ نہ آ سکی کہ دنیا فانی ہے اور اس میں موجود کسی شے کو اللہ تعالیٰ کی منشاء کے بغیر بقا حاصل نہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے انبیاء و رسل کی اطاعت میں امتوں کا عروج اور ان سے روگردانی میں زوال ہے۔ اگر قارونیت شدادیت، نمرودیت، اور فرعونیت کی شان و شوکت، مال و دولت، اقتدار و حکومت اور اتانیت نیست و نابود ہو چکی ہیں تو یہودیت و نصرانیت کو کیوں کر بقاء مل سکتی ہے۔ یہود و نصاریٰ، اگر تعصب کی بناء پر یہ بات قرآنی حوالوں سے نہ دیکھنا چاہیں تو بھی ارض خاکی کے سینہ پر لکھی تاریخ پڑھ لیں اور عذاب الہی کی وہ نشانیاں اپنے سر کی آنکھ سے دیکھ لیں جو اس دور میں بھی قرآنی حوالوں کے

مطابق دریافت ہو رہی ہے۔

یہودیوں کو چاہیے کہ اپنی عظمت رفتہ کی یاد میں آنسو بہانے، دین اسلام کی مخالفت، ملت اسلامیہ کو زیر کرنے اور اس کو تباہ و برباد کرنے کی متکبرانہ و متعصبانہ کوششوں کی بجائے اپنے انبیاء پر نازل ہونے والی مقدس کتابوں کی خالق و حقیقی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے اس دنیا کو امن و سلامتی کا گہوارہ بنادیں۔ اپنی صلاحیتیں ایسے کاموں میں لگائیں جس سے اولاد آدم کا ہر ادنیٰ و اعلیٰ مستفیض ہو کر اللہ تعالیٰ سے تعلق مضبوط اور شیطان سے دور ہو سکے۔ اس طرح اگر یہودی اللہ کی منشاء اور حکم کے مطابق سچے دل سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لا کر مومنین کی صف میں شامل ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ محاف کرنے والا ہے۔ البتہ جو لوگ ایمان لا چکے ہیں اور جو لوگ یہودی ہوئے اور نصاریٰ اور صابی جو کوئی بھی اللہ اور آخرت پر ایمان لے آئے اور نیک عمل کرے سوان کے لئے ان کے پروردگار کے پاس ان کا اجر ہے۔ اور ان کے لئے نہ کوئی اندیشہ اور نہ وہ غمگین ہونگے۔“ (البقرہ ۸۰)

صدیوں کے جنگ و جدال سے مسلمانوں پر غلبہ نہ ہو سکا تو یہودی سالہا سال تک خفیہ کانفرنسیں کرتے رہے۔ یہودی ماہرین، مدبرین اور مفکرین مدتوں سر جوڑ کر بیٹھے اور بالآخر ۱۸۹۷ء میں بڑے غور و خوض کے بعد اپنی تمام کوششیں تین نکات پر مرکوز کرنے کا فیصلہ کیا، ۱۔ یہودیوں کے لئے ایک قومی وطن کا قیام۔ ۲۔ دنیا کے مالی نظام پر قبضہ اور تسلط۔ ۳۔ مسلمانوں اور اسلامی ممالک کی تباہی۔ ان مقاصد کے حصول کے لئے یہودیوں نے ساری دنیا میں ایک سازشی جال بچھایا۔ جب اس کے خاطر خواہ نتائج برآمد ہوئے تو یہودیوں کی ایک پراسرار شخصیت نے ۳۳ درجے کے یہودیوں کے نمائندوں کا ایک اجلاس بلایا جس کی کئی نشستوں میں اس عظیم سازشی منصوبہ کی تفصیلات بغرض توثیق بیان کیں جو باقاعدہ ایک مسودہ کی صورت میں ضبط تحریر میں لائیں گئیں اور اس پر ان نمائندوں نے اپنے تصدیقی دستخط ثبت کئے، دنیا کی بدترین یہود ستاویز ’دپر وٹو کولنز‘ کے نام سے مشہور ہے۔

یہودی ”پروٹوکولز“ کا انکشاف^{۶۶}

یہودی ”پروٹوکول“ کے مسودہ کی کاپی ایک عورت نے یہودیوں کی خفیہ تنظیم ”فری مین“ کی ایک اعلیٰ خاتون رہنما کے ہاں سے چوری کر کے اس راز کو طشت از بام کر دیا جسے روسی اخباروں نے ۱۹۰۲ء اور ۱۹۰۳ء میں شائع کیا۔ روسی پادری پروفیسر سر جانی اے ٹانکس نے عیسائیت کے خلاف ایک عظیم سازش قرار دیا۔ اور ۱۹۰۵ء میں ازراہ خدمات انسانیت اس مسودہ کو کتابی شکل میں شائع کر دیا۔ یہ کتاب بہت مقبول ہوئی۔ ۱۹۱۷ء تک اس کے چار ایڈیشن شائع ہوئے۔ اس کے دوسرے ایڈیشن کا ایک نسخہ روسی سنسر سے پاس ہو کر ۱۹۰۵ء کے آخر میں برٹش میوزیم کی لائبریری میں پہنچ گیا جو آج تک وہاں محفوظ ہے۔ کتابی شکل کے علاوہ اسے رائس پیپر پر ٹائپ کر کے سائیریا کے علاقے میں بکثرت تقسیم کیا گیا اور وہاں سے اس کا ایک نسخہ ۱۹۱۹ء کے آخر میں امریکہ پہنچا۔ وہاں بڑے اہتمام سے اس کا انگریزی ترجمہ شائع ہوا۔ روس میں ”مارننگ پوسٹ“ کا نمائندہ مسٹر کٹر امی مارسڈن جب روس میں اپنی دو سالہ سزا بھگت کر انگلستان واپس پہنچا تو اس نے برٹش میوزیم کی لائبریری میں بیٹھ کر اس کتاب کا پہلی فرصت میں انگریزی میں ترجمہ کیا جو امریکی ترجمہ سے بہتر ثابت ہوا۔ یہ ترجمہ ۱۹۲۰ء میں انگلستان میں شائع ہوا۔ جرمنی کے فیوہر ہٹلر نے بھی اس کے مختلف زبانوں میں تراجم شائع کرائے۔ مگر یہ ہر دور میں نایاب رہی، اس لئے کہ جہاں بھی یہ کتاب چھپی یہودی یا ان کے ایجنٹ اس کے سارے نسخے خرید کر تلف کر دیتے تاکہ دنیا یہودیوں کے آئندہ عزائم سے بے خبر رہے۔ پاکستان میں پہلی مرتبہ ۱۹۶۷ء میں کراچی سے اس کا انگریزی ترجمہ شائع ہوا اور اب اس کے اردو تراجم بھی مارکیٹ میں دستیاب ہیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہود دشمنی کی تاریخ
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بچپن میں ان کی دائی حضرت بی بی حلیمہ اپنی

۶۵

گود میں جب مکہ کے ایک میلہ میں لے جاتی ہے تو وہاں ایک فال دیکھنے والا یہودی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ کر شور مچا دیتا ہے کہ اے یہودیوں! دوڑو، اس بچے کو قتل کر دو کہ یہ تمہیں نقصان پہنچائے گا، یہی وہ بچہ ہے جو نبی آخر الزماں ہے جس کا ذکر مقدس کتابوں میں ہے۔

ہجرت کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یثرب (مدینہ) تشریف لائے تو اس وقت یہاں یہودیوں کی آبادی کم و بیش چالیس پچاس فیصد تھی۔ ان کے تین بڑے قبائل تھے۔ جن کے نام قبیقاع، نضیر اور قرظہ تھے اور یہودی زراعت، تجارت، اور صنعت پر چھائے ہوئے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہاں پر سب سے پہلے اور سب سے زیادہ یہودیوں کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ میں شہری مملکت کا دستور مرتب کرتے وقت یہودیوں کو اس میں شریک کیا۔ اس کے نفاذ کے بعد پہلی خلاف ورزی سن ۳ ہجری قبیلہ قبیقاع نے کی کہ ایک مسلمان عورت کی بے حرمتی کی اور اس پر کشت و خون ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبیلہ قبیقاع کی بستی میں تشریف لے گئے اور انہیں انتہائی خوش اسلوبی سے اسلام کی دعوت دی مگر یہودیوں نے تعصبا بہ اور سخت رویے بے جا مخالفا نہ باتیں کیں، اس پر مسلمانوں نے ان کی بستی کا محاصرہ کر لیا۔ آخری پندرہ روز کے بعد یہودیوں کی غیر مشروط اطاعت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوبارہ ان کے پاس گئے اور اسلامی دعوت دی مگر انہوں نے اپنی سابقہ روش دہرائی، جس پر انہیں حکم دیا گیا کہ وہ اپنی غیر منقولہ جائیداد بیچ کر اور منقولہ جائیداد ساتھ لیکر تین دن کے اندر مدینہ چھوڑ کر چلے جائیں اس کے بعد یہ لوگ مدینہ کی حدود سے نکل گئے، ان کو یہ اجازت دے دی گئی کہ وہ جب چاہیں تجارت کی غرض سے مدینہ آ جاسکتے ہیں لیکن یہاں تین روز سے زیادہ قیام نہیں ہوگا۔

اس کے بعد یہودی خفیہ طور پر سازشوں میں مصروف رہے۔ جنگ احد کے بعد چند ماہ بعد ۴ھ میں نجد کے قبیلہ بنی عامر کا ایک سردار ابو براء ملاعب مدینہ آیا وہ اپنے

جھوٹے غرور کے باعث مسلمان نہ ہوا۔ لیکن وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کا اظہار بہت کرتا تھا۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کی کہ کچھ مبلغ اسلام اس کے علاقہ نجد میں بھیجے جائیں اور ہر طرح سے مبلغین کی حفاظت کا ذمہ دار ہوگا۔ چنانچہ ستر مبلغین کا یہ وفد نجد میں بیڑ معونہ بخیریت پہنچا۔ ابو براء اور اس کے بھتیجے عامر بن طفیل کے درمیان محاصرت تھی۔ جب مبلغین نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تبلیغی خط عامر بن طفیل کو پہنچایا تو اس نے بغیر پڑھے اسے چاک کر دیا اور اپنے ساتھیوں کی مدد سے مبلغین کو قتل کر دیا۔ ایک مبلغ حضرت عمر بن امیہ کی جان بخشی جنہوں نے مدینہ آکر اس سانحہ کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچائی۔ اس سانحہ میں یہودیوں کی ساز باز شامل تھی، اس لئے کہ یہودیوں کا قبیلہ نصیر عامر بن طفیل کے قبیلہ عامر کا حلیف تھا۔

اس سانحہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بذات خود قبیلہ نصیر کی بستی میں تشریف لے گئے، انہوں نے مسلمانوں اور بنی نصیر کے مابین طے شدہ معاہدے کی ذمہ داریاں یاد دلائیں پھر انہیں مسلمانوں کے خلاف سازشوں کا آئینہ دیکھایا اور سوالات اٹھائے، یہودیوں سے جب کوئی جواب نہ بن پڑا تو ٹال مٹول سے کام لیتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے (نعوذ باللہ) قتل کی تدبیر سوچھی کہ دھوپ کی تیزی کو سبب بنا کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک یہودی کی گڑھی (چھوٹا قلعہ) کی دیوار کے سائے میں بیٹھنے اور آرام کرنے کی درخواست کی جائے تاکہ گڑھی کی چھت سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چکی کا پاٹ پھینک کر (نعوذ باللہ) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کا خاتمہ کر دیا جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہودیوں کی درخواست پر وہاں تشریف فرما ہو گئے۔ اس سے پہلے کہ یہودیوں کی تدبیر کارگر ہوتی اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو اس سازش سے خبردار کر دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں سے غیر محسوس انداز میں واپس تشریف لے گئے۔ یہودیوں کی بد عہدی، سازشی کردار اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کرنے کے ارادہ کی پاداش میں مسلمانوں نے بنی

تفسیر کی بستی کا محاصرہ کر لیا اور پھر ان کے لئے مال و اسباب سمیت جلا وطنی کا حکم صادر ہوا۔ اس پر یہودیوں نے مقامی لوگوں سے قرضے وصول کرنے کی مہلت مانگی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت عطا فرمائی کہ وہ اپنے قرضے وصول اور حساب بے باق کر لیں۔

بنو تفسیر کے یہودی جلا وطنی کے بعد خیبر میں آباد ہو گئے اور ان کی تمام تر توانیاں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف صرف ہونے لگیں، قریش مکہ بنی غطفان اور بنی فزارہ کو مدینہ پر حملہ کرنے کی ترغیب دیتے اور انہیں ہر طرح یہودیوں کی مدد کا یقین دلاتے، چنانچہ اسلام دشمن قوتوں کا معرکہ خندق میں مدینہ کا محاصرہ کرنے کے لئے آنا یہودیوں کی سازشوں اور کوششوں کا نتیجہ تھا۔

مدینہ منورہ سے نکالے جانے والے تمام یہودی خیبر میں اکٹھے ہو گئے اور حرب و ضرب کا سامان بھی جمع کر لیا۔ یہودیوں نے بنی غطفان کو مختلف ترغیبات پر مسلمانوں کے خلاف اپنا حلیف بنالیا، مسلمانوں پر حملہ کی تیاری کیساتھ ساتھ فساد برپا کرنے لگے۔ اس گٹھ جوڑ اور صورتحال کو دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خاص حکمت عملی سے کام لیتے ہوئے دونوں فساد گروہوں میں سے کسی ایک پر واضح حملہ کرنے کے بجائے، خیبر اور بنی غطفان کی بستی کے درمیان راستہ پر اسلامی فوج کیساتھ پیش قدمی شروع کر دی۔ اس کا یہ اثر ہوا کہ دونوں گروہ اس غلط فہمی کا شکار ہو گئے کہ حملہ اس پر ہونے والا ہے۔ لہذا اپنا اپنا دفاع کرنے کا چارہ کرنے لگے۔ بنی غطفان کے وہ لڑاکا دستے جو خیبر کے یہودیوں کی حفاظت اور مدد کے لئے گئے تھے فوراً واپس آ گئے۔ اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حکمت عملی نے دشمن کا اتحاد پارہ پارہ کر کے پہلے بنی غطفان کو زیر کیا اور پھر خیبر فتح کر لیا۔ غزوہ خیبر کے بعد وادی القری کے قبائل نے آپ کی اطاعت قبول کر لی۔ اس کے بعد یہودیوں میں سراٹھانے کی سکت نہ رہی۔

حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیاضانہ حسن سلوک اور مسلمانوں کی

اعلیٰ ظرفی کے باوجود یہودیوں کا طرز عمل ہمیشہ اس کے برعکس رہا اور وہ دن بدن اخلاق و تہذیب سے دور ہوتے چلے گئے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق یہودیوں اور منافقین کے کینہ و کدورت کا یہ عالم تھا کہ جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو السلام علیک (تم پر سلامتی ہو) کے بجائے کہتے السام علیک (تم پر موت آئے) اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ”رعنا“ (ہماری رعایت کریں) کے بجائے زبان موڑ کر کہتے ”راعینا“ (ہمارے چرواہے) اور توہین آمیز حرکات دل میں بہت خوش ہوتے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی حرکات سے باخبر ہونے کے باوجود کمال رحمت سے کام لیتے لیکن رب ذوالجلال نے اپنے محبوب کی عظمت و شان میں گستاخی کو حکمنا روک دیا اور قرآن پاک میں حکم فرمایا کہ آئندہ ”راعنا“ کے بجائے ”انظرننا“ (ہم پر نظر کرم فرمائیے) کا لفظ استعمال کیا جائے۔

اس کے بعد بھی یہودیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی اختیار نہیں کی اور نہ ہی ”ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم“ (اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محترم وہی ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہوگا) کو مانا بلکہ اپنی بالادستی کی خواہش کے غلام بنے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہودیوں کے سر سے بچنے کے لئے قرآن پاک میں یہودیوں کے برے خصائص بیان فرمائے۔

توہین آمیز کارٹونز کی گستاخانہ اشاعت

مغربی دنیا کے ورقی و برقی ذرائع ابلاغ میں ۳۰ ستمبر ۲۰۰۵ء سے حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں توہین آمیز گستاخانہ کارٹونز کی اشاعت بھی یہودیوں کی ناپاک سازشوں کا تسلسل ہے۔ انتہا پسند یہودیوں نے مسلمانوں کے جذبات مجروح کرنے اور ان کو ”کٹو“ بنانے یورپ اور مسلمانوں ممالک کے درمیان اختلاف بڑھانے کے لئے یہ سازش تیار کی جس کا پہلا نشانہ یورپ میں رہنے والے مسلمان اور بعد ازاں مسلمان ممالک کو بنایا جانا مقصود تھا۔ اس سازش کے لئے پہلا قدم ناروے کے اخبار کے نام نکلا، مگر بعد میں ڈنمارک کے یہودی اخبار ”یولاند

پوسٹن، کا انتخاب کیا گیا اس اخبار کی پیشانی پر یہودیوں کا خاص نشان ”شار آف ڈیوڈ“ بھی موجود ہے۔ اخبار کے ایڈیٹر ”ڈینس روز“ نے خاکے تیار کرنے کیلئے چالیس کارٹونسٹ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے توہین آمیز خاکے بنانے کا کام سونپا اور ان میں سے بارہ کارٹونز ۳۰ ستمبر ۲۰۰۵ء کو شائع کر دیئے گئے جس پر گیارہ اسلامی ممالک کے سفیروں نے ڈنمارک کے وزیر اعظم سے ملاقات کا وقت مانگا مگر اس نے ملنے سے صاف انکار کر دیا۔ یہ انکار وی اٹا کنونشن اور بین الاقوامی قانون کی کھلی خلاف ورزی تھی اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ شرمناک فعل سوچے سمجھے منصوبے کے تحت کیا گیا۔ مسلمانوں کے احتجاج میں عدم جوش کے سبب سازشیوں کا مقصد چونکہ پورا نہ ہوا تھا اس لئے پورے دو ماہ بعد ناروے کے ایک رسالے میں یہی کارٹونز شائع کئے گئے۔ چونکہ یہ رسالہ زیادہ سرکولیشن نہیں رکھتا تھا اس لئے ایک فرانسیسی اخبار ”واگ بلادت“ نے رسالے کا حوالے دے کر یہ کارٹونز شائع کر دیئے۔ مسلمانوں کے محتاج احتجاج کے باوجود کارٹونز کی اشاعت کا یہ سلسلہ دیگر مغربی ممالک جرمنی، اٹلی، سپین، سویٹزرلینڈ، ہنگری، ہالینڈ، سویڈن، جمہوریہ چیک ری پبلک، کینیڈا اور روس کے اخبارات و رسائل میں پھیلتا چلا گیا اور اس وقت تک مغرب کے چونتیس ممالک کے چالیس ورق و برق ذرائع ابلاغ میں بے دریغ شائع اور نشر ہو چکے ہیں۔

روشن خیالی کا فلسفہ اور مسلم حکمران

دنیا بھر کے ذریعہ ارب مسلمانوں کو روشن خیالی اور اعتدال پسندی کی تلقین کرنے والے مسلمانوں کی اکثریت کے دلوں کی تپش اور آتش فکر سے بے خبر، اقتدار کے بیوپاری سیاستدانوں، دانشوروں اور اقتدار کے بھکاری فرمانروا یہ بھول جاتے ہیں کہ تہذیبوں کے تصادم کا فلسفہ کسی مسلم سیاستدان یا دانشور نے پیش نہیں کیا اور نہ ہی دشمن سے محفوظ رہنے کے لئے نام نہاد روشن خیالی اور اعتدال پسندی کام آسکے گی۔ اس لئے کہ آج مغرب زدہ طبقہ کی روشن خیالی اور اعتدال پسندی کا مفہوم واضح نہیں۔ اگر اس کا مقصد اپنے آپ کو لادینی رنگ میں رنگنا اور امریکہ و یورپ کے تہذیب و تمدن،

ثقافت، سیاست، مادر پدر آزاد معاشرت کو اپنا اور ان کو جائز و ناجائز سیاسی و دفاعی مفادات و ضروریات کے سامنے چپ سادھنا اور اپنا سر جھکائے رکھنا ہے تو یہ غلامی ہے، بے غیرتی ہے روشن خیالی اور اعتدال پسندی نہیں، اسے کوئی بھی غیرت مند فرد یا قوم اپنانے کو تیار نہیں۔ خصوصاً راسخ العقیدہ مسلمان تو ایسی روشن خیالی اور اعتدال پسندی پر لعنت بھیجتے ہیں اور اپنے لئے روشن و باوقار راستہ اور سچے رہنما کی تلاش میں ہیں جو انہیں نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقی منزل تک پہنچا دے۔ ماضی میں امریکہ و روس کے درمیان مفادات کے حصول کی کشمکش میں عالم اسلام دونوں استبدادی قوتوں کا آلہ کار بنا رہا۔ سرخ سامراج کی شکست و ریخت میں جن ممالک نے جہادی قوتوں کی مدد سے یورپ کے مفادات کا تحفظ کیا اور امریکہ کو واحد سپر پاور بنانے میں جان کی بازی لگادی انکل سام انہی جہادی قوتوں اور بے ضرر عوام کو دہشت گردی کے نام پر سزا دے رہے ہیں۔ مسلم امہ کا بالادست و مراعت یافتہ طبقہ جو ہر صورت میں اقتدار پر قابض رہنے کا حریص ہے اور مسلم امہ کی غفلت شعار عوامی قوت اگر اب بھی یہود و نصاریٰ کی بیان کردہ دہشت گردی روشن خیالی اور مغربی جمہوریت کے فریبت میں شعوری یا غیر شعوری طور پر مبتلا ہو کر مسلم ممالک کی تباہی و بربادی کا حصہ دار یا خاموش تماشا بنی بنا رہا۔ ناموس رسالت کے تحفظ میں مجرمانہ غفلت شعاری اور بے حسی کا مظاہرہ کرتا رہا تو خدشہ ہے کہ یہود و نصاریٰ اپنے مذموم منصوبوں کی تکمیل کے لئے ظلم و ستم کی تاریخ میں نئے باب کر رقم کرتے رہیں گے۔ تیل کے اثاثوں سے بھرپور مالی طور پر مستحکم فوجی طور مضبوط اور نیوکلیئر مسلم ریاستوں کی بربادی کا نمبر سرفہرست ہے۔

درو و شریف کی برکت

حضرت انسؓ نے کہا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا اور اس کے دس درجے بلند فرمائے گا اور اس کے دس گناہ معاف فرمائے گا۔ (نسائی)

تحفظ ناموس رسالت

ڈاکٹر اشرف آصف جلالی

حسن یوسف پہ کشیں مصر میں انگشت زناں
سرکھاتے ہیں تیرے نام پہ مردان عرب

ارشاد باری تعالیٰ ہے
لِقَوْمٍ مِّنْ أُولَئِكَ نَبْشِطُ صُلْبَهُمْ ثُمَّ نُنزِلُ فِيهِمْ صُورَةَ مَا كَانُوا عَمَلُونَ
وَاصِيلًا (الفتح ۹)

تاکہ اے لوگوں تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی تعظیم و توقیر
کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو۔

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا:

بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر لعنت ہے دنیا اور آخرت
میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ

اجمعین (بخاری شریف حدیث ۱۵)

تم میں سے کوئی مومن نہیں جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے باپ اور
اس کی اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔“
اقوال محققین

إِذْ سَبَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَاحِدًا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ
السَّلَامُ يَقْتُلُ حَتَّى لَا تَوْبَةَ لَهُ أَصْلًا (فتاویٰ حسب مقتضی مخطوط ورق ۳۳۷)

جب کسی نے رسول اللہ یا انبیاء علیہم السلام میں سے کسی کو گالی دی اس کو بطور حد قتل کر دیا جائے گا اور اس کی توبہ ہرگز قبول نہیں ہے۔

آج ڈنمارک کے اخبار میں سید المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گستاخانہ خاکوں کا چھپنا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمہ جہت توہین ہے۔ اس مذموم حرکت سے فضائیں زہریلی اور حالات تلخ ہو چکے ہیں۔ زمین و آسمان کا چپہ چپہ حالت کرب میں ہے۔ خطرہ ہے کہ زمین پر کوئی عذاب کا آتش فشاں نہ پھٹ پڑے اور کہیں آسمان کی بارش نہ کر دے۔

اے یہود و نصاریٰ اسلام نے تمام انبیاء علیہم السلام کے ادب کا درس دیا ہے اور مسلمان عملاً اس پر قائم ہیں۔ تم نے انسانیت کی جان اور سب سے بڑے انسان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کر کے امن عالم کو خطرے میں ڈال دیا ہے۔ اور تہذیبوں کے تصادم کے لئے تم نے جلتی پرتیل ڈالنے کا کام کیا ہے۔

اے مسلم حکمرانوں تم اپنی غیرت کا ثبوت دیتے ہوئے ڈنمارک سے اپنے سفارتی تعلقات کے انقطاع کیساتھ ڈنمارک حکومت سے مجرم مانگو اور انہیں او آئی سی اجتماع میں برسر عام قتل کر دو۔

اے نام نہاد روشن خیال قوم اپنی پست خیالی، کج فکری، اور بزدلی کو مسلمانوں کے جذبہ ایمان پر مسلط نہ کرو۔ ہمارا دین جگر لالہ کی ٹھنڈک ضرور ہے۔ مگر وقت کے سمندروں کے دل دھلا دینے والا طوفان بھی ہے۔ ہمیں صرف نرمی، کی نیند نہ سلاؤ، بلکہ حکم قرآن۔ وَلَسْجِدُوا فِيكُمْ غِلْظَةً (اور چاہے کہ وہ کافر تم میں سختی پائیں) کی گرمی کی بھی بات کرو۔

اسلام صرف محبت نہیں بلکہ اس میں بغض و عداوت کا بھی ایک مکمل باب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ الْحُبُّ فِي اللَّهِ وَالْبَغْضُ فِي اللَّهِ

(مسند امام احمد ۵: ۱۳۶)

ترجمہ: بے شک اللہ کے نزدیک پسندیدہ عمل اللہ کے لئے محبت کرنا اور اللہ کے لئے دشمنی کرنا ہے۔

اے مسلمانو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد از عثمان کے کچھ لوگ مرتد ہوئے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف زبان کھولی تو اس علاقے کے امیر حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔
أسمعونی فی ابی وجدی ولا تسمعونی فی النبی صلی اللہ

علیہ وسلم (نصب الراية ۳/۵۲)

”مجھے میرے ماں باپ کی گالی دے لو مگر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں کوئی نازیبا بات نہ سناؤ“

آج کی غیرت مسلم بھی یقیناً یہی ہے ہمیں سب کچھ برداشت ہے مگر توہین رسالت برداشت نہیں ہے۔ چنانچہ

ہر ملک شہر، گلی، محلے، دفتر اور دکان میں ہر اجتماع، کانفرنس، سیمینار، حلقہ ذکر اور درس میں، گستاخوں اور ان کے ایجنٹوں، کے خلاف صدائے احتجاج بلند کیجئے۔

ہر محفل میلاد میں خطباء اور مبلغین تحفظ ناموس رسالت کے موضوع پر تقاریر کریں اور یہود و نصاریٰ کی شرارتوں کے رد کے ساتھ گستاخی کو جنم دینے والی زہریلی فکر کا بھی رد کریں۔

یہ مکمل اسال ہر لمحہ ہر ساعت ہر دن اور ہر رات تحفظ ناموس رسالت کے لئے گرجتے برستے، دھڑکتے اور جھپٹتے جذبات کے ساتھ گزار دیے۔

حکمرانوں کو ڈنمارک سے سفارتی تعلقات کے انقطاع کے ساتھ ساتھ گستاخوں پر شرعی حد لگانے کے لئے مجبور کریں۔

قید و بند کی صعوبتوں سے گھبرائے بغیر راہ عزیمت کے مسافر بن کر ناموس مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پہرہ دیجئے۔

اوائی سی: اپنی مردہ ضمیر کو چھوڑ کر زندہ دلی کا مظاہرہ کریں۔

ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے قانون بین الاقوامی میں قانون سازی کے لئے کردار ادا کریں۔

اے عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آج جگر کا خون، آنکھوں کا نم، نہاں خانہ دل کا اضطراب، خیالات کی افسردگی جذبات کی حرارت، ایمان کی روح اور یقین کی پختگی کا ایک ہی نعرہ ہے۔

شراب عشق احمد میں کچھ ایسی کیف و مستی ہے
کہ جاں دے کر بھی اک دو بوند مل جائے تو سستی ہے
اٹھو ایک فرض پورا کرنے کے لئے اور ایک قرض اتارنے کے لئے آگے بڑھو
اگر دُمار کی گستاخوں کو امت نے قتل نہ کیا اور اپنی طبعی موت مر گئے تو سوا ارب امت کا
روزِ محشر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کیا جواب ہوگا۔

ناموس رسالت پہ قربان

ہمارا مال ہماری جان



ABN MARKETING

Property Advisor & Consultant

Inayat Ali Bhatti

Director

Rizwan Younas

Director Marketing

4- Lg, Cantt Plaza, Tufail Road, Lahore Cantt

PH:042-6668286-6668636-6665651-0300-4277465

تحریک تحفظ ناموس رسالت میں علمائے اہل سنت کا کردار

حضرت مولانا محمد طاہر تبسم، جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ وطن عزیز کی دھرتی اس بات کی گواہ ہے کہ اس میں اٹھنے والی ہر تحریک میں علماء اہل سنت نے ہر اول دستے کا کردار ادا کیا۔ قیام پاکستان کی تحریک سے تحریک ختم نبوت اور اس سے تحریک نظام مصطفیٰ تک جگہ جگہ علمائے اہل سنت کے لازوال کردار کی ناقابل فراموش داستانیں رقم ہیں۔ مسند قیل وقال میں علمی موشگافیاں اور محراب و منبر سے صدائے حق بلند کرنے والوں نے جب بھی محسوس کیا کہ اب انہیں میدان عمل بلا رہا ہے تو وہ بلا تامل، بلا توقف، بلا تردد اور بلا تاخیر سر بکف مجاہد بن کر میدان عمل میں کود پڑے اور بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہ کیا۔ قید و بند کی صعوبتوں سے لیکر جانوں کے نذرانوں تک۔ ایسا کیوں نہ ہوتا کہ یہ چیزیں انہیں اپنے اسلاف سے ورثے میں ملی ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہ ہوں یا امام احمد بن حنبل، مجدد الف ثانی ہوں یا علامہ فضل حق خیر آبادی، علامہ عنایت احمد کاکوروی ہوں یا مولانا محمد علی جوہر، علامہ شاہ احمد نورانی ہوں یا مولانا عبدالستار خان نیازی ہر ایک نے جرات اور بہادری، باطل کے سامنے ڈٹ جانے، جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق کہنے اور اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے اپنا دن تن دھن قربان کر دینے کی ایسی ایسی داستانیں رقم کی ہیں جو تاریخ کے ماتھے کا جھومر ہیں اور تاریخ جن پہ تاز کرتی رہے گی۔

ڈنمارک، ناروے، سپین، فرانس اور دیگر مغربی ممالک کے اخبارات نے اپنی ذہنی پستی، اخلاقی بے راہ روی اور مذہبی دہشت گردی کا مظاہرہ کرتے ہوئے، امام الاولین والآخرین، رحمۃ اللعالمین، راحت العاشقین، مراد المشتاقین، سراج السالکین احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین اور گستاخی پر مبنی کارٹونز (خاکے) شائع کئے تو پورا عالم اسلام لرزہ بر اندام ہو گیا اور دنیا کے سوا ارب سے زائد مسلمانوں میں اضطراب کی لہر دوڑ گئی۔ کیونکہ اس سے زیادہ ان کے جذبات کو مجروح کرنے والی اور کیا چیز ہو سکتی تھی اطراف و اکناف عالم میں جہاں کہیں مسلمان بستے ہیں ہر سطح پر ہر

مکتب فکر نے احتجاج کیا۔ مگر اس احتجاج اور تحفظ ناموس رسالت کے لئے اٹھنے والی آواز کو ایک پرامن اور مسلسل تحریک کی شکل دینے میں جنہوں نے خون دل صرف کیا وہ علمائے اہل سنت ہیں۔ اور کیوں نہ ہو کہ یہ فرض بھی اہل سنت کا ہے کیونکہ وہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بے مثل و بے مثال مانتے ہیں۔ لہذا احکام کے شائع کرنا ان کے نزدیک تو جین آمیز ہے۔

تاریخ شاہد ہے کہ وطن عزیز کی معرکہ الآراء تحریکوں کا آغاز لاہور سے ہوا اسی طرح ناموس رسالت کی اس تحریک کے آغاز کا اعزاز بھی لاہور کو حاصل ہوا ویسے تو مغربی اخبارات کی اس ٹاپک جسارت کے فوراً بعد سرزمین لاہور پر مختلف سنی تنظیموں اور جماعتوں نے ایسے طور پر احتجاجی مظاہرے کئے اور جلوس نکالے۔ داتا دربار کے سامنے عالمی تنظیم اہل سنت اور پریس کلب کے سامنے جامعہ نعیمیہ کی طرف سے مظاہرہ کیا گیا۔ ۶ فروری بروز جمعہ ۱۲ بجے دن تاریخی مسلم مسجد بیرون کوہاری سے ناصر باغ تک مجلس علماء نظامیہ پاکستان کے زیر اہتمام ”تحفظ ناموس رسالت ریلی“ نکالی گئی جو انتہائی پرامن، مثالی اور کامیاب ریلی تھی اس میں ہزاروں طلباء علماء اور عوام اہل سنت شریک ہوئے۔ بھگدڑیوں کو تھام کر ریلی کے علاوہ انکسائٹ میڈیا میں نمایاں جگہ ملی۔ یہ اس تحریک حوالے سے لاہور میں پیدا ہوا موثر احتجاجی مظاہرہ تھا اور یہی منظم تحریک کا نقطہ آغاز ثابت ہوا۔

پھر وہ ۱۳ فروری کا تاریخی دن آیا جس میں ”تحفظ ناموس رسالت محاذ“ کی طرف سے ہڑتال اور احتجاجی ریلی کی کال دی گئی تھی۔ یاد رہے کہ یہ محاذ اہل سنت و جماعت کی تمام تنظیمات پر مشتمل ہے۔

مگر اس میں کوئی بڑے نام نہیں تھے بلکہ درس و تدریس اور تعلیم و تعلم سے وابستہ مدارس والے لوگوں نے باقی سنی جماعتوں کے ایکٹو نہ ہونے کی وجہ سے یہ محاذ قائم کیا تھا۔ جن میں ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی، مفتی محمد خان قادری، صاحبزادہ محمد عبد المصطفیٰ ہزاروی، مولانا احمد علی قصوری، میاں خالد حبیب الہی ایڈووکیٹ، صاحبزادہ رضائے مصطفیٰ علوی، قابل ذکر ہیں۔ اور شاید اس سے پہلے محاذ کے کریڈٹ پر کوئی قابل ذکر کارنامہ نہ تھا۔

۱۳ فروری کو ہڑتال کی کال اور احتجاجی ریلی کے حوالے سے بھی یہ بڑے گولمکوی کیفیت کا شکار تھے اور کامیابی کے حوالے سے بے شمار تحفظات رکھتے تھے۔ مگر محاذ میں شامل کچھ عقلمیوں کے نوجوان کارکنوں کا دباؤ اس قدر شدید تھا کہ سب کو سر تسلیم خم کرنا پڑا۔ اور مسلسل میٹنگوں کے بعد بالاخر شرف الاذن اور زبردست احتجاجی ریلی کا فیصلہ کیا گیا۔ راقم بھی ان تمام میٹنگوں میں شریک تھا۔ اور اسی پاس ہو جانے والے فیصلے کا حامی تھا۔ پھر اس دن کیسے عملی کام شروع ہو گیا۔ اس حوالے سے جس جماعت کا کام اور محنت نمایاں طور پر ابھر کر سامنے آئی وہ تحریک فدائیان خیر خواہ تھی۔ ۱۳ فروری کی شام بلکہ رات تک کسی کو بھی اندازہ نہیں تھا کہ ہڑتال کیسی ہوگی اور ریلی میں کتنے لوگ آئیں گے۔ مگر ۱۳ فروری کے دن نے ایسی ہڑتال دیکھی جس کی مثال لاہور کی تاریخ میں نہیں مل سکتی اور ریلی ایسی کہ شاید پورا لاہور لوگوں کے سیلاب کی نذر ہو گیا۔ راقم نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ”گلتا ہے آج لاہور یوں کے گھروں میں صرف عورتیں اور بچے رہ گئے ہیں باقی سارے لوگ سڑکوں پر ہیں۔ ایک بزرگ نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ”ایسی ہڑتال تو ”تحریک انعام مصطفیٰ“ ۱۹۷۷ء کے درمیان بھی کبھی نہ ہوئی تھی۔“

مگر ایک حقیقت یہ ہے کہ لاہور بھر کے ایک اور بزرگ نے کہا ”آج اہل سنت کے پاس کوئی لیڈر اور قائد نہیں ہے جو اس کی کامیابی کے ثمرات سمیٹ سکتا اور پھروسی ہو۔ کما حقہ تاریخ کی کامیابی اور بے نظیر کارنامے کو نظر لگائی۔ دشمن تاکہ میں تھا، مگر ایک تیار رہی میں تھا۔ انہوں نے ہماری کامیابی کو سیواؤ کرنے کا پورا پورا منصوبہ بنا رکھا تھا۔ ہمیں کانوں کان بھی خبر نہ تھی ابھی ہمارے قافلے، ریلیاں اور جلوس اپنے قائدین سمیت داتا دربار کے پاس موجود تھے چلنے کا پروگرام بنا رہے تھے کہ مال روڈ پر تھوڑے پھوڑے جلاؤ گھیراؤ، اور لوٹ مار شروع ہو چکی تھی یہ کوئی عاقبت نااندیش تھے یا غیر موٹی قوتوں اور نادیدہ ہاتھوں کے آلہ کار تھے۔۔۔ یہ اللہ اور اس کا رسول جانتا ہے یا پھر حکومتی ایجنسیاں جانتی ہیں۔ بہر حال ایک بات سب جانتے ہیں کہ یہ محاذ کے اراکین نہیں تھے بلکہ اہل سنت کے افروزی نہیں تھے محاذ والے تو جیج جیج کر اعلان کر رہے تھے کہ ان تخریب کاروں اور دہشت گردوں کے ساتھ ہمارا

کوئی تعلق نہیں۔ انہیں پولیس گرفتار کر لے راقم جلوس کے مرکزی ٹرک میں موجود تھا اور قائدین کے حکم سے لاؤڈ اسپیکر سے بار بار یہی اعلان کر رہا تھا کہ یہ ملک ہمارا ہے ہمارے بزرگوں نے بنایا ہے۔ ہم نے اس کی حفاظت کرنی ہے۔ ہم توڑ پھوڑ کرنے اور اپنی املاک کو نقصان پہنچانے نہیں بلکہ اپنے آقا کے ساتھ اپنی محبتوں اور عقیدتوں کا اظہار کرنے کے لئے آئے ہیں اور عالم کفر کو یہ پیغام دینے کے لئے آئے ہیں کہ مسلمان اپنے آقا کی ناموس کے تحفظ کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کو تیار ہیں مگر افسوس کہ ان تمام شہادتوں، دہائیوں، بیسیوں کے ریکارڈ اور غلبہ رپورٹوں کے باوجود حکومت نے روایتی جبری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اندھا دھند سختی پوری کرنے کے لئے محاذ کے راہنماؤں اور سیکڑوں سیٹی لوجوانوں کو گرفتار کر لیا اور ان کے خلاف بلا شہوت سنگین دفعات کے تحت مقدمات درج کئے گئے بلکہ ایک ایک شخص کے خلاف کئی کئی تھانوں میں پرچے درج کئے گئے۔ تحریک فدایان شہادت و غلبہ کے امیر علامہ خادم حسین رضوی کو نماز جمعہ کے بعد جبری سے گرفتار کیا گیا اور انہیں نامعلوم مقام پر رکھا گیا۔ صاحبزادہ رضائے مصطفوی علوی کو ان کے اوارے سے بڑے بھوٹے طریقے سے گرفتار کیا گیا۔ وہ سرحد سرخس میں تھے اور وہ قافلہ میں ہی گرفتاریوں کے لئے چھاپے مارے گئے، پھر بے پناہ گئے۔ ڈاکٹر صاحب کے رشتہ داروں کو گرفتار کیا گیا لیکن پولیس انہیں گرفتار کرنے میں کامیاب نہ رہی۔ بالآخر قیادت کے فیصلے کے مطابق ڈاکٹر صاحب نے گرفتاری چیلنج کر دی۔

ان گرفتاریوں، ستم ظریفیوں اور پکڑ دھکڑ سے وقتی طور پر ناموس رسالت کی تحریک کی گرم جوشی ماند پڑ گئی۔ مگر عاشقان رسول کا قافلہ اپنی منزل کی طرف رواں دواں رہا پھر ۶ مارچ 2006ء بروز جمعرات تحریک کا وہ نقطہ کمال آیا جب داتا دربار میں محاذ کی جانب سے ”تحفظ ناموس رسالت کانفرنس“ منعقد ہو رہی تھی۔ اس کانفرنس میں مرکزی جماعت اہل سنت پاکستان کے ناظم اعلیٰ علامہ سید محمد عرفان مشہدی، (جو ابھی لندن سے آئے تھے) کو بھی دعوت دی گئی جو انہوں نے بڑی خوش دلی سے قبول کی اور تشریف لائے۔ کانفرنس کو ناکام بنانے کے لئے پنجاب پولیس نے داتا

دور بار جانے والے ہر راستے پر ناک لگا رکھا تھا۔ داتا دربار کو سیل کر دیا گیا تھا لیکن اس کے باوجود اللہ کے فضل و کرم اور مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر عنایت سے کانفرنس انتہائی کامیاب ہوئی۔ تمام تر رکاوٹوں کے باوجود ہزاروں کارکن اور تمام قائدین و قاضیوں میں کامیاب ہو گئے۔ کانفرنس انتہائی پر امن طریقے سے اختتام پذیر ہو گئی۔ مگر بعد ازاں کارکنوں اور قائدین کی گرفتاریاں شروع کر دی گئی۔ کانفرنس کے اختتام کے ایک گھنٹہ بعد داتا دربار کے باہر سے علماء کو گھروں میں جاتے ہوئے گرفتار کیا گیا۔ گرفتار ہونے والوں میں راقم کے علاوہ علامہ سید محمد عرفان شاہ مشہدی، سید محمد محفوظ مشہدی، علامہ خادم حسین رضوی، صاحبزادہ رضا علی مصطفیٰ علوی، صاحبزادہ حقیر اشرف رضوی، علامہ محمد قاسم علوی، علامہ نواز بشیر جلالی، قاری فیض احمد نقشبندی، علامہ عبدالستار عاصم، حاجی امجد اللہ نعیمی، مولانا غلام عباس فیضی، مولانا پیر منیر قادری کے علاوہ ۳۶ کے قریب علماء و طلباء تھے۔

ان علماء... شیخ، قائدین اور طلباء کو دو راتیں تھانہ لوئر مال کے ایک انتہائی گھٹیا کمرے میں رکھا گیا جس میں صرف ایک باگت بہ حالت کا ہاتھ روم تھا۔ وضو اور نماز کے لئے کوئی خاص انتظام نہ تھا۔ مگر قربان جان عاشقان مصطفیٰ پر جن کا جذبہ ایمانی دیدنی تھا، باجماعت نماز، محافل نعت، درود و سلام کی صدائیں اور سید عرفان شاہ مشہدی کے پر مغز علمی اور روحانی درس قرآن کے گواہ تھے۔ ان کے درود پوار ہیں۔ پھر جمعہ کے دن انہیں کراچی کے جیل گاہ میں لے جایا گیا وہاں سے تھانہ پرانی مارشل وہاں سے تھانہ نوکھٹا اور پھر وہاں سے تھانہ لوئر مال۔ اس دوران پولیس گاڑی میں موجود ۳۶ علماء و طلباء نے ہم اپنے نبی کے دیا آنے، غلامی رسول میں موت بھی قبول ہے کے وہ فلک شکاف نعرے بلند کئے کہ لاہور کی سڑکیں بھی گونج اٹھیں اور لاہوریے، اپنی آواز ہمارے آواز میں ملا رہے تھے۔ سبحان اللہ سرکاری خرچ پر سرکاری گاڑی میں سرکاری گمرانی میں ناموس رسالت کا جلوس اٹھل رہا تھا۔ تھانے کے بعد کپ جیل اور جیل سے ۱۸ علماء کی رہائی، قائدین کی نظر بندی آرڈر اور پھر ان سے نہایت سلوک صفحات کے دامن میں ان تفصیلات کی گنجائش نہیں کسی اور موقع پر۔

ہم حضرت پیر سید محمد محفوظ مشہدی

حضرت علامہ پیر عرفان مشہدی

اور

ناموس رسالت

کے اسیران کو ہدیہ تبریک

قاری محمد رضا جلالی، چوہدری فیض احمد

صاحبزادہ حکیم افتخار احمد نورانی، قاری محمد

قاری عنصر محمود انجم جلالی، مولانا محمد الیاس جلالی

حنیف جلالی، قاری محمد اکرم جلالی

جمعیت علماء پاکستان و مرکزی جماعت اہل سنت گجرات

سانحہ نشتر پارک کراچی، جیسا میں نے دیکھا

علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی
جماعت اہل سنت پاکستان میرے والد گرامی حضرت خطیب پاکستان مولانا محمد شفیع اوکاڑوی رحمہ اللہ نے پچاس برس پہلے ۱۹۵۶ء میں قائم کی، اس تنظیم کی ابتداء کراچی سے ہوئی۔ ابا جان قبلہ علیہ الرحمہ ان دنوں کراچی شہر کی سب سے بڑی اور نئی تعمیر شدہ نیومین مسجد، ایم اے جناح روڈ کے خطیب و امام تھے۔ انہوں نے کراچی شہر میں اہل سنت و جماعت کی طرف سے مجالس عشرہ محرم کے انعقاد کے ساتھ ساتھ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلوس کا بھی سلسلہ شروع کیا۔ انجمن مسلمانان پنجاب کے جلوس کے ساتھ شامل ہو کر یہ جلوس آرام باغ میں اختتام پذیر ہوتا۔ یہاں جلسہ میں میرے والد گرامی علیہ الرحمہ کے سوا کسی سنی عالم کو خطاب کا موقع نہ دیا جاتا اور کوئی ”سرکاری“ مہمان ضرور ہوتا۔ ۱۹۷۰ء میں جماعت اہل سنت کے امیر و صدر کی حیثیت سے ابا جان قبلہ علیہ الرحمہ نے اعلان کیا کہ جماعت اہل سنت کا سالانہ جلوس نیومین مسجد سے نشتر پارک تک پیدل مسافت طے کرے گا اور مرکزی اجتماع ہوا کرے گا۔

حضرت والد گرامی علیہ الرحمہ کے علاوہ عبدالمصطفیٰ ازہری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد حسن حقانی، مولانا جمیل احمد نعیمی، مولانا محمد وسایا الخطیب، صوفی محمد ایاز خان نیازی رحمۃ اللہ علیہ، شاہ فرید الحق، ظہور الحسن بھوپالی رحمۃ اللہ علیہ، اور متعدد علماء و مشائخ و دیگر شخصیات ہر سال اس جلوس کی قیادت کرتیں۔ ظہر سے عصر تک جلوس کا دورانیہ ہوتا اور عصر اور مغرب کے درمیان نشتر پارک میں جلسہ ہوتا۔ اس دن کے لئے کبھی قائم اسرار کی ایک کڑی لگائی جاتی تھی۔

سے نگرانی و تعاون چاہا جاتا ہر سال ماہ محرم میں یوم عاشورہ کے حوالے سے ضروریہ اعلان ہوتا کہ امن قائم رکھا جائے۔ گذشتہ چند برسوں سے عالمی دہشت گردی اور تخریب کاری کے مسلسل نمایاں واقعات کی وجہ سے ہر تیس ہار پر یہ خدشہ ظاہر کیا جانے لگا کہ شری پسند عناصر ایسے موقع پر بھی شراٹگیزی کر سکتے ہیں لہذا انسانی جانوں اور املاک کے تحفظ کے لئے ضروری انتظام کئے جائیں۔ دیکھا گیا کہ گذشتہ پانچ برسوں میں بھی عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موقع پر کوئی خاص حفاظی انتظام نہیں ہوئے۔ شاید اس خیال سے کہ ہر جگہ ہر محلے میں سبھی مسلمان اس موقع پر میلاد شریف مناتے ہیں تو کسی تخریب کاری کا کیا گمان!

اس سال ڈین مارک میں فلمینگ روز اور اس کے ساتھی شیطانوں نے مذموم کارٹون شائع کر کے وہ دہشت گردی کی کہ دنیا بھر میں غم و غصہ ظاہر ہوا۔ کراچی کے شہری و صوبائی حکمرانوں کو باور کرایا گیا تھا کہ تخریب کار دیکھ چکے ہیں کہ تحفظ ناموس رسالت کی ریلی کتنی پر امن اور کامیاب رہی ہے اور لوگ اس سال اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی محبت و عقیدت کا اظہار کچھ زیادہ جوش و جذبے سے کریں گے۔ اس لئے حفاظی انتظامات میں کئی طرح غفلت نہ برتی جائے۔ ۹ ربیع الاول ۱۴۲۷ء کو دعوت اسلامی کے مرکز فیضان مدینہ کراچی میں خواتین کے اجتماع کے اختتام پر بدظمی کی وجہ سے بھگدڑ مچ گئی اور تیس سے زائد خواتین جاں بحق ہو گئیں۔ اس سانحہ کو کسی سازش کا نتیجہ قرار دینے کی کوشش نہیں کی گئی۔ لیکن اس سانحے پر سبھی کو صدمہ تھا اور لوگ مغموم تھے۔

۱۲ ربیع الاول ۱۴۲۷ء گیارہ اپریل دو ہزار چھ کو جماعت اہل سنت اور متعدد سنی تنظیموں کا سالانہ مرکزی جلوس علمائے اہل سنت اور جماعت اہل سنت کراچی کے امیر حضرت مولانا سید شاہ تراب الحق قادری کی قیادت میں نیو میمن مسجد سے نشتر پارک روانہ ہوا۔ مختلف علاقوں سے چھوٹے بڑے کتنے ہی پیادہ افراد کے جلوس اور سوار یوں کے قافلے اس میں شامل ہوتے رہے اور سبھی نشتر پارک کی طرف رواں دواں تھے۔ نشتر پارک کے قریب ”پرانی نمائش چورنگی“ کو مولانا شاہ احمد نورانی کے نام

سے موسوم کر دیا گیا۔ اس چورنگی کے اطراف کیم ربیع الاول ہی سے متعدد اسٹالز لگ جاتے ہیں۔ جلوس کی آمد پر ان اسٹالوں پر جمع ہجوم کی وجہ سے جلوس کی روانی میں فرق آ جاتا ہے اور اس سال اسی باعث تقریباً نصف گھنٹے کی تاخیر سے جلوس نشتر پارک پہنچا یہاں لوہے کے پائپس سے بنا ہوا اسٹیج خاصا بڑا اور مضبوط تھا اس پر لکڑی کے تختے بچھے تھے گذشتہ شب اسی اسٹیج پر نعت خوانی ہوتی رہی تھی، عصر کی نماز ادا کرنے کے بعد مولانا سید شاہ تراب الحق قادری صاحب اسی اسٹیج پر خود مانگ پر آئے اور مختصر خطاب کیا ان کا خطاب جاری تھا کہ نماز مغرب کی اذان شروع ہو گئی انہوں نے لوگوں سے کہا وہ جائیں نہیں کیوں کہ نماز کے بعد جلسہ ہوگا۔ اتنا کہہ کر وہ اسٹیج سے نیچے حاضرین میں نماز کی امامت کے لئے چلے گئے۔ جناب حاجی محمد حنیف طیب بھی اسٹیج سے اتر گئے، اسٹیج پر موجود افراد وہیں باجماعت نماز ادا کر لیتے ہیں۔ اسٹیج سر اس سال مولانا سید عبدالوہاب اکرم قادری نے امامت کروائی اور نماز کے بعد مختصر دعا کی۔ اسٹیج پر موجود افراد سنتوں کی ادائی کے لئے کھڑے ہوئے۔ میں بھی اپنی جگہ بیٹھا کچھ ورد کر رہا تھا کہ اسٹیج سے کچھ فاصلے پر بہت شدید دھماکا ہوا جو سماعت پر بہت بھاری گزرا میں نے لوگوں کو بھاگتے اور گرتے دیکھا۔ میں نے پوچھا کیا ہوا ہے؟ میرے ایک عقیدت مند نے مجھے اٹھایا اور کہا کہ بم پھٹا ہے۔ یہاں سے چلئے اس نے میرا بازو تھاما تو میرے کرتے کی آستین خون سے رنگین تھی اس نے بتایا کہ کرتے کی پشت بھی خون سے بھری ہوئی ہے۔ مجھے دائیں کندھے پر کچھ گرمی سی محسوس ہوئی اسٹیج پر متعدد لوگ بے سدھ گرے ہوئے تھے میرا سانس گھٹ رہا تھا اور میرا سینہ جکڑ گیا تھا میری آواز بالکل خشک ہوتی جا رہی تھی۔ اسٹیج سے مجھے اتارا گیا تو وہاں لوگ میرے گرد آئے انہوں نے میرا خون بہتا دیکھا تو بغیر تاخیر کے مجھے میری ہی گاڑی میں ہسپتال لے چلے۔

زندگی میں یہ سانحہ پہلی مرتبہ پچشم خود دیکھا تھا مجھے اندازہ ہوا کہ اچانک بہت سے لوگ بم دھماکے میں کیوں جاں بحق ہو جاتے ہیں۔ بم پھٹتے ہی بارود کے ساتھ جو گیس نکلتی ہے وہ نظام تنفس کو بہت زیادہ متاثر کرتی ہے اور دل اور پیپھروں پر فوری اس کا اثر ہوتا ہے اور جانے کتنے اسی باعث دم توڑ دیتے ہیں۔

راستے بھر میں درود و سلام کا ورد کرتا رہا۔ موبائل فون بچنے لگا، لوگ مجھ سے میری خیریت پوچھ رہے تھے، ہسپتال پہنچے تو مجھے خون میں لٹ پت دیکھ کر لوگ گھبرا گئے، ڈیوٹی فائبروں نے مجھے آکسیجن ماسک پہنایا، انجکشن لگائے اور خون بند کرنے کے جتن کرنے لگے، نصف گھنٹے بعد میرا سانس بحال ہو گیا۔

اس دوران لیاقت نیشنل ہسپتال میں متعدد زخمی لائے جا چکے تھے اور وہاں پہنچنے والے کارکن بہت ہی گھبرائے ہوئے اور کچھ مشتعل تھے، ہر ایک کا مطالبہ فوری طبی امداد کا تھا میں نے آواز ٹھیک ہوتے ہی حضرت مولانا شاہ تراب الحق قادری کی خیریت معلوم کی، مجھے بتایا گیا کہ وہ ٹھیک ہیں البتہ اسٹیج پر میرے دائیں ہاتھ اور آگے پیچھے بیٹھے افراد میں سے اکثر شدید زخمی ہیں اور سنی تحریک کے قیدیوں کی لہریاں قائدین کی حالت نازک ہے۔ امیر جنسی وارڈ میں عجیب سا حال تھا مولانا مظفر حسین شاہ روتے ہوئے آئے وہ کہہ رہے تھے یہ کیا ہو گیا؟

میرے بھائی کو جانتے کس نے خبر کر دی تھی وہ بھی پہنچ گئے۔ اس وقت میری حالت خاصی سنبھل چکی تھی، دیکھ کر کیا جانکا تھا کہ معلوم ہو جائے کہ کوئی چہرے جسم میں تو نہیں رہ گئے۔ خون کا بہاؤ روکنے کے لئے طبیب مشغول تھے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ بارود میں چہرے بہت زیادہ رفتار سے پھیلے اور جیسوں کے آ رہے ہو گئے۔

یہ کیا... میں تو اپنا ہی انخوال کھت جا رہا ہوں۔ مجھے خبر تھی کہ حافظ محمد تقی، حاجی حنیف بلو، مولانا مختار احمد خاں، سید فرید احسنین، عہد القادر عباسی، مولانا عہد الوحید، ذاکر حسین، عبدالغفور شہید ہو چکے تھے، سنی تحریک کے قیدیوں قائدین محمد عباس قادری، افتخار احمد بھٹی، اور مولانا اکرم قادری کی شہادت کی خبر دیر سے دی گئی۔ شہر میں ساری فضا سوگ وار ہو گئی تھی۔ سنا گیا کہ بعض جگہوں پر جلاؤ، پتھر اڑاؤ، کی وارداتیں بھی ہوئیں۔ فی وی کے مختلف محلاتوں سے نشتر پارک کے مناظر دکھائے جا رہے تھے۔ یہ کیسی رات چھا گئی تھی؟ انتظامیہ کو ایک "سر" ملا تھا۔ اس کی بنیاد پر تحقیقات سے پہلے ہی انہوں نے اسے "خودکش حملہ" ٹھہرا دیا اور اسے دہشت گردی قرار دیا۔ پاکستان کی تاریخ میں میلاؤ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دن ایسا دن بدترین سانحہ رونما ہوا۔

دروہ و سلام پڑھنے، اپنے پیارے نبی کا پیارا نام چومنے والے پر امن لوگوں پر یہ ستم کس نے اُٹھایا؟ پر امن رہنے والے صحیح العقیدہ اہل سنت و جماعت کس کس کو کھٹکنے لگے ہیں؟ ان 57 شہداء کا حق کیوں بہایا گیا؟ کیا دشمنی تھی ان سے؟ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیوانے کس کھٹک رہے ہیں؟ کیا ایسی مذموم سازشوں سے یہاں کے مسلمانوں کو خوف زدہ کیا جاسکے گا؟ کیا اس ملک میں دہشت گردی سے اسلام اور مسلمانوں کو کوکھایا جاسکے گا؟ اس ملک کو اپنی مذموم سازشوں کا ہدف بنانے والے ضرور بے نقاب ہوں گے، ان کی سازشیں خود ان پر لوٹ جائیں گی، وہ شاید نہیں جانتے کہ شہیدوں کا خون ضرور رنگ لاتا ہے۔

یہاں دوئی وی ٹیوٹلر نے میرا نام بھی شہداء کی فہرست میں لکھ دیا۔ ملک بھر میں میرے شہید ہو جانے کی افواہ نے لوگوں کو کتنا پریشان کیا، اس کا اندازہ ان ہزاروں فون کالز سے ہوا جو اس رات میرے گھر اور جامع مسجد گلزار حبیب میں مسلسل آتی رہیں۔ ذمہ دار لوگوں کے رابطہ کرنے پر رات کے تیسرے پہر انہی ٹیوٹلر سے یہ بتایا گیا کہ میں زخمی ہوا ہوں مگر زندہ ہوں۔ سخت ہمدردی بھرتے لوگوں نے محبت و عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے حراجِ پرسی کی اور میرے لئے جود عائیں میں مجھے اندازہ ہوا کہ میرے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ذکر کرنے کی کتنی برکات ہیں۔ اللہ کریم ان سب کو حرا سے خیر و عافیت سے ہمیں ان سب کا شکر گزار ہوں اور سبھی سے دعاؤں کا طالب ہوں۔

تین دن کراچی میں ان شہداء کے جنازے ہوئے اور ہر جنازے میں لوگ بڑی تعداد میں شریک ہوئے۔ سنی تحریک کے قائدین کے جنازے کا ہجوم سب سے زیادہ تھا۔ اس سانحے کی تحقیقات کا چرچا بہت ہے۔ اللہ کرے کہ مجرموں کی نہ صرف صحیح شناخت ہو بلکہ وہ کیفر کردار کو بھی پہنچائے جائیں اور دنیا جان لے کہ مسلمان ہرگز دہشت گرد نہیں بلکہ دہشت گردی کا مخالف ہیں۔

علامہ مولانا شاہ محمد انس نورانی

علامہ مولانا پیر سید محفوظ مشہدی

ڈاکٹر سرفراز نعیمی، حافظ خادم حسین رضوی

کو تحریک تحفظ ناموس رسالت میں
نمایاں کام کرنے پر مبارک باد پیش کرتے ہوئے

تمام اکابرین اہل سنت سے اتحاد اہل سنت کی توقع رکھتے ہیں

محمد رمضان ساغر، نائب صدر جے یو پی شیخوپورہ
محمد احمد رضا، محمد بلال رضا،

سنگھار چوڑی ہاؤس، گلی زرگراں شیخوپورہ

گستاخ رسول کی علامات

سید محمد اجمل گیلانی

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گستاخی و اہانت کا ارتکاب کرنے والے کے لئے قرآن حکیم نے جہاں چند علامات و نشانیاں بیان کیں ہیں وہاں یہ بھی واضح کیا ہے کہ ایسے شخص کا بارگاہ الوہیت میں کیا درجہ و حیثیت ہے۔

ارشاد فرمایا!

وَلَا تُطْعَمُ كُلُّ خِلَافٍ مُّهِينٍ ۝ هَمَّازٍ مُّشَاءٍ بَنِيْمٍ ۝ مَنَاعٍ لِّلْغَبِيرِ
مُعْتَدٍ اٰلِيْمٍ ۝ غَتْلٍ بَعْدَ ذٰلِكَ رَنْيَمٍ ۝ اِنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَبَنِيْنٍ ۝
اور آپ کسی قسمیں کھانے والے ذلیل (جھوٹے) شخص کی باتیں نہ مانیں جو
لوگوں کو طعنہ دیتا اور چغلی کھاتا رہتا ہے۔ جو نیک کام سے لوگوں کو روکتا ہے حد سے
بڑھا ہوا، بدکار ہے جو بد زبان ہے، اس پر طرہ یہ کہ (انہیں خلصتوں کے باعث) بدنام
(اور عالم میں اپنی حرکتوں کی وجہ سے رسوا ہے)۔ (یہ زعم اور گھمنڈ کا فرکو) اس لئے ہے
کہ وہ مال و اولاد والا ہے۔

اس مقام پر اللہ رب العزت کا یہ خطاب انتہائی پر جلال اور غنیض و غضب کا
آئینہ دار ہے ایسا کیسے نہ ہو کیونکہ یہ اس آدمی کے بارے میں ہے جو شان محبوب میں
گستاخی و اہانت کا ارتکاب کر رہا ہے جمہور مفسرین کے نزدیک یہ آیت کریمہ ولید بن
مغیرہ کے بارے میں نازل ہوئی جو گستاخ رسول تھا اور وہ مندرجہ ذیل ذائل کا مرتفع تھا۔
کل خلاف: بہت زیادہ جھوٹی قسمیں کھانے والا

وہ حقیقت پر مبنی ٹھوس و جامع عقیدہ ایمان سے عاری تھا یہی وصف مضموم اس
کے جملہ برے اوصاف پر مقدم و حاوی تھا۔ بایں سب وہ اطاعت و فرمانبرداری کی راہ
پر چلنے سے باز رہا۔ بات بات پر جھوٹی قسمیں کھانا اس کی عادت ثانیہ بن گئی تھی۔

مہین، مکینہ و ذلیل۔ ایسا مکینہ ہے کہ عقل و فہم سے عاری ہے اور شعور آگہی کی ہوا تک بھی اسے نہیں چھو سکتی۔

حضرت ابن عباس کے نزدیک اس لفظ کا ایک معنی کذاب ہے یعنی بہت زیادہ جھوٹ بولنے والا اور ذلیل و رسوا۔ یہ معنی پہلے معنی کے قریب تر ہے اس لئے انسان اپنی جان پر آنے والی ذلت و رسوائی سے خود کو بچانے اور محفوظ کرنے کے لئے جھوٹ کا سہارا لیتا ہے۔ اس کا ایک اور معنی خسیں و گھٹیا ذلیل و رسوا اور بہت زیادہ شر و برائی پھیلانے والا بھی ہے۔

ہماز: بہت زیادہ طعن و تشنیع اور عیب جوئی کرنے والا۔ ہماز اس آدمی کو کہتے ہیں جو کسی کی عدم موجودگی و غیوبت میں اس کے حوالے سے اظہار عیب کرے۔ اور اس کی موجودگی میں زبان طعن و تشنیع و دراز کر کے اس کی عزت و عظمت احترام و وقار کو مجروح کرنے کی ناکام سعی و کاوش کرے۔

مشاء شمیم: بہت زیادہ چغل غور۔ امن و آتش اخوت و بھائی چارے کو فروغ دینے کے بجائے لوگوں کے مابین جھگڑا فساد انتشار و افتراق پیدا کرنے اور انہیں باہم دست و گریباں کرانے کی خاطر ایک طبقے کی دوسرے طبقے سے چغل خوری کرے۔ تاکہ وہ ایک دوسرے کے دشمن و عداوت بن کر قتل و غارت کا بازار گرم کریں۔ ہمز کے معانی مارنے طعن کرنے کے بھی ہیں۔ اور یہ بہت زیادہ غیبت کرنے والے کے لئے مستعار استعمال ہوتا ہے۔ بایں سب یہ شخص بعض لوگوں کی ناپسندیدہ مکروہ چیزیں ان کے سامنے نہ صرف ذکر کرتا ہے۔ بلکہ ان کے عیوب و نقائص کا بھی برملا اظہار کرتا ہے۔ اور یوں درپردہ اس کی عزت کے ساتھ نہ صرف کھیتا ہے۔ بلکہ اس کو اچھالتا ہے۔ گویا اس کے طرز عمل کے باعث یہ آدمی دوسروں کی اذیت و تکلیف کا باعث بنتا ہے۔

مناع الخیر: خیر سے بہت زیادہ منع کرنے والا۔

اس مقام پر خیر سے مراد ہر قسم کی نیکی و بھلائی ہے خواہ دنیا میں اللہ کی رضا و خوشنودی کے لئے مال خرچ کرنے کی صورت میں ہو۔ خواہ آخرت سنوارنے کے لئے اعمال صالحہ بجالانے اور نوابی و منکرات سے بچنے کی صورت میں ہی کوئی نیکی کیوں نہ ہو۔ یہ نیکی اور بھلائی میں سید راہ ہے۔

حضرت ابن عباس نے فرمایا اس مقام پر خیر سے مراد اسلام ہے۔ یہاں آیت کریمہ کا اطلاق چونکہ ولید بن مغیرہ پر ہو رہا ہے اور وہ اپنی عادتوں و خصلت شنیع کے باعث اپنی اولاد اور عزیز واقارب کے حق میں قبولیت اسلام کی راہ میں حائل تھا۔ حتیٰ کہ اس نے اپنے دس بیٹوں کو واشگاف کے الفاظ میں یہ حکم دے رکھا تھا کہ

لئن دخل احد منکم فی الدین محمد لا انفعۃ بشی ابدًا
اگر تم میں کوئی دین محمدی میں داخل ہوا تو میں ہمیشہ کے لئے کسی بھی چیز کا نفع نہ پہنچاؤں گا۔

ولید بڑا خوشحال اور مالدار تھا اس کے پاس نو ہزار چاندی کے مشقال تھے۔ علاوہ ازیں طائف میں اس کا ایک باغ بھی تھا اس لئے اس نے اپنی اولاد کو متنبہ کر دیا کہ جس نے بھی دین اسلام اختیار کیا۔ اس کو وراثت سے عاق کر دوں گا۔ اپنے تعصب کی وجہ سے وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کی اولاد میں سے کوئی خیر عظیم یعنی دین اسلام کو قبول کرے۔ معتد بہت بڑا ظالم اور حد اعتدال سے تجاوز کرنے والا۔

لوگوں کے ساتھ لین دین اور معاملہ کرتے وقت حد اعتدال سے تجاوز کرنے اور عدل و انصاف کے جملہ تقاضوں کو پامال کرنے والا ہے۔ ستم رسیدہ لوگوں کو اپنی ظلم و ستم کی چکی میں پینا اس کی علامت و شناخت ہے۔ دوسروں کی تحفظ حقوق کی ذمہ داری کے بجائے غصب و حقوق اس کی عادت ثانی ہے۔ مزید برآں یہ بڑا ہی شہوت پرست ہے۔ ظلمت و تاریکی کے گھروں میں گر کر اپنا سفر زندگی تمام کر رہا ہے۔ بایں حالت جب وہ ہر چیز میں تجاوز کی حد و کوچھوچکا ہے تو اب اس میں صدق و اخلاق

جیسے اوصاف حمیدہ کیسے پنپ سکتے ہیں۔

اثیم: بہت زیادہ معصیت و گناہ کا مرتکب۔ قاسق و قاجر سرکش و باغی ہے نیکی و بھلائی کو چھوڑ کر بدی اور برائی اور خیانت کو حرز جاں بناتا ہے۔ معصیت و نافرمانی کی طرف میلان و رغبت رکھتا ہے۔ اطاعت فرمانبرداری کا تارک ہے گویا یہ شخص رؤا اکل اخلاق اپنا کر خود ہی کو چاہی اور برہادی کے گڑھوں میں دھکیل چکا ہے۔

عدل: سخت، ٹھنڈا، وہ خسیس و گھٹیا عادات و خصائل کا مالک ہے اور انہیں سفلہ پن اور رذالت تہادور ہے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر حسد انگیزی اور خون ریزی کی فضاء پیدا کر دیتا ہے۔ عقل کا ایک معنی یہ بھی ہے کہ وہ خطاات و گمراہی اور کفر میں آخری درجے تک پہنچ چکا ہے۔

زئیم (ولد الزنا۔ حرام زادہ)

اس سے مراد وہ آدمی ہے جو نہا کسی قوم کا فرد ہونے کا دعویٰ کرے لیکن حقیقتاً اس میں سے نہ ہو۔ بلکہ کسی نے اسے منسوب بنایا ہو۔ وہ اس کا حقیقی چنانہ ہو امام اسماعیلی حقیقی تفسیر روح البیان میں زئیم کا معنی بیان کرتے ہیں۔

زئیم حوالہ الزنا و بالتقاریہ

زئیم کا معنی وہ بچہ جو نہا سے پیدا ہو جو نہا سے ہے۔ قاری زبان میں

(تفسیر روح البیان)

حضرت علی سے اس کا یہ معنی مراد ہے۔ زئیم الذی لا اصل له: زئیم اسے کہتے ہیں جس کا کوئی اصل و اساس نہ ہو۔

جمہور علماء کے نزدیک یہ ساری مذکورہ صفات قبیلہ ولید بن مغیرہ میں بدرجہ اتم پائی جاتی تھیں۔ وہ اس بات کا مدعی تھا کہ نہا اس کا تعلق قریش سے ہے حالانکہ حقیقتاً قریش سے اس کا نسب ثابت نہ تھا۔ بایں سب اٹھارہ سال کی عمر تک پہنچتے ہی مغیرہ نے اس کے باپ ہونے کا دعویٰ کر دیا اور اسے جنتی بنالیا اور یوں اس کے حقیقی باپ

کا کچھ معلوم نہ ہونے کی بناء پر اس کا نسب اپنی طرف منسوب کر لیا۔
 زینم کا ایک معنی وہ آدمی ہے جو دوسروں کو تکلیف و اذیت پہنچائے اور ظلم و ستم
 کرنے میں بہت زیادہ مشہور و معروف ہو یہ معنا بھی ولید بن مغیرہ میں بدرجہ اتم
 پایا جاتا تھا۔

قرآن حکیم میں یہ اپنی نوعیت کا منفرد انداز بیان ہے۔ کیونکہ کسی شخص کا بری
 خصائل و عادات اور کردار و سیرت کو اس اسلوب میں قرآن نے صرف یہاں بیان کیا
 ہے یا صرف اس مقام پر یہ انداز نظر آتا ہے۔ ارشاد فرمایا۔
 قَسَتْ يَدَا اَبْنٰى اِلَهِبٍ وَتَبَّ: ترجمہ ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹیں اور وہ
 ہلاک و برباد ہو جائے۔

جوں ہی گستاخی و اہانت رسول کے لئے ابولہب کے ہاتھ اٹھے تو اللہ رب
 العزت کو یہ گوارہ نہ ہوا کہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں کسی کو بے ادبی
 گستاخی کی جرأت بھی ہو اس لئے بڑے غضبناک و پر جلال انداز میں فرمایا اہانت و
 تنقیص رسالت مآب کے لئے ہر قسم کے ہاتھ ٹوٹ جائیں۔

یہ بات واضح ہوئی کہ قرآن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس
 میں بے ادبی گستاخی کرنے والے کو صحیح النسب بھی تسلیم نہیں کرتا اسے نطفہ حرام قرار
 دیتا ہے اس لئے جو نطفہ حلال ہے اس سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کی اہانت و گستاخی تصور بھی نہیں کیا جاسکتا وہ اگر ایسا کرے تو اس کا ایمان ضائع ہو
 جاتا ہے لہذا جو نطفہ حرام اور گستاخ ہے اس کا ایمان اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں
 ہے یہ کافر اور واجب القتل ہے۔

ولید کے ولد الزنا ہونے کی تصدیق

جب آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بذریعہ وحی الہی یہ توصفات بیان
 کیں تو ولید نگلی تلوار لئے اپنی ماں کے پاس آیا اور کہا بے شک مسلمانوں کے نبی صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ انہوں نے میری توصفات بیان کی ہیں وہ ساری کی ساری مجھ میں پائی جاتی ہیں، آٹھ کا فیصلہ میں خود کر سکتا لیکن نوں ولد الزنا اور حرامی ہونے کا فیصلہ بذات خود نہیں کر سکتا اسکی تصدیق تجھ سے ہی ممکن ہے اسیلئے بیابات کہاں تک درست ہے یا نہیں وگرنہ میں تیری گردن تن سے ازادوں گا۔

اس نے کہا کہ میرا شوہر اس قابل نہ تھا کہ اس کے نطفے سے اولاد ہوتی، مجھے اولاد نہ ہونے کے باعث مال و دولت کے ضیاع کا خدشہ تھا سو میں نے ایک چرواہے کو اپنے نفس پر قدرت دی پس تو یہ حقیقت اسی چرواہے کا بیڑا ہے۔

آیت کریمہ کے نزول کے بعد یہ حقیقت آشکار ہو گئی کہ ولید، ولد الزنا ہے جو اس ملعون پر ایک ایسا داغ و دھبہ ہے جو ہمیشہ کیلئے ہے اور کبھی بھی یہ اس سے چھٹکارا نہیں پاسکتا۔

امام اسماعیل حقی نے تفسیر روح البیان میں عقبی کا یہ قول نقل کیا ہے۔
ترجمہ:-

”ہم نہیں جانتے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے کسی اور شخص کے اچھے برے اوصاف بیان کئے ہوں جتنے ولید بن مغیرہ کے ذکر کئے، اسے ایک ایسا عیب لگایا ہے جو دنیا و آخرت میں اس سے جدا نہیں ہو سکتا“

ولید میں جملہ اہل اخلاق کے گھٹاؤں و عیوب اسکا نطفہ خلیت و حرام ہونا تھا اس نطفے سے جو بھی پیدا ہو کفر پر وان چڑھے گا وہ نا پاک و پلید اور بدکار و فاسق ہوگا اور یہ تو مذکورہ صفات قبیلہ ایسے بے حیاء و بے غیرت اور کہینے و سفلہ مزاج لوگوں میں پائی جاتی ہیں جو اہانت و گستاخی رسول کا ارتکاب کرتے ہیں اور راہ حق سے نہ صرف خود منحرف ہوتے ہیں۔ بلکہ دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں اور ان کے لئے مشکلات و مصائب کی رکاوٹیں بھی کھڑی کرتے ہیں تاکہ وہ راہ حق سے کوسوں دور رہیں غرض کہ جو افراد چادۂ حق اور راہ ہدایت سے انحراف و تہر و سرکشی و بغاوت کرتے ہیں اور گستاخی و اہانت اور بے ادبی رسول کا ارتکاب کرتے ہیں وہی درحقیقت ان

اوصافِ قہیہ کا مرقع بنتے ہیں۔

قطعہ تاریخ شہادت

ہائے ہائے خرقیات 1427ھ

والا شان شہدائے سانحہ فخر پارک 2006ء

مقتول ہوئے آہ شہیدانِ کراچی
جنت کی چلے راہ شہیدانِ کراچی
کیا نمبر ہوئے شمعِ رحمت پہ وہ قربان
الفت کی تھے شاہراہ شہیدانِ کراچی
میلاد کی محفل میں ملی موت شہادت
رکھتے ہیں گہم جاہ شہیدانِ کراچی
پروانے تھے وہ شمعِ رسالت کے تہائی
عاشق تھے بہرگاہ شہیدانِ کراچی
سرکار کے میلاد کے دن گئے جٹاں کو
سرکار کے ہمراہ شہیدانِ کراچی
عباس ہوں بلوہوں کہ ہوں حافظ و بھٹی
تھے دین کی چاند نگاہ شہیدانِ کراچی
الحق تھے وہ سرمایہ ملت کے نگہبان
خدمت کے شہنشاہ شہیدانِ کراچی
رکھیں گے نگاہوں کو وہ پرخم ہی ہمیشہ
تازیت بعد آہ شہیدانِ کراچی
مہجور یہ مشترکہ کہو سال شہادت
تھے معرفت آگاہ شہیدانِ کراچی

سید عارف مہجور رضوی

تحریک تحفظ ناموس رسالت میں قائدانہ کردار ادا کرنے پر

مرکزی جمعیت علمائے پاکستان پنجاب کے صدر

پیر سید محمد محفوظ مشہدی

مرکزی جماعت اہل سنت پاکستان کے ناظم
اعلیٰ مناظر اسلام

مولانا محمد عرفان مشہدی

WWW.NAFCEISLAM.COM
کو سلام عقیدت

منجانب:

قاری عبدالرحیم جلالی، قاری محمد عابد جلالی، قاری محمد اسلم جلالی
قاری عبدالقیوم جلالی و دیگر احباب اہل سنت

ہولوکاسٹ ایک حقیقت یا افسانہ

تحقیق: ڈاکٹر عبداللہ خان۔ تخلص: ظہیر عباس

ڈنمارک اور دیگر ممالک کی جانب سے توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے خلاف مسلمانان عالم نے بھرپور احتجاج ریکارڈ کروایا۔ اکثر یورپی ممالک نے خاکوں کی اشاعت کو آزادی اظہار کا معاملہ قرار دیتے ہوئے کوئی بھی ایکشن لینے سے عاجزی کا اظہار کیا۔ اگر خاکوں کی اشاعت پر آزادی اظہار کی وجہ سے گرفت نہیں ہو سکتی تو مسیہ ۶۰ لاکھ یہودیوں کے قتل (ہولوکاسٹ) کو جھٹلانے پر گرفت کیوں کی جاتی ہے؟

اس متنازع قتل عام کے متعلق ایران، شام اور مصر کے علاوہ کسی اسلامی ملک میں تحقیق کام نہیں ہوا۔ اسی لئے اب ہر شخص جاننا چاہتا ہے کہ آخر ہولوکاسٹ کیا ہے اور اس کا انکار جرم کیوں ٹھہرا؟ اس کا جواب مختصر انداز میں پیش خدمت ہے۔

ہولوکاسٹ کو عبرانی میں شوآھ یا شواح کہتے ہیں۔ ہولوکاسٹ یونانی لفظ (Holo Kauston) سے ماخوذ ہے جس کا معنی ہے آگ میں مکمل طور پر جل کر قربانی دینا۔ 1950ء میں یہی لفظ یہودی، نازیوں کے ہاتھوں یہودیوں کے قتل عام کے لئے استعمال کرنے لگے۔ آج یہ لفظ اتفاقاً عام ہو چکا ہے کہ اسے سنتے ہی ذہن فوراً اس قتل عام کی طرف منتقل ہوتا ہے جو نازیوں کے ہاتھوں ہوا۔

ایک معروف اور کثر یہودی ویب سائٹ یا دواشم کے مطابق ہولوکاسٹ سے مراد وہ تمام یہود مخالف سرگرمیاں ہیں جو نازیوں نے 1933ء سے 1945ء کے درمیان یہودیوں سے روا رکھیں۔ ان میں یہود کو قانونی و اقتصادی حیثیت سے محروم رکھنا، انہیں بھوکا پیاسا رکھنا اور 60 لاکھ یہودیوں کا قتل عام شامل ہے۔ اس ویب سائٹ کا مطالبہ ہے کہ یہودیوں پر ہونے والے مظالم کے لئے ہولوکاسٹ کی بجائے عبرانی لفظ شوآھ یا شواح استعمال کیا جائے کیونکہ لفظ ہولوکاسٹ دیگر کئی انسانی تباہیوں

کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔

۱۹۳۳ء تا ۱۹۴۵ء تک رونما ہونے والے چند اہم واقعات درج ذیل ہیں۔ یاد رہے بیان کردہ اکثر رام کہانی خود یہودی کی زبانی ہے۔

۳۰ جنوری ۱۹۳۳ء کو ایڈولف ہٹلر جرمنی کا چانسلر بنا۔

۱۹۳۳ء میں جرمن صدر پال دون ہٹلر برگ کے انتقال کے بعد ہٹلر جرمنی کا بلا شرکت غیرے حکمران بن گیا۔ ہٹلر نے یہودیوں کو سکولوں اور ملازمتوں سے ہر طرف کر دیا۔

۱۹۳۵ء میں نورم برگ قوانین نافذ ہوئے جن کے مطابق صرف جرمن یا اس سے متعلقہ نسل ہی جرمنی کی شہریت کی حق دار ہوگی اس کے علاوہ جرمن فوج نے سار لینڈ پر دوبارہ قبضہ کر لیا۔

۱۹۳۶ء میں ہٹلر نے یہود مخالف جذبات کا ہر سرعام اظہار کیا۔ اس کے بعد نعرے لگتے شروع ہو گئے کہ Jews are unwanted here۔ یعنی یہاں یہودیوں کے لئے کوئی جگہ نہیں۔

۱۹۳۷ء میں ہٹلر نے اپنی ہائی کمان کو اپنے منصوبوں کے متعلق بتایا اور واضح کیا کہ وہ یورپ پر قبضے کا خواب دیکھ رہا ہے۔ اسی دوران یہودی تاجر بھی کسی جواز کے اپنے کاروبار سے محروم کر دیئے گئے۔

۲۶ مارچ ۱۹۳۸ء میں تازیوں نے آسٹریا پر قبضہ کیا اور یوں مزید ۱۹۰۰۰۰ سے زائد یہودی تازیوں کے کنٹرول میں آ گئے۔ نومبر میں پورے جرمنی میں فسادات پھوٹ پڑے جن کی وجہ سے متعدد یہودی ہلاک اور ہزاروں زخمی ہوئے۔ یہ فسادات "نائٹ آف کروکن گلاس" کے نام سے مشہور ہوئے۔

۲۷ دسمبر ۱۹۳۹ء کو دوسری جنگ عظیم کا آغاز ہوا اور جرمن فوج نے پولینڈ پر حملہ کر دیا۔ ۲۱ ستمبر کو ایس ایس سیکورٹی چیف رینارڈ ہائیڈرچ نے اعلان کیا کہ تازیوں

کے زیر قبضہ پولینڈ میں آباد تمام یہودیوں کو گھیلو بڑ میں جمع کر دیا جائے۔

۱۹۴۰ء میں جرمن فوج نے ناروے، ڈنمارک، ہنگری، فرانس اور نیدرلینڈ پر قبضہ کر کے وہاں کے یہودیوں کے لئے تباہی کا اشارہ دے دیا۔

۲۴ جون ۱۹۴۱ء کو جرمن فوج نے روس پر حملہ کر دیا۔ ایک خصوصی جرمن فوجی دستہ مغربی روس اور بالٹک ریاستوں میں مقیم لاکھوں یہودیوں کو قتل کرنے پر مامور کر دیا گیا۔

۱۹۴۲ء جنوری ۱۹۴۲ء میں وائی کا ٹرنس میں اعلیٰ غازی المکاروں نے یہودیوں کا مکمل خاتمہ کرنے کے لئے گراؤنڈ ورک تیار کیا۔ گرمیوں تک موت کے ۶ کیمپ مکمل طور پر فعال تھے جن میں ہزاروں یہودیوں کو گیس کے ذریعے ہلاک کیا گیا۔ صرف ۱۹۴۲ء میں 2.7 ملین یہودی قتل ہوئے۔

۱۹۴۳ء کے دوران جرمنوں نے یہودیوں کو ٹرینوں کے ذریعے موت کے کیمپوں میں منتقل کیا اس موقع پر کئی مرتبہ بغاوت بھی ہوئی۔

۱۹۴۳ء میں بھی تارزیوں نے یہودیوں کو موت کے کیمپوں تک لانے کا سلسلہ جاری رکھا، ان میں ہنگری سے آئے ہوئے 400000 یہودی بھی شامل تھے۔

1944ء میں اتحادی فوجیں جرمنی میں داخل ہونا شروع ہو گئیں۔ ۱۹۴۵ء میں اتحادی اور روسی فوج کے قریب پہنچنے پر تارزیوں نے موت کے کیمپ خالی کر دیے۔ کیمپوں کی آزادی پر ہزاروں قیدیوں کو بازیاب کرایا گیا۔ اس ہولوکاسٹ میں ۶۰ لاکھ سے زائد یہودی گیس کے ذریعے مارے گئے۔

۶۰ لاکھ یہودیوں کے قتل کا دعویٰ درست ہے یا غلط اس کو بعد میں بیان کریں گے۔ سادہ سادہ یہ تجزیہ کرتے ہیں کہ اس دعویٰ سے یہود کو کیا فائدہ حاصل ہوا ہے؟ ہولوکاسٹ کی تشہیری مہم کا فائدہ اس قدر زیادہ ہے کہ خود یہودی بھی اس کا صحیح ادراک نہیں کر سکتے۔ جس کا ادنیٰ ثبوت اسرائیلی ریاست کا قیام ہے۔

”جیوش نیٹس کونسل“ نے اس مہم کا فوری فائدہ حاصل کرتے ہوئے بے گھر

یہودیوں کو آباد کرنے کے لئے ۱۴ مئی ۱۹۴۸ء کو ایک یہودی ریاست ”اسرائیل“ کے نام سے قائم کی۔ اس ریاست کا بانی ”نیتن گولڈمین“ تھا۔ اسرائیلی ریاست کی صورت میں نقد ثمرہ حاصل کرنے کے بعد اگلا مرحلہ یہودی آبادکاروں کو مالی طور پر مستحکم کرنا تھا۔ چنانچہ یہودیوں نے یہ مہم اس نہج پر پہنچادی کہ خود جرمن عوام ہٹلر کو قصور وار اور قابل نفرت سمجھتے ہوئے احساس ندامت لئے نئی نسلیں پیدا کر رہے ہیں۔ اسی احساس ندامت کے تحت جرمن عوام نے اربوں ڈالر 4300000 یہودیوں کو دیئے ہیں۔ ان میں سے ۴۰٪ اسرائیل کے اور باقی دنیا کے دیگر حصوں کے یہودی تھے۔ امریکی حکومت نے بھی شروع سے ہی اپنے شہریوں کو اس افسانے کی بدولت سالانہ اربوں ڈالر کی اسرائیل امداد کے لئے راضی کر رکھا ہے جو امریکی عوام ٹیکسوں کی مد میں ادا کرتے ہیں۔

اگرچہ امریکہ میں یہودی کل آبادی کا صرف ۳٪ ہیں۔ مگر ان کی طاقت اور اثر و رسوخ بہت زیادہ ہے۔ اس کا اندازہ اسرائیلی روزنامہ ”یروشلم پوسٹ“ کی ۱۲ اپریل ۲۰۰۰ء کی اس رپورٹ سے کیا جاسکتا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ ”۱۹۹۶ء میں بل کلنٹن کے دوبارہ انتخابات کے لئے چلائی جانے والی انتخابی مہم کے کل اخراجات کا ۵۰٪ یہودیوں نے برداشت کیا۔“

WWW.NAFSEISLAM.COM

اس کے علاوہ امریکہ میں یہودی اثر و رسوخ کا اندازہ اس طرح بخوبی کیا جاسکتا ہے کہ امریکہ کے ۵۰٪ ارب پتی یہودی، اشرافیہ طبقہ کا ۱۱٪ یہودی، اعلیٰ ترین صحافیوں اور پبلشرز میں ۲۵٪ یہودی، سول سروس کے انتہائی اعلیٰ افسران میں ۱۵٪ یہودی، انتہا اہم رضا کارانہ اور عوامی مفاد کی تنظیموں کے سربراہوں میں ۶۰٪ یہودی، بڑے دانشوروں میں ۵۰٪ یہودی اور بڑے پروفیسرز میں ۲۰٪ یہودی قابض ہیں۔ ملک کی کل ۳٪ آبادی نے باقی ۹۷٪ کو ریغمال بنا رکھا ہے۔ یہودیوں کے اسی اثر و رسوخ کی بدولت ۱۹۷۴ء سے ۱۹۸۹ء کے درمیانی عرصے میں امریکہ نے اسرائیل کا 16.4 بلین

ڈالر کا قرضہ امداد میں تبدیل کیا۔ یہاں یہ امر بھی ملحوظ رکھنا چاہیے کہ ۱۹۸۴ء کے بعد سے اسرائیل کے لئے امریکی امداد لازماً اس کے سالانہ قرضوں کے برابر یا زائد ہوتی ہے اور دنیا کے دیگر ممالک امریکی قرضے سالانہ چار قسطوں میں وصول کرتے ہیں جب کہ اسرائیل واحد ملک ہے جسے امریکی مالی سال کے بالکل آغاز پر قرضہ یکمشت ادا کرتا ہے۔

اسرائیل میں آباد یہودیوں کو درج بالا تمام فوائد صرف ہولوکاسٹ کی بنیاد پر دیئے جاتے ہیں۔ خود اسرائیل کے بانی نیتن گولڈمین نے ۲۹ دسمبر ۱۹۷۹ء کو پیرس میں ایک تاریخی جملہ کہا کہ ”دوسری جنگ عظیم کے بعد یہودیوں سے انتہائی لاڈ و پیار کا سلوک کیا جاتا ہے آشور و نز (مبینہ نازی کمپ) کے بغیر اسرائیل کا وجود ممکن نہ تھا“ اسرائیل کی آبادی دنیا کی کل آبادی کا 0.001% ہے۔ یعنی دنیا کے ہر ایک ہزار افراد کے لئے ایک اسرائیلی یہودی، لیکن فی کس آمدنی کے لحاظ سے عالمی طور پر اس کا نمبر سولہ ہے۔ واشنگٹن رپورٹ آن ملڈ ایسٹ افیئر کے مطابق ”ہر برس امریکہ اسرائیل پر ۵ بلین ڈالر خرچ کرتا ہے یعنی 13.5 ملین ڈالر روزانہ۔ یہ تمام نوازشات ہولوکاسٹ ہی کا صلہ ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر امریکہ ہی اسرائیل کی غیر مشروط امداد کیوں کرتا ہے؟ اس کا جواب نو بل انعام یافتہ بشپ آف افریقہ نے دیتے ہوئے کہا کہ ”اسرائیلی حکومت کو امریکہ میں ایک مقدس مجسمہ کی حیثیت حاصل ہے۔ اس پر تھوڑی بھی تنقید آپ کو یہود مخالف ثابت کرنے کے لئے کافی ہے۔ اس ملک کے لوگ غلط کو غلط کہنے سے ڈرتے ہیں کیونکہ یہودی لابی بہت طاقتور ہے۔ بہت ہی طاقتور“

ہولوکاسٹ کے بارے میں عمومی طور پر تین طبقات پائے جاتے ہیں۔ جن کا دعویٰ ہے کہ ۶۰ لاکھ یہودی قتل ہوئے۔ یہ طبقہ خود یہود پر مشتمل ہے۔ ”رال ہیلمرگ“ کی یہودی روایات پر مبنی کتاب Destruction of European Jews اس بارے میں مشہور ہے۔

۲۔ جن کا دعویٰ ہے کہ یہ واقعہ قطعاً نہیں ہوا۔ اس طبقہ میں ”پیرگیلامی“ سرفہرست

ہے۔

۳۔ تیسرا اور آخری طبقہ ان افراد پر مشتمل ہے جن کا دعویٰ ہے کہ یہودی کی جانب سے بیان کردہ تعداد انتہائی مبالغہ پر مشتمل ہے۔ ان میں سرفہرست ”فرانس پیکر پو“ ہے جس نے ۱۹۶۲ء میں اپنی کتاب ”ایک پیریم“ میں اسی واقعہ پر شدید تنقید کی۔ اس کے علاوہ ۲۰ ویں صدی کے مشہور مورخ ”ہیرالبرٹس“ فرانسسیسی مورخ ”پال ریزنیر“ اور ”پروفیسر آرثر ہنر“ نے اس واقعہ پر بھرپور تنقید کرتے ہوئے کہا کہ یہودی کم از کم ۵۰۰ زیادہ تعداد بتا رہے ہیں۔ پال ریزنیر خود دوسری جنگ عظیم کے دوران جرمن فوج کی قید میں رہا تھا۔ پال نے ۱۹۶۳ء میں ہولوکاسٹ کے متعلق کتاب The drama of European Jews اور پروفیسر آرثر نے The hoox of twentieth century تحریر کی ”ولس کارڈ اور ڈیوڈ اورنگ“ نے انتہائی جاندار انداز میں ہولوکاسٹ پر تنقید کی۔ ڈیوڈ اورنگ کی کتاب Hites war تحقیقی نقطہ نظر سے سب سے منفرد اور انتہائی مشہور ہے۔

علاوہ ازیں ۱۹۷۹ء میں ”انسٹیٹیوٹ آف ہسٹاریکل ریویو“ (IHR) معرض وجود میں آیا جس نے ہولوکاسٹ کو اپنا موضوع بنایا اور آج یہ ادارہ اس موضوع پر تحقیق کے اعتبار سے اٹھارٹی کا مقام رکھتا ہے۔ ۱۹۸۷ء میں ”کمیٹی فار اوپن ڈیٹھٹ آن ہولوکاسٹ“ بنی جس کا مقصد اس واقعہ پر جانین کے مباحثوں کا انعقاد کرنا تھا۔ ہولوکاسٹ کو مبالغہ انگیز قرار دینے والوں کے نکات پیش کرنے سے پہلے آشوونز کیمپ کے بارے جاننا ضروری ہے۔ تاکہ نکات سمجھنے میں آسانی ہو۔

آشوونز بڑے پیمانے کا صنعتی کمپلیس تھا جہاں مصنوعی ایندھن تیار کیا جاتا تھا۔ جنگ کے دوران یہ کیمپ، جرمن افواج کے زیر استعمال رہا، جہاں کبھی قیدی اور کبھی وہ شہری جن سے خطرہ لاحق ہو رکھے جاتے تھے اور ان سے محنت مزدوری کا کام لیا

جاتا تھا۔ بعد میں یہ کیمپ "کنسنٹریشن کیمپ" کے نام سے مشہور ہوا۔ یہودی روایت کے مطابق یہاں لاکھوں لوگوں کو قید کیا جاتا جن میں اکثریت یہودیوں کی ہوتی۔ ان کو گیس چیمبرز میں ڈال کر مارا جاتا اور پھر ان کی لاشیں بخارات میں تبدیل کر کے غائب کر دی جاتی۔ کیمپ ۱۹۴۰ء میں آج کل کے جنوب وسطی پولینڈ میں قائم کیا گیا۔ اب ہولوکاسٹ کو مبالغہ انگیز قرار دینے والوں کے نکات پیش خدمت ہیں۔

☆ نازیوں نے گیس چیمبرز استعمال ہی نہیں کئے۔

☆ اوون میں جلائے جانے کے کوئی ثبوت نہیں ملے۔ اتنی بڑی تعداد میں قیدیوں کی باقیات کو جلانے کے لئے جس توانائی کی ضرورت ہوتی ہے وہ دنیا کے کئی ممالک سے بیک وقت لڑائی میں مصروف ملک کسی طور پر فراہم نہیں کر سکتا۔

۶۳۵ ملین یہودیوں کی ہلاکت کا دعویٰ انتہائی غیر ذمہ دارانہ ہے وہ یہودی جو روس، برطانیہ، فلسطین اور امریکہ ہجرت کر گئے انہیں بھی اس تعداد میں شامل کر لیا گیا۔

امریکی جیوش کمیٹی نے ۱۹۳۹ء میں دنیا بھر کے یہودیوں کی آبادی ۱۵۶۸۸۲۵۹ بتائی۔ ۲۲ فروری ۱۹۴۸ء کو نیویارک ٹائمز کے مطابق یہودیوں کی آبادی ۱۵۶۰۰۰۰۰۰ ۱۸۷۰۰۰۰۰۰ تھی۔ سوال یہ ہے کہ دوسری جنگ عظیم میں ۶۰ لاکھ یہودیوں کے مرنے کے بعد ان کی تعداد اتنی تیزی سے کیسے بڑھی؟

یاد رہے آبادیاتی شمارے کے مطابق جنگ کے دوران جرمنوں کے زیر قبضہ علاقوں میں یہودیوں کی تعداد ۴۰ لاکھ تھی۔

☆ یہ تمام ڈرامہ فلسطین میں ایک الگ ریاست کے حصول کے لئے گھڑا گیا۔ بعد میں جس کا وجود اسرائیل کی صورت میں آیا۔

☆ دوسری جنگ عظیم کے بعد جن تصاویر اور فلموں کو بطور ثبوت دکھایا جاتا ہے ان میں کسی بھی تصویر میں کوئی قیدی گیس کے ذریعے مرتا نہیں پایا گیا۔ واشنگٹن ڈی سی

میں ایک عظمت بڑا ہولوکاسٹ میوزیم آج بھی بطور گواہ موجود ہے۔

دوسری جنگ عظیم میں ”ریڈ کراس“ نے انتہائی اہم کردار ادا کیا تھا۔ ریڈ کراس کی نازیوں کے کیمپوں تک رسائی بھی تھی اور اس دوران اس نے اعداد و شمار بھی تربیت دیئے تھے۔ ان دستاویز میں کیمپوں کے متعلق معلومات بھی تھی کہ ہر کیمپ میں کتنے جرمن شہری یا دیگر قیدی لائے گئے تھے۔ عالمی ادارے کی ان اہم دستاویز کو شاہنور منظر عام پر کیوں نہیں لایا گیا؟

اسی انٹرنیشنل ریڈ کراس (IRC) کی رپورٹ بابت ستمبر 1944ء کے محصورین کو امداد کے حصول کی اجازت تھی اور گیس چیمبرز کے حوالے سے اڑائی جانے والی افواہیں صحیح نہیں پائی گئی تھیں۔

ان کیمپوں میں تقریباً تین تا پانچ لاکھ یہودی ”ٹائی فوس“، نئی وباء بھوک اور طبی سہولیات کی عدم دستیابی کے باعث مرے۔ ٹائی فوس وباء بالوں میں موجود جوؤں کے ذریعے پھیلتی ہے۔

قارئین محترم! گزشتہ ۴۳ عشروں میں اس موضوع پر اتنی فلمیں اور کتابیں تیار کی گئی ہیں کہ شاید ہی کسی اور موضوع پر اتنا مواد تیار کیا گیا ہے۔

کیا وجہ ہے کہ ہولوکاسٹ سچ ثابت کرنے والوں کو تو ہر قسم کی آزادی حاصل ہے لیکن اسے جھٹلانے والوں کو پابندیوں میں جکڑا جاتا ہے؟ کیا وجہ ہے کہ فرانس، بیلیجیم، لٹھوانیا، پولینڈ، سوئٹزرلینڈ، جرمنی، آسٹریا، رومانیہ، سلواکیہ، اور چیک ری پبلک میں ہو لوکاسٹ کا انکار یا اس پر تنقید قانوناً ممنوع اور جرم ہے؟

یہی تو یورپ کا دوغلا پن ہے جس کا اظہار شروع سے ہوتا آ رہا ہے۔ آج یورپ میں ہو لوکاسٹ کو چیلنج کرنا تو آزادی اظہار کے منافی ہے لیکن مسلمانوں کی جان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات کی توہین آزادی اظہار کے منافی کیوں نہیں۔

عہد میثاق اور تحفظ ناموس رسالت

تحریر علامہ ابو یاسر اظہر حسین فاروقی

حضور پر نور شافع یوم النشور روح کائنات رحمت عالمیان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوں تو رب کائنات کا سب سے پہلا شہکار ہیں۔ اور پوری بزم کائنات کو بنایا اور سجایا بھی اسی دو عالم کے دولہا کی آمد کیلئے ہے۔ تو آمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قبل بلکہ کائنات ارضی و سماوی کے عالم وجود سے آنے سے بھی پہلے اللہ تعالیٰ نے ”تحفظ ناموس رسالت“ کا آئین قانون بنا دیا۔ اس کا آغاز عہد میثاق سے انبیاء کرام علیہم السلام سے کیا۔ اور اپنے پیارے محبوب تاجدار مدینہ سرور سینہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا۔ اے محبوب یاد کرو وہ دن جب میں نے تمہاری خاطر ایک لاکھ چوبیس ہزار (کم و بیش) انبیاء کرام علیہم السلام سے عہد میثاق لیا۔ وہ عہد میثاق تحفظ ناموس رسالت کا عہد تھا۔ وَاِذَا اخَذَ اللّٰهُ مِثَاقَ الْاَنْبِیَآءِ اِنْ مِّنْ شَیْءٍ اَسَآءَ فَاَسَآءَ۔ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کرام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ جب میں تمہیں کتاب و حکمت عطا فرما دوں۔ تمہارا دین اور تمہاری شرع بام عروج ہوگی۔ تمہارے سروں پر تاج نبوت پوری تب و تاب سے جگمگا رہے ہوں گے اگر اس عالم میں میرا رسول مصدق تشریف لے آئے تو تمہارا اولین فرض یہ ہوگا کہ اپنے نظام اور نبوت کو میرے حبیب نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان کرتے ہوئے۔ لَتُسْـَٔلُنَّوْنَ بِہٖ وَلَا تَنْصُرُوْہُ کے مصداق ان پر ایمان لانا اور انکی ہر طرح اور سطح پر مدد کرنا۔ یہ امر الہی ہے گویا دیگر فرائض پر اسکو ترجیح دینا۔ اقرار شہادت پر پھر اپنی گواہی قائم فرماتے ہوئے فرمایا۔ پھر اگر اس کے بعد تم میں سے کوئی بھی نبی اگر اس عہد میثاق سے پھرے گا تو اسکا انجام کیا ہوگا؟ اَوَلَیْسَکَ هُمْ الْفَاسِقُوْنَ یعنی وہ فاسقین میں سے ہوگا۔

عام طور پر فسق کا معنا گناہ ہے اور اس کا مرتکب گنہگار کہلائے گا۔ ایک عہد میثاق

میں معاملہ اس کے الٹ ہے اور وعید شدید ہے۔ اس کی وجہ اور قابل غور بات یہ ہے کہ یہاں پر فسق کا معنا گناہ نہیں بلکہ کفر ہوگا۔ کیونکہ فسق سے پہلے بات اقرار ایمان کی ہو رہی ہے۔ شہادت مکمل ہونے پر تاکید اپنی گواہی بھی اللہ رب العزت نے قائم فرمادی تو ایمان کے بعد جب لفظ فسق آئے گا تو معنا کفر ہوگا۔

مقام غور ہے کہ تحفظ ناموس رسالت کیلئے اللہ تعالیٰ نے ایک ضابطہ حیات اور دستور العمل نافذ فرما کر اپنے پسندیدہ اور مبعوث کردہ انبیاء علیہم السلام پر وعید لگا دی کہ خبردار یہ مقام مصطفیٰ ہے اس کو پیش نظر رکھتے ہوئے عملی اقدام اٹھانا ورنہ اس ضابطہ خداوندی کے خلاف ہوا تو پھر کوئی نبی منصب نبوت پر فائز نہیں رہ سکے گا۔ سبحان اللہ نگاہ الوہیت میں یہ ہے مقام رسالت اب یہ ایک ایسا دستور اور ضابطہ حیات بن گیا ہے کہ اس میں کسی طرح کی تبدیلی رونما نہیں ہو سکتی ہے۔ کیونکہ قانون الہی وقتی مصلحتوں سے بالاتر اور ابدی مصلحتوں کا حقیقی آئینہ دار ہے۔ اسکی قائمیت ابدی و دائمی ہے۔ قانون الہی جہاں پر انسانیت کو تباہ کن ہلاکتوں سے نکال کر دائمی فلاح و بہبود اور کامرانیوں کی راہ پر گامزن کرنا چاہتا ہے وہاں پر انسانیت کو انبیاء کرام علیہم السلام کی معرفت ادب و عزت اور تحفظ ناموس رسالت کا درس دیتا ہے۔ یہ سنت الہیہ ہے جس میں کسی قسم کا تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ارشاد بار تعالیٰ ہے کہ ولن تجد لئلا اللہ تبدیلا (۱۲۲ الاحزاب آیت ۶۲) ترجمہ۔ اور تم اللہ کا دستور ہرگز بدلتا نہ پاؤ گے۔ وہ اس لیے کہ تم سے پہلے جو لوگ گزر چکے ہیں یہ دستور اس وقت سے چلا آ رہا ہے یہ کوئی نیا قانون و آئین نہیں ہے بلکہ یہ حضرت انبیاء علیہم السلام سے عہد میثاق سے چلا آ رہا ہے۔

از حضرت آدم تا عیسیٰ علیہم السلام یہ حکم ان کی امتوں کیلئے بھی تھا۔ دیگر آسمانی کتب اور صحائف میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اوصاف حمیدہ کے تذکرے اور رسالت اخروی کا ذکر موجود ہے لیکن اس کے باوجود یہود و نصاریٰ ہمیشہ حق کو چھپاتے رہے بلکہ یہودی آمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قبل آپ کا وسیلہ لے کے اللہ تعالیٰ سے فتح و نصرت کی دعا کرتے تھے لیکن آمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہی

یہودی و نصاریٰ مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منحرف ہو گئے اور اپنی سابقہ روش پر اتر آئے یہودی اپنے مفادات کے حصول کیلئے نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ و سہارا لیتے لیکن مفادات حاصل ہونے کے بعد باغی ہو جاتے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کیا۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں کھاتے رہیں لیکن دشمن خدا سے لڑنے کا وقت آیا تو کہا اے موسیٰ تم لڑو یا تمہارا خدا۔ موسیٰ علیہ السلام پر بہتان لگایا کہ تم ہمارے ساتھ ننگے اس لیے نہیں نہاتے ہو کہ تمہیں مرض برص ہے۔ بلکہ یہاں تک کہ بعض انبیاء کرام کو یہودیوں نے قتل کیا۔ حضرت زکریا علیہ السلام پر بہتان عظیم باندھا کہ ولادت عیسیٰ، مریم اور زکریا کا باہمی فعل ہے اور اسی الزام کی بنا پر یہودیوں نے حضرت زکریا علیہ السلام کو بے دردی سے قتل کر دیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کے اس عقیدہ اور فعل بد کی تردید فرماتے ہوئے فرمایا کہ میرے نبیوں کو ناحق قتل کیا گیا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تختہ دار تک لے کر جانے والے خود انکے حواری تھے اور پلاننگ میں یہودی برابر کے شریک تھے گویا یہودیوں اور عیسائیوں نے ملکر حضرت عیسیٰ کے خاتمہ کی سعی لا حاصل کی۔

قوم بنی اسرائیل کی ہلاکتیں، تباہی و بربادی اور صورتیں مسخ ہونے کی تاریخ کسی بھی صاحب علم و دانش سے مخفی نہیں ہے۔

عہد میثاق میں اولسک ہم الفسقون فرمانے کا مطلب اصل میں یہی تھا کہ تم جس قوم کے پاس جاؤ وہاں انھیں عہد میثاق یاد کرانا اور مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آگاہ کرنا کہ تحفظ ناموس رسالت ہی اصل میں قرب خداوندی کا ذریعہ ہے اور یہ حکم تمام سابقہ امتوں اور موجود پوری انسانیت کیلئے عام ہے۔

انبیاء کرام سے فرمایا کہ اگر تم عہد میثاق سے پھرے تو پھر منصب نبوت پر فائز نہیں رہ سکو گے جبکہ اہانت و اذیت گستاخی و تنقیص مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرتکب پر جو وعید ہے وہ گستاخ رسول سے اسکی زندگی کی سانسوں کو چھین لینے یعنی اسے قتل کرنے کا حکم ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

مَلْعُونِينَ اَيْنَمَا تَلَقُّوْهُمُ اُخِذُوْهُمُ وَاَقْتُلُوْهُمُ (سورة الاحزاب آیت ۶۱)

ترجمہ: پھٹکارے ہوئے جہاں کہیں ملیں پکڑے جائیں اور گن گن کے قتل کئے جائیں۔ یعنی گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زندہ رہنے کا حق نہیں ہے اور نہ ہی وہ کسی نرمی یا روادی کا مستحق ہے۔ رحمت الہی سے دور شریعہ الوجود کو نیست و نابود کر دو۔ اسکا ناپاک وجود پلید ناقابل برداشت ہے۔ غور فرمائیں قتلوا کے ساتھ تقیید مفعول مطلق فرما کر مزید تاکید فرما کہ اہانت رسول کے مرتکب گستاخ کا وجود زمین پر مجھے بھی پسند نہیں ہے لہذا گستاخ رسول جہاں بھی ملے اسے فوراً قتل کر دو۔ یہی میرا قانون ہے جو ترمیم سے پاک ہے سب سے پہلے سوچنے والی بات یہ ہے کہ شافع محشر حامی بے کساں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اختلاف کا دائرہ کار کیا ہے؟ اور اختلاف کرنے کا کسی کو حق ہے بھی کہ نہیں اور مخالفت کیا ہے؟

شریعت اسلامیہ میں اختلاف اور مخالفت میں بنیادی فرق یہ ہے کہ اختلاف میں حسد بعض و عناد ارادہ اہانت، نیت تحقیر، توہین و تنقیص اور گستاخی جیسے اخلاق کو زائل کرنے والے عناصر نہیں ہوتے۔ البتہ مخالفت میں مذکورہ عناصر موجود ہوتے ہیں۔ اس لیے مخالفت رسول سراسر ارتداد ہوگی اور مخالفت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرنے والا مرتد اور واجب القتل ہوگا۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ کار نبوت اور احکام شرعیہ فرمودات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اور آپ آخری صاحب شریعت نبی ہیں تو فرامین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب کفر ہوگی۔ اس لیے اہانت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرنے والا اصل میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اذیت پہنچا رہا ہے لہذا ذیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حقیقت میں ازیت خدا ہے تو ایسے شخص کو معاشرہ کو مزید فساد برپا کرنے اور سماج کو تباہ کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی ہے۔ لہذا معاشرے کو اس کے ناپاک وجود سے فوراً پاک کر دو یعنی گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کر دو۔

مختلف اوقات سے مختلف انداز میں تباہ و برباد فرما کر زمین کو ان کے ناپاک وجود سے پاک کیا اور ان سے زندگی جیسی عظیم نعمت چھین لی۔ قرآن پاک میں قوم نوح۔ عاد و ثمود قوم لوط اور نبی اسرائیل کی تباہی و ہلاکتوں کے تذکیر کا جگہ جگہ واضح بیان ہے۔

سرفراز و سر بلند

علامہ عبدالحق ظفر چشتی

نگہ بلند کا پروردہ، غیرت و حمیت کا دودھ چشیدہ، زہر ہلاہل کو کبھی قند نہ کہنے والے کی آنکھ کا تارا، ہر روز نت نئے چڑھتے سورج کے حضور خمیدہ سری کے جرم سے انکاری کا بیٹا، جزیرہ ہائے اندیمان کے کالے پانیوں کی اسیری کے دکھ اور کرب جھیلنے والوں کی آغوش میں پلنے والا، عرب و عجم کے تاجدار، شہنشاہ جن و انس کی خیرات کے پس خوردہ پر پلنے والا شکم سیر، ”دل کی آزادی شہنشاہی“ اور ”شکم سامان موت“ کے فلسفہ کی تعلیم کو قریہ قریہ کو بہ کو پہنچانے والوں کا امین، نہ جب، نہ دستار، نہ رعوت نہ نخوت، پیکر عجز و تواضع بلند فکر و بلند پرواز، مختصر الفاظ کی جامع تعریف و تحسین کی ہو تو معروف سر بلند ہو جائے۔ تحقیر کی ہو۔ تو مقہور تملکا کے رہ جائے۔ وہ لاکھوں انسانوں کے دلوں میں بسنے والا، ڈاکٹر محمد سرفراز نجفی ہے۔ جو ناموس رسالت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے اٹھنے والی ناپاک سزاوند سے بھری بدبو پر تملکا اٹھنے کے جرم میں پابند سلاسل ہے۔ چاند پر تھوکنے والوں کی تھوک کا تھوہا خود ان ہی کے منہ پر پھینکنے کی جسارت پر قید و بند کی زندگی پر مجبور کر دیا گیا۔

اندھوں نے مل کر شور مچایا ہے کو بہ کو

تا سن سکے نہ کوئی کسی دیدہ ویر کی بات

اندھو! تمہاری اندھیاری آنکھوں میں بھی محبت کی کرن جگانے والا، تمہارے ہاتھ میں لاشی دینے والا، تمہاری آئندہ کی نسلوں کو علم و آگہی کی روشنی دینے والا بھی تو یہی ہے۔ درد کی دولت باٹنے والا، بخارہ، سر راہ دروازہ کھول کر بیٹھنے والا بھی تو یہی ہے۔ قرون اولیٰ کے روشن لوگوں کی راہوں کا امین بھی تو یہی ہے۔ جب تمہاری آنکھوں کو چند ہیادینے والے پھل جھڑی بجھ جائے گی تو ان اندھیروں میں تم جیسے بھٹکنے والوں کو روشنی اسی کی چوکھٹ سے ملے گی۔ قدرت کی طرف سے ملنے والی مہلت میں اتنی دیر نہ نکل جانا، جہاں سے آگے جانے کی گنجائش نہیں رہتی۔ اور واپسی کے راستے بھی یا تو

مسدود ہو جاتے ہیں یا واپس لوٹنے کی ہمت نہیں رہتی۔ کبھی اس کی ہند کوٹھری کے روزن سے کان لگا کر سنو جنہیں مسلسل آواز آئے گی۔

کیسے چھوڑوں اتنی چھوٹی چیز نہیں رسوائی
سولہ سال کے عشق کا حاصل یہ ہے نقد کمانی

یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے صدر ایوب بخشے والے سے ہمیشہ صبر ایوب کی بھیک مانگی ہے۔ اور وہ انہیں ملی ہے۔ وہ بیکر استقامت و صبر جب بھی اٹھتا رہا۔ تو دشمنوں سے چور ہوتے ہوئے بھی کرب کے کمر پر ہاتھ رکھ نہیں اٹھا۔ وہ بوجھل پہاڑ جیسے مظالم کے بوجھ سے اکڑوں نہیں اٹھا۔ جب بھی اٹھا یہ نشان کریم سیدی کمر کے ساتھ اٹھا۔ وہ شمع و قاپر کم ہمت پروانوں کی طرح جل جل بھن کر زندہ نہیں رہا۔ وہ جلتے پروں کے ساتھ بھی زندہ رہنے کا گر سکھانے والا، اپنے بیٹے کو بھی "سرفراز" کر گیا یعنی یہ دولت اپنے بیٹوں میں تقسیم کر گیا۔

صدق و وفا کے پھول کھلائے پیار کے دھپ جلائے
ہم نے ان تصویروں کی پاداش میں پتھر کھائے

ناموس رسالت کے چٹانوں اور چوں کو روشن رکھنے والوں کا خون خشک نہیں ہوا۔ بلکہ اور جوش زن ہوا ہے۔ پوری دنیا سرفرازوں سے بھری پڑی ہے۔ وینائی کمزور نہ ہو۔ آنکھوں میں جلا نہ ہو۔ اگر آنکھوں کی چٹنیوں میں بڑا دل نہ پڑے گا۔ تو ضمیمہ مقیم نوارہ کی چادر پوری ہے۔ بے باک نگاہیں پوری فدا کی گئی ہیں۔ پورا نظر آئیں گے۔ ہم نے سنا ہے جب اسے زنجیروں سے جکڑ کر عدالت کے کٹہرے میں لایا جا رہا تھا دونوں ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پہنائے بھٹور قاضی پیش کیا جا رہا تھا تو قاضی وقت حاکم حاکم کی مجبور یوں، مقبور یوں اور دباؤ میں دبے ہوئے ہونے کے باوصف ضبط نہ کر سکا۔ اس کی آنکھوں کے پیچھے کام کرنے والوں کروڑوں کروڑوں سوچ میں سے کہیں سے کرب کی ایک کرن چمک اٹھی۔ اور وہ فی کے سیلاب کو روکتے ہوئے سرفراز کو دیکھ نہ سکا۔ جلاد سے کہا میں یہ منظر دیکھنے کی تاب نہیں رکھتا۔ میرے سامنے، جب بھی میرے ذہن کی بلند پروازیوں اور میری عقیدتوں کی بلندی سے بھی اونچی پرواز کرنے والے کو لے کر آؤ تو ایسے نہ لانا کہ میری غیرت کا ایک شہا بھی باقی ہے۔ میں

محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس شہباز کو اس طرح پابند سلاسل نہیں دیکھ سکتا۔
کوئی جادو ہے اس کی شخصیت میں نظر پڑتے ہی پتھر ہو گیا ہوں
مجھے کامل پیکس نے چھو لیا ہے میں خوشبو سے معطر ہو گیا ہوں

صعوبت خانوں کے آہنی سریوں کے چپچپے کے ایک ہمراز نے بتایا چشتی
صاحب ان سارے صعوبت خانوں ان سارے قید خانوں کی بڑی بڑی فیصلوں کو عبور
کرنے، ان سے آزاد ہو کر باہر نکلنے، ان تمام کرہنک اور محض سے لدے ماحولوں
سے نکالنے کی، شہر یار نے ایک راہ نکالی ہے۔ اس راہ پر چلنے والے کو طویل سفر کی
تکلیف اٹھانا نہیں پڑتی۔ صرف ایک زقند، صرف ایک چھٹا نگ لگانے والا، باہر آ جاتا
ہے۔ میرے بڑھتے ہوئے اشتیاق اور تجسس کی پیاس کو بجھاتے ہوئے وضاحت فرما
ہوئے کہ شہر یار چاہتا ہے کہ ہر فراز، ہر فراز ہو کر نہیں ہر نشیب میں کہرتے ہوئے صرف اتنا
کہہ دے جی حضور جی سر۔ بندہ حاضر ہے۔ اور آپ کی چوکھٹ پر سر نیاز جھکانے پر آمادہ
ہے۔ بس اتنی سی بات صدیوں کی مسافت کے بعد ملنے والی آزادی۔ ان کے سامنے
حشیم و جمیل دہن کی صورت باہیں کھولے کھڑی ہوگی لیکن وہ ایسا کرنے کو تیار نہیں۔

ایک غزل کہی، نہ کہیں گئے تمام عمر

انعام و ولد جس پہلے شہر یار سے

وہ لوگ جن کی میراث میں مندر شاہ آئی اور وہ تراش میں کر عطا یوں کے نشیم پر
قابض ہیں ان کی کائنات میں کھڑا ہو کر رہا ہے کہ ہر ایک نے ہنس بھگت خدا داد
پاکستان میں معصوم طوطی کی گھسی اچاز، بیل کی ٹوا، کٹوں میں کس گھولنے والی مرحبا
مرحبا سیدی یا مرشدی کی صدا کی پرسوز آواز دہا دینا چاہتا ہے۔

لگا کے آگ بدن میں وہ مجھ سے چاہتا ہے

کہ سانس لوں تو فضا کو دھواں دھواں نہ کرو

اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناموس کے گیت گانے والے تیری غنیمتوں
رفعتوں، تیری بہتوں کو سلام

عاشقان اور زخوباں خوب تر

خوش تر و زیبا تر و محبوب تر

مجاہد اہل سنت

پیر سید محفوظ مشہدی

بطل حریت

سیدنا جمل گیلانی

کو مرکزی جمعیت علمائے پاکستان میں
شمولیت پر مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

حاجی جاوید اقبال و خادین جے یو پی مرکزی لاہور

تحریک تحفظ ناموس رسالت میں طلباء کا کردار

علامہ عبدالستار عاصم

تمام دنیا اس لئے غیرت مند بنی کہ اللہ پاک خود ہے انتہائی غیرت مند ہے۔ گویا مخلوق کی غیرت خود غیرت حق کا پر تو ہے۔ اللہ کے پیغام کی تبلیغ بھی سراپا غیرت بن کر کی جاسکتی ہے۔ تبلیغ کے کام میں اپنے مشن کے تحفظ میں غیرت کا عروج اس وقت آتا ہے جب کوئی کارکن شہادت کے مرتبہ پر فائز ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی عظیم لوگوں کے متعلق قرآن حکیم ارشاد فرماتا ہے کہ ”تم میں سے ایک ایسی جماعت ہمیشہ موجود رہے گی جو نیکی کی دعوت دینی اور برائی کو روکتی رہے گی اور وہی جماعت حق پر ہوگی۔“

دین حق کی تاریخ میں سب سے پہلی نیکی کی دعوت دینے والی اور برائی کو روکنے والی تحریک خلیفہ اول سیدنا حضرت ابو بکر صدیق کے زمانہ میں چلی پھر ہر صدی میں کوئی نہ کوئی مذہبی تحریک چلتی رہی جو نہ صرف کامیاب رہی بلکہ حق کی تبلیغ میں نمایاں کام کرتی رہی۔ تاریخ کے ورق گردانی سے پتہ چلتا ہے کہ برصغیر میں شعائر اسلام اور تہکات اسلام کی بے رحمی کے جواب میں عاشقان رسول نے ہر دور میں منظم، موثر اور برحق تحریک چلائی اور جہاد کا علم بلند کر کے میدان جیتے، خواہ وہ شہنشاہ اکبر کا دین الہی ہو یا مرزائیت کا زہر، غیور مسلمانوں نے ہر مرتد اور دشمن اسلام کے خلاف غازی یا شہید ہونے کی خواہش میں جہاد کیا اور پاسبان اسلام ہونے کا کردار عظیم ادا کیا۔

پاکستان میں جب مرزائیت نے پاکستان کو قادیانیت کا مرکز بنانے کا مکروہ پروگرام بنایا تو ملک بھر کی تمام مذہبی جماعتوں نے ان مرتدوں کے خلاف جہاد اکبر کرنے کا مشن بنالیا۔ 1953ء میں اس لادینیت کے خلاف ایک قابل فخر تحریک کا آغاز ہوا۔ اس دوران اس وقت کے گورنر پنجاب قاتل اعظم، اعظم خان نے قادیانیوں کی سرپرستی اس حد تک کی کہ تحریک ختم نبوت کے کارکن عاشقانِ مصطفیٰ پر

گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔ اس تحریک کے ہراول دستہ یعنی طلباء کی دس ہزار کے قریب تعداد کو شہید کر دیا گیا۔ یہ واقعہ برصغیر میں تاریخ عشق کی عظیم تحریر ہے۔ جو طلباء نے اپنے گرم خون سے رقم کی۔ اس عظیم ترین قربانی نے تحریک ختم نبوت کو امر کر دیا۔ پھر ۱۹۷۴ء میں تحریک ختم نبوت کا آغاز ہوا۔ اس تحریک نے بھی اپنے ہراول دستہ یعنی طلباء کے جوش و ولولہ اور جذبہ جہاد کے سبب کامیابی و کامرانی کا اعزاز حاصل کیا اور اس وقت کے پاکستان کے حکمران ذوالفقار علی بھٹو کو قادیانیوں کو خارج از اسلام اور مرتد قرار دینا پڑا۔ تاریخ کے اس عظیم کارنامے کے پس پردہ بھی طلباء کا زندہ جاوید کردار نظر آیا۔ ستمبر 2005ء میں جب ڈنمارک کے ایک بد بخت اخبار نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اطہر میں توہین کا ارتکاب کرتے ہوئے گستاخانہ خاکے شائع کئے۔ تو عالم اسلام اس امر پر تڑپ کے رہ گیا دنیا بھر کے مسلمان گویا ایک پلیٹ پر متحد ہو گئے۔ اور دنیا کی سطح پر عظیم ترین احتجاج کیا گیا۔ اس احتجاج میں بھی طلباء کا جوش و خروش اور جذبہ جہاد ویدنی تھا۔ کم سن عاشقان رسول نے احتجاجی تحریک کو وہ رنگ دے دیا کہ جو کام کٹر لیل جوان نہ کر سکتے تھے وہ دس دس بارہ بارہ سال کے بچوں نے کر دکھایا۔ اس احتجاج میں سینکڑوں طلباء زخمی جب کہ کئی شہید ہوئے۔

سب سے پہلے جامعہ نظامیہ لوہاری گیٹ لاہور سے ایک ہزار طالبان اسلام کا پر امن احتجاجی جلوس نکلا جو لوہاری گیٹ سے شروع ہو کر باغ جناح تک پر امن احتجاج کرتے ہوئے گیا۔ اس تاریخ ساز جلوس کی قیادت شیخ الحدیث علامہ عبدالستار سعیدی صاحبزادہ مولانا عبدالمصطفیٰ ہزاروی مدظلہ نے کی ان کے ہمراہ علامہ محمد صدیق ہزاری، علامہ محمد منشاء تابش قصوری، مولانا محمد اسلام سعیدی، علامہ طاہر تبسم قادری اور یزہم رضا کے کئی متحرک قائدین بھی تھے۔ ان طلباء کے جلوس کا ٹکٹنا تھا کہ ایک ارب کے قریب مسلم امہ اپنے اپنے علاقوں میں پر امن احتجاج کیا۔ اس احتجاج نے ثابت کر دیا کہ ایک عام اور کم عمر نو جوان یا طالب علم بھی حق کی خاطر نکلے تو بڑے بڑوں کو حق کی حقانیت کی خبر ہو جاتی ہے۔ اور کفر و باطل کو منہ چھپانے کے لئے جگہ نہیں ملتی۔

12 فروری 2006 کو قائد فکر رضا پیر سید محمد عرفان شاہ مشہدی مرکزی ناظم اعلیٰ

مرکزی سنٹرل جماعت اہل سنت پاکستان کی کال پر مرکزی جماعت نے لاہور پولیس کلب کے مقابل کفن پوش تحریک کا باقاعدہ آغاز کیا۔ جس کی قیادت ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی، علامہ نواز بشیر جلالی اور راقم الحروف نے کی۔ پھر پورے پاکستان میں کفن پوش جلوسوں کا آغاز ہو گیا۔ اور عالم اسلام کے احتجاج کی آواز دنیا بھر میں گونجتی رہی۔

14 فروری 2006ء کو تمام اہل سنت جماعتوں کی کال پر ملک بھر میں شرڈاؤن

ہوا تو سارا لاہور سڑکوں پر احتجاج کے لئے آ گیا۔ حکومت وقت ہر سطح پر جلوس کو کنٹرول کرنے میں ناکام رہی اور اتنا بڑا احتجاج ہوا کہ دنیا پریشان ہو گئی۔ اس جلوس کو ناکام کرنے کی مذموم جہاںشیں بھی کی گئیں۔ حتیٰ کہ ایک طالب علم اس جلوس میں ایک پرائیویٹ بینک کے گارڈ کی فائرنگ کا نشانہ بن گیا حکومت وقت نے حالات کنٹرول کرنے کے لئے علماء و طلباء اور پرامن احتجاجی کرنے والے لوگوں کے خلاف دہشت گردی کے جھوٹے مقدمات بنا کر انہیں پابند سلاسل کر دیا گیا۔ گرفتار کئے جانے والے چند علماء کے علاوہ باقی سب طالب علم تھے۔ 16 فروری کو داتا گنج بخش کے دربار شریف کے احاطہ میں تحفظ ناموس رسالت محاذ کے زیر اہتمام ایک کانفرنس منعقد ہوئی۔ جب کانفرنس اختتام پذیر ہوئی تو مرکزی جماعت اہل سنت کے مرکزی دفتر سے پیر سید محمد عرفان شاہ مشہدی سمیت بیس طلباء کو بھی گرفتار کر لیا گیا۔ اور تھانہ لوئر مال میں بند کر دیا گیا۔ اس تحریک کے دوران دینی مدارس کے طلباء کا کردار بھی مرکزی اور قابل فخر رہا ہے۔ دس علماء کرام کے ساتھ سینکڑوں بلکہ ہزاروں طلباء ہوتے ہیں جو کسی بھی تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے نہ صرف کافی ہوتے ہیں۔ بلکہ اپنے جوش و لو لے اور خلوص کی بنیاد پر بھی قابل صد ستائش ہوتے ہیں۔

یہ بات بڑے وثوق سے کہی جاسکتی ہے کہ دینی مدارس کے طلباء کے بغیر کوئی بھی مذہبی تحریک چمپ نہیں سکتی۔ مذہبی تحریکوں کی جان یہ طلباء ہی ہوتے ہیں۔ اور ہر تحریک

میں طلباء ہی ہر اول دستہ ہوتے ہیں۔ یہ اسلام کے معصوم اور پر خلوص سپاہی ہوتے ہیں۔ برصغیر کی تاریخ گواہ ہے کہ خواہ لائبی چارج ہو یا آنسوگیس کے شیل پھینکے جا رہے ہوں گرفتاریوں کا سلسلہ عروج پر ہو یا سرعام تشدد کی ظالمانہ کاروائیاں، جھوٹے مقدمات بنا کر پرامن احتجاج کرنے والوں کو جیل کی نذر کرنے کا ریاستی جبر ہو یا موت کی سزا دے کر اسلام کو ناکام کرنے کی بھونڈی کوششیں ہر جبر اور زیادتی کے مقابل سینہ سپر ہونے میں برصغیر کے طلباء کا کردار ہمیشہ قابل فخر اور لائق تقلید رہا ہے۔ پوری امت مسلمہ کو برصغیر پاک و ہند کے ان عظیم طلباء پر فخر ہے۔ جو ہر لحظہ اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر کے علم اسلام بلند کرنے کا فریضہ ادا کرتے آئے ہیں۔ قیام پاکستان اور تکمیل پاکستان کے ساتھ ساتھ عظمت اسلام کے لئے ان طلباء نے ہمیشہ اپنے لبہ کے چراغ روشن کئے ہیں۔ تاریخ کو ایسے مشنری طلباء پر فخر ہے۔

ہم لائبی بعدی لاہور کا خصوصی شمارہ

تحفظ ناموس رسالت نمبر

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت علامہ پیر سید اجمل شاہ گیلانی

اور افضل رشید نقشبندی میمنگ ایڈیٹر کو

ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔

صاحبزادہ ابوالاویس محمد نصیر احمد اویسی
امیر حضرت سیدنا اویس قرنی کونسل پاکستان

منجانب

توہین رسالت اور مرزائیت

محمد وحید نور

آج پورا عالم اسلام مغربی درندوں کی جانب سے توہین آمیز ہتھکڑیوں کی اشاعت پر سراپا احتجاج ہے۔ مغربی ممالک کی اسلام دشمنی کا اظہار ان کے سیاسی، معاشی، معاشرتی، جنگی اور غیر اخلاقی اقدامات کی صورت میں صدیوں سے ہوتا آرہا ہے۔ اب اس میں واضح تبدیلی مسلمانوں اور اسلامی تعلیمات کے بارے میں حقارت، تمسخر اور مضحکہ خیزی کی صورت میں آئی ہے۔

ہر دور کی زمینی طاقت کی یہ خواہش رہی ہے کہ کوئی دوسری طاقت اس کے مقابل نہ ہو۔ اپنے تحفظ اور بقاء کے لئے وہ ملک کسی بھی ایسے ملک یا ملت کو برداشت نہیں کر سکتا جو مستقبل میں اس کے وجود کے لئے سوالیہ نشان بنے اس حقیقت پر بھی تاریخ شاہد ہے کہ استعمار کو ہمیشہ مسلمانوں کے جذبہ ایمانی سے سب سے زیادہ خطرہ محسوس ہوا ہے۔ عالم کفر اس بات کو بخوبی جانتا ہے کہ مسلمانوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت، قرآن کریم جیسی آفاقی ودائمی کتاب اور جذبہ جہاد کی قوتیں ہیں جو ہمارے وجود اور بقاء کے لئے مستقبل میں خطرہ ثابت ہو سکتی ہیں۔ اس لئے طاغوتی طاقتوں کی کوشش رہی ہے کہ بلا واسطہ یا بلا واسطہ کسی نہ کسی طرح ملت مسلم کو سرنگوں کیا جائے اور اس کے دل و دماغ سے تمام قوتوں کے محور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات سے عشق و محبت کا رشتہ ختم کر دیا جائے۔

اس ناپاک مقصد کی تکمیل کے لئے عالم کفر کبھی خود میدان میں آیا اور کبھی مسلمانوں میں موجود اپنے نمک خواروں کو میدان عمل میں بھیجا۔ موجودہ صدی کی نام نہاد ”سپر پاور“ امریکہ ہو یا گذشتہ صدی کی طاقت برطانیہ ہر دو کا مقصد یہی رہا ہے کہ مسلمانوں کے دلوں میں حب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ختم کر دیا جائے اور یہی وہ

بنیادی اقدام ہے جس کی بدولت مسلمان راکھ کا ڈھیر ثابت ہو سکتے ہیں۔ امریکہ نے پس پردہ رہ کر ڈنمارک کے اخبار میں گستاخانہ خاکوں کی اشاعت سے اپنا مقصد پایہ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کی جب کہ گذشتہ صدی میں برطانیہ نے اس مقصد کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی کو پیش کیا۔

مرزا غلام احمد قادیانی ملعون نے اسلام کا کوئی شعبہ اور مقدس ہستی ایسی نہیں چھوڑی جس پر طعن تشنیع نہ کی ہو۔ یہی وجہ ہے کہ مرزائیت، قادیانیت، دوسرا نام ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دشمنی کا، اسلام پر ڈاکہ زنی اور عالم کفر کے دجل کا۔ اگر گذشتہ صدی میں ہی اس بدقماش گروہ کو لگام دے دی جاتی تو آج عالم کفر کو اس گروہ کا حشر دیکھتے ہوئے خاک کے شائع کرنے کی کبھی جرأت نہ ہوتی۔

آخر قادیانی گروہ کے عقائد کیا ہیں جن کے سبب یہ انتہائی خطرناک اور سازشی تصور کئے جاتے ہیں؟ اس کا جواب جاننے کے لئے قادیانی عقائد سے واقفیت لازمی ہے۔ ذیل میں قادیانی گروہ کے متعدد کفریات میں سے چند ملاحظہ فرمائیں اور فیصلہ کریں کہ کیا یہ گروہ کسی بھی نرمی کا حق دار ہے۔

☆ میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔ (کتاب البریہ ص ۸۵)

☆ میں آدم ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں یعقوب ہوں، میں اسماعیل ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ ابن مریم ہوں، میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں (تمہ حقیقت الوحی ص ۵۲۱)

☆ محمد رسول اللہ والذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینہم اس وحی الہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی (ایک غلطی کا ازالہ ص ۳)

☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اصحاب..... عیسائیوں کے ہاتھ کا میز کھا لیتے تھے حالانکہ مشہور تھا کہ سور کی چربی اس میں پڑتی ہے (مرزا قادیانی کا مکتوب، الفضل ۲۲ فروری ۱۹۲۳ء)

☆ میں اس بات کا خود قائل ہوں کہ دنیا میں کوئی ایسا نہیں آیا جس نے کبھی

اجتہاد میں غلطی نہیں کی ہو (تمہ حقیقت الوحی، ص ۱۳۵)

☆ آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی، ادنیٰ، ادنیٰ بات میں غصہ آ جاتا تھا، اپنے نفس کو جذبات سے نہیں روک سکتے تھے۔ (انجام آتھم حاشیہ، ص ۵)

☆ (عیسیٰ علیہ السلام) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے تمہن داویاں اور تانیاں آپ کی زنا کار اور کسی عورتیں تھیں (انجام آتھم حاشیہ، ص ۵)

☆ یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے، اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ (کشتی نوح حاشیہ، ص ۷۳)

☆ ابو بکر و عمر کیا تھے وہ تو حضرت غلام احمد کی جوتیوں کے تسمہ کھولنے کے بھی لائق نہ تھے۔ (ماہنامہ المہدی، فروری ۱۹۱۵ء ص ۵۷)

☆ پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو، اب نئی خلافت لو، ایک زندہ علی تم میں موجود ہے، اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کی تلاش کرتے ہو۔ (ملفوظات احمدیہ جلد اول ص ۴۰۰)

کر بلائے است سیر ہر آنم
صد حسین است دور ہر گریہ غم

ترجمہ: میری سیر ہر وقت کر بلا میں ہے۔ سو (۱۰۰) حسین ہر وقت میری جیب میں ہیں (فردوس اشک، ص ۹۹)

☆ حضرت فاطمہ نے کشتی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں (ایک غلطی کا ازالہ حاشیہ ص ۱۱)

☆ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں (تذکرہ مجموعہ الہامات، ص ۶۳۵)

☆ لوگ معمولی اور نفلی طور پر حج کرنے کو بھی جاتے ہیں مگر اس جگہ (قادیان) نفلی حج سے زیادہ ثواب ہے اور غافل رہنے میں نقصان (آئینہ کمالات اسلام ص ۳۵۲)

☆ میں خاتم الاولیاء ہوں میرے بعد کوئی ولی نہیں مگر وہ مجھ سے ہوگا اور میرے

عہد پر ہوگا (خطبہ الہامیہ ص ۷۰)

☆ رجومیرے مخالف تھے، ان کا نام عیسائی اور یہودی اور مشرک رکھا گیا (نزول المسیح حاشیہ ص ۴)

☆ دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے اور ان کی عورتیں کتوں سے بڑھ گئی ہیں۔ (نجم الہدی ص ۵۳)

☆ اور مجھے بشارت دی ہے کہ جس نے تجھے شناخت کرنے کے بعد تیری دشمنی اور تیری مخالفت تیار کی وہ جہنمی ہے (تذکرہ مجموعہ الہامات ص ۱۸۶)

محترم قارئین! اگر خاکوں کی اشاعت گستاخی ہے تو کیا یہ کفریہ عقائد گستاخی نہیں؟ کیا وجہ ہے کہ ڈنمارک اور خاکوں کی اشاعت میں شامل دیگر ممالک کے بائیکاٹ کی اپیل تو کی جا رہی ہے لیکن ان قادیانی گستاخوں کے بائیکاٹ سے بے رخی برنی جا رہی ہے۔ کیا ان سے بائیکاٹ لازمی نہیں؟ جس طرح ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تحفظ ہر کلمہ گو مسلمان پر فرض ہے اسی طرح گستاخ رسول کو منطقی انجام (موت) تک پہنچانا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ گستاخی ہر حال میں گستاخی ہوتی ہے چاہے وہ عبارات کی صورت میں ہو یا خاکوں کی صورت میں اور اس کی سزا صرف اور صرف موت ہے۔

حکومت صرف بیرون ملک ہی حرمت رسول کے قانون کا قیام یقینی نہ بنائے بلکہ اندرون ملک پہلے سے موجود قانون کو بغیر کسی ترمیم کے موثر بنائے چونکہ پاکستان میں آئے روز موکی کیڑوں کی طرح نبوت و مہدیت کے دعویدار سر اٹھاتے ہیں۔ اگر ان کو فوری لگام نہ دی گئی اور یہ سلسلہ نہ روکا گیا تو پاکستان بھی مستقبل میں ڈنمارک سے بدتر حالات میں مبتلا ہو سکتا ہے۔

نیز وزارت اطلاعات فوری طور پر ایسے تمام اخبارات و جرائد پر پابندی لگائے جنہیں قادیانی اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کے لئے استعمال کرتے ہیں اور چیئر مین پی ٹی اے جرات کا مظاہرہ کرتے ہوئے فوری اول تا آخر کفریات و خرافات سے بھرپور قادیانی اور گورہر شاہی گروہ کی ویب سائٹس کو بند کرنے کے احکامات جاری کریں۔

شہید ناموس رسالت عبدالرحمن عامر چیمہ

محمد مقصود احمد

۱۴ دسمبر ۱۹۷۷ء کو حافظ آباد میں ایک خوش قسمت بچے نے جنم لیا۔ والد محترم نے اپنے اس لخت جگر کا نام عبدالرحمن اور والدہ محترمہ نے اپنے نور نظر کا نام عامر رکھا۔ تاہم بعد میں یہ بچہ عامر چیمہ کے نام سے مشہور ہوا۔ عامر کے والد محترم کا نام محمد نذیر ہے اور آپ چیمہ برادری سے تعلق رکھتے ہیں۔ جناب محمد نذیر کا آبائی تعلق وزیر آباد کے نواحی گاؤں ”ساروکی“ سے ہے جب کہ آپ کی شادی حافظ آباد میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک بیٹا محمد عامر چیمہ اور تین بیٹیاں عطا فرمائیں۔

جناب محمد نذیر چیمہ پیشے کے لحاظ سے شعبہ تعلیم سے وابستہ رہے اور گورنمنٹ حشمت علی کالج راولپنڈی میں چھبیس سال تک تدریسی فرائض سرانجام دے چکے ہیں۔ اس ملازمت کا آغاز محمد عامر چیمہ کی ولادت سے ایک سال پہلے ہی ہو گیا تھا۔ اس لئے یہ گھرانہ مستقل طور پر راولپنڈی میں ہی آ بسا۔ جہاں محترم نذیر صاحب کو کالج کی طرف سے رہائش مل چکی تھی۔

کالج کی ملازمت سے سکدوش ہونے کے بعد اب یہ باسعادت خاندان مکان نمبر DK-319-z-45 ڈھوک کشمیریاں میں رہائش پذیر ہے۔ راولپنڈی شہر کے پتھوں بیچ سے گزرتی ہوئی سڑک کو جہاں سسکتھ روڈ کراس کرتی ہے وہیں مشرقی سمت میں اندر سروس روڈ ہے، اس روڈ پر گلی نمبر ۱۸ میں یہ مکان واقع ہے۔ اس گلی کو ٹیوب ویل والی گلی بھی کہا جاتا ہے۔

عامر چیمہ شہید ۲۰۰۶ء میں جرمنی پہنچنے اور ماسٹر آف ٹیکنالوجی اینڈ کلوزنگ مینجمنٹ کے کورس کے لئے داخلہ لیا۔ یہ کورس چھ چھ ماہ کے چار مرحلوں (سمیسٹر) پر مشتمل ہے۔ عامر شہید نے کامیابی کے ساتھ دو سالہ کورس کے پہلے تین مراحل مکمل

کئے اور اب چوتھا مرحلہ چل رہا تھا کہ آپ کی شہادت کا سانحہ پیش آ گیا۔ جولائی ۲۰۰۶ء میں آپ کی تعلیم مکمل ہونی تھی کہ اس سے پہلے ہی آپ دنیائے فانی کو چھوڑ کر حیات جاودانی پا گئے۔

آپ جرمنی سے آخری بار جب والدین اور بہنوں سے ملنے کے لئے پاکستان آئے تو والدہ محترمہ نے ایک دن اپنے پیارے بیٹے سے کہا کہ بیٹا ہم تمہاری شادی کا سوچ رہے ہیں یہ گھر تمہارے لئے ہی بنایا گیا ہے۔ یہ سن کر عامر شہید حسب معمول مسکرا دیئے اور والدہ کی خدمت میں عرض کی۔ ”امی جان! مجھے اس میں سے کچھ نہیں چاہیے میں نے اپنا سارا حصہ اپنی پیاری بہنوں کو دے دیا ہے۔“

آپ عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معاملے میں انتہائی سخت اور غیر لچکدار رہے۔ شہید کے والد محترم فرماتے ہیں کہ میں اپنے بیٹے کے ساتھ اکثر و بیشتر بیٹھ کر مختلف موضوعات پر گفتگو کیا کرتا تھا اور بات چیت کے دوران اکثر ایسے امور بھی زیر بحث آتے تھے جن کا تعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس سے ہوتا تھا۔ میں نے ہمیشہ یہ محسوس کیا کہ باقی دینی معاملات میں اس سے زیادہ سخت اور پابند تھا۔ لیکن عامر عشق رسول اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کے سلسلے میں مجھ سے کہیں زیادہ آگے بڑھا ہوا تھا۔ بسا اوقات ایسا بھی ہوتا کہ کسی بے دین ”گستاخ رسول“ کی بات چلتی تو عامر سخت جذباتی ہو جاتا اور کہتا کہ فلاں واجب القتل ہے۔ ایسے موقع پر میں اسے ٹھنڈا کرنے کی کوشش کرتا کہ بیٹا یہ کام حکومت کا ہے تمہارا نہیں۔ ایک ٹیکسٹائل مل سے ملازمت ترک کرنے کی وجہ بھی یہی جذبات بنے۔ ہوا کچھ اس طرح کہ مل میں ایک ایسے ڈیزائن کی ٹائٹل تیار کی جا رہی تھی جسے دیکھ کر لفظ ”محمد“ لکھا ہونے کا شبہ ہوتا تھا۔ عامر شہید رحمۃ اللہ علیہ نے جب یہ صورت حال دیکھی تو مل کے ذمہ داروں کو اس طرف توجہ دلائی اور اصرار کیا کہ وہ اس طرح کی ٹائٹل بنانا بند کر دیں تاکہ توہین اور بے ادبی کی صورت پیدا نہ ہو۔ بار بار توجہ دلانے کے باوجود جب انتظامیہ نے کوئی عملی قدم نہ اٹھایا تو آپ بے چین ہو گئے اور اسی بے چینی کے

عالم میں ملازمت سے استعفیٰ دے کر واپس گھر تشریف لیا۔ حالانکہ اس ادارے میں آپ کی شخصیت کو کافی اہمیت حاصل تھی اور قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ بلکہ عامر شہید ملز کے ان انجینیئروں میں سے تھے جنہیں خود انتظامیہ نے درخواست کر کے ان کی خدمات حاصل کی تھی۔

جرمنی میں تعلیم کورس کے چوتھے مرحلے کے دوران یونیورسٹی میں چند دن کی تعطیلات ہوئیں تو عامر شہید اپنے رشتہ داروں سے ملنے کے لئے ”برلن“ شہر آ گئے۔ جہاں آپ کے بڑے ماموں کی صاحبزادی اور ان کا گھرانہ عرصہ دراز سے رہائش پذیر ہے۔ یہاں عامر شہید نے معمول کے مطابق چھٹیاں گزاریں، تاہم ان میں ایک تبدیلی ایسی تھی جو وہاں موجود سب رشتہ دار دیکھ رہے تھے۔ ماموں زاد بہن کے شوہر کہتے ہیں کہ ہم بہت شدت سے محسوس کر رہے تھے کہ عامر شہید کئی دنوں سے گہری سوچوں میں گم رہتے ہیں۔ ایک دن ہم نے ان سے پوچھا کہ آپ اس قدر گہم سہم کیوں نظر آ رہے ہیں۔ کوئی پریشانی یا تکلیف نہیں؟ لیکن انہوں نے صاف لفظوں میں کہا کہ مجھے نہ کوئی پریشانی ہے اور نہ ہی تکلیف۔

یونیورسٹی کی طرف سے ملنے والی تعطیلات گیارہ مارچ کو ختم ہو گئیں۔ لیکن عامر یونیورسٹی نہیں گئے، وہ برلن ہی میں رہے اور کسی کو نہیں معلوم کہ شبانہ روز ان کی سرگرمیاں کس نوعیت کی رہیں؟ تاہم آہیوالے حالات و واقعات نے یہ ثابت کر دیا کہ عامر ان دنوں اپنے اس مبارک منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے راہیں تلاش کرتے رہے جس پر انہوں نے چند دنوں بعد عمل پیرا ہونا تھا۔ یقین سے کہا جاسکتا ہے کہ یہ دن ان کے لئے انتہائی اہم تھے اور مصروف ترین تھے۔

۲۰ مارچ ۲۰۰۶ء کی صبح سے عامر چیمہ اپنے رشتہ داروں کے گھر سے غائب تھے اور کسی کو بھی ان کے بارے میں کچھ پتہ نہیں تھا کہ وہ کہاں ہیں؟

اسی دن ہی سورج ڈھلنے کے بعد برلن شہر میں ایک اہم واقعہ پیش آیا۔ جرمنی سے شائع ہونے والے ایک قدیم اخبار ”ڈائولٹ“ کے مرکزی

دفتر میں ایک نو جوان داخل ہوا اور بغیر رکے ہوئے اخبار کیا ایڈیٹر ”ہیزک بروڈر“ کے کمرے کی طرف بڑھا، جہاں وہ شخص اپنے دفتری کاموں میں مشغول تھا، نو جوان کے عمارت میں داخل ہوتے ہی سیکورٹی اہلکار اس کی طرف لپکے اور اسے پکڑنے کی کوشش کی۔ لیکن نو جوان پورے رعب اور اعتماد کے ساتھ دھاڑ کہ انہیں پکڑنے کی کوشش کی تو وہ اپنے جسم کے ساتھ باندھا ہوا بارود داڑا ڈالے گا اور وہ سب اس کے ساتھ موت کے گھاٹ اتر جائیں گے۔ یہ بات سنتے ہی سیکورٹی اہلکار گھبرا کر پیچھے ہٹ گئے اور نو جوان بھاگتا ہوا ایڈیٹر کے کمرے میں داخل ہو گیا۔ پل بھر میں اس نے کپڑوں میں چھپایا ”ہینئر ٹائف“ نامی خاص شکاری خنجر نکالا اور ایڈیٹر کی گردن پر وار کرنے کو اپکا۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ اپنے شکار کا کام تمام کرتا، دفتر کا دیگر عملہ جمع ہو گیا اور اس نے نو جوان کو قابو کر لیا۔ تاہم اتنا ضرور ہوا کہ اس دوران خنجر کا ایک وار ایڈیٹر کی گردن پر گہرا زخم کر چکا تھا۔ نو جوان نے ایڈیٹر پر مزید وار کرنے کے لئے اپنے آپ کو لوگوں کے چنگل سے چھڑانے کی بھرپور کوشش کی لیکن وہ ایسا نہ کر سکا اور کچھ ہی دیر بعد اس کے ہاتھوں میں جرمنی پولیس کے مسلح اہلکار ہتھکڑیاں ڈال رہے تھے۔

یہ نو جوان امت مسلمہ کا قابل فخر سپوت اور مایہ ناز فرزند ”غازی عامر چیمہ“ تھا اور وہ اخبار جس کے ایڈیٹر پر عامر چیمہ نے قاتلانہ حملہ کیا ان ذرائع ابلاغ میں سے ایک تھا، جنہوں نے کائنات کی سب سے معزز محترم ہستی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کا ارتکاب کیا یا اس ناپاک جسارت کی حمایت کی۔ عامر چیمہ ڈیڑھ ارب مسلمانوں میں سے وہ ایک مرد جری نکلا جس نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حرمت پر حملہ آور ہونے والوں کو ختم کر ڈالنے کا عزم کیا۔ یہ سوچے بغیر کہ خود اس کا اپنا انجام کیا ہوگا؟

جرمن پولیس نے عامر چیمہ کو گرفتار کیا اور تین دن بعد جب اس مرد جری کو عدالت میں پیش کیا گیا تو یورپ کے دل میں خنجر پیوست کرنے والے گوروں کے اس ”مجرم“ کے ساتھ ساتھ عدالت کے روبرو اس کا وہ تحریری بیان پیش کیا گیا جس

میں اس نے کہا تھا کہ

”میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے اخبار ڈائولٹ کے ایڈیٹر ہیزک بروڈر پر قاتلانہ حملہ کیا۔ یہ شخص ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کا ذمہ دار تھا اور مجھے آئندہ موقع ملا تو میں ایسے ہر شخص کو قتل کر ڈالوں گا۔“

یہ سب کچھ سیاہ دل گوروں کے لئے ناقابل برداشت تھا۔ لہذا عامر چیمہ جیسے بہادر جری، بے خوف اور نڈر مسلمان نوجوان کو قانون و عدالت سے ماوراء رہتے ہوئے جرمن پولیس نے اپنی حراست میں سخت تشدد اور مہمیت کا نشانہ بنا کر شہید کر ڈالا

بنا کردن خوش رے بہ خاک و خون غلطیدن

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

ایک مبارک خواب

محترم جناب محمد یحییٰ علوی صاحب گورنمنٹ جامعہ اسکول فار بوائز راولپنڈی کے سابق استاذ ہیں اور اس اسکول میں عرصہ دراز تک عربی اردو اور اسلامیات کی تدریس کر چکے ہیں۔ موصوف عامر چیمہ شہید کے استاذ بھی رہے ہیں۔ عامر شہید کی شہادت کے بعد آپ نے ایک مبارک خواب دیکھا جو خود ان کی زبانی نذر قارئین ہے۔

الحمد للہ میرا معمول ہے کہ ہر شب جمعہ کو کم از کم ۵ سو مرتبہ درود شریف پڑھ کر سوتا ہوں۔ ۴ مئی کو نماز عشاء ادا کرنے کے بعد جب میں مسجد سے نکلا تو ایک دوست نے بتایا کہ پروفیسر نذیر چیمہ صاحب کا بیٹا عامر جو گستاخ رسول پر حملے کے جرم میں جرمی میں گرفتار تھا۔ شہید کر دیا گیا ہے۔ یہ خبر سن کر مجھے بہت صدمہ ہوا اور عامر کی یادیں دل میں بسائیں میں نے اپنا معمول پورا کیا اور سو گیا۔ صبح سے کچھ دیر پہلے میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بہت بڑے میدان میں بہت زیادہ قیمتی جگمگار ہے ہیں اور ہر طرف روشنی ہی روشنی پھیلی ہوئی ہے۔ اس روشنی کو دیکھ کر مجھے یہ خیال ہوا کہ یقیناً یہ روشنی دنیا کی روشنی نہیں ہے۔ اس دوران میں نے دیکھا کہ اس روشن میدان میں ایک طرف ایک بلند اسٹیج سجا ہوا ہے اور اس پر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حضرات خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم بھی موجود ہیں۔ اسی اثناء میں میدان کی دوسری طرف سے عامر شہید آتے ہیں اور تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف بڑھتے ہیں۔ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عامر کو اپنی طرف آتا دیکھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور آغوش مبارک وا کر کے عامر کو پکار ہوئے فرماتے ہیں۔

”مرحبا اے میرے بیٹے“
 ”بس اسی لمحے قریبی مسجد سے اذان فجر بلند ہوئی اور میری آنکھ کھل گئی۔“

آخری سہارا

اختر شیرانی اردو کے مشہور شاعر گزرے ہیں۔ لاہور کے عرب ہوٹل میں ایک دفعہ کیمونسٹ نوجوانوں نے جو بلا کے ذہین تھے، اختر شیرانی سے مختلف موضوعات پر بحث چھیڑ دی۔ اس وقت تک وہ دو بوتلیں چڑھا چکے تھے اور ہوش قائم نہ تھے۔ تمام بدن پر عرشہ طاری تھا حتیٰ کہ الفاظ بھی ٹوٹ ٹوٹ کر زبان سے نکل رہے تھے۔ ادھر ”انا کا شروع سے یہ حال تھا کہ اپنے سواء کسی کو نہیں مانتے تھے۔ شاعر تو شاذ ہی کسی کو مانتے تھے۔ ہم عصر شعراء میں جو واقعی شاعر تھا اسے بھی اپنے سے کمتر خیال کرتے تھے۔ کیمونسٹ نوجوان نے ”فیض“ کے بارے میں سوال کیا طرح دے گئے۔ ”جوش“ کے متعلق پوچھا کہ اوہ ناظم ہے۔ ”سردار جعفری“ کا نام لیا مسکرائے، ”فراق“ کا ذکر چھیڑا ”ہوں ہاں“ کر کے چپ ہو گئے۔ ”ساحر لدھیانوی کی بات کی، سامنے بیٹھا تھا، فرمایا مشق کرنے دو“ ظہیر کا شمیری“ کے بارے میں کہا نام سنا ہے احمد ندیم قاسمی؟ فرمایا میرا شاگرد ہے۔

نوجوان نے دیکھا کہ ترقی پسند تحریک ہی کے منکر ہیں تو بحث کا رخ ہی پھیر دیا۔ ”حضرت افلاک پیغمبر کے بارے میں کیا خیال ہے؟ آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں، نشہ میں چور تھے، زبان پر قانون نہیں تھا، لیکن چونک کر فرمایا..... کیا جکتے ہو؟ ادب و انشاء یا م شعری و شاعری کی بات کرو“ کسی نے فوراً ہی افلاطون کی طرف رخ موڑ دیا۔ ان کے

مکالمات کی بابت کیا خیال ہے؟ ارسطو اور سقراط کے بارے میں سوال کیا، مگر اس وقت وہ اپنے موڈ میں تھے۔ فرمایا..... اجی پوچھو یہ کہ ہم کون ہیں، یہ ارسطو افلاطون یا سقراط آج ہوتے تو ہمارے حلقے میں بیٹھتے ہمیں ان سے کیا کہ ان کے بارے میں رائے دیتے پھریں۔

اس لڑاکھڑائی ہوئی آواز سے فائدہ اٹھا کر ایک ظالم قسم کے کمیونسٹ نے سوال کیا ”آپ کا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں کیا خیال ہے؟“

یہ سنتے ہی جیسے وہ ہوش میں آگئے فوراً سنبھل کر بیٹھ گئے بلور کا گلاس اٹھا کر سوال

کرنے والے کے سر پر دے مارا اور گرج کر یوں بولے جیسے کوئی برق تڑپی ہو۔ ”بد

بخت ایک عاصی سے سوال کرتا ہے! ایک سیہ رو سے پوچھتا ہے ایک فاسق سے

کیا کہلوانا چاہتا ہے۔؟ تمام جسم کا نپ رہا تھا ایک کی رونا شروع ہو گئے، کھانسی بندھ

گئی..... ”ایسی حالت میں تم نے یہ نام کیوں لیا؟ تمہیں جرات کیسے ہوئی؟ بے ادب“ با

خدا دیوانہ باش و با محمد ہوشیار“ اس شریعہ سوال پر توبہ کرو تمہارا خبث باطن سمجھتا ہوں۔ خود

قہر و غضب کی تصویر ہو گئے۔ ادھر اس نوجوان کا حال یہ تھا کہ کارٹو بدن میں لہو نہیں۔ اس

نے بات کو موڑنا چاہا۔ مگر آخر کہاں سنتے تھے۔ اسے اٹھوا دیا۔ پھر خود اٹھ کر چلے گئے۔

تمام رات روتے رہے کہتے تھے ”یہ لوگ اتنے نڈر ہو گئے ہیں کہ آخری سہارا بھی ہم

سے چھین لینا چاہتے ہیں، میں گنہگار ضرور ہوں لیکن یہ مجھے کافر بنادینا چاہتے ہیں۔“

حاکم بدہن..... ڈنمارک اور ناروے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

شان اقدس میں گستاخی کے واقعات رونما ہونے کے بعد اب یہ حقیقت پایہ ثبوت کو

پہنچ چکی ہے کہ غیر مسلم تو میں تلوار کے بعد قلم کے ذریعے بھی اسلام کی خلاف ورزی کا

جنگ کا آغاز کر چکی ہیں۔ ان بدخواہوں کی پوری پوری کوشش اور خواہش ہے کہ وہ

مسلمانوں سے ان کی اعلیٰ اور حسین اقدار و روایات چھین لینے کے بعد اب ان سے ان

کا ”آخری سہارا“ حضور خاتم المرسلین سید الاولین والآخرین رحمۃ اللعالمین سرکارِ دو

عالم ہادی عالم فخر ملائک، جان کائنات، شاہ بطحا حضرت محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی چھین لیں۔

یہ سب بھیانک مناظر ایک طرف اور دوسری جانب غم والم کا یہ عالم کہ پوری دنیا میں مسلمانوں کی طرف سے اس ناپاک جسارت کے خلاف شدید احتجاج کے برعکس ہم..... میری مراد پوری پاکستانی قوم ہے۔ انتہائی مردہ دلی کا ثبوت دے رہے ہیں۔ خاص طور پر ارباب حکومت..... جس کے نشہ اقتدار نے انہیں اختر شیرانی کی مے سے زیادہ مست کر رکھا ہے۔

اے لوگو! خدارا..... ڈرو اس وقت سے..... جب تمہارا ”آخری سہارا“ بھی چھین لیا جائے۔

ہم فخر سادات پیر سید محمد محفوظ مشہدی، مناظر اسلام علامہ سید محمد عرفان مشہدی

ڈاکٹر مفتی سرفراز احمد نعیمی

سید مختار اشرف رضوی (حزب الاحناف)

اور تحریک تحفظ ناموس رسالت کے تمام اسیروں کو

ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں

منجانب: الشاہ پیر مولانا خادم حسین شرقی پوری البغدادی

خلیفہ مجاز بغداد شریف جامع مسجد نور شاہدرہ ٹاؤن لاہور

توہین رسالت کی سزا اور انسانی بنیادی حقوق

میاں خالد حبیب الہی ایڈووکیٹ

توہین رسالت کی سزا قتل (سزائے موت) بطور حد، قرآن مجید سے ثابت ہے، سورہ احزاب کی آیت نمبر ۵۷ اور ۶۱ بالکل واضح ہیں۔

ترجمہ: ”بے شک وہ لوگ جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں، اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ ایسے ملعون جہاں کہیں ملیں پکڑ کر گن گن کر قتل کئے جائیں۔“

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والا خواہ مسلمان ہو یا غیر مسلمان قرآن مجید کے مذکورہ احکامات کے مطابق حد کے طور پر واجب القتل ہے۔ اور کوئی بڑی سے بڑی عدالت، مقننہ یا سربراہ حکومت و مملکت ذرہ برابر بھی اس سزا میں تبدیلی یا تخفیف کا مجاز نہیں۔ لہذا کوئی کلمہ گو، شاتم رسول کی سزائے موت پر بحث نہیں کر سکتا۔ بعض لوگوں نے توہین رسالت کے مسئلہ کو انکار رسالت کے ساتھ منسلک کر کے معاملے کو الجھانے کی کوشش کی ہے۔ جب کہ یہ بات واضح ہے کہ دین کے معاملہ میں جبر نہیں ہے۔ دین اسلام ہرگز یہ اجازت نہیں دیتا کہ کسی فرد کو زبردستی اور اس کی منشاء کے خلاف اسلام قبول کرنے پر مجبور کیا جائے اور زبردستی اقرار رسالت کرایا جائے۔ رسالت کا اقرار کرے یا نہ کرے۔ لیکن دنیا کا کوئی قانون، کوئی آئین اور بنیادی حقوق کا کوئی چارٹر کسی فرد کو یہ حق نہیں دیتا کہ وہ رسالت کی توہین کرے، اور مذہبی معاملات میں دوسروں کی دل آزاری کرے۔

انسانی حقوق کے علمبردارو! اگر تم قرآن و سنت کے واضح احکامات پر انحصار کرنے سے باغی ہو تو کم از کم پاکستان کے موجودہ نافذ العمل آئین کو تو مانو! جس کے عطا کردہ بنیادی حقوق کی بنیاد پر تم بات کرتے ہو، آئیے! اس بات کا جائزہ لیں کہ ۱۹۷۳ کا آئین اس معاملہ میں ہم سے کیا تقاضا کرتا ہے، اسلامی جمہوریہ پاکستان

کے آئین کے درج ذیل آرٹیکلز ملاحظہ کیجئے۔

☆ آرٹیکل نمبر ۲: ”اسلام پاکستان کا مملکتی مذہب ہے“

☆ آرٹیکل نمبر ۲: الف: پیرا گراف نمبر ۴

”جمہوریت، حریت، مساوات، رواداری اور عدل عمرانی کے اصولوں کو اسلام

کی تشریح کے مطابق پورے طور پر ملحوظ رکھا جائے گا۔

☆ آرٹیکل نمبر ۲۰: (باب بنیادی حقوق)

”قانون امن عامہ اور اخلاق کے تابع (الف) ہر شہری کو اپنے مذہب کی پیروی

کرنے اور اس پر عمل کرنے اور اس کی تبلیغ کرنے کا حق ہوگا۔“

☆ آرٹیکل نمبر ۲۲: ”تمام موجودہ قوانین کو قرآن پاک اور سنت سے

منضبط اسلامی احکام کے مطابق بنایا جائے گا، جن کا اس حصہ میں بطور اسلامی احکام حوالہ دیا گیا ہے۔ اور ایسا کوئی قانون وضع نہیں کیا جائے گا جو مذکورہ احکام کے منافی ہو۔“

آئین کے آرٹیکل ۲ الف کے مطابق جمہوریت مساوات اور رواداری وغیرہ کا تصور وہ نہیں لیا جائے گا جو مغرب یا اشتراکی ممالک میں مروج ہے۔ پاکستان کا آئین مغرب کی مادر پدر آزادی کی اجازت نہیں دیتا۔ پاکستان کا موجودہ آئین حکومت اور ہر شہری کو پابند کرتا ہے۔ کہ جمہوریت، حریت، مساوات، رواداری اور عدل عمرانی کے اصولوں پر اسلام کی تشریحات کے مطابق عمل کیا جائے گا۔

☆ آرٹیکل ۲۰ جو کہ بنیادی حقوق کے باب کا حصہ ہے، اس میں ہر شہری کو خواہ وہ مسلم ہو یا غیر مسلم اپنے مذہب کی پیروی کرنے اس پر عمل کرنے اور اس کا پرچار کرنے کے لئے تین شرائط (۱) ملکی قانون (۲) امن عامہ (۳) اور اخلاقیات کے تابع کر دیا گیا ہے۔

آئین کے تحت عطا کردہ بنیادی حقوق کسی کو یہ حق نہیں دیتے کہ وہ مسلمانوں کی اکثریت کے ملک میں ایسی ہستی کی توہین کرے جن کی عزت و احترام اور عظمت و توقیر کرنا مسلمانوں کے ایمان کا حصہ ہے۔ آئین کے مطابق توہین رسالت کا مرتکب شخص نہ صرف ملکی قانون (295 سی تعزیرات پاکستان) کی خلاف ورزی اور امن عامہ سے کھیلنے کا مجرم قرار پائے گا بلکہ ایسا فرد مسلمانوں کی تہذیب و تمدن اور اخلاقیات

سے بغاوت کا بھی سزاوارٹھہرے گا۔ تو جن رسالت کے جرم کا ارتکاب دراصل کروڑوں مسلمانوں کے بنیادی حق کو مجروح کرنے کے متراف ہے۔ اس لئے کوئی شخص ملکی قانون، امن عامہ اور اخلاقیات کے استحقاق کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔

دفعہ 295 سی تعزیرات پاکستان پر ایک اعتراض یہ بھی کیا جاتا ہے کہ اس میں ملزم کی نیت کا ذکر نہیں ہے، جب کہ غیر ارادی اور نیت کے بغیر کئے گئے جرم پر عام قانون میں انتہائی سزا نہیں دی جاتی، اس ضمن میں قرآن مجید کی سورہ بقرہ کی آیت نمبر 104 ہماری راہنمائی کرتی ہے۔

ترجمہ: ”اے ایمان والو! راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو اور نظر نا اور پہلے ہی سے بغور سنو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔“

اس آیت مقدسہ میں اللہ تعالیٰ نے ایک اصول متعین فرما دیا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ایسا لفظ استعمال نہیں کیا جاسکتا جسے غلط معانی پہنائے جاسکیں۔ اس آیت کا شان نزول یوں ہے کہ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ سے کلام فرماتے اور صحابہ کو فرمان رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے کسی بات کی سمجھ نہ آتی تو صحابہ کرام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دوبارہ سننے کے لئے عرض کرتے۔ ”راعنا یا رسول اللہ (یا رسول اللہ ہمارے حال کی رعایت فرمائیے) یعنی دوبارہ ارشاد فرمائیے۔“

”راعنا“ کا لفظ بنفسہ گستاخانہ نہیں ہے، مگر کفار نے بد نیتی سے اسے غلط معنا میں استعمال کرنا شروع کر دیا، جس سے شان رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بے ادبی کا پہلو نکلتا تھا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حکماً مذکورہ آیت کریمہ کے ذریعہ راعنا کے لفظ کے استعمال پر پابندی عائد کر دی۔ جب کہ یہ بات مسلمہ ہے کہ لفظ ”راعنا“ صحابہ کرام بے ادبی اور گستاخی کے معنوں میں بولنے کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کی نیتوں کو اس ضمن میں مد نظر نہیں رکھا۔ لہذا مذکورہ حکم خداوندی کے بعد اگر کوئی شخص اپنی تمام تر محبتوں اور عقیدتوں کے ساتھ بھی رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے لفظ راعنا استعمال کرتا تو ایسی غیر ارادی اور بغیر نیت کے گستاخی، کفر قرار

پائی۔ نتیجتاً اصول متعین ہو گیا کہ اہانت رسول کے جرم میں نیت (Motive) کا لحاظ نہیں کیا جائے گا۔ لہذا رحمت للعالمین، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں اشارت یا کنایا یا بغیر ارادہ یا بغیر نیت، بالواسطہ یا بلا واسطہ معمولی سی گستاخی کا مرتکب فرد بطور حد واجب القتل ہے۔

توہین رسالت اور موجودہ قوانین

ہر ملک میں دو طرح کے قوانین ہوتے ہیں۔ ایک Substantive law یعنی مقاصد اور معاملات کا قانون، زیر بحث معاملہ تعزیرات پاکستان Pakistan panel code مجریہ 1860 اس قانون کے زمرے میں آتا ہے۔ جب کہ دوسرا قانون ضابطہ جاتی Procedure code کہلاتا ہے۔ ضابطہ فوجداری Crimninal producer code مجریہ 1989 اسی قانون کی ایک قسم ہے۔ تعزیرات پاکستان جرم کی نوعیت اور اس کی سزا بتاتا ہے۔ جب کہ ضابطہ فوجداری ہماری رہنمائی کرتا ہے کہ ملزم کے خلاص کس کے پاس شکایت لے کر جانا ہے؟ مقدمہ کس طرح درج ہوگا؟ تفتیش کس طرح ہوگی؟ مقدمے کی سماعت کوئی عدالت کرے گی؟ جرائم اپنی نوعیت کے لحاظ سے معمولی یا سنگین ہوتے ہیں؟ سنگین نوعیت کے جرائم قابل دست اندازی پولیس ہوتے۔ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۴ (الف) کے مطابق جرائم اور مقدمہ قابل دست اندازی سے مراد ایسا جرم اور مقدمہ ہے جس میں پولیس کو بلا وارنٹ گرفتاری کا اختیار حاصل ہو۔ جب کہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۴ (این) کے مطابق ناقابل دست اندازی جرم اور مقدمہ میں پولیس وارنٹ کے بغیر گرفتاری عمل میں نہیں لاسکتی۔ سنگین نوعیت کے جرائم میں قانون ملزم کو یہ موقع فراہم نہیں کرتا کہ پولیس مجسٹریٹ سے ملزم کی گرفتاری کے لئے وارنٹ حاصل کرنے چلی جائے اور ملزم آرام سے فرار ہو جائے، قانون کا منشا یہ ہے کہ سنگین نوعیت کے جرم کے ارتکاب کی صورت میں بلاتا خیر بغیر وارنٹ پولیس ملزم کو گرفتار کر لے۔ توہین رسالت کے جرم کو ناقابل دست اندازی بنانے کا مطلب یہ اقرار کرنا ہے کہ

توہین رسالت سنگین جرم نہیں ہے، جو کہ بجائے خود توہین رسالت کے مترادف ہے۔ قابل دست اندازی جرائم میں پولیس دفعہ 154 ضابطہ فوجداری کے تحت اور ناقابل دست اندازی جرائم میں دفعہ 155 ضابطہ فوجداری کے تحت کارروائی کرتی ہے۔ اب دونوں دفعات ملاحظہ کیجئے۔

☆ دفعہ 154 ”ارتکاب جرم قابل دست اندازی سے متعلق ہر ایسی اطلاع جو ایسی پولیس اسٹیشن کے افسرانچارج کو زبانی دی جائے، تو اس کو لازم ہے کہ وہ بقلام خود یا اپنی زیر ہدایت اسے ضبط تحریر میں لائے اور اسے اطلاع دہندہ کو پڑھ کر سنائے اور ایسی ہر اطلاع پر خواہ وہ تحریری طور دی گئی ہو یا حسب مذکورہ بالا ضبط تحریر میں لائی گئی ہو اطلاع دہندہ کے دستخط ہوں گے اور اس کا خلاصہ ایسی کتاب میں درج کیا جائے گا جو ایسا آفیسر اس طریقہ کے مطابق اپنے پاس رکھے گا جو صوبائی حکومت نے مقرر کیا ہو۔“ مذکورہ دفعہ کے تحت درج تحریر ایف آئی آر (پرچہ) کہلاتی ہے۔

☆ دفعہ 155 جب کسی پولیس اسٹیشن کے افسرانچارج کو ایسی اطلاع موصول ہو کہ اسٹیشن کی حدود میں کسی جرم ناقابل دست اندازی کا ارتکاب ہوا ہے، تو اس کو چاہیے کہ اس کتاب میں جو حسب مذکورہ اس غرض کے لئے رکھی جائے گی، اس کے خلاصے کا اندارج کرے اور اطلاع دہندہ کو مجسٹریٹ سے رجوع کرنے کی ہدایت کرے۔“

مذکورہ دونوں دفعات کا فرق صاف ظاہر ہے۔ دفعہ 154 ض ف کے تحت پرچہ درج ہوگا اور پولیس ملزم کو بلا وارنٹ گرفتار کر کے مقدمہ کی تفتیش کرے گی۔ جب کہ زیر دفعہ 155 ض ف پولیس ناقابل دست اندازی جرم میں از خود نہ ایف آئی آر درج کر سکتی ہے نہ ملزم کو گرفتار کر سکتی ہے۔ اور نہ ہی مقدمہ کی تفتیش کی مجاز ہے۔

حکومت دفعہ 295 سی تعزیرات پاکستان کے جرم کو ناقابل دست اندازی پولیس بنا کر دراصل غیر موثر کرنا چاہتی ہے۔ تاکہ نہ پولیس ملزم کو گرفتار کر سکے۔ نہ آئی ف آئی آر درج ہو اور نہ ہی مقدمہ کی تفتیش ہو سکے۔ اصول قانون کے مطابق بین الاقوامی طور پر یہ مسلمہ امر ہے کہ کوئی سنگین جرم ناقابل دست اندازی نہیں ہو سکتا۔ لیکن حکومت اصول قانون کو نظر انداز کرتے ہوئے توہین رسالت کے سنگین ترین جرم

کو محض غیر موثر کرنے کے لئے ناقابل دست اندازی بنانا چاہتی ہے۔

حکومت کا خیال ہے کہ توہین رسالت کے جرم کی اطلاع موصول ہونے کے بعد پولیس فوری ایف آئی آر درج نہ کرے، بلکہ پولیس اور مجسٹریٹ 24 گھنٹے کے اندر انکوائری کر کے ایف آئی آر درج کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ کریں۔ یہ تجویز دو پہلوؤں سے انتہائی نامعقول اور نقصان دہ ہے۔

1 ایف آئی آر درج نہ ہونے اور ملزم کی عدم گرفتاری کی صورت میں مشعل لوگ ملزم کو موقع پر ہی قتل کر دیں گے۔ اور ملزم کو صفائی کا موقع نہیں ملے گا۔
2- ایف آئی آر 24 گھنٹے کی تاخیر سے درج ہونے کی صورت میں اس کی قانونی حیثیت ختم ہو کر رہ جائے گی۔

ہماری عدالتیں ایف آئی آر تاخیر سے درج ہونے کی صورت میں ایف آئی آر پر اعتبار نہیں کرتیں۔ ایف آئی آر میں دو گھنٹے کی تاخیر بھی مقدمہ کی صحت کو مشکوک بنا دیتی ہے۔ اس لئے ایف آئی آر کے اندارج میں تاخیر دانستہ یا نادانستہ توہین رسالت کے ملزم کو فائدہ پہنچانے کی کوشش یا سازش ہے۔ مروجہ طریق کار میں مقدمہ کا فیصلہ ہر صورت میں مجاز عدالت کو کرنا ہوتا ہے۔ پولیس اگر اس نتیجے پر پہنچے کہ ملزم بے گناہ ہے تو بھی عدالت کی صوابدید ہے۔ کہ وہ ملزم کو پرچہ سے ڈسچارج کرے یا نہ کرے۔

جب کہ حکومت کی موجودہ تجویز کی صورت میں عدالت کا اختیار بھی پولیس کو مل جائے گا کہ وہ مقدمہ کے اندراج سے پہلے انکوائری کر کے کہہ دے کہ وقوعہ ہوا ہی نہیں۔ اس طرح نہ ایف آئی آر درج ہونے کی نوبت آئے گی اور نہ معاملہ عدالت تک جائے گا۔ انسانی حقوق کی تنظیموں اور بار ایسوسی ایشنوں کا ہمیشہ یہ مطالبہ رہا ہے کہ ایف آئی آر درج کرانے کا طریقہ سہل بنایا جائے اور پولیس کو اس امر کا پابند کیا جائے کہ کسی بھی جرم کی اطلاع موصول ہونے پر وہ فی الفور ایف آئی آر درج کرے اور ایف آئی آر کی نقل اطلاع دہندہ کو مہیا کرے۔ لیکن نہ جانے کیوں انسانی حقوق کے نام نہاد علمبردار توہین رسالت کے معاملے میں فوری ایف آئی آر درج کرنے پر معترض ہیں اور ان کے اس دوہرے معیار کا کیا جواز ہے۔

کریم آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بے حرمتی کی سزا

تحریر: پروفیسر حافظ فیض رسول

قریش کے بد معاشوں میں پانچ ایسے افراد تھے جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتے تو مذاق اڑایا کرتے تھے۔ جب ان کی شقاوت قلبی حد سے بڑھ گئی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی گرفت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ ۝ الَّذِينَ يَجْعَلُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ (سورۃ الحجر آیت نمبر ۹۵، ۹۶)

ترجمہ: ہم کافی ہیں آپ کو مذاق اڑانے والوں کے شر سے بچانے کے لئے، جو بناتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور خدا۔ سو یہ (حقیقت حال کو) ابھی جان لیں گے۔

ان آیات کے نزول کے بعد پانچوں افراد ایک دن رات میں ہلاک ہو گئے۔

ان میں ایک عاص بن وائل سہمی تھا اپنے بیٹے کے ساتھ سیر کرنے نکلا اور ایک درہ کوہ میں اترا جیسے ہی اس نے پاؤں زمین پر رکھا تو کہنے لگا مجھے کچھ کاٹ گیا ہے، ہر چند لوگوں نے ادھر ادھر دیکھا کوئی چیز نظر نہیں آئی۔ عاص کے پاؤں پر ورم ہو گیا، یہاں تک کہ اونٹ کی گردن کی مانند ہو گیا۔ اسی ورم کے سبب اس کا خاتمہ ہو گیا۔ دوسرا شخص حارث بن قیس سہمی تھا، اس نے نمکین مچھلی کھالی، اس کے سبب اسے سخت پیاس لگی، مسلسل پانی پیتا رہا، یہاں تک کہ اس کا پیٹ پھٹ گیا اور مر گیا مرتے وقت کہتا تھا کہ مجھے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رب نے مارا ہے۔ تیسرا شخص اسود بن المطلب بن الحارث تھا وہ اپنے غلام کے ساتھ نکلا، ایک درخت کی جڑ میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور اس کے سر کو درخت پر مارنے لگے وہ اپنے غلام سے فریاد کرنے لگا، غلام نے کہا مجھے تو کوئی نظر نہیں آتا آپ ایسے ہی کر رہے ہیں پس وہ وہی مر گیا۔ چوتھا ولید بن مغیرہ تھا وہ بنی خزاعہ میں سے ایک تیر تراش کی دکان سے گزرا ایک

پیکان اس کی چادر کے دامن میں چٹ گیا وہ چادر کا دامن اپنے کندھے پر ڈالنے لگا تو پیکان سے اس کی رگھفت اندام کٹ گئی خون بند نہ ہوا یہاں تک کہ وہ مر گیا۔ پانچواں شخص اسود بن یغوث تھا وہ اپنے گھر سے نکلا، اسے لو لگی جش کی طرح سیاہ ہو گیا جب وہ گھر آیا تو گھر والوں نے اسے نہ پہچانا بالآخر اسی لو کے اثر سے مر گیا۔

ابو جہل کا انجام

حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک روز مقام ابراہیم پر نماز ادا کر رہے تھے کہ وہاں سے ابو جہل کا گذر ہوا، گستاخانہ لہجے میں کہنے لگا کہ کیا میں نے تمہیں نماز پڑھنے سے روکا نہیں۔ تم پھر وہی کام کر رہے ہو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے بڑا کروا کیلا جواب دیا۔

ابو جہل بولا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو مجھے کیونکر دھمکی دے سکتا ہے اعوان انصار کے جتنے افراد میرے پاس ہیں اتنی جمعیت بطحا کی ساری وادی میں کسی اور رئیس کے پاس نہیں میری آواز پر ایک جم غفیر اکٹھا ہو جائے گا کہ ساری وادی میں تل دھرنے کو جگہ نہ رہے گی اس وقت جبریل امین یہ آیات لے کر نازل ہوئے۔

كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ۝ النَّاصِيَةِ كَمَا ذُكِّرْتُمْ
خبردار اگر وہ (اپنی روش سے باز نہ آئے) تو ہم ضرور اسے گھٹیشیں گے اس کی پیشانی کے بالوں سے وہ پیشانی جو جھوٹی (اور) خطا کار ہے۔

رب العزت نے اس آیت میں یہ پیشین گوئی فرمائی کہ ابو جہل ذلیل موت مرے گا۔ اس کو گھسیٹ کر لائیں گے۔ یہ پیشین گوئی جنگ بدر کے دن پوری ہوئی۔ چنانچہ اس دن جب یہ لعین مر رہا تھا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو دبے پتلے تھے۔ ابو جہل کے سینے پر چڑھ کر بیٹھے اور اس کا سر کاٹ دیا۔ کنزوری کے سبب ابو جہل کے سر کو اٹھا تو نہ سکا البتہ اس کے کان میں سوراخ کر کے اس میں رسی ڈال کر گھسیٹے ہوئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لائے۔

ابولہب کی گرفت

ابولہب نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں گستاخی کی۔ اللہ تعالیٰ کو اس گستاخ کی گستاخی اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں سخت ناگواری گزری اور انتہائی غضب و ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔

”تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ“

ترجمہ: ٹوٹ جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ و برباد ہو گیا (سورہ لہب آیت ۱) اس ارشاد باری تعالیٰ کے پورے ہونے میں زیادہ دیر نہ لگی۔ بزدلی کے باعث بدر کی جنگ میں یہ شریک نہ ہوا۔ بدر کی عبرت ناک شکست کے بعد ایک ہی ہفتہ گزرا تھا کہ اس کے جسم پر ایک زہریلا چھالانموذار ہوا، جو چند دنوں میں اس کے سارے جسم پر پھیل گیا۔ اس کے جسم سے بدبودار پیپ بہنے لگی، جسم کا گوشت گل گل کر گرنے لگا۔ بیٹوں نے یہ محسوس کیا کہ اس کو متعدی بیماری لگ گئی ہے تو انہوں نے اسے گھر سے نکال دیا۔ تڑپ تڑپ کر ابولہب نے جان دے دی۔ بدبودار نعش کے کوئی قریب نہیں جاتا تھا۔ تین دن تک اس کی لاش پڑی رہی جب اس کے تعفن اور بدبو سے لوگ تنگ آ گئے اور بیٹوں کو لعنت و ملامت کی انہوں نے چند حبشی غلاموں کو اس کی لاش ٹھکانے لگانے پر مقرر کیا، انہوں نے ایک گڑھا کھودا اور لکڑیوں سے اس کی لاش دھکیل کر اس گڑھے میں پھینک دی۔ اور اوپر سے مٹی ڈال دی۔

ابولہب کی بیوی اردہ جو کہ ابوسفیان کی بہن تھی، اسکی کنیت ام جمیل تھی اور یہ بھیجی تھی۔ کریم آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عداوت اس کے دل میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اس بد بخت کا یہ مشغلہ تھا کہ دن وقت جنگل میں نکل جاتی، خاردار لکڑیاں چنتی رہتی اور گٹھیا باندھ کر اٹھالاتی اور رات کے وقت اس راستے میں ان کانٹوں کو بچھا دیتی، جو حرم پاک تک کریم آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا راستہ تھا جب سورہ لہب نازل ہوئی تو آگ بگولہ ہو گئی، اپنی مٹھیوں میں سنگ ریزے بھر کر آپ کی تلاش میں نکلی کہ جہاں

میں گے ان پتھروں سے حملہ کروں گی۔

کریم آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کعبہ کے پاس بیٹھے تھے، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر خدمت تھے اس کو آتے ہوئے دیکھا تو عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ام جمیل آرہی ہے۔ ضرور یہ کوئی خباثت کرے گی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ مجھے دیکھ نہیں سکے گی، چنانچہ ایسا ہی ہوا وہ قریب آ کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ دیکھ سکی بڑبڑاتے ہوئے واپس چلی گئی۔

ارشاد خداوندی ہے:

”سَيَصْلِي نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝ وَامْرَأَتُهُ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝ فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِّن مَّسَدٍ“

عنقریب وہ جھوٹکا جائے گا شعلوں والی آگ میں اور اس کی جو رو بھی، بد بخت ایندھن اٹھانے والی اس کے گلے میں مونج کی رسی ہوگی۔ (سورہ لہب آیت ۳، ۴، ۵) ام جمیل کہتی تھی۔ لات و عزا کی قسم میں موتیوں کے اس بیش قیمت ہار کو فروخت کر کے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی عداوت میں خرچ کروں گی۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اسی اکڑی ہوئی گردن میں جس میں آج بڑا قیمتی ہار ہے ہم مونج کی رسی ڈال کر اسے جہنم میں گھسیٹیں گے جو ستر گز لمبی ہوگی۔ بعض روایات میں یہ بھی آیا ہے کہ وہ حسب معمول خاوار لکڑیوں کا گٹھا سر پر اٹھائے ہوئے آرہی تھی، وہ گٹھا مونج کی رسی میں بندھا ہوا تھا، وہ ایک پتھر پر آرام کرنے کے لئے بیٹھ گئی۔ وہ گٹھا پیچھے ہٹ گیا، اور رسی اس کے گلے میں حائل ہو گئی، جس سے اس کا دم گھٹ گیا اور وہ مر گئی۔

وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا
ہے خلیل اللہ کو حاجب رسول اللہ کی

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ختم نبوت (کتاب و سنت کی روشنی میں)

قاری محمد افضل باجوہ

”میلاد“ کا معنا ہے پیدائش، پیدا ہونے کا زمانہ، پیدائش کا وقت۔

الْمَوْلِدُ: پیدائش کی جگہ یا وقت الْمِيلَادُ: پیدائش کا وقت۔ الْمَوْلِدَةُ: دائی الْمَوْلُودُ: چھوٹا بچہ۔ (کتاب اللغات)

”میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مراد ہے

خلقت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عالم عدم سے عالم وجود میں منتقل ہونے کا ذکر اور ولادت باسعادت (یعنی ظہور قدسی کی برکتوں) کا ذکر اور بعثت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر انور کرنا۔

ذیل میں قرآن حکیم اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں خاتم النبیین شفیع المذنبین علیہ التحیۃ والتسلیم کے میلاد شریف اور ختم نبوت کے دلائل پیش کرتے ہیں۔ (یعنی وہ آیات اور احادیث جن میں میلاد اور ختم نبوت دونوں کا ذکر)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ ۚ قَالَ ۚ أَأَقْرَضْتُمْ وَآخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَلِكُمْ إِصْرِي ۚ قَالُوا أَقْرَضْنَا ۚ قَالَ فَاشْهَدُوا ۚ أَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ (آل عمران ۸۱)

اور یاد کرو جب لیا اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے پختہ وعدہ کہ قسم ہے تمہیں اس کی جو دوں میں تم کو کتاب اور حکمت سے، پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول جو تصدیق کرنے والا ہو ان (کتابوں) کی جو تمہارے پاس ہیں تو تم ضرور با ضرور ایمان لانا اس پر اور ضرور ضرور مدد کرنا اس کی (اس کے بعد) فرمایا کیا تم نے اقرار کر

درخواست کروں گا تو وہ تمہیں دوسرا مدگار بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے۔
(انجیل یوحنا باب ۱۴ آیت ۱۶-۱۷)

۲۔ لیکن جب وہ مدگار آئیگا جس کو میں تمہارے پاس باپ کی طرف سے بھیجوں گا یعنی سچائی کا روح جو باپ سے صادر ہوتا ہے تو وہ میری گواہی دے گا اور تم بھی گواہ ہو کیونکہ شروع سے میرے ساتھ ہو (یوحنا باب ۱۵ آیت ۲۶-۲۷)

۳۔ مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنا ہیں مگر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن جب وہ اپنی سچائی کا روح آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھ سنے گا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا (یوحنا باب ۱۶ آیت ۱۳-۱۴)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مذکورہ بیانات میں سے اول دوم میں اور باپ سے درخواست کرو گا تو وہ تمہیں دوسرا مدگار بخشے گا۔ لیکن جب وہ مدگار آئے گا۔ ایسے جملوں میں ”میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم“ کی واضح دلیل موجود ہے۔

جب کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے گا، اس فرمان میں ختم نبوت کی روشن دلیل ہے۔ بر بناس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انتہائی مقرب ساتھی تھا۔

بر بناس نے اپنے رسول کی تعلیمات کو بلا کم و کاست بیان کیا۔ جن میں سے ذیل میں بطور نمونہ چند حوالہ جات (جن میں حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے میلاد اور ختم نبوت کا بیان ہے۔ درج ہے۔

But after me shal come the spendour of all the Prophet and Holly ones and shal shed light upon the darkness of all that the prophets have said because He is the Messenger of God "

”لیکن میرے بعد وہ ہستی تشریف لائے گی جو تمام نبیوں اور نفوس قدس قدسیہ کے لئے آب و تاب ہے اور پہلے انبیاء نے جو باتیں کی ہیں ان پر روشنی ڈالے گی کیونکہ وہ اللہ کا رسول ہے۔“ (انجیل بر بناس باب ۷ ص ۱۸)

For i am not Worth to Encloose the tise of the hosen or the latchets of the shoes of the Messenger of the God whom ye call " Messia" who was made before me and shall come after me and shall bring the words of truth, so that his Faith shall have no end

یعنی جس ہستی کی آمد کا تم ذکر کر رہے ہو میں تو اللہ کے اس رسول کی جوتیوں کے تسمنے کھولنے کے لائق بھی نہیں جس کو تم مسیحا کہتے ہو۔ اس کی تخلیق مجھ سے پہلے ہوئی اور تشریف میرے بعد لے آئے گا۔ وہ سچائی کے الفاظ لائے گا اور اس کے دین کی کوئی انتہا نہ ہوگی (انجیل بریناس باب ۳۲ ص ۵۵)

I am indeed sent to the house of israel as Prophet of salvation , but after me shall come the Massia sent of God to all the world for whom god hath made the world and then through all the world will God be worshipped and mercy receieved (the go spel of barnabas page:no104, babe:no82)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ” بیشک میں تو فقط بنی اسرائیل کے گھرانے کی نجات کے لئے نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں، لیکن میرے بعد مسیحا تشریف لائے گا جسے اللہ تعالیٰ سارے جہان کے لئے مبعوث فرمائے گا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ساری کائنات تخلیق کی ہے اور اسی کی کوششوں کے باعث ساری دنیا میں اللہ تعالیٰ کی پرستش کی جائے گی اور اس کی رحمت نصیب ہوگی۔ (انجیل بریناس باب ۸۲ ص ۱۰۴)

The priest and Answered " After the coming of the messenger of God shall other Prophet come ?
jesus answerd ; There shall not come . After him true Prophet sents by God, But there shall come a great number of false Prophet , whereat i sorrow.

For i am not Worth to Encloose the tise of the hosen or the latchets of the shoes of the Messenger of the God whom ye call " Messia" who was made before me and shall come after me and shall bring the words of truth, so that his Faith shall have no end

یعنی جس ہستی کی آمد کا تم ذکر کر رہے ہو میں تو اللہ کے اس رسول کی جوتیوں کے تسمنے کھولنے کے لائق بھی نہیں جس کو تم مسیحا کہتے ہو۔ اس کی تخلیق مجھ سے پہلے ہوئی اور تشریف میرے بعد لے آئے گا۔ وہ سچائی کے الفاظ لائے گا اور اس کے دین کی کوئی انتہاء نہ ہوگی (انجیل بر بناس باب ۴۲ ص ۵۵)

I am indeed sent to the house of israel as Prophet of salvatation , but after me shall come the Massia sent of God to all the world for whom god hath made the world and then through all the world will God be worshipped and mercy receieved (the go spel of barnabas page:no104, babe:no82)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ” بیشک میں تو فقط بنی اسرائیل کے گھرانے کی نجات کے لئے نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں، لیکن میرے بعد مسیحا تشریف لائے گا جسے اللہ تعالیٰ سارے جہان کے لئے مبعوث فرمائے گا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ساری کائنات تخلیق کی ہے اور اسی کی کوششوں کے باعث ساری دنیا میں اللہ تعالیٰ کی پرستش کی جائے گی اور اس کی رحمت نصیب ہوگی۔ (انجیل بر بناس باب ۸۲ ص ۱۰۴)

The priest and Answered " After the coming of the messenger of God shall other Prophet come ?
jesus answerd ; There shall not come . After him true Prophet sents by God, But there shall come a great number of false Prophet , whereat i sorrow,

for satan shall raise them up (the Gospell of Barnabas page no-123

اس کے بعد پادری نے ایک اور سوال پوچھا کہ کیا اس رسول کی آمد کے بعد اور نبی بھی آئیں گے؟

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جواباً ارشاد فرمایا۔
یعنی آپ کے بعد اللہ کا بھیجا ہوا کوئی سچا نبی نہیں آئے گا البتہ کثرت سے جھوٹے نبی آئیں گے جنہیں شیطان کھڑا کرے گا۔

Then said the friest how shall the Messiah be called , and what sign shal reveal his coming?

اس کے بعد پادری نے دوسرا سوال کیا اس مسیحا کا نام کیا ہوگا اور کن علامات سے اس کی آمد کا پتہ چلے گا۔

Jesus answered:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جواباً ارشاد فرمایا۔

The name of the Messiah is admir able for God himself gave him the name when had created his soul and placed it in a celestial splendour god said : wait Muhmmad for thy sake i will to creat paradise The world and a great multitude of creatures

I shall send thee into thd world i shall send thee asmy Messenger of salvation and thy word shall be true in so mucht that heaven and earth shall fail , but thy faith shall never fair.

Muhmmad is his blessed name

مسیحا کا نام قابل تعریف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب ان کی روح مبارک کو پیدا فرمایا اور آسمانی آب و تاب میں رکھا تو خود ان کا نام رکھا۔ اللہ نے فرمایا ”اے محمد صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم انتظار کرو۔ میں نے تری خاطر جنت کو پیدا کیا ہے ساری دنیا کو پیدا کیا ہے اور بیشمار مخلوقات کو پیدا کیا ہے جب میں تجھے دنیا میں بھیجوں گا تو تمہیں نجات دہندہ رسول بنا کر بھیجوں گا۔ تیری بات سچی ہوگی۔ آسمان اور زمین فنا ہو سکتے ہیں لیکن تیرا دین کبھی فنا نہیں ہو سکتا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کا بابرکت نام ہے۔

Then the crowd lifted up their voices, saying

تب تمام سامعین نے یہ سن کر یہ کہتے ہوئے فریاد کرنا شروع کی

O God, send us the Messenger

اے خدا! اپنے رسول کو ہماری طرف بھیج۔

O Muhammad, come quickly for the salvation of the world

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا کی نجات کے لئے جلدی تشریف لائیے۔

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ (آل عمران ۱۲۴)

بیشک اللہ تعالیٰ نے بہت بڑا احسان فرمایا مسلمانوں پر کہ ان میں انہی میں سے رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیات مبارکہ تلاوت فرماتا ہے اور انہیں پاک فرماتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے اور بیشک وہ اس سے پہلے صریح گمراہی میں تھے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَأَنزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا (النساء ۱۷۴)

اے لوگو! بیشک تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف واضح دلیل آئی اور ہم نے تمہاری طرف روشن کرنے والا نور اتارا۔

اس آیت میں میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ختم نبوت کے ثبوت کے لئے مفتی محمد شفیع (دیوبندی) تلمیذ مولانا محمد انور شاہ کشمیری کا اقتباس ذیل میں من و

عن درج کیا جاتا ہے۔

یہ آیت بھی دو وجہ سے ختم نبوت کی واضح دلیل ہے۔

اول اس لئے کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عموم بعثت کو ثابت کرتی ہے اور قیامت تک تمام دنیا میں پیدا ہونے والی نسلوں کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان کو فرض کرتی ہے، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت کی نبوت کا آفتاب قیامت تک اسی طرح چمکتا رہے گا جس کے سامنے کسی کو کب نبوت کے چمکنے کی ضرورت نہ تھی۔ یہ عادت ممکن ہے۔

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ ۝ يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ وَيَهْدِيهِمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ (المائدہ ۱۶)

تحقیق اللہ کی طرف سے تمہارے پاس ایک نور آیا (نور رسالت) اور ہدایت والی کتاب جن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ ہدایت دیتا ہے۔ ان لوگوں کو جو اس کی رضا کے طالب ہیں یہ سلامتی کا راستہ ہے اور یہ انہیں اندھیروں سے روشنی کی طرف لے جاتا ہے اپنے حکم سے اور انہیں سیدھی راہ پر گامزن کرتا ہے۔

مفتی صاحب مذکور نے مندرجہ بالا آیت کو ختم نبوت حصہ اول ۱۲۲ پر بطور دلیل ختم نبوت نقل کیا ہے جب کہ حقیقت یہ ہے کہ اسی آیت کے یہ الفاظ ”قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ“ حضور آخر الزماں خاتم النبیین کے میلاد شریف کی واضح دلیل ہے۔ ”قَدْ“ تحقیق ”جاء“ آیا ”کم تمہارے پاس“ مفتی صاحب مذکور نے

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (البقرة: ۱۲۹)

اے ہمارے رب مبعوث فرما ان میں ایک رسول انہی میں سے جو جوان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور کتاب و حکمت کی تعلیم فرمائے اور ان کے نفس کا تزکیہ فرمائے بے شک تو ہی غالب حکمت والا ہے۔

مختصر خط ناموس رسالت میں مثالی کردار ادا کرنے پر بزرگان اہل سنت

سخ الاسلام امام شاہ احمد نورانی، مجاہد ملت مولانا عبدالستار نیازی
پاسبان مسلک اہل سنت حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق رضوی

ڈاکٹر سرفراز نعیمی انجینئر سلیم اللہ خاں

فخر سادات پیر سید محمد محفوظ مشہدی

دو دیگر اسیران ناموس رسالت کو سلام عقیدت پیش کرتے ہیں

منجانب: WWW.NAFSEISLAM.COM

محمد منیر نورانی، محمد شبیر نورانی، محمد نصیر نورانی

بسم اللہ مارکیٹ مین بازار شیخوپورہ

056-3783525

دعوت فکر

مولانا سید زمان علی جعفری قادری

عزیزان محترم! اغیار کی سازشوں نے مسلمانوں میں الیکٹرانک میڈیا، انٹرنیٹ، کیبل اور موبائل کے بیجا اور غلط استعمال اور ہر بچہ سے لیکر پختہ عمر تک کے افراد مرد و عورت تک ان تمام ذرائع کی غیر ضروری آسان فراہمی نے ہمیں اخلاقی، مذہبی اور سماجی اقدار کو اس اقدار کو اس سطح پر پہنچا دیا ہے کہ جہاں سے واپس پلٹنا ایسا ہی مشکل ہے جسے ”ایڈز“ کے مریض کو اس سے پہنچا۔ مغربی اور غیر مسلم اقوام نے مسلمانوں کو سامانِ قیش اور جنسی تفریحی معاملات میں پھنسا کر یہ جان لیا ہے کہ اب ان کا اخلاقی دیوالیہ ہو چکا ہے اب یہ ہم سے ٹکر لینے کے قابل نہیں ہیں۔ ہندوستان کی سیاسی جماعت کانگریس کی لیڈر سونیا گاندھی نے بھی آج سے کئی برس قبل یہ کہہ کر مسلمان پاک و طن کے ایمانی جذبات کو چیلنج کیا تھا کہ ”ہم کو اب ان سے جنگ کا کوئی خطرہ نہیں، یہ بازو اب ہم سے لڑنے کے قابل نہیں اس لئے کہ ہماری ثقافت ان کے ہر گھر میں پہنچ چکی ہے گویا کہ اب ان کے ہاتھوں میں قلم اور تلووار کے بجائے ہمارے قلمی پیرو اور ہیروؤن کی تصاویر اور قلمیں ہوتی ہیں“

آہ! مسلمانو خدا کے لئے ان توہین آمیز الفاظ کی حقیقت پر تھوڑی دیر کے لئے غور کرو۔ کیا یہی وجہ تو نہیں کہ جس کی بناء پر ہمارا دامن یہ سمجھ بیٹھا ہے کہ اب کچھ بھی کہہ لیا جائے جس طرح بھی مسلمانوں کا مذہبی ثقافتی، معاشرتی اور سماجی استیصال کیا جائے۔ یہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اور شاید اسی لئے تکبر اور غرور اور تعصب کے نشے میں ”آزادی اظہار رائے“ کی آڑ لے کر نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جناب میں وہ اس بدترین گستاخی کا ارتکاب کر بیٹھے۔

مگر اپنی تعلیمی دفاعی، معاشی اور سیاسی برتری کے زعم، اپنے ریڈارز، جدید ترین انٹیلی جنس، منوں مٹی کے نیچے قدرت کی کرشمہ سازی سے حیات سے آگاہ کر دینے والے نہایت حساس ڈیٹیکٹو آلات، جسم کے اندر داخل ہو کر گوشِ حیات کے ہر ہر جز کو

اپنی شعاعی نگاہوں سے کھنگال دینے والی مشینوں، مسلمانوں کی معاشی، سیاسی، دفاعی اور فکری محتاجی کو موثر بنانے پر معمور چالاک و عیار ترین اذہان پر مشتمل تھنک ٹینکس، غاروں میں پوشیدہ حیات انسانی کو ہزار فٹ کی بلندی سے ڈیٹیکٹ کر لینے والے بغیر پائلٹ جاسوس طیاروں اور دنیا کے ہر گوشہ سے انچ انچ خطہ زمین کی خبریں چشم زدن میں اپنے آقاؤں تک پہنچانے والے خلائی سیٹلائٹس کے باوجود یہ عیار اقوام شاید آج تک کوئی ایسا پیرامیٹر آلہ، سینسر ڈیٹیکٹر، مشین، امز کرافٹ، سیٹلائٹ یا تھنک ٹینک ایجاد نہ کر سکے کہ جس کے ذریعہ وہ ایک مسلمان کو اپنے آقا و مولیٰ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے اندازہ محبت، والہانہ عشق اور اس کے ناموس کی خاطر اپنی جان لٹانے کے جذبات کی حدت کو ناپ سکے۔ یہ سچ ہے کہ تعلیم ٹیکنالوجی، سیاست اور دفاعی میدان میں اغیار اپنی برتری منوا چکے ہیں اور مسلمان شاید 25 سال بعد ان کی برابری کا دعویٰ نہ کر سکیں مگر جہاں بات ایمان اور عقیدے بالخصوص جان ایمان محبوب کائنات دو عالم کے نام نامی کی عزت و عظمت پر فدا ہونے کی ہو تو یہ سب کچھ ایک طرف ہے اور تقاضا محبت ایمان ایک طرف.....

عزیزان محترم! ہمارے ذہنوں میں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ ہمارے محض احتجاجی نعروں، مظاہروں، ریلیوں، جلسوں جلوسوں اور تقاریر سے ان گستاخانہ رسول کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ اور کیا ان سے آئندہ کسی حرکت کی توقع نہیں اور کیا ہمارے اس احتجاج سے وہ خوف زدہ ہو جائیں گے تو جناب والا! مسلمان اول تو ایمان کے معاملہ میں اپنے فرائض پر توجہ کرتا ہے نتائج پر نہیں۔ دوم یہ کہ حدیث پاک میں ایمان کے جو تین درجے بیان کئے گئے ہیں۔ ”اول برائی کو ہاتھ یعنی طاقت سے روکنا، دوم برائی کو زبان سے روکنا، اور سوم درجہ برائی کو دل میں برا جاننا (اگرچہ یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے) کے تقاضوں کے مطابق برائی کے خلاف ہر ممکن طریقے سے مدافعت کرنا چاہیے کم از کم اپنے ایمان کا اظہار کسی ایک درجے کے مطابق تو ہو ورنہ تو ہمیں اندازہ لگایا جائیے کہ کس درجہ میں ہیں اور کیا مومن کہلانے کے لائق بھی ہیں؟ کیا ہمارے والدین کو کوئی گالی دے تو ہم اس سے خوش اخلاقی سے پیش آئیں گے؟

نہیں ہرگز نہیں اس وقت تو کسی کا مشورہ بھی اسے ملزم کا ہمدرد بنا دیے گا۔ تو جس ہستی
ذیشان علیہ السلام کی ذات جو وجہ وجود کائنات ہے جس کے کلمے کی برکت سے ہم
والدین کو والدین کا مقام دیتے ہیں کیا ان کی عزت باپ، ماں، بھائی، بہن اولاد،
دوست، اقارب، بیوی سے بڑھ کر ہونی چاہیے؟ اور کیا یہ انصاف ہے کہ احتجاج
کرنے والے بد اخلاق ٹھہری اور گستاخی کرنے والے آزادی اظہار رائے کے
علمبردار ہونے کی وجہ سے تہذیب و اخلاق کے حامل قرار پائیں؟

اے سچے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سچے عاشقو! ہم سے سرکار علیہ السلام کی
محبت تقاضا کر رہی ہے۔ سلطان ٹیپو کا فرمان ہے کہ ”گیڈر کی سوسالہ زندگی شیر کی ایک
دن کی زندگی سے بہتر ہے“ بے عزتی کی زندگی گزارنے سے بہتر ہے ہم اپنے آقا
مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت و ناموس کے لئے جو ممکن ہو سکے طریقہ اختیار
کریں۔ یاد رکھیں کہ قدرت نے شاید یہ ہمیں موقع عنایت فرمایا ہے کہ ہم کم از کم اپنا
روحانی رشتہ مسجد سے استوار کریں اپنے رب کو گزرگزار کر پکاریں۔ اپنی بے عملی اور بد
کاریوں پر اجتماع تو بہ کریں۔ اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کریں۔ اپنی زبان اور ہاتھ سے
اپنے پڑوسی اور اپنے مسلمان بھائی کو تکلیف نہ پہنچائیں۔ قرآن سے اپنا رشتہ جوڑیں۔
علمائے حق کی صحبت اختیار کریں۔ وہ تمام اچھی باتیں اور اخلاق جو مسلمانوں کا ورثہ
ہے اور جس پر اغیار عمل کر کے آج دنیاوی طور پر میدان میں آگے ہیں۔ انہیں بھی ہم
سیکھیں اور اپنے دست نگر کو بھی سکھائیں۔ جاگیے اور دوسروں کو بھی جگائیے آئیے ہم
اپنے رب کریم جل جلالہ کی بارگاہ میں استغاثہ پیش کریں اے ہمارے رب عزوجل۔

خوار ہیں بدکار ہیں ڈوبے ہوئے ذلت میں ہیں

کچھ بھی ہیں مولا ترے محبوب کی امت میں ہیں

مولیٰ تجھے تیری عزت و جلال کا واسطہ اپنے حبیب علیہ السلام کے غلامی کے
دعویدار ہم کمزور مسلمانوں کو ایمانی جذبہ اور عمل نیک کی توفیق عطا فرما اور سرکار علیہ
السلام کے ناموس پر اپنی جان قربان کرنے کی توفیق عطا فرماتا کہ ہم اپنے دعوئے

غلامی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سچے ثابت ہوں اور اپنی جان قربان کر کے اپنے آقا کی بارگاہ میں سرخروئی حاصل کر سکیں۔ مولیٰ! تو ہمیں غازی علم دین جیسا جذبہ عطا فرما۔ امین بجاہ سید المرسلین علیہ الفضل الصلوٰۃ والتسلیم

عزیزان محترم! حضرت یوسف علیہ السلام کے خریداروں میں جس طرح ایک غریب بڑھیا کا نام ہمیشہ شامل کیا جاتا رہے گا۔ کاش کہ ہماری ذرہ سی کوشش تھوڑی سی محنت، زبان ہلانے اور نعرے لگانے کو ایسی قبولیت مل جائے کہ ہمارا نام بھی آقا علیہ السلام کے ادنا غلاموں میں شمار ہو، کرم بالائے کرم اگر جان کا سودا ہو جائے اور ہماری قربانی آقا علیہ السلام کی بارگاہ میں قبول ہو جائے تو یقیناً ہم بھی کہہ سکیں گے

جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

فخر سادات حضرت پیر سید محفوظ مشہدی

علامہ پیر سید محمد عرفان شاہ مشہدی
علامہ حافظ خادم حسین رضوی

اور ناموس رسالت کے تمام اسیروں کو

سلام عقیدت

پیر سید مفتی منزل حسین شاہ نقشبندی بغدادی

خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ علی پور شریف و بغداد شریف

مہتمم: جامعہ حسینیہ سبزہ زار سید پور ملتان روڈ لاہور

ناموس رسالت قرآن کی نظر میں

علامہ قاری محمد یونس مدنی واپڈاٹاؤن لاہور

قرآن حکیم کے تیسویں پارے سورہ کوثر میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا ارشاد ہے۔

إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ

ترجمہ: بے شک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دشمن ہی بے نام و نشان ہوگا۔

یہ بات اظہر من الشمس ہے اور ایک مسلمہ حقیقت ہے اور اس بات پر تاریخ انسانی گواہ ہے کہ جب بھی کسی انہی شیطان نے رسول گرامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں نازیبا الفاظ استعمال کئے ہیں تو وہ صفحہ ہستی سے مٹ گیا یا کسی بد بخت ازلی وابدی نے رسول گرامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں کسی طرح بھی بے ادبی کی تو دنیا میں ذلت اور لعنت کا طوق اس کے گلے میں پڑا اور قیامت کے روز وہ دوزخ کا ایندھن بنے گا اور دنیا میں اس کا نام ایک گالی بن کے رہ گیا۔

بلکہ نواسہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جگر گوشہ بتول رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت امام حسین عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی رضا کی خاطر اور دین اسلام کی سربلندی اور زندگی کی خاطر یزیدوں سے حق کی جنگ لڑ رہے تھے۔ جتنے یزیدی حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف برسر پیکار تھے، ان کا نام بھی صفحہ ہستی سے مٹ گیا۔

یزید پلید، شمر لعین، ابن زیادہ خبیث، خولی، ابن سعد، الغرض تمام یزیدی ذلت کی موت مر گئے اور آج عالم میں ان کے نام گالی تصور کئے جاتے ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے فرمان کے مطابق: إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ کی عملی تفسیر ہمیں نظر آ رہی ہے کہ گستاخان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مثلاً ابو جہل، ابولہب، ولید بن مغیرہ، عقبہ، شیبہ، عقبہ بن ابی معیط، امیہ بن خلف، عاص بن وائل کا نام و نشان مٹ گیا اور یہ

تمام بد بخت ذلت و رسوائی کی موت مر گئے ہیں۔

آئیے ہم قرآن حکیم سے گستاخان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذلت کا جائزہ لیتے ہیں۔

قرآن حکیم کے ۲۹ ویں، پارے سورۃ قلم میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ولید بن مغیرہ کے عیوب بیان کئے ہیں۔

باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اسے بہت مال و دولت دی تھی۔ اسے بیٹے عطا فرمائے۔ اہل عرب کے چند امیر آدمیوں میں اس کا شمار ہوتا تھا۔ لیکن جب اس بد بخت نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معاذ اللہ مجنون کہا تو اللہ تعالیٰ نے اسے ساری کائنات میں ذلیل کر دیا۔ ۲۹ ویں پارے، میں سورۃ قلم میں ارشادِ باری ہے عَجَلٌ يَخَذُ ذٰلِكَ زَيْنُمْ

کہ ولید بن مغیرہ کے نطفے میں فرق ہے یعنی یہ حرامی ہے اے رسول گرامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی گستاخی کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالکل پرواہ نہ کریں۔

میرا وجدان اور ذوقِ سلیم یہ کہتا ہے کہ جو بھی رسول گرامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذرا سی بے ادبی کرتا ہے۔ اس میں بہت سارے اور عیوب پائے جاتے ہیں۔ لیکن خاص طور پر ولد الزنا ہونے والا نقص اس میں ضرور پایا جاتا ہے۔

قرآن حکیم میں ابولہب، فرعون، ابلیس، قارون وغیرہ کے نام آئے ہیں۔

حالانکہ، ابلیس اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے۔ ابولہب: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دشمن ہے۔ فرعون: حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دشمن ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث شریف ہے۔ کہ جس نے قرآن مجید کا ایک حرف پڑھا اس کے دس نیکیاں ہیں۔ تو پھر کوئی ابلیس پڑھے، ابولہب پڑھے یا فرعون پڑھے قرآن حکیم میں تو ان تمام گستاخوں کے ناموں پر بھی نیکیاں ملتی ہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ حالانکہ یہ تمام گستاخ

اور بے ادب ہیں۔ اس کا سادہ سا جواب یہ ہے۔ کہ گویا اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے فرمایا کہ ابولہب میرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دشمن ہے لہذا جو کوئی ابولہب کی قرآن پڑھتے وقت مذمت کرے تو میں اسے ایک لفظ پر دس نیکیاں عطا فرماؤں گا۔
قرآن حکیم ۲۲ ویں پارے میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا کہ

ان الذين يؤذون الله ورسوله لعنهم الله في الدنيا والاخرة
واعدلهم عذابا اليما

ترجمہ: بے شک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ جل جلالہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذیت دیتے ہیں اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت اور ان کیلئے اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ آپ اس آیت پر تھوڑا غور فرمائیں کہ

تکلیف اس کو دی جاسکتی ہے جو محسوس مبصر ہو۔ یعنی جس کے ہاتھ ہوں، پاؤں ہوں، آنکھیں ہوں، جسم ہو لیکن اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی ذات اقدس ہاتھ پاؤں، جسم، آنکھوں سے پاک ہے۔ جس نے اللہ کے حبیب جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف پہنچائی اس نے دراصل اللہ کو تکلیف پہنچائی ہے۔ کلمہ طیب ہر مسلمان کے ورد زبان رہتا ہے۔

لا اله الا الله محمد رسول الله

اگر اس کلمے پر تھوڑا غور کریں تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا نام گرامی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام سے پہلے بھی ہے اور بعد بھی ہے۔

درمیان میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام گرامی ہے اس میں حکمت اور اشارہ یہ ہے کہ گویا اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے فرمایا۔

کہ اے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دائیں طرف بھی ہیں ہوں اور بائیں طرف بھی میں ہوں۔

لہذا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے حصار اور میری حفاظت میں ہیں۔ لہذا جو بد بخت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناموس پر حملہ کرے گا۔ پہلے وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مقابلہ کرے گا بعد میں وہ آپ تک پہنچے گا۔ تاریخ اسلام کی ورق گردانی کریں تو سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں غیر مسلم (ریجنی ٹالڈ) نے جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے ادبی کی۔ تو سلطان صلاح الدین ایوبی نے اس بد بخت کی گردن کو اپنے ہاتھ سے اڑایا اور ایک تاریخی جملہ ارشاد فرمایا کہ

”ہم مسلمان کسی انسان کا ناحق خون بہانا پسند نہیں کرتے لیکن اس بد بخت ریجنی ٹالڈ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کی ہے لہذا اس کی سزا موت تھی۔“

سلطان نور الدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں جب پٹین کے عیسائیوں نے روضہ مبارک سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اطہر مقدس کو منتقل کرنے کی ناپاک جسارت کی۔ تو سلطان نور الدین زندگی نے اپنے ہاتھ سے ان کے سر تن سے جدا کر دیئے تھے۔

انشاء العزیز غازی علم الدین شہید کا کوئی غلام پیدا ہوگا جو ڈنمارک کے کارٹونوں کی خبر لے گا۔ اور غضب الہی کا ان پر کوڑا برے گا جو ان یہودیوں اور عیسائیوں کو ملیا میٹ کر کے رکھ دے گا۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کیا خوب فرمایا ہے۔

مٹ گئے، مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعداء تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

حدیث شریف

حدیث صحیح میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ کی وحی کی ابتداء جو ہوئی تو رویائے صادقہ (سچی خواب) سے ہوئی۔ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد آپ ﷺ کو تنہائی (خلوت) محبوب ہو گئی۔ فرماتی ہیں یہاں تک کہ حق (قرآن یا فرشتہ یا وحی) غار حراء میں آنے لگا آخر حدیث تک (الشفاء جلد ۲ ص ۱۰۶)

تحریک تحفظ ناموس رسالت منزل بہ منزل (مختصر)

محمد وحید نور

خاکوں کی مبینہ منصوبہ بندی، اشاعت اور ان کے رد عمل میں جو انتہائی اہم واقعات رونما ہوئے بطور ”تاریخی ریکارڈ“ حاضر خدمت ہیں۔ ان واقعات کے مختصر بیان سے آپ بخوبی تجزیہ کر سکتے ہیں کہ ہم تحفظ ناموس رسالت کی مقدس تحریک میں کس مقام پر کھڑے ہیں نیز توہین رسالت میں غیر کس قدر شامل ہیں اور اپنے کس طرح احسن انداز میں غیروں کے ہاتھوں استعمال ہوئے ہیں۔ دعوت فکر ہے ان تمام اہل دانش کے لئے جو مستقبل کی منصوبہ بندی سے پہلے ماضی پر نظر ڈالنا چاہتے ہیں۔

15 اپریل 2005ء جمعہ

☆ ڈنمارک کی ملکہ مارگریٹ II نے سرکاری طور پر شائع شدہ اپنی بائیوگرافی میں کہا کہ ”آئیے اسلام کے خلاف ہم اپنی مخالفت کا کھل کر اظہار کریں۔“

5 اگست 2005ء جمعرات تا اتوار

جنوبی جرمنی میں بلڈر برگ گروپ کے زیر اہتمام کانفرنس، خدشہ ہے کہ گستاخانہ خاکوں کی منصوبہ بندی اسی کانفرنس میں ہوئی۔

اگست 2005ء (آخری عشرہ)

☆ ڈینش مصنف کیری بچن کی ایڈیٹر جیلنڈس پوسٹن فلمنگ روز سے ملاقات، ایڈیٹر نے اسی ملعون مصنف کی کتاب کے لئے خاکے تیار کروائے۔

☆ خاکوں کے لئے اشتہار دیا گیا۔

30 ستمبر 2005ء جمعہ

☆ ڈنمارک کے اخبار جیلنڈس پوسٹن میں پیغمبر اسلام کے تصویری خاکے، کے عنوان سے 12 گستاخانہ خاکوں کی اشاعت

12 اکتوبر 2005ء اتوار

ڈنمارک کے دارالحکومت کوپن ہیگن سے ۱۲۷ اسلامی مراکز اور تنظیموں کے قائدین نے یورپی کمیٹی برائے حرمت رسول کے قیام کا اعلان کیا۔

19 اکتوبر 2005ء اتوار

یورپین کمیٹی کی جانب سے ڈنمارک کے وزیراعظم سے ملنے کی کوشش جب کہ ڈنمارک کے وزیراعظم کی جانب سے کوئی جواب موصول نہ ہوا۔ اسلامک فیٹھ کمیونٹی کی جانب سے معافی کا مطالبہ

14 اکتوبر 2005ء جمعہ

کوپن ہیگن میں 5000 افراد کا بھرپور مظاہرہ اور معافی کا مطالبہ %94 مسلم آبادی والے مسلمان ملک مصر کے اخبار ”الفجر“ میں ۶ خاکوں کی اشاعت

19 اکتوبر 2005ء بدھ

۱۱ مسلم ممالک کے سفراء کی وزیراعظم ڈنمارک سے ملنے کی کوشش اور اسکا انکار نومبر 2005ء

مسلمانوں کا ایک وفد ڈنمارک ایئرپورٹ روانہ ہوا جس کا مقصد وہاں کے مسلمانوں کو خاکوں کی اشاعت سے آگاہ کرنا تھا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

7 نومبر 2005ء پیر

جرمنی کے اخبار ”فرینکفرٹ الچمان“ میں اخاکہ شائع

9 نومبر 2005ء بدھ

رومانیہ کے اخبار ”ایونیمفل زیلائی“ میں ۲ خاکوں کی اشاعت

10 نومبر 2005ء جمعرات

ڈنمارک کے اخبار ”ویکنڈ ایوسین“ میں ۱۲ خاکوں کی اشاعت

12 نومبر 2005ء ہفتہ

۱۶۴

امریکی اخبار ”ڈیلی مر“ میں ۲ خاکوں کی اشاعت

29 دسمبر 2005ء جمعرات

عرب لیگ کے وزراء خارجہ کی ڈنمارک کے وزیراعظم سے مسئلہ کو خود حل کرنے کی اپیل

1 جنوری 2006ء اتوار

وزیراعظم ڈنمارک کا آزادی اظہار اور مذہبی آزادی کی اہمیت پر زور

7 جنوری 2006ء ہفتہ

سویڈن کے اخبار ”ایکسپریس“ میں 2 خاکوں کی اشاعت

9 جنوری 2006ء پیر

ناروے کے اخبار ”ڈیکلا ڈٹ“ میں 12 خاکوں کی اشاعت

10 جنوری 2006ء منگل

ناروے کے اخبار ”میگزینٹ“ میں 12 خاکوں کی اشاعت

12 جنوری 2006ء جمعرات

سوئزرلینڈ کے اخبار ”ڈائ وولٹ ووچی“ میں 3 خاکوں کی اشاعت

21 جنوری 2006ء ہفتہ

مسلم اسکالرز کی جانب سے ڈنمارک کے بائیکاٹ کی اپیل

23 جنوری 2006ء پیر

صدر پاکستان کا تین روزہ دورہ ناروے

24 جنوری 2006ء منگل

ملعون مصنف کیری بلجن کی 272 صفحات پر مشتمل کتاب ”قرآن اور محمد (صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم) کی زندگی“ کی اشاعت، اس کتاب میں تقریباً 100 خاکے شائع ہوئے

26 جنوری 2006ء جمعرات

امریکی اخبار ”سیلیٹ باروڈیونی“ میں 4 خاکوں کی اشاعت

آئس لینڈ کے اخبار ”ڈی وی“ میں 6 خاکوں کی اشاعت
حریم شریفین سے گستاخی کے مرتکب ممالک کے بائیکاٹ کا آغاز
سعودی عرب نے ڈنمارک سے اپنا سفیر واپس بلا لیا۔

28 جنوری 2006ء ہفتہ

ڈنمارک کے معروف تاریخ دان ”ٹم پیسن“ نے خاکوں سے متوقع رد عمل کے بارے
میں جیلنڈس پوسٹن کو آگاہ کیا
او آئی سی کا ڈنمارک سے معافی کا مطالبہ

29 جنوری 2006ء اتوار

لیبیائی نے ڈنمارک میں اپنا سفارت خانہ بند کر دیا

30 جنوری 2006ء

پیر جیلنڈس پوسٹن کے چیف ایڈیٹر کا ڈینش انگلش اور عربی میں متنازعہ معافی نامہ شائع
کویت میں ڈنمارک کی اشیاء پر پابندی

اگر ڈنمارک کا اقتصادی بائیکاٹ ہو تو اسے یورپی یونین کا بائیکاٹ تصور کیا جائے
گا۔ یورپی یونین

غزہ میں یورپی یونین کی عمارت پر مظاہرین کا قبضہ

1 فروری 2006ء بدھ

فرائیسی اخبار ”فرانس سوئر“ میں 13 خاکوں کی اشاعت

جرمنی کے اخبارات ”برلنر نیوٹگ“ اور ”ڈائی ولٹ“ میں 12 خاکوں کی اشاعت

ڈنمارک کے وزیر خارجہ کا مسلمانوں کے احتجاج کے پیش نظر افریقی ممالک کا دورہ ملتوی

شام نے ڈنمارک سے سفیر واپس بلا لیا

ایران کا ڈنمارک سے معافی کا مطالبہ۔

انڈر لینڈ کے اخبارات ”ایلمی ویئر“ ”ڈی واکس کرانٹ“ اور ”ہینڈ لہلیڈ“ میں

12 خاکوں کی اشاعت

اٹلی کے اخبار ”لاسیٹا“ میں 12 خاکوں کی اشاعت

پرنگال کے اخبار ”پیکو“ میں 4 خاکوں کی اشاعت

سپین کے اخبارات ”ایل منڈو“ اور ”ایل پریوڈیکوڈ“ لے کتیلینا“ میں 12 خاکوں کی اشاعت

2 فروری 2006ء جمعرات

92% مسلمان آبادی والے مسلم ملک اردن کے اخبار ”المہور“ میں 12 جبکہ ”ایلیشمان“

میں 3 خاکوں کی اشاعت

اٹلی کے اخبارات ”لارپبلکا“ اور ”کوریر ڈیلا سیرا“ میں 2 خاکوں کی اشاعت

آئرلینڈ کے اخبار ”ڈیلی سنار“ میں 1 خاکہ شائع

فرانسیسی اخبار ”لبریشن“ میں 6 خاکوں کی اشاعت

بلغاریہ کے اخبارات ”نویٹار“ میں 12 اور ”مانیٹر“ میں 6 خاکوں کی اشاعت

امریکی اخبار ”نیویارک سن“ میں 2 خاکوں کی اشاعت

گرین لینڈ کے اخبار ”سر مستاق“ میں 3 خاکوں کی اشاعت

نیوزی لینڈ کے اخبار ”پریس ریویو“ میں 1 خاکہ شائع

3 فروری 2006ء جمعہ

اٹلی کے اخبارات ”لیبرو“ اور ”لا پیڈینیا“ میں 2 خاکوں کی اشاعت۔

جنوبی افریقہ کے اخبار ”میل اینڈ گارڈین“ میں 2 خاکوں کی اشاعت

سلوواکیا کے اخبار ”ایس ایم ای“ میں 12 خاکوں کی اشاعت

امریکی اخبارات ”ریورسائیڈ بریس“ اور ”امریکن شیمین“ میں 1 خاکہ شائع

کینیڈا کے اخبار ”لی ڈی ویئر کیوبک“ میں 1 خاکہ شائع

ڈنمارک کے وزیراعظم کی 11 مسلم ممالک سمیت 6 ممالک کے سفراء سے ملاقات

ٹاروے میں اردن نے اپنا سفارتخانہ بند کر دیا۔

جکارتہ میں مظاہرین کا ڈنمارک کے سفارتخانے پر حملہ
 پاکستان، ایران اور بنگلہ دیش میں زبردست احتجاجی مظاہرے۔
 مسجد نبوی شریف میں شان رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیان کے دوران اچانک
 بارانِ رحمت

توہین رسالت پر مبنی کارٹونوں کی اشاعت قابل مذمت ہے۔ پرویز مشرف
 4 فروری 2006ء ہفتہ

۵۳% مسلم آبادی والے مسلمان ملک ملائیشیا کے اخبار ”سروک فریون“ میں اخاکہ
 شائع

چیکوسلواکیہ کے اخبار ”ملاڈا افرنڈاؤس“ میں ۱۲ خاکوں کی اشاعت
 نیوزی لینڈ کے اخبارات ”دی ڈومینین پوسٹ“ میں ۱۲ ”کرچین جریج پریس“ میں ۲
 اور ”نیلسن میل“ میں اخاکہ شائع

پولینڈ کے اخبار ”زمسپہ لینا“ میں ۲ خاکوں کی اشاعت

امریکی اخبار ”فلاڈلفیا انکوائیرر“ میں اخاکہ شائع

آسٹریلیائی اخبار ”دی کوریر میل“ میں اخاکہ شائع

کوپن ہیگن میں مسلمانوں نے قرآن کریم کے نسخہ نذر آتش کر دیئے۔
 شام کے دار الحکومت دمشق میں ڈھائی گھنٹے کے سفارتخانے نذر آتش

کسی مذہب کے پیروکاروں کے اعتقادات مجروح کرنے کے عمل کو آزادی اظہار کا
 نام نہیں دیا جاسکتا۔ ویٹی کن شہی

پاکستانی حکومت کا ۱۰ یورپی ممالک سے احتجاج

5 فروری 2006ء اتوار

چیکوسلواکیہ کے اخبار ”ہندینی سویت“ میں ۴ خاکوں کی اشاعت

امریکی اخبار ”ایکرون بیکن جریل“ میں اخاکہ شائع

آسٹریلیوی اخبار ”برسبین کوریئر میل“ میں اخاکہ شائع
لبنان کے دار الحکومت بیروت میں ہزاروں افراد کا مظاہرہ اور ڈنمارک کا سفارتخانہ نذر
آتش

ایران نے ڈنمارک سے اپنا سفیر واپس بلا لیا۔

القاعدہ کی جانب سے انٹرنیٹ پیغام میں خاکہ شائع کرنے والے ممالک پر حملوں کی دھمکی
مسلمان ملک یمن کے اخبارات ”الاعریاء“ اور ”الرائی الم“ میں خاکوں کی اشاعت

اسرائیلی اخبار ”یروشلیم پوسٹ“ میں ۱۲ خاکوں کی اشاعت

کرویئنا کے اخبار ”نیٹشل“ میں ۲۲ خاکوں کی اشاعت

افغانستان میں باگرام اور لغمان میں ۲۰۲ جب کہ جلال آباد میں مسلمان شہید

بیروت میں ۱ مسلمان شہید

صومالیہ میں ۱ مسلمان شہید

خاکہ شائع کرنے پر اسے کوئی ندامت نہیں بلکہ خوشی ہے اور وہ ہر قسم کے کارٹون شائع
کرنے کے لئے تیار ہے چاہے وہ یہودیوں کی فسل کشی (ہولو کاٹ) کے حوالے

سے کیوں نہ ہوں۔ پھر ایڈیٹر جیسنڈس پوسٹن

عراق نے ڈنمارک سے تجارتی تعلقات منقطع کر لئے۔

ایران نے ڈنمارک سے ہر قسم کی تجارتی منسلک کر دی۔

جامعہ ازہر کے ہزاروں طلباء کا بھرپور احتجاجی مظاہرہ

خاکوں کے معاملہ پر اسلامی ممالک کا احتجاج مسترد کرتے ہیں یورپی یونین

ڈنمارک نے اپنی عوام کو پاکستان سمیت ۱۱ ممالک کے سفر سے منع کر دیا۔

اسلام آباد میں صحافیوں کا زبردست احتجاج

توہین آمیز خاکوں کی اشاعت ایک سو چار سمجھا منصوبہ ہے۔ تنظیم المدارس پاکستان

7 فروری 2006ء منگل

برازیلی اخبار ”ریلوستا ویجا“ میں ۳ خاکوں کی اشاعت۔
 لٹھو انیا کے اخبار ”ری پبلیکا“ میں ۳ خاکوں کی اشاعت
 امریکی اخبار ”ڈینوراراکا“ میں ۳ خاکوں کی اشاعت
 برطانوی اخبار ”گیزریڈ“ میں ۳ خاکوں کی اشاعت

افغانستان میں تاروے کے فوجیوں کی فائرنگ سے ۳ مظاہرین شہید
 لبنان میں ۲ مظاہرین شہید

صومالیہ میں ۲ مظاہرین شہید
 امریکی صدر بش کا وزیراعظم ڈنمارک کو فون اور خاکوں کے مسئلہ پر مکمل یکجہتی کا اظہار۔
 بش اور بلیئر نے اظہار یکجہتی کا بیان دے کر حوصلہ افزائی کی اس پر مشکور ہوں
 وزیراعظم ڈنمارک

تہران میں ڈنمارک اور آسٹریا کے سفارتخانوں پر حملہ
 تائیچیریا کی حکومت کا ڈنمارک سے ۲۷ ملین ڈالر کا بسوں کی خریداری کا معاہدہ منسوخ
 سعودی عرب اور مشرق وسطیٰ میں ڈنمارک کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ
 چین کی جانب سے خاکوں کی بھرپور مذمت
 ڈنمارک کی کرنسی گر گئی۔

خاکوں کی مذمت میں صاحبزادہ فضل کریم کی جانب سے قومی اسمبلی میں متفقہ قرارداد
 پیش اور منظور

وزیراعلیٰ سرحد کی قیادت میں قصہ خوانی بازار پشاور سے احتجاجی ریلی نکالی گئی۔
 عیسائی تنظیموں کا لاہور میں توہین رسالت کے خلاف مظاہرہ
 8 فروری 2006ء بدھ

فرانسیسی اخبار ”چارلی ہیڈ“ میں ۱۳ خاکوں کی اشاعت۔
 لٹھو انیا کے اخبار ”ویکرو آئیٹوس“ میں ۱۳ خاکوں کی اشاعت

کینیڈا کے اخبار ”Upei کیڈر“ میں ۱۲ خاکوں کی اشاعت

آسٹریلیوی اخبار ”مارنگ بلٹن“ میں خا کہ شائع

افغانستان میں امریکی فوجیوں کی فائرنگ سے ۴ مظاہرین شہید

ترکی نے ڈنمارک اور ناروے کی مصنوعات کا بائیکاٹ کر دیا۔

طالبان کمانڈر ملا داد اللہ کی جانب سے گستاخ خا کہ نگاروں کو قتل کرنے والے کے لئے

۱۰۰ اکلوسونے کے انعام کا اعلان۔

درہ آدم خیل میں ہزاروں قبائلیوں کا احتجاجی مظاہرہ

توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کا اہل مغرب نے نوٹس نہ لیا تو نتائج تباہ کن ہوں گے۔

چوہدری شجاعت حسین صدر مسلم لیگ ق

9 فروری 2006ء جمعرات

امریکی اخبارات ”ڈیلی لین“ میں ۶ ”ڈیلی سٹریٹجر“ میں ۴ اور ”وکر ویلا ڈیلی پریس“

میں خا کہ شائع

10 فروری 2006ء جمعہ

کینیڈا کے اخبار ”جیوش فری پریس“ میں ۳ خاکوں کی اشاعت

انڈونیشیا میں ڈنمارک کے سفارتخانے پر پتھراؤ، ڈنمارک نے اپنا سفارتخانہ بند کر دیا۔

غیر مسلموں نے یورپی ممالک کی تقریباً ۲۰۰۰ ادیب سائنس سرک کے مذمتی پیغام لگا دیئے۔

ناروے کے اخبار ”میگزینٹ“ کے ایڈیٹر کی مسلمانوں سے معافی

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پوری انسانیت کے لئے رحمت بن کر تشریف لائے نئی

دہلی میں سکھ اور ہندو رہنماؤں کا مشترکہ بیان

پاکستان میں گستاخی کے مرتکب ممالک کی ادویات کی درآمد بند

11 فروری 2006ء ہفتہ

ڈنمارک نے ایران، انڈونیشیا اور شام سے سفارتی عملہ واپس بلا لیا۔

دشمن میں ڈنمارک کا سفارتخانہ بند

تہران میں فرانسیسی سفارتخانہ بند

ایران نے اسلامی کانفرنس بلانے کا مطالبہ پیش کر دیا۔

معافی نامنظور خاکے بنانے اور چھاپنے والوں کو سزا دی جائے۔ امام کعبہ عبدالرحمان السدیس
فرانسیسی عدالت نے گستاخانہ خاکوں کی اشاعت روکنے کے بارے رپورٹ مسٹر دکر دی۔

12 فروری 2006ء اتوار

ڈنمارک کی طرف سے خاکے نصاب میں شامل کرنے پر غور

ڈنمارک نے افغانستان سے سفارتی عملہ واپس بلا لیا

خاکوں کے خلاف مسلمانوں کا احتجاج قایو سے باہر ہو سکتا ہے۔ وزیر خارجہ امریکہ
استنبول، ترکی میں ۵۰ ہزار سے زائد مسلمانوں کا احتجاجی مظاہرہ اور فرانسیسی
سفارتخانے پر پتھروں اور انڈوں کی بارش

بہر 13 فروری 2006ء

کینیڈا کے اخبار ”ویسٹرن سینٹرڈ“ میں ۱۲ خاکوں کی اشاعت

پشاور میں سکولوں اور کالجز کے ہزاروں طلباء کا رتشہ و مظاہرہ

مسلم ممالک مظاہروں پر قابو پانے کی بجائے سرپرستی کر رہے ہیں۔ امریکی وزیر

اقوام متحدہ توہین آمیز خاکوں کا باقاعدہ نوٹس لے۔ پاکستان

منگل 14 فروری 2006ء

اٹلی کے وزیر نے توہین آمیز خاکوں والی شرٹ پہننا شروع کر دی۔

جاپان کی اسلامی دنیا کے موقف کی تائید

ڈنمارک معافی نہیں مانگے گا، مسلم ممالک میں بائیکاٹ سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ سفیر ڈنمارک

یورپی ممالک سے ادویات کی درآمد پر پابندی سے کوئی بحران پیدا نہیں ہوگا۔ وزیر

صحت پاکستان

اسلام آباد میں سکولوں اور کالجز کے ہزاروں طلباء کا انتہائی حیران کن اور پر تشدد احتجاجی مظاہرہ

لاہور میں تحفظ ناموس رسالت محاذ کے زیر اہتمام تاریخی ہڑتال اور احتجاجی مظاہرہ نیز بغیر اعلان پورے شہر میں پھیرے جام کا سماں

احتجاجی مظاہرے میں ۲۲ مذہبی جماعتوں کے علاوہ لاکھوں نوجوانوں کی شرکت، اکثر کا تعلق کسی بھی جماعت یا تنظیم سے نہ تھا۔

احتجاج کے دوران قیصر اور رفیق شہید نیز پنجاب اسمبلی سمیت درجنوں عمارات نذر آتش توہین کے مرتکب واجب القتل ہیں۔ احتجاج میں پاس کی گئی ایک قرارداد

ایجنسیوں نے توڑ پھوڑ کروائی ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ تحفظ ناموس رسالت محاذ

جلاؤ گھیراؤ، دینی طبقات کے خلاف گہری سازش ہیں۔ اتحاد تنظیمات دینیہ مدارس

امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کمال ہنرمندی سے تحفظ ناموس رسالت کی خالص مذہبی تحریک کو سیاسی رنگ میں بدلنے کی کوشش کرتے ہوئے تحریک کا رخ

ڈنمارک سے موڑ کر حکومت پاکستان کی جانب پھیر دیا۔

15 فروری 2006ء بدھ

پنجاب یونیورسٹی کے باہر مظاہرے کے دوران پولیس کی فائرنگ سے رضوان شہید

پشاور میں احتجاجی مظاہرے کے دوران ۳ افراد شہید، اربوں روپے کی سرکاری وغیرہ سرکاری املاک نذر آتش

گستاخانہ خاکوں کے خلاف احتجاج ہر مسلمان کا حق ہے۔ وفاقی کابینہ

مسلمان ممالک میں ڈنمارک اور ناروے کی ۱۶۶ مصنوعات کی درآمد بند۔

16 فروری 2006ء جمعرات

یورپی ممالک سے تعلقات ختم نہیں کر سکتے۔ سردار یعقوب ڈپٹی اسپیکر

سرحد حکومت کا توہین رسالت کے مرتکب ممالک کے خلاف عالمی عدالت انصاف

میں جانے کا فیصلہ

لاہور میں ہونے والی توڑ پھوڑ سے ہمارا کوئی تعلق نہیں، ایجنسیوں نے عمارات کو خود آگ لگائی، تحفظ ناموس رسالت محاذ

17 فروری 2006ء جمعہ

پاکستان میں ڈنمارک کا سفارتخانہ بند

پاکستان نے کوپن ہیگن ڈنمارک سے اپنا سفیر مشاورت کے لئے بلا لیا۔
یورپی ممالک توہین آمیز خاکے شائع کرنے والوں کو سزا دیں۔ کانٹن

18 فروری 2006ء ہفتہ

تائیچیریا میں احتجاجی مظاہروں کے دوران ۱۵ مظاہرین شہید

لیبیا میں زبردست احتجاجی مظاہرے ۱۱ مظاہرین شہید اور اٹلی کا سفارتخانہ نذر آتش
توہین رسالت کا مرتکب اٹلی کا وزیر برائے اصلاحات رابرٹو کاوٹی مستعفی
یورپ گستاخان رسول کو سزا دے۔ پرویز مشرف

بھارتی ریاست اتر پردیش کے وزیر حاجی یعقوب کی جانب سے گستاخی کے مرتکب
افراد کے قاتل کو ۱۵ کروڑ روپے انعام دینے کا اعلان۔

پشاور کے مولانا یوسف قریشی کی جانب سے ۱۰ لاکھ ڈالر انعام کا اعلان

19 فروری 2006ء اتوار

سعودی عرب کے اخبارات (الجزیرہ، الریاض، مشرق الاوسط) جیلنڈس پوسٹن کے
چیف ایڈیٹر سے منسوب ایک مبہم معافی نامہ کی اشاعت

عربی اخبار میں شائع ہونے والے معافی نامہ سے ہمارا کوئی تعلق نہیں تردیدی بیان
ویب سائٹ جیلنڈس پوسٹن

ڈنمارک میں ایرانی سفارتخانے پر حملہ

سجرات میں طلباء کے شدید احتجاج پر گستاخانہ خاکوں کی حمایت کرنے والا پروفیسر مستعفی

145

انڈونیشیا میں مظاہرین کا امریکی سفارتخانے پر حملہ
ڈنمارک نے پاکستان سے اپنا سفر واپس بلا لیا۔
خاکے بنانے پر دہشت گردی نے اکسایا، گستاخ خاکہ نگار
سرحد حکومت کی جانب سے یورپی مصنوعات کے بائیکاٹ کا اعلان
21 فروری 2006ء منگل

قتل کی دھمکی کے بعد خاکہ نگار کے لئے خصوصی اقدامات کئے ہیں۔ وزیراعظم ڈنمارک
گستاخان رسول کے لئے سزائے موت کا فتویٰ غلط ہے۔ سیکرٹری جنرل او آئی سی
22 فروری 2006ء بدھ

حکومت پاکستان کا ماہ ربیع الاول کو تحفظ ناموس رسالت کے طور پر منانے کا فیصلہ
ڈنمارک نے انڈونیشیا میں سفارتخانہ دوبارہ کھول دیا۔
23 فروری 2006ء جمعرات

متحدہ اپوزیشن کی جانب سے خاکوں کی اشاعت کے خلاف پارلیمانی وفد برسرِ سبز بھیجنے
کی تجویز مسترد
25 فروری 2006ء ہفتہ

خاکوں کی اشاعت پر ڈنمارک کے اخبار کو صحافتی ایوارڈ دیا گیا۔
یہودی رپورٹر کی شان میں گستاخی کرنے پر لندن کا میئر ماہ کے لئے معطل
وزیراعلیٰ سندھ نے خاکے شائع کرنے والے ممالک کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کر دیا۔
26 فروری 2006ء اتوار

حکومت جلد آل پارٹیز کانفرنس بلائے گی۔ وزیراعظم پاکستان
خاکوں کے خلاف آواز اٹھانا مقدس مشن ہے۔ مشاہد حسین
پاکستان میں متنازعہ خاکوں کے خلاف احتجاج میں واضح کمی
شان رسالت ریلی ناکام بنانے پر ڈی آئی جی لاہور کی پولیس افسران کو شاباش

28 فروری 2006ء منگل

۲۶۰

احتجاج کے دوران حالیہ تشدد اسلام ازم کے خطرے کو ظاہر کرتا ہے۔ ملعون سلمان
رشدی کی ہرزہ سرائی

مسلمان امریکہ اور ڈنمارک کی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں۔ بھارتی علماء

2 مارچ 2006ء جمعرات

توہین آمیز خاکوں سے مسلمانوں کی دل آزاری ہوئی بش انصاف دلائیں۔ مشرف
کو پینٹنگ میں پاکستانی کمیونٹی کا پہلا اور بڑا احتجاجی مظاہرہ

3 مارچ 2006ء جمعہ

پاکستان میں ملکی تاریخ کی کامیاب ترین ہڑتال اور پھیبہ جام

ہفتہ 4 مارچ 2006ء

وزیر اعلیٰ پنجاب کی قیادت میں احتجاجی مارچ

اتوار 5 مارچ 2006ء

توہین آمیز خاکوں کے خلاف مغرب پر حملے کئے جائیں۔ نائب رہنما القائدہ ایمن الظواہری
اعجاز الحق کی قیادت میں حکومتی وفد برسلز روانہ

توڑ پھوڑ کے الزام میں کسی بے گناہ کو جیل میں نہیں رکھا جائے گا پرویز الہی

10 مارچ 2006ء جمعہ

تحفظ ناموس رسالت محاذ کے امیر ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی کی رضا کارانہ گرفتاری

ورلڈ مسلم چیورٹس کا ڈینش اخبار کے خلاف ہیومن رائٹس کوٹ میں رٹ کا فیصلہ، پینل

میں پاکستان، برطانیہ اور کینیڈا کے معروف قانون دان شامل ہوں گے۔ چیئر مین

اسماعیل قریشی

11 مارچ 2006ء ہفتہ

آؤ کی سی اور یورپی یونین کی جانب سے مقدس شخصیات کے احترام کے متعلق قرارداد

جلد اقوام متحدہ میں پیش کی جائے گی۔ برسلز سے واپسی پر اعجاز الحق کا بیان

147

12 مارچ 2006ء اتوار

یورپ میں سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مشتمل کتب کی مانگ میں زبردست اضافہ ہوا ہے۔ مولانا سید عرفان شاہ مشہدی

15 مارچ 2006ء بدھ

اوائی سی کے وزرائے خارجہ کا جلدہ میں اجلاس، اسلامی دنیا کا رد عمل اطمینان بخش نہیں۔ اوائی سی

17 مارچ 2006ء جمعہ

ڈنمارک کے مسلمانوں نے خاکوں کا معاملہ اقوام متحدہ کے ادارہ برائے انسانی حقوق میں پیش کر دیا۔

خاکوں کے معاملے پر امت ایک طرف اور مسلم حکمران دوسری جانب کھڑے ہیں، گستاخ ممالک کا عالمی سطح پر بائیکاٹ کیا جائے۔

18 مارچ 2006ء ہفتہ

مسائل آسمانی کتب کو نہ ماننے والے پیر و کار پیدا کرتے ہیں۔ کوئی عنان

20 مارچ 2006ء پیر

نیویارک میں سینکڑوں افراد کا مظاہرہ ڈنمارک نے توہین آمیز خاکے شائع کر کے غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کیا اقوام متحدہ

22 مارچ 2006ء بدھ

ناروے کے درامن ڈسٹرکٹ میں ”کونیروڈ“ نامی سکول کی چھٹی جماعت کی سوشلوجی کی کتاب میں ”حضور کے خاکے بناؤ“ کے عنوان سے ایک مشق شامل۔ سوئڈن کی وزیر خارجہ لائلہ فرائی ویلڈ توہین آمیز خاکے شائع کرنے والی ویب سائٹ بند کرنے کی پاداش میں مستغفی۔

23 مارچ 2006ء بروز جمعرات

خاکوں جیسی حرکات کے خلاف عالمی سطح پر قانون سازی کے لئے کوششیں جاری رکھیں

جائیں۔ مسلم لیگ کنونشن کی قرارداد

۱۶۸

24 مارچ 2006ء جمعہ

مساجد کی سخت گیر اماموں کو خاکوں کا معاملہ ٹھنڈا پڑ جانے پر ملک بدر کیا جاسکتا ہے۔
نائب وزیراعظم ڈنمارک

گستاخانہ خاکوں کے خلاف حکمرانوں نے کمزور موقف اختیار کیا۔ حمید گل

25 مارچ 2006ء ہفتہ

تحریک تحفظ ناموس رسالت کی جانب سے اسیران تحفظ ناموس رسالت کی رہائی کے
لئے ۱۴ اپریل کی ڈیڈ لائن مقرر

27 مارچ 2006ء پیر

بلوچستان اسمبلی میں خاکوں کے خلاف مذمتی قرارداد متفقہ طور پر منظور

29 مارچ 2006ء بدھ

نیویارک میں مسلمانوں کو فون پر توہین آمیز کلمات سے مشتعل کیا جانے لگا۔

31 مارچ 2006ء جمعرات

ڈنمارک کی ۲۷ مسلمان تنظیموں کی جانب سے خاکے شائع کرنے والے ڈینش اخبار
کے خلاف ہنگامہ عزت کا مقدمہ درج اور 16100 ڈالر کا ہرجانہ طلب

31 مارچ 2006ء جمعہ

ڈنمارک کے گستاخ خاکہ نگار کی جانب سے قرآن کریم کی تفسیر لکھنے کا اعلان۔

ڈنمارک کے وزیراعظم کی جانب سے مسلمانوں کا اعتماد بحال کرنے کی مہم کا اعلان۔

ڈنمارک حکومت مسلم دنیا بسنے، حقوق والاسلوک کر رہی ہے۔ عرب لیگ

29 اپریل 2006ء ہفتہ

خاکوں کے خلاف احتجاج ہر مسلمان کا حق ہے۔ توڑ پھوڑ کا الزام عاشقان رسول صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عائد کرنا انصاف کا خون ہے۔ کوئی معذرت پیش نہیں کروں گا۔
اسیر رہنما ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی

محکمہ اوقاف حکومت پنجاب کی جانب سے ڈاکٹر سرفراز نعیمی کو ملازمت سے برخاست کرنے کے لئے شوکانہ نوٹس جاری
149

7 اپریل 2006ء جمعہ

سعودی حکومت کی جانب سے ڈنمارک کی مصنوعات کا بائیکاٹ ختم

9 اپریل 2006ء اتوار

عامر نے غازی علم دین شہید کی یاد تازہ کرتے ہوئے حب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جرمنی کے گستاخ اخبار کے بیورو چیف پر قاتلانہ حملہ کیا۔ والد پروفیسر نذیر چیمہ

10 اپریل 2006ء پیر

امریکہ یورپی ممالک میں چھپنے والے توہین آمیز خاکوں کی مذمت کرتا ہے۔ اسلام آباد میں سیرت کانفرنس سے امریکی سفیر کا خطاب

اگر حکمرانوں کو عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موقع پر خوشی ہوئی ہے تو ان کا فرض بنتا ہے کہ وہ اس خوشی کے موقع پر 150 سیروں کو رہا کرے۔ پیشی کے موقع پر ڈاکٹر سرفراز نعیمی کی گفتگو

11 اپریل 2006ء منگل

ڈاکٹر سرفراز نعیمی کے علاوہ تمام اسیران کو رہا کر دیا ہے۔ اعجاز الحق کی Capital Talk میں گفتگو

12 اپریل 2006ء بدھ

ڈنمارک نے شام کے دارالحکومت دمشق میں اپنا سفارتخانہ دو ماہ بعد دوبارہ کھول دیا۔ بھارتی راستہ را جستھان میں دوسری جماعت کی نصابی کتاب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خیالی تصویر شائع کرنے کے خلاف قومی اسمبلی میں تحریک التواء جمع۔

13 اپریل 2006ء جمعرات

بھارتی اخبار ”انڈین ایکسپریس“ میں توہین رسالت پر مبنی مواد شائع

جامعہ میمونہ

بنات المسلمین

حفظ القرآن

تجوید القرآن

تفسیر القرآن

خطیبہ

عامہ

خاصہ

یکمئی سے 30 مئی تک

مقامی و بیرونی طالبات کیلئے

داخلہ جاری ہے

داخلگی درخواست کیلئے صبح 7 بجے سے 12 بجے تک جامعہ کے دفتر میں رابطہ کریں

مہتمم:

ابوالہلال قاری عنصر محمود انجم محلہ اچاہ دارہ نور پور روڈ گلی نواب فین گجرات

ناظم اعلیٰ: شہزاد اختر بیگ

برصغیر میں تحریک تحفظ ناموس رسالت کی تاریخ

نسیم صدیقی

برصغیر پاک و ہند میں برطانوی دور استعمار سے قبل حتیٰ کہ مغل شہنشاہ اکبر کے سیکولر دور میں بھی شاتم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سزائے موت دی گئی لیکن جب اس ملک پر سازشوں کے ذریعے انگریزوں کا غاصبانہ قبضہ ہو گیا تو انہوں نے توہین رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قانون کو یکسر موقوف کر دیا۔ پھر انگریز حکومت ہی کی شہ پر جب ہندوؤں، آریہ سماجیوں اور مہاسہائیوں نے مسلمانوں کی دل آزاری کرتے ہوئے مغیر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی قدر پر حملے کرنے شروع کر دیئے تو مسلمانوں نے شاتمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کر کے اقرار جرم کرتے ہوئے دارورسن کی روایت کو از سر نو زندہ کیا۔

۱۔ غازی محمد منیر شہید اور گستاخ رسول

غازی محمد منیر شہید موضع موگہ ضلع فیروز پور (بھارتی پنجاب) کے وٹرنری اسپتال میں بطحاظ پیشہ چیز اسی تھے، جذبہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہر شار ایک موقع پر تحفظ ناموس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے تڑپ اٹھتے اور جان پر کھیل گئے۔ شاتم رسول کو واصل فی النار کرنے کے بعد عدالتی فیصلے کی رو سے انہیں سزائے موت کا مستحق گردانا گیا۔ وہ جام شہادت کے متمنی تھے اور سردار لنگ کر لافانی نسخہ حیات ہٹا گئے۔ دنیاۓ صحافت میں شہید موصوف کا تعارف غالباً کیپٹن ممتاز ملک کے ایک مضمون بعنوان ”نوجوانان اسلام کی حرمت و شان“ سے ہوا۔

۲۔ غازی خدا بخش کاراج پال پر پہلا قاتلانہ حملہ

۲۳ ستمبر ۱۹۲۷ء کو ”رنگیلا رسول“ نامی کتاب چھاپنے والا ملعون راج پال اپنی دکان پر موجود کاروبار میں مشغول تھا، ایک مرد مجاہد خدا بخش اکو جھانے، جولاہور کا

رہنے والا تھا اور اس کا معروف کشمیری خاندان سے تعلق تھا، اس خبیث پر تیز دھار چاقو سے حملہ کر کے اسے مضروب کر دیا، لیکن اس بد بخت نے اس وقت بھاگ کر اپنی جان بچالی، غازی خدا بخش کو زیر دفعہ ۳۰۷ الف تعزیرات ہند گرفتار کر کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہوری ایم بی اوگلوئی کی عدالت میں مقدمہ کی سماعت شروع ہوئی۔

غازی خدا بخش نے اپنی طرف سے وکیل صفائی مقرر کرنے سے انکار کر دیا۔ راج پال مستنیت نے عدالت میں بیان دیتے ہوئے کہا ”مجھ پر یہ حملہ“ کتاب کی اشاعت اور مسلمانوں کے ایجنسی ٹیشن کی وجہ سے کیا گیا اور مجھے خطرہ ہے کہ ملزم خدا بخش اب بھی مجھے جان سے مار دے گا۔ حملہ کے وقت ملزم چلایا تھا کافر کے بچے آج تو میرے ہاتھ آیا ہے، میں تجھے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ عدالت کے استفسار پر اس مرد غازی نے گرج دار آواز میں کہا ”میں مسلمان ہوں، ناموس رسالت کا تحفظ میرا فرض ہے۔ میں اپنے آقا کی توہین ہرگز برداشت نہیں کر سکتا۔“ پھر راج پال کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ”اس نے میرے رسول کی شان میں گستاخی کی تھی اس لئے میں نے اس پر قاتلانہ حملہ کیا۔ لیکن یہ کم بخت اس وقت میرے ہاتھ سے بچ نکلا۔

اقرار جرم کے بعد غازی خدا بخش کو سات سال قید سخت جس میں تین ماہ قید تہائی شامل تھ، کی سزا سنائی گئی اور معیاد قید کے اختتام پر پانچ پانچ ہزار کی تین ضمانتیں حفظ امن کے لئے داخل کرنے کا حکم دیا گیا۔

غازی عبدالعزیز اور راج پال

اس واقعہ کے چند دن بعد ایک اور مرد غازی عبدالعزیز، جو افغانستان سے اپنے سینہ میں اس دشمن اسلام راج پال کے خلاف غیظ و غضب کی آگ لے کر لاہور پہنچا تھا۔ ۱۱۹ اکتوبر ۱۹۷۷ کی شام راج پال کی دکان پر آیا۔ اتفاقاً اس وقت راج پال کا ایک یار سوامی ستیانند بیٹھا تھا، جسے غازی عبدالعزیز نے شاتم رسول سمجھ کر چاقو سے حملہ کر کے اسے زخمی کر دیا، لیکن پولیس نے جائے واردات پر پہنچ کر غازی عبدالعزیز کو گرفتار

کر لیا۔ اسی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اوگلوی نے سرسری سماعت کے بعد ۲۱ اکتوبر ۱۹۲۷ء کو اس مرد مجاہد کو بھی وہی سزا دی جو غازی خدا بخش کو دی گئی تھی، جسے بھگت کر یہ دونوں مردان غازی جیل سے سرخرو ہو کر نکلے۔ ۱۵۳

غازی علم دین شہید اور راج پال

علم دین ایک محنت کش نجار ”بڑھئی“ کا بیٹا تھا علم الدین نے قرآن مجید کی ابتدائی تعلیم اپنے محلہ کی مسجد میں حاصل کی جو اس زمانہ میں کے نام سے مشہور تھا۔ جب یہ بچہ ذرا بڑا ہوا تو باپ نے جلدی اسے اپنے ساتھ کام پر لگالیا جس میں اس نے بڑی جلدی مہارت حاصل کر لی۔ علم دین کے ایک بچپن کا ساتھی عبدالرشید تھا کے والد کی دکان مسجد وزیر خاں کے سامنے واقع تھی۔ ایک دن دونوں دوست گھر سے شام کے وقت جب مسجد وزیر خاں پہنچے تو وہاں ایک جلسہ عام میں شیطان طینت راج پال کے خلاف تقریریں ہو رہی تھی۔ جس میں یہ اعلان ہو رہا تھا کہ مسلمان اپنی جانیں قربان کر دیں گے لیکن اس دور دراج پال کو زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ یہ تقریریں کر دونوں دوست تڑپ اٹھے، گھر آ کر علم دین نے اپنے والد طالع مند سے پوچھا کیا کوئی شخص جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کرے زندہ رہ سکتا ہے؟ باپ نے جواب دیا ”بیٹا مسلمان اسے زندہ نہیں چھوڑیں گے“ کیا اسے مارنے والے کو سزا ملے گی؟ علم دین نے باپ سے دریافت کیا۔ ہاں بیٹا یہاں گوروں کے قانون کے مطابق اس کو پھانسی کی سزا ملے گی ”باپ نے جواب دیا لیکن یہ سوال سن کر بڑھئی فکر مند ضرور ہوا کہ اس کا بیٹا آج ایسی باتیں کیوں کر رہا ہے۔

اسی رات علم دین نے دیکھا کہ خواب میں ایک بزرگ نمودار ہوئے ہیں اور اس سے کہہ رہے ہیں۔ علم دین دشمن نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کی ہے تم ابھی تک سو رہے ہو۔ اٹھو اور جلدی کرو، یہ خواب دیکھ کر وہ فدائی رسول اللہ فوراً اٹھ بیٹھا اور اپنے اوزار لیکر صبح سویرے اپنے دوست عبدالرشید کے گھر

154

پہنچ گیا وہاں سے دونوں دوست بھائی دروازے کے سامنے والے کھلے میدان میں جا پہنچے۔ علم دین نے وہاں رازدارانہ طریقہ سے اپنے دوست ”عبدالرشید“ کورات والا خواب سنایا تو اس کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی کیوں کہ اس نے بھی گزشتہ رات یہ خواب دیکھا تھا۔ اب دونوں دوستوں میں تکرار ہونے لگی دونوں کا اصرار تھا کہ اس موذی کو مارنے کے لئے اسے بشارت ہوئی ہے۔ آخر طے پایا کہ قرعہ الا جائے اس میں جس کا نام آئے وہی اس کام کو سرانجام دے گا۔ تین بار قرعہ الا گیا اور ہر بار قرعہ قال بڑھئی کے خوش نصیب فرزند علم دین کے نام نکلا، جس پر اس کا چہرہ خوشی سے چمک اٹھا، عبدالرشید کو اپنے دوست کی خوش بختی پر رشک آیا، اس نے علم دین کو اس کامیابی پر مبارک باد دی جس کے بعد دونوں دوست ایک دوسرے سے جدا ہو گئے وہاں سے علم دین سیدھے گھر پہنچے کیوں کہ اس نیک قال کے بعد ان کا جی کسی اور کام کی طرف مائل ہی نہیں ہوا وہ گھر آ کر کچھ دیر کے لئے لیٹ گئے تو ذرا دیر کے لئے ان کی آنکھ لگ گئی۔

کیا دیکھتے ہیں کہ وہی بزرگ دوبارہ نمودار ہو کر ان سے کہہ رہے ہیں۔

”علم دین یہ وقت سونے کا نہیں بلکہ جس کام کے لئے تمہیں چن لیا گیا ہے اس کی تکمیل کے لئے فوری پہنچو ورنہ بازی کوئی اور لے جائے گا“ جس پر وہ ایک بار پھر اپنے دوست عبدالرشید کے پاس الوداعی ملاقات کے لئے پہنچے۔ اسے اپنی کچھ چیزیں بطور یادگار دیں اور دوبارہ گھر پہنچ کر انہوں نے اپنے منصوبہ کی تکمیل کا پروگرام اپنے ذہن میں مرتب کر لیا اور گھر میں کسی سے اس بارے میں کوئی بات نہیں کی۔ اس ڈر سے کہ کہیں خون اور قرابت کے رشتے اس راہ میں حائل نہ ہو جائیں۔ اس دن انہوں نے غسل کیا۔ سرخ و حار داری و قمیض اور سفید شلوار پہنی، سر پر پگڑی باندھی، صاف اور سبھل لباس پر خوشبو لگائی اس سے قبل انہوں نے اپنی ماں سے بیٹھے چاول کی فرمائش کی تھی، جسے باپ بیٹے نے مل کر تناول کیا۔ باپ کے کسی کام پر جانے کے بعد علم دین نے اپنی معصوم بیٹی کے ماتھے کو سوتے میں بڑے پیار سے چوما اور اپنی بھابی سے کچھ

۱۵۵
 پیسے لے کر اس جج دھج سے خوشی خوشی اپنی مہم پر روانہ ہو گئے مگر کسی کے ذہن میں یہ بات نہ آئی کہ علم دین نے آج کے دن یہ سارا اہتمام کیوں کیا ہے۔ گھر سے گئی بازار پہنچ کر وہاں آتما رام کا ہاڑیہ کی دکان سے ایک روپیہ میں ایک لمبا چاقو خریدا اور اسے اپنی شلوار کے نیچے میں رکھ لیا۔ پھر وہ سیدھے دوپہر کے وقت اتار کھلی ہسپتال روڈ پر راج پال کی دکان کے سامنے والی ٹال پر پہنچے۔ اس وقت تک راج پال لعین اپنی دکان پر نہیں آیا تھا کیوں کہ اس دن یعنی ۶ ستمبر ۱۹۴۹ء کو وہ ہر دوڑے سے لاہور پہنچا تھا۔ ۲ بجے دکان پر پہنچ کر سب سے پہلے اس نے پولیس کو اپنی آمد کی اطلاع دی تاکہ وہ حسب سابق اس کے لئے گارڈ کا انتظام کرے۔ اسے خبر نہ تھی کہ موت کا فرشتہ کب سے اس کی گھات میں بیٹھا ہوا ہے۔ جوں ہی ٹال والے جوان نے علم دین کو بتلایا کہ وہ منحوس دکان کے اندر داخل ہوا ہے تو وہ اپنے شکار کے تعاقب میں دکان کے اندر پہنچ گئے اور اسے دیکھتے ہی ان کی آنکھوں میں خون اتر آیا۔ اس کے ساتھ ہی ان کے اندر کی عقابی روح بیدار ہوئی اور انہیں اپنی منزل آسمانوں پر نظر آنے لگی۔ چپتے کی سی پھرتی کے ساتھ جھپٹ کر علم دین نے راج پال خبیث کے سینے میں چاقو پیوست کر دیا جو اس کے دل کو چیرتا ہوا نکل گیا۔ یہ ضرب ایسی کاری ثابت ہوئی کہ وہ مردود زخمیوں کی تاب نہ لا کر اوندھے منہ زمین پر گر پڑا اور وہیں اس نے دم توڑ دیا۔ اس طرح اس بد بخت کو کفر کردار پر پہنچانے کے بعد غازی علم دین جب دکان سے باہر نکلے تو مقتول کے ملازمین نے ”مار دیا مار دیا“ کا شور مچانا شروع کر دیا۔ جس پر قریب کے ایک ہندو کا اندا ریتا رام کے لڑکے اور اس کے ساتھیوں نے آکر پیچھے سے نو جوان غازی کو پکڑ لیا جس پر علم دین میں نے مستانہ وار رقص کرتے ہوئے کہا آج میں نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بدلہ لے لیا۔ آج میں اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بدلہ لے لیا۔ اس عرصہ میں پولیس بھی جائے واردات پر پہنچ گئی جس نے غازی علم دین کو گرفتار کر لیا۔ اس کے بعد لاہور میں فرقہ وارانہ کشیدگی نے نہایت سنگین صورت اختیار

کر لی۔ دوران تفتیش علم دین کے والد کو بھی گرفتار کر لیا گیا لیکن بعد میں انہیں چھوڑ دیا گیا۔ بالآخر ۱۱ اپریل ۱۹۲۹ء کو مسٹر لوئیس ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کی عدالت میں علم دین کے خلاف زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند مقدمہ قتل کی کاروائی شروع ہوئی۔ مقدمہ کی سماعت کے دوران علم دین کے چہرے پر معصوم مسکراہٹ کھیلتی رہی۔ شہادت قلم بند ہونے کے بعد سرسری بحث کے بعد مقدمہ سیشن کے سپرد ہوا۔ سیشن کورٹ نے ۲۲ مئی ۱۹۲۹ء کو سزائے موت کا فیصلہ سنایا اور مسل حسب ضابطہ توثیق کے لئے لاہور ہائی کورٹ بھجوائی گئی۔ والدین کے حکم کی تعمیل میں علم دین کی جانب سے بھی اس فیصلہ کے خلاف اپیل دائر کی گئی جس کی پیروی اس وقت کے چوٹی کے قانون دان اسلامیان ہند کے رہنما قائد اعظم محمد علی جناح نے کی، جب کہ دیوان رام لال وکیل سرکار تھا، مقدمہ کی سماعت جسٹس براڈوے اور جسٹس جان اسٹون نے کی۔

قائد اعظم کی بحث کا سب سے اہم نکتہ یہ تھا کہ راج پال نے ”رنگیلا رسول“ جیسی قابل اعتراض کتاب شائع کر کے پیغمبر اسلام کی توہین کی ہے۔ جسے کوئی مسلمان برداشت نہیں کر سکتا۔ چونکہ یہ کتاب اشتعال انگیزی کا سبب بنی، اس لئے طرم نے قتل عمد کا ارتکاب نہیں کیا، لہذا اسے سزائے موت نہیں دی جاسکتی۔ اس کے جواب میں وکیل سرکار نے منجملہ دیگر دلائل کے یہ موقف اختیار کیا کہ پیغمبر اسلام کی اہانت واقعی افسوسناک بات ہے لیکن تعزیرات ہند میں اس جرم کی کوئی سزا مقرر نہیں، اس لئے مقتول نے کوئی خلاف قانون حرکت نہیں کی تھی، چنانچہ طرم کا یہ فعال اشتعال انگیزی کی تعریف میں نہیں آتا، فریقین کے دلائل سننے کے بعد لاہور ہائی کورٹ نے ۱۷ جولائی ۱۹۲۹ء سیشن کورٹ کی سزائے موت کا فیصلہ بحال رکھا۔ جب یہ فیصلہ قازمی علم دین کو سنایا گیا تو وہ مارے خوشی کے چیخ اٹھے اور کہا۔

”اس سے بڑھ کر میری اور کیا خوش نصیبی ہوگی کہ مجھے شہادت کی موت نصیب ہو رہی ہے اور بارگاہ رسالت میں حاضری کی سعادت سے بھی مجھے سرفراز کیا جا رہا ہے۔“

ہنگامہ داروین برپا ہونے سے دو دن قبل جب ان کا تمگسا دوست شیدا ان سے ملاقات کے لئے میاں والی جیل پہنچا تو اسے تمگسین دیکھ کر علم دین نے کہا ”یار آج تجھے تو میری طرح خوش رہنا چاہیے اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر کٹ مرتا ہی ایک مسلمان کی سب سے بڑی آرزو ہے اور اللہ پاک کی یہ کتنی بڑی کرم نوازی ہے کہ ہزاروں لاکھوں مسلمانوں میں سے اپنے اس حقیر بندے کے ہاتھوں اس ناپاک شیطان کو ختم کرایا اور دیکھو رسول کریم پر قربان ہونے کی میری دلی مراد بھی پوری ہو رہی ہے۔ اس لئے تمام مسلمان بھائیوں تک میری یہ بات پہنچا دو کہ وہ میری موت پر غم نہ کریں بلکہ میرے لئے دعائے خیر کریں۔“

والدین اور عزیز واقارب سے آخری ملاقات کے موقع پر اپنی والدہ سے کہا کہ وہ ان کا دودھ بخش دے۔ ماں کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر کہنے لگے۔ ”ماں دیکھ تو کتنی خوش نصیب ہے کہ تیرے بیٹے کو شہادت کی موت مل رہی ہے۔“

انجام کار ۱۳ اکتوبر ۱۹۲۹ء کو وہ دن آ پہنچا جس کے لئے علم دین کی جان بے تاب تڑپ رہی تھی۔ رات اس جوان شب زندہ دار نے ذکر الہی اور تہجد میں گزار دی اور طلوع سحر پر انتہائی خشوع خضوع کے ساتھ نماز فجر ادا کی تو مجسٹریٹ داروغہ جیل اور مسلح سپاہیوں کے ہمراہ استقبال کے لئے کوٹھری کے دروازے پر موجود تھا۔ مجسٹریٹ نے اس مرد غازی سے پوچھا ”کوئی آخری خواہش“ تو کہا ”صرف دو رکعت نماز شکرانہ کی مہلت۔“

پھر سماعت سعید کو قریب دیکھ کر تیزی سے تختہ دار کی طرف بڑھے اور وارثی شوق میں چاہا کہ پھانسی کے پھندے کو جو دو سال حبیب خدا کا مژدہ جاں فزا لے کر نمودار ہوا تھا خود اپنے ہاتھوں سے گلے میں ڈال لیں۔ لیکن اسے خلاف شریعت جان کر فوراً رک گئے اور حاضرین سے مخاطب ہو کر کہا۔

”لوگو! گواہ رہنا میں نے ہی راج پال کو حرمت رسول کی خاطر قتل کیا تھا اور آج

اپنے نبی پاک کا کلمہ پڑھتے ہوئے ان پر اپنی جان نثار کر رہا ہوں۔ یہ کہتے ہوئے اس نوجوان پر وانہ نبوت نے دارورسن کو چوم کر اپنی جان عزیز تحفظ ناموس رسالت پر نچھاور کر دی۔

شاعر مشرق علامہ اقبال نے کہا: ہم سب باتیں کرتے رہے اور ایک ترکھان کا بیٹا پڑھے لکھوں سے بازی لے گیا۔

(۵) غازی عبدالقیوم شہید اور گستاخ رسول نھورام

غازی عبدالقیوم کا واقعہ شہادت بڑا ہی ایمان افروز واقعہ ہے۔ اس نوجوان مرد مجاہد کا تعلق غازی آباد ضلع ہزارہ کے ایک غریب گھرانے سے تھا۔ اپنے گاؤں سے وہ تلاش روزگار میں کراچی آیا۔ جہاں اسے رزق حلال کے لئے گھوڑا گاڑی مل گئی۔ جس کی آمدن سے وہ اپنی بوڑھی ماں، بیوہ بہن، ضعیف چچا اور نو بیاہتا بیوی کی کفالت کر رہا تھا۔ نماز فجر اور عشاء کی نماز وہ اپنے محلہ کی مسجد میں پڑھا کرتا تھا۔ ایک روز امام مسجد نے اہل مسجد کو انگلیاں آنکھوں سے بتلایا کہ ایک خبیث ہندو نھورام نے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کی ہے۔ غازی عبدالقیوم نے جب یہ بات سنی تو تڑپ اٹھا اور اس کے تن من میں آگ سی لگ گئی۔ اسی وقت اس نے صحن مسجد میں اپنے رب سے عہد کیا کہ وہ اس کمینے کا فرکوزندہ نہیں چھوڑے گا۔

یہ نھورام آریہ سماجی ہندو تھا، جس نے سال ۱۹۳۳ء میں ”ہسٹری آف اسلام“ نامی ایک کتاب لکھی جس میں اس نے اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس کو ہدف تنقید و ملامت بنایا اور شان رسالت میں گستاخانہ توہین آمیز الفاظ استعمال کئے تھے، جس سے مسلمانوں میں ہيجان پیدا ہوا اور سارے شہر میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی۔ حکومت نے نقص امن کے اندیشہ سے ملزم کے خلاف فوجداری مقدمہ قائم کر کے اسے ایک سال قید اور جرمانہ کی سزا دی۔ لیکن مارچ ۱۹۳۴ء میں اس فیصلہ کے خلاف اپیل پر کراچی کے جوڈیشل کمشنر نے اس کی عبوری ضمانت منظور کر لی۔ نھورام

۱۵۹

کا مقدمہ سماعت کے لئے جس دن سندھ چیف کورٹ کے دو انگریز ججوں کی بیج کے سامنے پیش ہوا تھا اس دن نھورام اپنے وکلاء اور ساتھیوں کے ساتھ ہنسی مذاق کرتا ہوا کورٹ روم میں داخل ہوا۔ عدالت کے باہر ہندو اور مسلمان بڑی تعداد میں فیصلہ سننے کے لئے کھڑے تھے۔ مقدمہ کی سماعت سے کچھ دیر قبل شہ عرب و عجم کا یہ نوخیز غلام عبدالقیوم کمرہ عدالت میں اس ہندو مصنف نھورام کے قریب پہنچنے میں کامیاب ہو گیا اور اپنے شکار پر نظریں جمائے بیٹھا تھا۔ موقع پاتے ہی اپنے نیقہ میں چھپا ہوا تیز دھار خنجر نکال کر عقاب کی طرح وہ اس پر چھپنا اور اس ملعون کے پیٹ میں خنجر گھونپ کر اس کی آنتیں باہر نکال دیں۔ نھورام منہ کے بل زمین پر گر پڑا تو اس خیال سے کہ کہیں وہ زندہ نہ بچ جائے، اس نے اپنی پوری قوت سے ایک اور وار اس کی گردن پر کیا اور اس کی شرگ کاٹ دی۔ اس طرح اس خبیث کام تمام کرنے کے بعد نہایت اطمینان اور سکون سے اس نے اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کر دیا۔ عدالت میں اس واقعہ سے بھگدڑ مچ گئی اور جج بھی اس اچانک واردات سے خوف زدہ اور سر اسیمہ ہو گئے۔ عبدالقیوم کے مقدمہ قتل کے دوران جب ملزم کا بیان قلم بند کرتے ہوئے ایک انگریز جج نے اس مرد غازی سے دریافت کیا کہ اسے اس بھری عدالت میں اس طرح واردات کی جرات کیسے ہوئی؟ تو اس نے عدالت میں آدھیاں جا رہے پنجم کی تصویر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ”تم اپنے بادشاہ کی توہین برداشت نہیں کر سکتا، ہم اپنے دین اور دنیا کے شہنشاہ کی شان میں گستاخی کرنے والے کو کیسے معاف کر دیتا۔“ اس موذی کو ہلاک کرنے کے بعد نہایت حقارت کے ساتھ اس کی لاش پر تھوکتے ہوئے اس نے کہا تھا ”اس خنزیر کے بچے نے میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کی تھی۔ اس لئے میں نے اسے قتل کیا ہے۔ اس نے اپنی طرف سے وکیل صفائی پیش کرنے سے انکار کر دیا۔ اقبال جرم پر سیشن کورٹ سے غازی عبدالقیوم کو سزائے موت سنائی گئی تو وہ نو جوان مرد مجاہد اپنی خوشی اور مسرت ضبط نہ کر سکا اور بے اختیار اس

کی زبان سے مدد و ثناء کی صدا بلند ہوئی۔ مسلمانوں نے جب اس فیصلہ کے خلاف اپیل کرنا چاہی تو اس نے ان سب کی منت سماجت کرتے ہوئے کہا ”آپ مجھے دربار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضری کی سعادت سے محروم کرنا چاہتے ہیں۔“

فروری ۱۹۳۶ء میں کراچی کے مسلمانوں نے ایک وفد علامہ اقبال کی خدمت میں لاہور بھیجنے کا فیصلہ کیا تا کہ یہ وفد علامہ اقبال کو اس مقدمہ کی روئداد تفصیل سے سنا کر درخواست کرے کہ وہ اپنے اثر و رسوخ کو استعمال کرتے ہوئے وائسرائے ہند کو اس پر آمادہ کریں کہ غازی عبد القیوم کی سزائے موت کو عمر قید میں بدل دیا جائے، چنانچہ یہ وفد جو مولوی ثناء اللہ، عبدالحق، اور حاجی عبدالعزیز وغیرہ پر مشتمل تھا۔ لاہور میں علامہ اقبال سے جا کر ملا اور تمام تفصیل سنا کر ان سے درخواست کی کہ اگر آپ نے سعی اور ذاتی توجہ فرمائی تو پوری توقع ہے کہ غازی عبد القیوم کی جانب سے رحم کی اپیل کو حکومت ہند ضرور منظور کر لے گی۔

علامہ اقبال وفد کی یہ گفتگو سن کر دس پندرہ منٹ بالکل خاموش رہے اور گہری سوچ میں ڈوب گئے، وفد کے ارکان شدت سے منتظر تھے کہ کیا فرماتے ہیں، آخر علامہ اقبال کی آواز نے اس سکوت کو توڑتے ہوئے وفد سے پوچھا کیا عبد القیوم کمزور پڑ گیا ہے؟ ارکان وفد نے جواب دیا نہیں اس نے تو ہر موقع پر اپنے اقدام کا اقبال اور اقرار کیا ہے، اور وہ تو سرعام کہتا ہے میں نے شہادت خریدی ہے، مجھے پھانسی کے پھندے سے بچانے کی کوشش مت کرو۔

وفد کی اس گفتگو کو سن کر علامہ اقبال کا چہرہ تہمتا گیا، انہوں نے برہمی کے انداز میں فرمایا جب وہ کہہ رہا ہے میں نے شہادت خریدی ہے تو میں اس کے اجر و ثواب کی راہ میں کیسے حائل ہو سکتا ہوں کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں ایسے مسلمان کے لئے وائسرائے ہند کی خوشامد کروں جو زندہ رہے تو غازی ہے اور مر جائے تو شہید ہے۔ علامہ اقبال نے اس موقع پر تین اشعار بھی کہے وفد کے ارکان یہ سن کر پھر کچھ مزید کہنے

کی جرات نہ کر سکے اور واپس کراچی آ گئے۔ غازی عبدالقیوم شہید ایک ہفتہ کال کوٹھری میں قید رہے اس دوران بہت فرفرہ اور موٹے ہو گئے۔ جیلی سپرنٹنڈینٹ بھی ان کے بڑھتے ہوئے وزن پر تشویش میں مبتلا تھا تحقیق پڑا کٹروں نے بتایا کہ یہ حد درجہ خوشی اور مسرت میں مبتلا ہے اس وجہ سے اس کا وزن بڑھ گیا ہے۔

غازی عبدالقیوم شہید کو جس دن پھانسی دی گئی کراچی کی تاریخ میں وہ روز مسلمانوں کے لئے جوش و اضطراب کا یادگار دن تھا، ہر مسلمان کے دل میں یہ جذبہ موجزن تھا کہ کاش ناموس رسالت کے تحفظ کے ”جرم“ میں یہ شہادت مجھے میسر آتی۔ بے شمار افراد نے ان کی نماز جنازہ میں شرکت کی، ناموس رسالت پر اپنی جان بچھا کر کرنے والے غازی عبدالقیوم شہید کو بڑی عزت و تکریم کے ساتھ میوہ شاہ کے علاقہ میں قبرستان میں ایک خاص چار دیواری کے اندر دفن کیا گیا، اللہ تعالیٰ کی کروڑوں رحمتیں ہوں، اس شہید کی قبر پر جس نے ناموس رسالت کی خاطر اپنی جان بچھا کر کے ابدی زندگی کو پایا۔

فتاویٰ اللہ کی تہہ میں بقا کا راز مضمر ہے
جسے مرنا نہیں آتا، اسے جینا نہیں آتا
ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور غیرت مسلم
نظر اللہ پہ رکھتا ہے مسلمان غیور
موت کیا شے ہے؟ فقط عالم معنی کا سفر
ان شہیدوں کی دیت اہل کلیسا سے نہ مانگ
قدر و قیمت میں ہے خوں جن کا حرم سے بڑھ کر
آہ! اے مرد مسلمان تجھے کیا یاد نہیں

حرف لاتدع مع اللہ الہا آخر

علامہ اقبال

غازی محمد حنیف شہید اور گستاخ رسول عیسائی عورت

غازی محمد حنیف شہید نے اپنی بے مثال وفاؤں کا باب مسلم ریاستی دارالحکومت ”بھوپال“ میں رقم کیا، کہا جاتا ہے وسط ہند کے اس تہذیبی شہر میں ایک گرلز ہائی اسکول کی انگریز ہیڈ مسٹر لیس نے سوچی سمجھی اسکیم کے تحت مدرسہ کی صفائی کے بہانے قرآن کے بوسیدہ اوراق ایک خاکروب کے ہاتھوں کوڑے میں ڈلوائے اور جب اس پر احتجاج کیا گیا تو اس بد زبان و بدنصیب عورت نے قرآن، دین متین اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں نازیبا اور اشتعال انگیز الفاظ کہے۔ بھوپال کے ایک غیرت مند نوجوان محمد حنیف نے جو پیشے کے اعتبار سے قصاب تھے، انگریز عورت کو راستے میں روک لیا اور اس سے کہا کہ وہ اپنی اس ناپاک جسارت اور شیطانی حرکت پر شہر کے مسلمانوں سے معافی مانگے اور اعلان توبہ کرے۔ حکومت کے نشہ میں چور اس بنت ابلیس نے یہ مطالبہ ٹھکرا دیا اور مجاہد ملت کے ہاتھوں انجام کو پہنچی۔ غازی محمد حنیف اس غلط کار عورت کو کفر کردار تک پہنچا کر تھانے میں حاضر ہو گئے۔ اقبال فعل کیا اور تمام عدالتوں میں اعتراف حقیقت بیان فرمائی۔ کچھ عرصہ جیل میں گزارا۔ مقدمہ کی سماعت ہوئی اور محمد حنیف غازی کو پھانسی کی سزا سنائی گئی۔

غازی محمد صدیق اور گستاخ رسول ہندو پالال

غازی محمد صدیق فیروز پور ضلع قصور کے ایک دینی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ بچپن ہی میں والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا، ماں نے بڑے لاڈ پیار سے بیٹے کی پرورش کی اور ساتھ ساتھ صحیح تربیت بھی۔ سال ۱۹۳۴ء میں یہ یوزخیز بچہ جب بیس سال کا ہوا تو اسے خواب میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی اور حکم ہوا کہ قصور کے ایک دریدہ دہن گستاخ پالال زرگر کا منہ بند کیا جائے۔ یہ بشارت ملتے ہی نوجوان غازی تڑپ کر بیدار ہوا تو اس کے ساتھ اس کا مقدر بھی جاگ اٹھا اس نے ماں کو یہ خوشخبری سنائی تو ماں نے خوشی سے لخت جگر کا ماتھا چوما اور شہادت گہ الفت کی طرف اسے روانہ کیا۔ قصور پہنچ کر اس مرد غازی نے اس گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پالال

کو راستہ ہی میں دیوچ لیا۔ اسے پچھاڑ کر اس کے سینے پر سوار ہو گئے اور تیز دھار آلہ (رمپی) سے پے در پے وار کر کے اس موذی کو ہلاک کر دیا اور وہاں سے فرار ہونے کی بجائے قریب ہی کی مسجد میں جا کر سب سے پہلے نماز شکرانہ ادا کی اور مسجد کی میزھیوں پر اس شان اور تمکنت کے ساتھ بیٹھ گئے کہ کسی ہندو کو ان کے پاس آنے کی جرات نہ ہو سکی۔ فیروز مندی ان کے قدم چوم رہی تھی۔ حسب معمول انگریز کا قانون حرکت میں آیا اور اس مرد مجاہد کا مقدمہ سیشن کے سپرد ہوا۔ غازی موصوف کی جانب سے میاں عبدالعزیز مالوڈہ اور نو مسلم بیرسٹر خالد لطیف گاہا نے مقدمہ کی پیروی کی۔ لیکن چونکہ آپ نے عدالت کے رویہ و پوری جرات کے ساتھ اعتراف قتل کر لیا تھا، اس لئے سزائے موت سنائی گئی، ہائی کورٹ نے بھی سیشن جج کا فیصلہ کو بحال رکھا۔

آفرین ہے اس ماں پر جس نے یہ فیصلہ سن کر ایک بار پھر اپنے بیٹے کا ماتھا چوما اور کہا کہ یہ ایک بیٹا تو یا ایسے بیٹے بھی ہوتے تو میں ان سب کو اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر قربان کر دیتی۔ بیٹے نے بھی یہی کہا کہ یہ ایک جان کیا چیز ہے ایسی ہزاروں جانیں میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاک پا پر نثار ہیں۔ ۶ مارچ ۱۹۳۵ء کو یہ پروانہ رسالت بھی درود و سلام کی سوغات لے کر اپنے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں میں جا پہنچا۔

یہ اک جان کیا ہے اگر ہوں کروڑوں

تیرے نام پر سب کو دارا کروں میں

غازی عبداللہ شہید اور گستاخ رسول چل چل سنگھ

یہ بھی تقسیم ہند سے قبل غالباً ۱۹۳۳ء کا واقعہ ہے، ایک بد بخت سکھ چلچل سنگھ شیخوپورہ کے گرد و نواح میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف یا وہ گوئی کر کے اپنے نجس باطن کا اظہار کرتا پھرتا تھا۔ قصور کے رہنے والے ایک جیالے جوان عبداللہ کو سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں حکم دیا کہ وہ اس گستاخ کا منہ بند کرے۔ چنانچہ کسی سے اس خواب کا ذکر کئے بغیر وہ شوریدہ سر آتش بجاں اٹھ کھڑا

ہوا اور اس مردود کی تلاش میں نکل پڑا، معلوم ہوا کہ وہ غبیث ”جنڈیالہ شیر خان میں“ رہتا ہے جو اس وقت سکھوں کا گڑھ تھا۔ بستی کے قریب مزید دریافت کرنے پر پتہ چلا کہ وہ اپنے کنویں پر بیٹھا کسی کام میں مشغول ہے۔ اس کے قریب ہی سکھوں کا جھنڈا مصروف گفتگو تھا۔ غازی عبد اللہ نے ایک نظر میں اس دشمن دیں کو پہچان لیا۔ انہیں محسوس ہوا کہ ان کے جسم میں غیر معمولی طاقت بجلی بن کر دوڑ رہی ہے۔ چلچل سنگھ پر وہ جھپٹ کر حملہ آور ہوئے اور اسے پچھاڑ کر اس کے سینہ پر چڑھ کر پوری قوت سے اس کی شررگ کاٹ دی اور اس کا سر تن سے جدا کر دیا۔ اس ناگہانی حملہ کو دیکھ کر پاس ہی بیٹھے ہوئے سکھ وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے، یہ مرد غازی آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کی تعمیل کے بعد وہیں رب کے حضور سر بسجود ہوا کہ اس مہم کی کامیاب فرما کر اسے سرفرازی بخشی اور سرخرو کیا۔

موقع واردات پر پولیس پہنچی تو اس مرد مجاہد کو وہیں موجود پایا، جس کے لبوں سے درود و سلام کے نعمات نکل کر فضا میں تحلیل ہو رہے تھے۔ چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا۔ شیخو پورہ کے معروف وکیل ملک انور مرحوم نے مقدمہ کی پیروی کی، عبد اللہ غازی کو سزائے موت سنائی گئی تو ایک مرتبہ پھر سجدہ شکر بجالائے کہ انہیں بھی شہیدان ناموس رسالت کی صف میں جگہ مل رہی ہے۔ جس پر جتنا بھی فخر کیا جائے کم ہے۔ بالآخر اس شہید ناز کو بھی بارگاہ مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں باریابی کی سعادت نصیب ہوئی۔

کروں تیرے نام پہ جاں فدا نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا، کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں
(اعلیٰ حضرت)

غازی عبد الرشید شہید اور گستاخ رسول سوامی شر دھانند

شر دھانند جس کا اصلی نام لالہ منشی رام تھا، مشرقی پنجاب کا رہنے والا آریہ سماج کا پر جوش رکن تھا۔ اس نے عرصہ سے دلی میں سکونت اختیار کر رکھی تھی اور یہیں سے اس

نے شدمی کی آگ بھڑکانے کے لئے اردو میں رونامہ ”تج“ اور اس کے بیٹے نے ہندی زبان میں روزنامہ ”ارجن“ جاری کیا تھا۔

غازی عبدالرشید شہید علیہ الرحمۃ کا نام نامی بھی سرفروشان ملت میں ہمیشہ نمایاں رہے گا جس نے آریہ سماج کے بانی ”سوامی دیانند سرتی“ کے چیلے سوامی شرودھانند جیسے غبیٹ شاتم رسول کو دہلی میں موت کے گھاٹ اتارا اور راہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اپنی جان نثار کر کے بارگاہ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سرخرو اور سرفراز ہوا۔

حیدر آباد سندھ کے غازیان ملت

پکا قلعہ حیدر آباد (سندھ) میں قیام پاکستان سے فقط ایک برس قبل ۱۹۴۶ء میں ہندو جن سنگھیوں کا ایک بڑا اجتماع ہوا۔ اس میں آٹھ ہزار ہندو شریک تھے۔ مذکورہ جلسے میں ملت اسلامیہ کو نہ صرف غلیظ گالیاں دی گئیں بلکہ ان کے ایک گرو ”نینوں مہاراج“ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مبارک میں بھی گستاخانہ باتیں کیں۔ اس بات نے تین نمبر تالاب کے مسلمانوں کے نوجوانوں کو بے تاب کر دیا۔ جب یہ پچیس نوجوانوں حرمت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اپنی جانیں نچھاور کرنے کا جذبہ لئے قلعہ پر حملہ آور ہوئے اور نعرہ تکبیر بلند کیا تو جلسے میں بھکڑ مچ گئی۔ عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بے تحاشہ دھڑے اور لاثغیاں برساتنا شروع کر دیں اسی اثناء میں نینان مہاراج ایک جو شیلے نوجوان عبدالخالق قریشی ولد محمد ابراہیم قریشی کے سامنے آگیا۔ نوجوان نے اس بے غیرت ملیچھ کے پیٹ میں چھرا گھونپ دیا۔ وارکاری ثابت ہوا اور شاتم رسول اپنے ہی پیر و کاروں کے درمیان تڑپ تڑپ کر جہنم رسید ہو گیا۔ جن سنگھی بدحواس ہو کر اپنی لاثغیاں، جوتیاں، تلواریں اور دوسرے ہتھیار چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ اس واقعہ میں حصہ لینے والے چند معلومہ خوش قسمت اشخاص مندرجہ ذیل ہیں۔

حاتی محمد بخش شیدی..... اللہ وار یہ شیدی..... محمد علی شیدی..... علی مراد شیدی.....

لکھانوالو..... صدیق گوذر ☆ نبی بخش..... مہر محمد..... اللہ ڈنوشیدی ☆ رحیم بخش
☆ ابراہیم جام ☆ عبدالحق قریشی ☆ لالہ مجیدی پسرودی

غازی زاہد حسین اور گستاخ پادری سیموئیل

سال ۱۹۶۱ء میں ایک عیسائی مبلغ پادری سیموئیل نے مغپورہ ورکشاپ میں دوران تبلیغ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں کچھ تازیانہ الفاظ استعمال کئے، زاہد حسین اور اس کے ساتھیوں نے سیموئیل کو سختی سے منع کیا کہ وہ اپنی ہرزہ سرائی بند کرے، لیکن وہ شیطان اپنی شرارت سے باز نہ آیا، جس پر زاہد حسین نے مشتعل ہو کر اس گستاخ رسول کا سر پھاڑ دیا، جس کے نتیجے میں وہ بد بخت ہلاک ہو گیا، زاہد حسین نے عدالت کے روبرو اعتراف قتل کر لیا، جس پر اس کو اشتعال انگیزی کی بناء پر صرف جرمانہ کی سزا دی گئی۔ اس کے خلاف ہائی کورٹ میں نگرانی دائر کی گئی جو خارج ہوئی۔ اس مقدمہ کی پیروی ڈاکٹر جاوید اقبال ریٹائرڈ جج سپریم کورٹ نے کی، جو اس وقت پیسہ قانون سے وابستہ تھے اور ان کی معاونت عزیز میاں شیر عالم نے کی تھی۔

سال ۱۹۶۳ء میں اس غازی زاہد حسین کو جب یہ معلوم ہوا کہ لاہور کی ایک عیسائی مشنری کی مشہور دکان پاکستان بائبل سوسائٹی انارکلی میں ایک رسوائے زمانہ کتاب ”اثمار شیریں“ فروخت ہو رہی ہے جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں توہین آمیز مزامنہ موجود ہے۔ اس پر یہ مرد غازی ایک بار پھر تڑپ اٹھا اور اپنے معتمد ساتھی الطاف حسین شاہ کے ساتھ مل کر اس نے بائبل سوسائٹی کی اس دکان میں، جہاں یہ کتاب فروخت ہو رہی تھی آگ لگا دی اور اس کے منیجر ہیکٹر گوہر مسیح پر الطاف حسین شاہ نے پستول سے قاتلانہ حملہ کر دیا لیکن وہ بال بال بچ گیا علاقہ مجسٹریٹ نے دونوں کو تین تین سال سزائے قید سنائی اور ایڈیشنل سیشن جج لاہور نے اس سزا کو بحال رکھا۔ اس فیصلے کے خلاف لاہور ہائی کورٹ میں نگرانی دائر ہوئی۔ زاہد حسین کے عزیزوں کو، جو اس مقدمے کی پیروی کر رہے تھے، خواب میں بشارت

ہوئی کہ وہ میاں شیر عالم ایڈووکیٹ کو ملزمان کی جانب سے وکیل مقرر کریں چنانچہ ان کی جانب سے میاں شیر عالم اور استغاثے کی جانب سے جرمی ریٹائرڈ پبلک پراسیکیوٹر پیش ہوئے۔ مقدمہ جب جسٹس شیخ شوکت علی کے سامنے پیش ہوا تو فاضل جج نے جرمی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ”اگرچہ کہ وہ خود ایک گنہگار مسلمان اور مذہبی رواداری کی حمایت میں ہمیشہ پیش پیش رہے ہیں لیکن اس کتاب میں پیغمبر اسلام کے بارے میں جو قابل اعتراض باتیں منسوب کی گئی ہیں وہ ان کے لئے بھی ناقابل برداشت ہیں، جنہیں پڑھ کر ان کا خون بھی کھول رہا ہے۔“ اس لئے انہوں نے ملزم کو مزید قید میں رکھنے سے انکار کر دیا اور حکومت کو ہدایت کی کہ وہ اس کتاب کو فوری طور پر ضبط کر لے۔

گستاخ پادری کا انجام

یہ ایمان افروز اور عبرت انگیز واقعہ جسے اب ۱۰ برس گزر گئے ہیں۔ غالباً انیسویں صدی کے آخری سال کا واقعہ ہے۔ واقعہ کے راوی حضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ قبلہ محدث علی پوری قدس سرہ ہیں اور واقعہ کے ناقل حکیم اہل سنت محسن اہل سنت حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

”امرتسر کے گرجا گھر کے سامنے کھڑا ہو کر ایک پادری حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فضائل اور عیسائی مذہب کی خوبیاں بیان کر رہا تھا اور وہ پادری دوران تقریر حضور پر نور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی ادب و احترام سے نہیں لیتا تھا۔ سامعین میں ایک بھنگڑا اس حالت میں کھڑا تھا کہ بھنگ گھونٹنے والا ڈنڈا اس کے کندھے پر تھا۔ اس خوش بخت نے کہا ”پادری ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو برحق نبی مانتے ہیں اور ان کا نام ادب سے لیتے ہیں تو بھی ہماری سچی سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ادب سے لے۔“

مگر پادری پر اس کا کچھ اثر نہ ہوا تو اس عالی ہم (بلند ہمت والے) نے پھر ٹوکا۔ جب پادری نے تیسری بار بھی اس طرح نام لیا تو اس پاک نہاد نے اپنا وہ ڈنڈا

جس سے بھنگ گھوٹا تھا، اس زور سے پادری کے سر پر دے مارا کہ پادری کا سر پھٹ گیا اور بھیجا باہر آ گیا اور وہ مرد وہ بیان دیئے بغیر واصل جہنم ہو گیا۔ یہ عاشق صادق پکڑا گیا۔ موت کی سزا ہوئی، اپیل ہوئی، انگریز جج نے یہ لکھ کر بری کر دیا کہ ”پادری کا قاتل تکیہ نشین بھنگڑ پادری کی دیرینہ یا تازہ رنجش کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ظاہر ہے پادری نے ضرور اس کے جذبات کو مجروح کیا ہے لہذا میں اسے بری کرتا ہوں۔“ ہے، کوئی مولوی نہیں، مولوی اور پادری کی کوئی اہمی رنجش ہو سکتی ہے، بھنگڑ سے پادری کی دیرینہ یا تازہ رنجش کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ظاہر ہے کہ پادری نے ضرور اس کے جذبات کو مجروح کیا ہے لہذا میں اسے بری کرتا ہوں۔“

یہ واقعات ”ناموس رسالت“ ”قانون توہین رسالت“ اور ”ماہنامہ مسیحائی، ناموس رسالت نمبر“ سے لئے گئے ہیں۔

مجاہد ختم نبوت

قاری محمد افضل باجوہ

کی قادیانیت کے خلاف علمی نظریاتی خدمات کو
خراج تحسین پیش کرتے ہیں

سجاد احمد پٹھیار

سجاد پینٹرز، بالمقابل یا سر ہنڈ اسروس چوک قلعہ کارلوالا
حاجی سلامت آف بھورے کے

بس ویلڈنگ ورکس چوک قلعہ کارلوالا سیالکوٹ

عظمت و شانِ مصطفیٰ

مولانا محمد یوسف صادقی

کافروں کو کیا خبر کہ ہمارے آقا کی یہ شان ہے کہ دنیا میں تشریف لانے والے ایک لاکھ جوئیں ہزار تغیبوں نے حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی بننے کی بہت خواہش کی تھی اور یہی آقا دو عالم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا: ”عنقریب اتنا عطا فرمائیں گے کہ آپ راضی ہو جائیں گے“

کیا تاریخ انسانی میں کوئی ایسی مثال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی بھی نبی کو اتنا قریب بلا کر اور مکان سے بھی کم فاصلے پر رہ کر راز و نیاز کی باتیں کی ہوں کیا کسی کے تصور میں بھی یہ خیال آ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب اور ہمارے پیارے آقائے دو عالم نور مجسم کو فطین پاک سمیت عرش بریں پر تشریف لانے کی اجازت عطا فرمائی ہوگی جب کہ دنیا جہاں میں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ستر ہزار پردوں میں چھپا کر بھیجا ہے اور کہ اللہ تعالیٰ نے نبی مکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تخلیق کے بعد فرمایا کہ اے محبوب اگر میں تمہیں پیدا نہ فرماتا تو پھر سارے جہان کو پیدا نہ فرماتا اور نہ ہی اپنا ادب ہونا ظاہر کرتا اسی لئے میرے اعلیٰ حضرت نے محبت کا یوں اظہار فرمایا۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو

جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

میرے آقا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسن کا پیکر تھے آپ کے صحابہ کا ادب یہ تھا اور آقا کہ جاہ و جلال کا یہ مقام تھا کہ آپ کے قریبی دوست اور ساتھی حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ہمہ وقت ساتھ رہنے کے

باوجود کبھی یہ ہمت نہیں کی تھی اور نہ ہی کسی بھی چشم انسان میں اتنی طاقت تھی کہ وہ آقا کے روئے مقدس کی طرف نظر بھر کر دیکھ سکے اور نہ ہی نبی کریم کی زوجہ محترمہ ام المومنین حضرت عائشہ پاک نے بھی آپ کے حسن تمام تو دیکھا تھا، جن کافروں کو اللہ تعالیٰ نے توفیق ہی عطا نہیں کی انہیں میرے کریم آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت مرتبے اور توقیر کا کیا پتہ۔

ایک دفعہ محبوب خالق و مخلوق نے سورج کو مشرق کی بجائے مغرب کی جانب سے طلوع ہونے کا حکم دیا تھا اور تعمیل ارشاد کرتے ہوئے سورج واپس لوٹا تو حضرت مولاعلی شیر خدا نے وقت عصر نماز ادا فرمائی اس چیز کا کون انکار کر سکتا ہے کہ انہیں نہ ماننے والوں کے بڑوں نے فرمائش کی کہ چاند کے دو ٹکڑے کر کے دیکھائیں تو آپ نے اپنی انگشت مبارک سے چاند کو دو ٹکڑے کر دکھا دیا امام عاشقان امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کی روح تڑپی فرمایا۔

سورج اٹنے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک

اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسول اللہ کی

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں آپ کے ادب کا خصوصی تذکرہ فرمایا یہ ادب ہی کی تو مثال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب غار میں صدیق اکبر کے زانو پر سر انور دکھا کر آرام فرما رہے تھے اور سانپ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ڈنگ مارا تو شدید تکلیف سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھ سے آنسو ٹپک کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخسار مبارک پر جب گرے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پتہ چلا وہ صدیق اکبر کی ہمت اور کمال تھا کہ ادب و احترام نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باعث جنبش تک نہ ہونے دی آپ کے ان آنسوؤں اور صبر و استقلال پر قربان کہ آپ نے عشق کی انتہا کر دی۔ شاید آپ کے ہی آنسوؤں کے متعلق کسی نے کہا ہے کہ

کسی کے ایک آنسو سے ہزاروں دل تڑپتے ہیں

کسی کا عمر بھر کا رونا یونہی بیکار جاتا ہے

سبحان اللہ آپ کے آنسوؤں سے نبی مکرم نور مجسم شفیع معظم کا دل تڑپا اور آپ کا

علاج لعاب دھن سے فرما دیا۔

صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبر پر اس جگہ

پر بیٹھ کر خطبہ دیا کرتے تھے جہاں آقائے دو عالم نور مجسم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے قدم مبارک ہوا کرتے تھے۔

مسلمانوں کے دلوں سے سوچی سمجھی سازش کے تحت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کا ادب و احترام کم کرنے کی گھناؤنی سازش بڑی مکاری و عیاری سے تیار کی گئی ہے مگر

عاشقان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ازل سے ابد تک اپنی جانیں اپنے آقا کے قدموں

پر نچھاور کرنے کی سعادت حاصل کرتے آئے اور کرتے رہیں گے۔ ہماری تاریخ یہ

بتاتی ہے کہ ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ

الکریم نے آپ کی چار پائی پر ایک جگہ لیٹ کر دشمنوں کے سامنے اپنی جان کی قربانی

پیش کرنے سے دریغ نہیں کیا تھا وہ کیا جذبہ تھا کہ حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہما کے

ساتھ کونسا ایسا ظلم تھا جو نہ کیا گیا مگر دشمنوں نے تو آپ کی دانست کے مطابق حضرت

بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مار دیا تھا لیکن اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی محبت وہ ان کے دل سے نہ نکال سکے۔

محبت کی یہ مثال بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عاشق صادق کیسے کہ

حضرت خضیب کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کی سزا کے طور پر پھانسی

لگانے سے پہلے یہ پیش کش کی گئی کہ اگر آپ یہ کہہ دیں کہ ”یہ پریشانی مجھے رسول کریم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے پیش آئی ہے“ تو آپ کو چھوڑ دیا جائے گا مگر آپ نے

جواب دیا کہ اگر مجھے یہ پتا چلے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاؤں مبارک میں

کا ٹماٹھ بنے لگا ہے اور میری جان دینے کے بدلے کا ٹماٹھ مجھے تو مجھے سودا منظور ہے۔
حضرت اولیس کرنی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں دیکھا تھا مگر جب اس
عاشق کو پتہ چلا کہ جنگ میں آپ کا ایک دانت مبارک شہید ہوا ہے تو اس عاشق
صادق نے پتھر سے اپنا دانت توڑ ڈالا لیکن یہ جان کر کہ نہ جانے آپ کا کون سا دانت
مبارک شہید ہوا ہے حضرت اولیس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک ایک کرتے اپنے
سارے دانت توڑ دیے میرا خیال ہے کہ یہ ایسی قربانی کا ایسا جذبہ ہے کہ تاریخ انسانی
اس کی مثال نہیں دے سکتی حالیہ ترقی کے دور میں ٹیکہ لگوا کر بھی لوگ دانت ٹھکانے
سے گھبراتے ہیں کجایہ کہ پتھر سے دانت توڑے جائیں سچ ہے

ہر کوئی فدا ہے بن دیکھے دیدار کا عالم کیا ہو گا

حالیہ احتجاجی دنوں میں بھی تو لوگوں نے اس شعر کی عملی تفسیر کر دیکھائی ہے کہ دنیا
میں کئی مقامات پر اپنی جانیں نچھاور کی ہیں اسی لئے تو میرے آقا نے فرمایا تھا، مفہوم
حدیث یہ ہے کہ ”میرے بعد مجھے دیکھے بغیر جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائیں گے ان کے لئے ستر گناہ زیادہ ثواب ہے“

گزشتہ چند ماہ سے مغربی دنیا کے لوگوں نے جو بد تمیزی کا طوفان برپا کر رکھا
ہے اس میں مغربی دنیا کے تقریباً تیس سے زائد ممالک کے پریس نے یہ جرات کر رکھی
ہے اور بار بار اظہار کر رہے ہیں کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں ایک
سو سے زیادہ اخبارات اور رسائل میں کارٹون چھاپے ہیں جس میں دنیا کا سب سے
بڑا غنڈہ امریکہ بھی شامل ہے جہاں کم از کم دس اخباروں اور رسالوں میں یہ کارٹون
چھاپے ہیں۔ اس خیانت کا آغاز اظہار ڈنمارک سے ہوا ڈنمارک نے نہ صرف یہ کہ
مسلمانوں سے معافی مانگنے سے انکار کیا بلکہ تازہ خبر ہے کہ وہ ان خاکوں کو اپنے عجائب
گھروں میں تاریخ کا حصہ بنا کر رکھیں گے معاذ اللہ گویا کہ وہ بے غیرت اپنی اس نا
پاک جسارت کو مزید بڑھانا چاہتے ہیں اور خوش ہیں ڈنمارک یورپی دنیا کا رکن ہے تا
ہم آزادی رائے کی آڑ میں یورپی یونین نے مزید مسلمانوں کے زخموں پر نمک

چھڑکنے والا کام یہ کیا ہے؟ ڈنمارک کے ساتھ جس ملک نے تجارتی بائیکاٹ کیا تو اس کو یورپی یونین کے ساتھ مقابلہ کرنا ہوگا اس لئے کچھ دن پہلے ڈنمارک کے ہٹ دھرم اور خبیث وزیر اعظم نے معافی کے سوال پر ایک مرتبہ پھر سختی سے کہا کہ اب یہ معاملہ صرف ڈنمارک کا نہیں ہے بلکہ یورپی یونین اور مسلمانوں کے درمیان ہے۔

دنیا بھر کے اسلامی ممالک کے علاوہ یورپی ملکوں اور امریکہ میں بھی مسلمانوں نے مظاہروں کا باقاعدہ سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ مگر یہود و نصاریٰ کی قیادت سے معذرت تک کے الفاظ نہیں نکلے۔ ہمیں حیرانی ہوتی ہے کہ ان ناسازگار حالات میں بھی وزیر مذہبی امور کی قیادت میں ایک وفد نے یورپی یونین سے توہین رسالت کے بارے میں مذاکرات کا پروگرام نہ بنایا۔ اتنے بڑے مسئلے پر غیرت ایمانی کا ثبوت نہ دیا جب کہ عوامی جذبات کو بھی ٹھیس پہنچانی گئی اللہ کرے کوئی عازمی اب بھی ایسا پیدا ہو جائے جو اپنی پرانی تاریخ کو دھرا دے اور ایسے بد باطن کو کفر کردار تک پہنچا دے۔

افسوس کی بات ہے کہ اتنے بڑے پیچیدہ مسئلے پر ملک کی پارلیمنٹ میں بحث تک کی گنجائش نہیں رکھی گئی جب کہ سارا ملک سراپا احتجاج ہے اور ہمارے ارباب حل و عقد سمجھانے نکل پڑے ہیں کہ یہ معاملہ دنیا کے ایک ارب چالیس کروڑ مسلمانوں کا ہے جس میں سے اکثریت ستاون آزاد اسلامی ملکوں میں رہتی ہے کیا ہمارا پہلا فرض یہ نہیں بنتا کہ دوسرے اسلامی ملکوں سے رابطہ کر کے ایک مشترکہ لائحہ عمل تیار کریں نہ کہ تمام اسلامی ممالک علیحدہ علیحدہ ان کے در پر سواری بن کر چھوٹی پھیلائے گدا گروں کی طرح کھڑے ہو جائیں کہ صاحب جی ہماری فریاد سنیں کیا یہ بات باعث شرم نہیں کہ ابھی تک اسلامی ملکوں نے کسی ایک پلیٹ فارم پر کھڑے ہو کر اس مسئلے پر بیک زبان کوئی بات نہیں کی ہے ایسے حالات میں جب کہ یورپی یونین نے کھلم کھلا ڈنمارک کی حمایت کی اور معذرت تو کیا مسلمانوں سے ہمدردی کا اظہار تک نہیں کیا۔ پاکستان سے کسی ایسے پارلیمانی وفد کا برسرِ لڑ جانا جسے خود اپنی ہی پارلیمنٹ کا اعتماد حاصل نہ ہو ہمارے لئے کیونکر باعث عزت ہو سکتا ہے۔

آقا ہم شرمندہ ہیں

حمیرا ثاقب

لاکھوں درود اور کروڑوں سلام ہوں..... ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ جو رحمت بن کے آئے دو جہانوں کے لئے اور کل انسانیت کے لئے..... جنہوں نے درس دیا محبت کا..... اور عملاً اسے زندگی کا حصہ بنا کر دکھایا..... ہمدردی کو، خدمت کو اور انسان دوستی کو.....

وہ دین ہدی..... جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لے کر آئے اور آج جس کے پیروکار اربوں کی تعداد میں دنیا میں ہیں اور کئی ملکوں پہ ان کی حکومت ہے..... مگر ہم بھول گئے اس پیامبر کو..... جو ہمارے لئے سکون، اطمینان اور فلاح کا نسخہ لے کر آیا اور اس کے نام کی شہادت کے بغیر ہم پیروکاروں کا دین مکمل نہیں ہوتا۔

ہاں ہم بھول ہی تو گئے ہیں..... جہی دنیا کے شراغیزوں کو یہ جرات ہوئی کہ ان کے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاکے بنا سکیں اور مذاق اڑا سکیں..... وہ جانتے ہیں کہ یہ مسلمان بس خالی خولی اور کھوکھلے ہیں اور روح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے بدنوں سے نکل چکی ہے..... ہاں نکل ہی تو گئی ہے..... جہی تو وہ اس بے عزتی کو برداشت کر رہے ہیں کیونکہ ہم نے سمجھ لیا ہے کہ دنیا کی کامیابی تو امریکہ کی غلامی میں ہے..... دنیا میں اگر سر اٹھا کر جینا ہے تو معاذ اللہ اس فرسودہ دین کو چھوڑنا ہوگا جو چودہ سو سال پرانے خیالات رکھتا ہے۔ ہماری یہی روش ہے کہ جس کے باعث مغربی کما گئے وقتاً فوقتاً ہمارے بنیادی عقائد پر کاری ضربیں لگا کر چیک کرتے ہیں کہ اب حمیت، غیرت اور محبت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ کتنے پیچھے چلے گئے ہیں..... یہی وجہ ہے کہ آئے دن کبھی تو بین قرآن کی روح فرسا خبر سننے کو ملتی ہے کبھی شان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں گستاخانہ کارٹون کی اشاعت کی جرات کی جاتی

ہے اب جب کہ مغرب اس قدر کھلی شیطانیت پر اترا ہوا ہے اور اس پر شرمندہ ہونے کے بجائے پوری ڈھٹائی سے اکر ا ہوا ہے تو ایسے میں اب ہمیں سوچنا ہوگا کہ ہم کس صف میں کھڑے ہونا پسند کرتے ہیں..... محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلاموں کی یا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں کی..... اب فیصلہ کی گھڑی دور نہیں..... اگر ہم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی کے دعوے دار ہیں تو پھر اس کے لئے ضروری ہے کہ

☆ اب کسی طور سکون سے نہ بیٹھیں اور چند دن شور مچا کر دوبارہ اسی روش کو نہ لوٹیں بلکہ اس جوش اور جذبے کو ہمہ وقت جوان رکھیں۔

☆ ہر اس قوت کو مسترد کر دیں جو ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے توہین کی مرتکب ہو..... چاہے وہ امریکہ ہو ڈنمارک کا اخبار ہو یا ہمارے حکمران ہوں۔

☆ اپنے گھروں سے ہر اس شے (بچوں، محسوس، کتوں، تصویروں، فرش، لٹریچر، ٹی وی کیبل) کو اٹھا کر باہر پھینک دیں جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے سے مختلف ہو..... اپنے گھروں کو تعلیمات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مرکز بنادیں۔

☆ اپنے بچوں کو بتائیں کہ صرف اور صرف محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ان کے آئیڈیل بننے کے حقدار ہیں۔ باقی تمام آئیڈیلز کو وہ اپنی زندگیوں سے خارج کر دیں۔

اے امت مسلمہ..... اے پاکستان کے مسلمانوں..... ابھی بھی وقت ہے کہ ہم خواب غفلت سے بیدار ہوں..... ورنہ دنیا میں تو انجام جو ہوگا وہ تو ہوگا..... آخرت میں بھی ہم سرخرو نہ ہو سکیں گے۔ سوچئے اپنی موجودہ روش کے ساتھ کہ وہاں جب آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوں گے اور ہم شرمندگی سے سر اٹھانہ پائیں گے تو پھر کیا

حال ہوگا..... اگر آخرت میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شافع محشر نے شفاعت کرنے سے ہی انکار فرمادیا تو پھر اٹھئے اور دنیا کو واشکاف لفظوں میں بتا دیجئے کہ ہمارے ماں، باپ، ہمارے بچے اور ہماری جانیں قربان ہوں اس ذات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو خالق کائنات کا محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے..... بتا دیجئے لوگوں کو اور ڈٹ جائیے کہ

سالار کارواں ہے میرا حجاز اپنا
اس تمام سے ہے باقی آرام جاں ہمارا
ورنہ دنیا تو کہے گی ہی..... اللہ کے فرشتے اور کائنات کی ہر ہر شے بھی تم پر تھوک رہی ہے تم سے نفرت کر رہی ہے کہ

قلب میں سوز نہیں روح میں احساس نہیں
کچھ بھی پیغام محمد کا تمہیں پاس نہیں
آئیے اہل کربدیہ محبت بیان اطاعت اور اظہار ندامت اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور پیش کرتے ہیں اور عاجزانہ کہتے ہیں۔
تجھ کو بھلا کر زندہ ہیں

آقا ہم شرمندہ ہیں
اور یہ عہد کرتے ہیں کہ ان شاء اللہ اب ہمیں موت آئے گی تو غلام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طور پر..... اور ہم عزت سے سراٹھا کر چلیں گے تو غلام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طور پر۔

حدیث شریف

حضرت ابن عمرؓ نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جس نے حج کیا اور میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو ایسا ہے جیسے میری حیات (دنوی) میں زیارت سے مشرف ہوا۔ (دارقطنی، طبرانی)

ہم مفکر اسلام مناظر اسلام

حضرت علامہ ڈاکٹر
محمد اشرف آصف جلالی

نائب ناظم مرکزی جماعت اہل سنت پاکستان کو

25 جنوری 2006 کے

مناظرہ گوجرانوالہ

www.nafseislam.com

منجانب:

مولانا محمد آصف نعمانی مدرس و ناظم اعلیٰ جامعہ امام اعظم ابوحنیفہ

مدینہ مسجد 108 - راوی روڈ بتی چوک لاہور

مغربی ممالک کے اخبارات کا اہانت آمیز رویہ

ایک فکری جائزہ

ڈنمارک کے اخبار نے توہین آمیز خاک کے جان بوجھ کر مسلمانوں کا رد عمل دیکھنے کے لئے شائع کئے ہفت روزہ جریدے ٹائم کے حالیہ شمارے میں شائع ہونے والی رپورٹ کے مطابق ڈنمارک کے اخبار نے ستمبر 2005ء کے شروع میں توہین آمیز خاک کے بنانے والوں کو دعوت دی جو یہ کام کر سکیں ۴۰ خاک کے بنانے والوں نے اخبار کے پاس اپنے بنائے ہوئے خاک جمع کرائے جن میں سے ۱۴ خاک کے منتخب ہوئے، اخبار کی ٹیچر ایڈیٹر فلیمنگ روزان خاکوں کی اشاعت سے ڈنمارک میں بسنے والے دو لاکھ مسلمانوں کا رد عمل دیکھنا چاہتی تھی۔ ۱۴ میں سے ۱۲ خاک کے ۳۰ ستمبر 2005ء کی اشاعت میں شائع ہوئے 2 رہ گئے کیونکہ وہ زیادہ تک آمیز تھے دو ہفتے بعد ان خاکوں کی اشاعت پر پہلا رد عمل سامنے آیا ساڑھے تین ہزار افراد نے کوپن ہیگن میں پرامن مظاہرہ کیا اور اخبار سے معذرت طلب کی جسے اخبار نے مسترد کر دیا شاید یہ جھگڑا اندرونی طور پر حل ہو جاتا مگر ۱۱ مسلمان ممالک کے سفیروں کو ڈنمارک کے وزیر اعظم راسموسن نے ملاقات کا وقت نہ دیکر مسلمانوں کو بھڑکا دیا اس کے بعد یہ تنازعہ واقعہ پھیل گیا اور مسلمان ممالک میں مظاہروں کا آغاز ہوا۔ صدر بش اور کندیو زرائع نے شروع میں مسلمانوں سے اظہار یکجہتی کے لئے ڈینش اخبار سے معذرت کا مطالبہ کیا مگر کچھ دن بعد پٹی کھا کر صدر بش نے ڈنمارک کے وزیر اعظم سے بات کی صدر بش ان مظاہروں کا ذمہ دار آمر حکومتوں کو ٹھہراتے ہیں اور اپنے پیغام میں انہوں نے مشرق وسطیٰ میں انتخابات کی ضرورت پر زور دیا مسلم ممالک میں مظاہرے بھی صدر بش اور ان کے اتحادی یورپی ممالک کے پائے استحکام میں لغزش نہ لاسکے ان خاکوں کی اشاعت نے سوئی ہوئی مسلم دنیا کو جگایا اور اس وقت یوں لگتا ہے کہ وہ سب ایک ہیں کیونکہ مسلمان نبی آخر الزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دھندلی شبیہ تک

بنانا یاد رکھنا برداشت نہیں کرتے اور ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے کٹ مرنے کو تیار ہو جاتے ہیں، ڈنمارک کے بعد فلسطین کے علاقے ”مغربی کنارے“ کی ایک مسجد کی دیوار پر بھی یہودی آبادکاروں کی طرف سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گستاخانہ تصویر بنانے کا انکشاف ہوا ہے برطانوی خبر رساں ادارے کے مطابق ”بنی الپاس“ نامی گاؤں کی ایک مسجد میں رات کے وقت یہودی آبادکاروں کا ایک گروہ آیا اور اس کی دیوار پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سپرے پینٹ سے نعوذ باللہ تصویر بنائی جسے مٹایا جا رہا ہے۔ بیشتر اس کے کہ اس موضوع پر کچھ مزید بات عرض کروں یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ ڈینش سفیر نے کہا ہے کہ ان کی مصنوعات کے بائیکاٹ سے انہیں کوئی فرق نہیں پڑے گا موصوف نے مزید کہا کہ چونکہ ان کے مقامی اخبار نے معذرت کر لی ہے اس لئے ان کی حکومت معافی نہیں مانگے گی کیونکہ اس میں اس کا کوئی قصور نہیں ہے ایسے میں یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ ڈنمارک کی حکومت نے یہ خاکے ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت شائع کرائے تھے تاکہ مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کر کے انہیں مشتعل کیا جاسکے کیونکہ انہیں یہ بات اچھی طرح سے معلوم ہے کہ مسلمان اپنی الہامی کتاب اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس کے بارے میں بہت حساس ہیں لہذا یہی وہ طریقہ ہے جس سے مسلمانوں میں اشتعال پیدا کر کے انہیں مغربی دنیا میں ایک انتہا پسند قوم اور مطعون باور کرانے میں دقت نہ رہے واضح رہے اس وقت صیہونی اور طاغوتی قوتیں ایک منصوبہ بندی کے تحت امت مسلمہ کو مطعون کرنے کے درپے ہیں، یورپی اخبارات جس تیزی سے مسلمانوں کے مذہبی اکابرین کی تضحیک میں جتے ہوئے ہیں اس سے کسی شک و شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی کہ مغربی دنیا ایک سازش کے تحت مسلمانوں کے خلاف برسر پیکار ہے اس حقیقت کو جھٹلایا نہیں جاسکتا کہ کوئی بھی مذہب فرقہ اور عقیدہ رکھنے والے اپنے مشائخ کے خلاف کسی نوع کی اہانت برداشت نہیں کر سکتا ایسے میں دنیا بھر میں مسلمانوں کی طرف سے یورپی اخبارات کے خلاف سراپا احتجاج ہونا ایک فطری امر ہے تو بین پر مبنی خاکوں کی اشاعت کے خلاف نفرت کے اظہار کا جو سلسلہ چند روز قبل شروع ہوا تھا اس میں تیزی

کی بڑی وجہ مغربی ممالک کی حکومتوں کا غیر ذمہ دارانہ رویہ ہے، جنہوں نے اس مکروہ اور پلید فعل پر مذمت کی بجائے اسے ”آزادی اظہار“ سے منسوب کر دیا دنیا بھر کے مسلمانوں کا مغربی ممالک کے خلاف تھو تھو کرنا حالات کا تقاضا تھا جس سے کوئی بھی صاحب فکر پہلو تہی نہیں کر سکتا۔ ایسے کی بات یہ ہے کہ خود کو دنیا کی سپر طاقت کہنے والے ملک امریکہ نے ڈنمارک کی حکومت سے بیچتی کا اظہار کر کے اس امر پر مہر ثبت کر دی ہے کہ وہ مسلمانوں کے مجرد شدہ جذبات کے تناظر میں مغربی ممالک پر لعن طعن کرنے کو تیار نہیں ہے جس سے اس کی اسلام دشمنی کی بو آتی ہے۔ پاکستان میں ناموس رسالت پر اہانت آمیز خاکے شائع کرنے پر ہر چھوٹے بڑے شہر میں مظاہرے جاری ہیں جس کا مقصد عالمی براہوری کو باور کرانا ہے کہ مغربی دنیا اپنی کړتوتوں سے باز آجائے اور مہذب ممالک کہلانے کا عملی ثبوت مہیا کرے مجھے یہ کہنے میں ذرا باک نہیں کہ اس وقت پوری دنیا کے مسلمان ایک سبسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر اپنی بیچتی کا عملی مظاہرہ کر رہے ہیں جو ایک خوش آئند بات ہے۔ کتنا اچھا ہوتا اگر دنیا بھر کے تمام ممالک افغانستان اور عراق جنگ میں امریکہ کے خلاف ایک اکائی بن جاتے تو آج امریکہ جو ایران کے خلاف دانت تیز کرتا دکھائی دے رہا ہے ایسے کرنے کی جسارت نہ کر سکتا زیر نظر کالم کے حوالے سے میری دنیا کے تمام اسلامی ممالک سے بالعموم اور پاکستان سے بالخصوص یہ گزارش ہے کہ وہ اپنے احتجاجی مظاہروں کو تشدد کے رجحان سے پاک رکھیں کیونکہ ہادی برحق نے اس سے بھی منع فرمایا ہے چنانچہ توقع کی جاتی ہے کہ دوران احتجاج توڑ پھوڑ، ہنگامہ آرائی اور جبر و تشدد کے واقعات سے کما حقہ اجتناب کیا جائے گا۔ یہاں یہ کہنا قطعاً بے محل نہ ہوگا کہ اس وقت سب سے زیادہ ضرورت اتحاد بین المسلمین کی ہے لہذا تمام اسلامی ممالک کو بلا شرکت غیرے اپنے اختلافات بھلا کر تسبیح کے دانوں کی طرح ایک لڑی میں پروئے جانا چاہیے کیونکہ یہودی قوتیں امت اسلامیہ کو اچک لینے کی چالیں چل رہی ہیں جنہیں ملیا میٹ کرنے کے لئے امت مسلمہ کا اتحاد ناگزیر ہے امید کی جاتی ہے کہ اسلامی ممالک بلا تاخیر ایک پرچم تلے جمع ہو جائیں گے تاکہ اسلام دشمن قوتوں کے گھناؤنے عزائم کو خاک میں ملایا جاسکے۔

اسیران ناموس رسالت

فخر سادات مجاہد ملت

علامہ سید محمد محفوظ شاہ مشہدی

علامہ سید محمد عرفان شاہ مشہدی

اور

اسیران ناموس رسالت کیلئے قانونی خدمات انجام دینے پر
اہل سنت کے مایہ ناز و کلاء

میاں خالد حبیب الہی ایڈووکیٹ ☐

محمد عارف اعوان ایڈووکیٹ ☐

غلام مصطفیٰ ایڈووکیٹ ☐

WWW.NAFSEISLAM.COM
کی عظمت کو سلام

منجانب:

قاری محمد سکندر حیات جلالی و اراکین جامعہ جلالیہ رضویہ

رانجھا ناؤن پھالیہ ضلع منڈی بہاء الدین

فہرست اسیران تحفظ ناموس رسالت

تحریر و تحقیق: افضل رشید نقشبندی میٹنگ ایڈیٹر ماہنامہ لائبریری بعدی لاہور

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ بتائیے کہ قیامت کب آئے گی اعرابی کے اس سوال پر آپ نے پوچھا اے قیامت کا سوال کرنے والے بتا تو نے قیامت کے لئے کیا تیار کیا ہے تو وہ عرض کرنے لگا۔ اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ زیادہ نمازوں اور نہ زیادہ روزوں اور نہ ہی بہت زیادہ صدقات و خیرات کو تو شہ بنایا ہے لیکن میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتا ہوں۔ تو کملی والے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا روز محشر تو اسی کیساتھ ہوگا جس کے ساتھ تجھے محبت ہے (بخاری شریف) جس کو جس سے محبت ہوگی کل قیامت کے دن وہ اسی کے ساتھ ہوگا۔

قارئین محترم! خوش قسمت ہیں وہ علماء اور طلباء اور عوام اہل سنت جنہوں نے تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقدس تحریک میں حصہ لیا اور اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرب حاصل کیا۔

محترم قارئین! ذیل میں ہم ان مقدس حضرات کا ذکر کر رہے ہیں جن کو تحفظ ناموس رسالت محاذ کی اپریل ۱۳ فروری یا ۱۶ فروری کو پر امن ریلی کے دوران امریکہ کے غلام حکمرانوں نے محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جرم میں گرفتار کیا۔ الحمد للہ یہ سعادت اللہ تعالیٰ نے اہل سنت کے حصہ میں رکھی ہے۔ تحفظ ناموس رسالت کی پوری تحریک میں کوئی بد مذہب گرفتار نہیں ہوا۔

نمبر شمار	نام	جماعت کا نام
1	ڈاکٹر سرفراز نعیمی	ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس پاکستان

2	پیر سید محمد محفوظ مشہدی ہیکھی شریف	صدر مرکزی جمعیت علماء پاکستان
3	مناظر اسلام پیر سید محمد عرفان مشہدی صاحب جامعہ نوریدہ رضویہ ہیکھی	ناظم اعلیٰ مرکزی جماعت اہل سنت پنجاب
4	انجنیر محمد سلیم اللہ خاں	صدر جمعیت علماء پاکستان نفاذ شریعت
5	صاحبزادہ سید محمد مختار اشرف رضوی	نائب صدر جمعیت علماء پاکستان نفاذ شریعت، جامعہ حزب الاحناف
6	علامہ حافظ خادم حسین رضوی	امیر تحریک فدا یان ختم نبوت پنجاب
7	علامہ مولانا طاہر تبسم	ناظم اعلیٰ مجلس علماء نظامیہ پاکستان
8	مولانا محمد قاسم علوی	جامعہ نعیمیہ لاہور
9	مولانا حافظ نواز بشیر جلالی	ناظم دفتر مرکزی جماعت اہل سنت
10	قاری فیض احمد نقشبندی	ناظم اعلیٰ مرکزی جماعت اہل سنت لاہور
11	مولانا غلام عباس فیضی	تحریک فدا یان ختم نبوت پاکستان
12	پیر سید واجد علی شاہ	تحریک فدا یان ختم نبوت پاکستان
13	علامہ عبدالستار عاصم	مرکزی جماعت اہل سنت پاکستان
14	صاحبزادہ بدر منیر قادری	تحریک فدا یان ختم نبوت
15	صاحبزادہ پیر شبہ الحسن مشہدی	مرکزی جماعت اہل سنت پاکستان
16	صاحبزادہ رضا مصطفیٰ	جامعہ رسولہ شیرازیہ لاہور
17	صاحبزادہ سید صفدر شاہ گیلانی	مرکزی جمعیت علماء پاکستان
18	مرزا شبیر احمد	مرکزی جماعت اہل سنت پاکستان
19	سید محمد ارشد شاہ گردیزی	مرکزی جماعت اہل سنت پاکستان
20	مولانا مجاہد رسول	سنی تحریک پاکستان

21	خواجہ سعد رفیق	پاکستان مسلم لیگ ن
22	سید زعیم قادری	جنرل سیکرٹری مسلم لیگ ن
23	قاری محمد رمضان سعیدی	مرکزی جماعت اہل سنت پاکستان
	اٹھارہ ساتھیوں سمیت	
24	مولانا عاشق حسین رضوی	تحریک فدایان ختم نبوت پاکستان
25	مولانا حاجی امداد اللہ	منہاج القرآن علماء کونسل
26	حافظ ممتاز سندھی	تحریک فدایان ختم نبوت پاکستان
27	محمد الیاس قادری	جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور
28	کامران مسعود عطاری	جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور
29	نذیر احمد عباسی	جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور
30	مولانا قاری معروف	امام مسجد اے جی آفس لاہور
31	سید محمد نعیم شاہ	جامعہ نعیمیہ لاہور
32	نعیم عباس ولد محمد عارف	ملت پارک خدائیںش روڈ لاہور
33	ملک فاروق ولد غلام حیدر	گلشن راوی لاہور
34	محمود احمد ولد اکبر علی	نیو انارکلی لاہور
35	ارشاد علی ولد جمیل احمد	بادامی باغ لاہور
36	خرم یونس ولد خالد	گرہمی شاہولاہور
37	کاشف بشیر ولد بشیر خالد	نیو انارکلی لاہور
38	شہباز حسین ولد محمد خاں	مدرسہ انوار المصطفیٰ شاہ نور سٹوڈیو لاہور
39	ثناء اللہ ولد فیض احمد	فاروقیہ کالونی سرگودھا
40	غلام دیکگیر ولد نواز	شاہ پور ضلع سرگودھا

41	آصف کریم ولد عبدالکریم	فیروز سٹریٹ گڑھی شاہور لاہور
42	عبدالباسط ولد محمد خلیل	گلشن راوی لاہور
43	خرم اعجاز ولد اعجاز	عثمان کالونی دھرم پورہ لاہور
44	محمد ادیس ولد محمد اقبال	احمد کالونی اقبال ٹاؤن لاہور
45	راشد ولد غلام مرتضیٰ	چوہان پارک ساندہ لاہور
46	طائف افتخار ولد محمد افتخار	انور سٹریٹ راجکوہ لاہور
47	علی گوہر ولد ایوب گوہر	جنح پارک گلبرگ لاہور
48	عثمان یوسف ولد محمد یوسف	راولپنڈی
49	احقشام قیوم ولد عبدالقیوم	جنح پارک گلبرگ لاہور
50	جمیل احمد ولد رفیق	سنگھترہ نارووال
51	حافظ شاہد ولد ایوب	جنازہ گاہ مزنگ لاہور
52	حافظ عرفان ولد صادق	ساندہ خورد لاہور
53	سعید ولد کریم	دارگل نیو چوہدری پارک بندر وڈ لاہور
54	محمد طاہر ولد طارق	احسن سٹریٹ ملتان روڈ لاہور
55	فضل الہی ولد عارف	چوک یتیم خانہ حیدری ریسٹورنٹ لاہور
56	حافظ ساجد عمران ولد منیر احمد	جامعہ نظامیہ لاہور
57	امانت علی ولد سبحان	چک نمبر ۳۰ فارم رینالہ خورد اوکاڑہ
58	بلال علی ولد ہدایت علی	نیو مسلم ٹاؤن لاہور
59	عبدالرسول ولد عبدالرزاق	پیپلز کالونی گوجرانوالا
60	محمد ندیم ولد شوکت	محلہ اسلام آباد باغبانپورہ لاہور
61	محمد شمعون ولد حاجی بشیر	جامعہ جلالیہ رضویہ لاہور

62	کامران مسعود ولد اکرم	جامعہ نظامیہ لاہور
63	عمر فاروق ولد ضمیر احمد	چوک مدنی بادامی باغ لاہور
64	کلیم اللہ ولد چراغ دین	مین بازار کریم پارک مالی پورہ لاہور
65	فیصل منظور ولد منظور احمد	اسلام پورہ لاہور
66	فرحان ولد ثار احمد	بلال گنج لاہور
67	شاہد اختر ولد اختر حسین	ناظم آباد شاد باغ لاہور
68	غلام شہباز ولد رفیق	بلال گنج سردار چیل چوک لاہور
69	تاجور نعیمی ولد مفتی محمد حسین نعیمی	امین روڈ شملہ پہاڑی لاہور
70	محمد جشید ولد حاجی شرافت	صدیقی کالونی راوی روڈ لاہور
71	حافظ غلام علی ولد اللہ دتہ	جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور
72	محمد علی ولد بشیر احمد	شاکے تھانہ منڈی لاہور
73	حافظ جہانزیب ولد گل بادشاہ	جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور
74	شہباز ولد شریف	چندر کالونی برکی لاہور
75	نذیر احمد ولد عباس علی	جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور
76	افضال ولد فیروز دین	مین بازار کھن پورہ
77	محمد صدیق ولد محمد رفیق	مولابخش چوک بلال گنج لاہور
78	مظہر فرید ولد نذیر احمد	مدینہ کالونی شاد باغ لاہور
79	محمود سبحانی ولد محمد سلیم	ایمپرس روڈ مزنگ لاہور
80	ذیشان ولد سمیع اللہ	گر دھی شاہولاہور
81	محمد عرفان ولد بوستان	مسلم کالونی شاہدرہ لاہور
82	شہزاد احمد ولد حبیب احمد	سردار چیل چوک بلال گنج لاہور

82	سلامت علی ولد فضل دین	تحصیل پسرور سیالکوٹ
83	کریم خان ولد خوشی محمد	قلعہ کھیل آزاد کشمیر
84	طارق ولد افضل	چھوٹا ساندہ لاہور
85	خرم شہزاد ولد عباس علی	مین بازار کھن پورہ
86	محمد اشفاق ولد محمد مشتاق	صداقت پارک ساندہ لاہور
87	عبد الشکور ولد مہر دین	صدیقہ کالونی بادای باغ لاہور
88	حافظ ندیم ولد رحمت علی	مین بازار سید پور ملتان روڈ لاہور
89	حافظ ریاض ولد محمد امین	قاسم پورہ لاہور
90	سجاد ولد سکندر	مسلم پورہ ساندہ لاہور
91	سمیل خاں ولد جلال	سوٹر منڈی لوہاری لاہور
92	وقاص ولد افتخار ہے	شاد باغ لاہور
93	طالب حسین ولد جمال دین	شیش محل روڈ وائٹا دربار لاہور
94	الطاف حسین ولد عالمگیر	فیض آباد نیو ملتان
95	علی شیر ولد محمد خاں	نور پور پاک پتن شریف
96	عمر دراز ولد محمد نواز	میاں چوک خانیوال
97	خضر عباس ولد غلام نبی	چک 559 جزائوالہ فیصل آباد
98	محمد فاروق ولد پھول خان	رہجہ جنگ قصور
99	ذوالفقار علی ولد سعید امین علی	داتا گمر بادامی باغ لاہور
100	ساجد علی ولد عمر شریف	رفاعی دربار چوہان روڈ لاہور
101	اللہ دتہ ولد امیر علی	عارف والا پاک پتن
102	سید حسین ولد سید فتح محمد	چک نمبر 23 صدر اوکاڑہ

103	محمد عاصم ولد پروفیسر محفوظ الرحمن نعیمی	دالگراں چوک لاہور
104	محمد راشد ولد پروفیسر محفوظ الرحمن نعیمی	مسجد چوک دالگراں روڈ لاہور
105	محمد صدیق ولد نذیر احمد	شیر ربانی جنرل سٹور لاہور
106	مدرس رضا ولد شاہ محمد	مدرسہ شیخ الاسلام ہنزہ زار لاہور
107	محمد ارشاد ولد لطیف احمد	ٹروپنی خیمیاں کوٹ تارو وال
108	محمد دین ولد محمد یاسین	منگلہ روڈ لاہور
109	محمد عثمان ولد محمد ہارون	جامع مسجد تلواری نیوا تارکلی لاہور
110	محمد آصف عرف چن ولد عبداللہ	علامہ اقبال روڈ فضل شریٹ گڑھی لاہور
111	بابر چاویہ ولد اسحاق	چوک وزیر خاں بکر منڈی بندر روڈ لاہور
112	بابر ولد منظور	بکر منڈی بندر روڈ لاہور
113	محمد یاسر ولد محمد اسلم	نکلسن روڈ لاہور
114	محمد طارق ولد محمد اکرم	کھن پورہ لاہور
115	محمد طیب ولد یعقوب	گوجرانوالہ
116	گل احمد ولد احمد سعید	لوہاری گیٹ لاہور
117	حافظ امانت علی چن	جامعہ جلالیہ رضویہ لاہور
118	حافظ محمد افضل انجم	جامعہ جلالیہ رضویہ لاہور
119	حافظ محمد اشفاق	جامعہ جلالیہ رضویہ لاہور
120	حافظ راشد علی	جامعہ جلالیہ رضویہ
121	محمد لیاقت	جامعہ جلالیہ رضویہ
122	محمد شاہد ولد اختر حسین	تاج پورہ لاہور
123	سید ذوالفقار علی ولد علی شاہ	

124	عبدالحمید ولد عبدالوحید خان	
125	اقبال احمد ولد فضل دین	
126	محمد فاروق ولد امان اللہ شاہ	
127	محمد عبداللہ جان	
128	محمد فرقان	
129	شہزاد ولد غلام حسین	قلعہ گجر شاہ لاہور
130	محمد سلیم ولد محمد رمضان	مولانا بخش چوک بلال گنج لاہور
131	عبدالرحمن	لاہور
132	محمد ارشد	لاہور
133	سبحان ساجد ولد عبدالرحمن	لاہور
134	محمد شاہد صدیق ولد صدیق انصاری	لاہور
135	عثمان ولد عبدالرزاق	لاہور
136	حسین محی الدین ولد محمد صدیق	لاہور
137	عاطف ولد فیروز	گڑھی شاہو
138	ارشاد احمد ولد محمد لطیف	مزدہ ٹرک ڈرائیور مع ٹرک
139	وقاص ولد ارشاد	گڑھی شاہو لاہور
140	خلیل قادری ولد محمد حنیف	لاہور
141	محمد یوسف ولد محمد اقبال	جامعہ رسولہ شیرازیہ لاہور
142	عدنان علی ولد سید امان اللہ	ساندہ لاہور
143	محمد ارشاد علی ولد ہدایت علی	گڑھی شاہو لاہور
144	محمد عاصم ولد غلام سرور	ساندہ لاہور

145	محمد ادریس ولد عبدالعزیز	4
146	محمد راشد ولد غلام مرتضیٰ	
147	مدرثر ولد شاہ محمد	
148	ارشاد علی ولد جمیل احمد	
149	کلیم اللہ ولد چراغ دین	
150	خرم شہزاد ولد عباس علی	
151	ندیم اقبال ولد گلاب دین	

ہم نے انتہائی عرق ریزی سے یہ فہرست تیار کی ہے۔ اس فہرست میں اگر کسی
اسیر ناموس رسالت کا نام شامل ہونے سے رو گیا ہو ادارہ معذرت خواہ ہے۔

ختم نبوت کا مفت لٹریچر حاصل کیجئے

تحریک فدا یان ختم نبوت کھرڑیاں والا

باہمنی والا چک نمبر 72 رب

محمد احمد حسن قادری

خوشخبری

محقق ختم نبوت صادق علی زاہد کی

قادیانیت کے حوالے سے سوال جواب کتاب ملتان

سے عنقریب شائع ہو رہی ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ۛۛۛ

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی کی تاریخ ساز تحریروں کا گلدستہ

باتوں سے خوشبو آئے

مؤلف

صلاح الدین سعیدی

ناشر

تاریخ اسلام فاؤنڈیشن

اسلامی جمہوریہ پاکستان پوسٹ بکس نمبر 2206

دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ کے تمام کتب خانوں پر دستیاب ہے

حصہ

منظومات

مولانا فیض رسول فیضان

☆☆☆

پروفیسر محمد یونس حسرت

☆☆☆

پروفیسر خالد بزمی

☆☆☆☆

سید عارف محمود مجبور

☆☆☆

حضرت مولانا پیر سید محمد عرفان شاہ مشہدی

☆☆☆

صلاح الدین سعیدی

بدر

☆☆☆

دنیا کے جھوٹے خداؤ

اے دنیا کے جھوٹے خداؤ، ہم سے الجھنا ٹھیک نہیں
 ظلم طوفانی دریاؤ، ہم سے الجھنا ٹھیک نہیں
 باطل منہ زور ہواؤ ہم سے الجھنا ٹھیک نہیں
 جو رو جفا کی تیرہ گھٹاؤ ہم سے الجھنا ٹھیک نہیں
 شمع رسالت کے پروانے کب ڈرتے ہیں ظلمت سے
 اس دنیا میں جس کی دنیا عشق نبی سرور ہے
 اس کی فقیری رشک شہان صد اورنگ و افسر ہے
 ہر افضل سے افضل ہے وہ ہر برتر سے برتر ہے
 عشق نبی والوں سے پوچھو، تخت سے تختہ بہتر ہے
 کوئی بڑا اعزاز نہیں ہے اس اعزاز شہادت سے
 اہل ستم! تم اپنے ترکش کا ہر تیر چلا دیکھو
 ظلم کے سنگین ایوانو! تم چاہے سو سو وار کرو
 اے طاغوت کے طوفانو! ہاں شوق سے تم یلغار کرو
 وقت کے فرعونوں سے کہہ دو تم جو چاہو کر گزرو
 ہم نہ ڈرتے ہیں، نہ ڈریں گے طوفانوں کی شدت سے
 جان اگر جاتی ہے جائے ہاں قائم ایمان رہے
 اونچا رہے گا نبی کا جھنڈا اس کی اونچی شان رہے
 دنیا اور دنیا کی دولت سب اس پر قربان رہے
 ایماں والو! سن لو سن لو دھیان رہے ہاں دھیان رہے
 ہے ناموس مسلمان کی ناموس ختم نبوت سے
 پروفیسر محمد یونس حسرت

ناموس مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اسلام کا وقار ہے ناموس مصطفیٰ
ایمان کا خلدزار ہے ناموس مصطفیٰ
ناموس مصطفیٰ پر ہیں قربان جان و دل
اپنا تو اک شعار ہے ناموس مصطفیٰ
جس کی مہک سے بزم جہاں عطر بیز ہے
پھولوں کا ایک ہار ہے ناموس مصطفیٰ
جو ہر دل و دماغ کو ٹھنڈک عطا کرے
وہ پیار کی پھوار ہے ناموس مصطفیٰ
سیراب اس سے کتنے دماغوں کی کھیتیاں
ذہنوں کی آبشار ہے ناموس مصطفیٰ
دنیا میں اس کے دم سے نہ کیوں پھول کھل انھیں
اس باغ کی بہار ہے ناموس مصطفیٰ
بوجہل و بولہب اسے کیے گرا سکیں
مانند کوہسار ہے ناموس مصطفیٰ
کتنے ہی غازیوں کو وہ سرمست کر گئی
الفت کا وہ خمار ہے ناموس مصطفیٰ
بزمی کئی شہید ہیں اس کے نگاہاں
منظور کردگار ہے ناموس مصطفیٰ

پروفیسر خالد بزمی

ڈٹے رہو ڈٹے رہو

صلاح الدین سعیدی

رہ وفا کے راہو ڈٹے رہو ڈٹے رہو نبی کے سچے عاشقوں ڈٹے رہو ڈٹے رہو
 ہوا اندھیری رات میں تم آفتاب و ماہتاب روشنی کے منعمو ڈٹے رہو ڈٹے رہو
 ہو لچک نہ آشنا تمہارے پائے حیر رو بڑھے چلو بڑھے چلو ڈٹے رہو ڈٹے رہو
 اے اسیران حبیب ہو کے آقا کے قریب رحمتیں سمیٹ لو ڈے رہو ڈٹے رہو
 تمہارے نفوس کے ثار نہیں سے آئگی بہار مرے چمن کے بلبلو ڈے رہو ڈٹے رہو
 آتش عشق نبی کم نہ ہو خدا کرے بس یہی دعا کرو ڈٹے رہو ڈٹے رہو
 غلامی رسول میں موت بھی قبول ہے بس یہی نعرہ رکھو ڈٹے رہو ڈے رہو
 ہے سعیدی کی دعا تمہارا عشق مصطفیٰ خدا کرے قبول ہو ڈے رہو ڈے رہو

ہم پیارے نبی کے سپاہی ہیں باطل کو مٹا کر دم لیں گے
 یا غازی بن کر جیتیں گے یا جان لٹا کر دم لیں گے

جتنے انگریزی کتے ہیں جتنے ”ڈنمارکی“ بے ہیں
 ان ساروں کو چوراہوں پر الٹا لٹکا کر دم لیں گے

ترانہ ناموس رسالت

آتی ہیں گلستان شہادت سے صدائیں آؤ کہ سبھی عہد محبت کو نبھائیں
 آؤ کہ ہے اب وقت کریں ان پہ نچھاور اللہ و نبی کی ہیں جو ہم سب پہ عطا ہیں
 آؤ کہ ہر ایک چیز کریں نذر رسالت آؤ کہ کریں پیش نبی اپنی وفا میں
 آؤ کہ کریں پورے محبت کے تقاضے آؤ کہ عقیدت کے سبھی ناز اٹھائیں
 آؤ کہ سبھی سر پہ کفن باندھ کے نکلیں بخشش کی بشارت لئے آتی ہیں ہوائیں
 ہر چیز ملی ہم کو نبی پاک کے صدقے آؤ کہ سبھی گیت نبی پاک کے گائیں
 زندہ ہیں ابھی سرور کونین کے عاشق آؤ کہ زمانے کے خداؤں کو بتائیں
 سرکار کی عظمت ہے ہمیں سب سے مقدم پیغام یہ کفار کو سب مل کے سنائیں
 ہے غیرت ایمان کا بہر طور تقاضا ناموس رسالت پہ چلو سر کو کٹائیں
 جو کوئی بھی ہے مجرم تو ہیں رسالت عبرت کی اسے دہر میں تصویر بنائیں
 تازیست ”علم دین“ جنم لیتے رہیں گے زندہ ہیں ابھی عالم اسلام کی مائیں
 اس طرح کے جینے سے تو مر جانا ہے بہتر اندی ہیں ندامت کی نگاہوں میں گھٹائیں
 سرکار کی حرمت پہ فدا دونوں جہاں ہیں اغیار سے مجبور کہو ، باز وہ آئیں
 سید عارف محمود مجبور

اٹھو مسلم

اٹھو جاگ مسلمان وقت آیا ایمان کے ثابت کرنے کا
 ناموس رسالت کی خاطر سر دینے کا کٹ مرنے کا
 شمشیر بکف ہو کر مسلم پھر نعرہ تکبیر لگا
 پھر جذبہ اولیٰ کر زندہ اسلام کی خاطر لڑنے کا
 فتنہ جو پھیلا یا ہے اب کہ ابو جہلوں نے ابو لہوؤں نے
 انہیں واصل دوزخ کرنے کو ہے وقت جہاد کے کرنے کا
 محبوب خدا پہ مننے سے ملتی ہے رضائے رب جہاں
 لٹ کر محبوب خدا کے لئے یہ وقت ہے جھولیاں بھرنے کا
 اغیار پہ نظریں باندھے ہو اپنی تقدیر کو خود بد لو
 منہ توڑ جواب دو باطل کو یہی مقصد "اریلی" دھرنے کا
 ڈنمارک فرانس امریکہ ہوں یا ہنوز پوجنے والے کوئی
 کرنا نہیں ان سے سمجھوتہ کرو فیصلہ ان کو رگڑنے کا
 جاں لینے کا جاں دینے کا یہ وقت نہیں تقریروں کا
 پھر راجپال کو مار بدر ہے یہ وقت ہے سولی چڑھنے کا

”مشق سخن بھی جاری ہے چکی کی مشقت بھی“

کیا اسیری ہے کیا رہائی ہے
 ظلم ہے ظلم ہے دہائی ہے
 جا کے دو انگار وقت کے یزیدوں کو
 جیتی ہوں میری نسبت کر بلائی ہے
 اے عہد کم ظرف تیری روش بھی کیا ہے
 اہل وفا پابند خداروں کی پذیرائی ہے
 فرعون آئیں اپنی جفا کو آزما لیں
 ہم نے بھی رب کے بارے اب لو لگائی ہے
 احباب بصد شوق کریں زر اندوزی
 فضل و رضا کی ہم نے عظمت نبھائی ہے
 جان دے کر بھی رسم وفا نبھائیں گے
 اب دار کو سجانے کی دل میں سمائی ہے
 لمحہ لمحہ سنتا ہوں اذان کر بلا
 عرفان اٹھ کہ نوبت جماعت کی آئی ہے۔

حضرت پیر سید محمد عرفان مشہدی

20 مارچ صبح 9 بجے کیمپ جیل چکی نمبر 25

آزاد نظم

پرویز وقت دست ستم اور دراز نہ کر

سلسلہ کبیر میرا حسین تک پہنچے

ستائے گی مجھ کو بھلا کیا یہ تلخی زمانے کی

کہ مونس وہدم میرے مختار اشرف ہیں

فضائل میں خضائل میں شامل ہیں

دیدار و سید و محمود بھی مختار اشرف ہیں

میرا بھائی میرا قائد جہل استقامت ہے

راہی عزیمت کا محفوظ مشہدی فخر قیادت ہے

اسیری میں رضائے مصطفیٰ کی ادائیں یاد رکھوں گا

خادم حسین رضوی کی وفائیں یاد رکھوں گا

پیر سید عرفان مشہدی

ناموس مصطفیٰ پہ دل و جان واردو

ناموس مصطفیٰ پہ دل و جان واردو

گستاخ کو جو دیکھو، بلا خوف مار دو

شان و شکوہ خواجہ گیہاں پہ مر مٹو

حسن و جمال ملت بیضا نکھار دو

ہر شاتم و لعین کا گھر بار پھونک دو

اس پاک سر زمین کا نقشہ سنوار دو

دل سے کبھی تو فرض عقیدت ادا کرو

سر سے کبھی تو قرض محبت اتار دو

عشق رسول مخزن کیف و نشاط ہے

دشت دل و نظر کو پیام بہار دو

سرکار کے وقار پہ آئے نہ کوئی حرف

عمر عزیز بس اسی دھن میں گزار دو

مولانا فیض الرسول فیضان

ترانہ ناموس رسالت

توہین رسالت کبھی ہونے نہیں دینگے
مر جائیں یہ حرکت کبھی ہونے نہیں دینگے

گستاخوں کو کر ڈالیں عبرت کا نشان ہم
گستاخی کی جرات کبھی ہونے نہیں دیں

آزادی اظہار کا منہ کالا کرینگے
یہ زرد صحافت کبھی ہونے نہیں دینگے

توہین عدالت بھی اگر ہوتی ہے ہو جائے
توہین رسالت کبھی ہونے نہیں دیں گے

WWW.NAFSEISLAM.COM

ناموس رسالت کے اسیروں کو نبی پاک
محروم شفاعت کبھی ہونے نہیں دیں گے

گستاخ کا منہ بند کریں گے اے سعیدی
بھر ایسی خباثت کبھی ہونے نہیں دینگے
صلاح الدین سعیدی

Wajid Ali Jewellers

International(Regd)

ہمارا مال ہماری جان ناموس رسالت پہ قربان

پاکستان کے معروف روحانی پیشوا
حضرت پیر سید نصیر الدین نصیر گولڑوی دامت برکاتہم عالیہ
کی عظیم ادبی، دینی، سماجی خدمات اور فتنہ قادیانیت کے مبلغ علمی روپر
مبارک باد پیش کرتے ہیں

سو سے پاک لین دین امپورٹڈ جیولری کی مکمل ورائٹی

واحد علی جیولرز

دھوریہ والے (انٹرنیشنل) رجسٹرڈ

نیا بازار کھاریاں Nia Bazar Kharian

Tel:053-7533545-7611489

سنی صحافت

کی ایک جھلک

ترتیب و

پیش کش

محمد صلاح الدین سعیدی

ماہنامہ

سوئے حجاز

لاہور

☆☆☆

ماہنامہ

سیدھا رستہ

لاہور

☆☆☆

ماہنامہ

انوار لاٹانی

نارووال

☆☆☆

ماہنامہ

رضائے مصطفیٰ

گوجرانوالہ

☆☆☆

ماہنامہ

فیض عالم

بہاولپور

اہل یورپ اپنے ہاں انبیاء علیہم السلام کی

گستاخی پر سزائے موت رائج کریں

اداریہ ماہنامہ سوئے حجاز لاہور

ستمبر 2005 میں ڈنمارک کے اخبار ”یلمندر پوسٹن“ نے امام الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہانت اور گستاخی پر مبنی کارٹون شائع کئے، جس پر اہل اسلام کے مذہبی جذبات بے حد مجروح ہوئے۔ ابھی اسلامی ممالک کی طرف سے اس بدترین واقعہ کا سختی سے نوٹس لینے کے لئے ڈنمارک کے حکام بالاسے بات چیت شروع کی جا رہی تھی کہ یورپی یونین کے اخبارات نے ڈینش اخبار کے ساتھ یک جہتی اور پریس کی آزادی کے دفاع کا بہانہ بنا کر یہ کارٹون وسیع پیمانے پر دوبارہ شائع کر دیئے جس پر پوری اسلامی دنیا سناخ پا ہو گئی ہے خود امریکی صدر، اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوئی عنان یورپی ٹریڈ کمیشنر پیٹر فیڈلسن، برطانوی وزیر خارجہ جیک سٹرانے اس اقدام کو مسلمانوں کی توہین قرار دیا ہے انہوں نے کہا آزادی اظہار رائے یہ جواز فراہم نہیں کرتی کہ کسی مذہب کی تضحیک کی جائے۔ برطانوی میڈیا نے بھی اس حوالے سے نہایت ذمہ دارانہ کردار کا مظاہرہ کیا ہے اور یورپی یونین کے اخبارات کے برعکس تضحیک آمیز کارٹون شائع کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

اس صورت حال میں یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ مغربی دنیا میں بھی باشعور لوگوں نے اس قبیح حرکت کی پر زور مذمت کی ہے۔ ہماری دانست میں یہ یہودی ذہنیت کا شاخصانہ ہے جو ہر حال میں عیسائیوں اور مسلمانوں کو آپس میں لڑانا چاہتی ہے اور اسلام اور مغرب کے مابین تصادم کی ایک کیفیت پیدا کر دینا چاہتی ہے۔

ان حالات میں ضروری ہے کہ اس یہودی سازش کو بے نقاب کرنے کے ساتھ ساتھ یورپی ممالک کے ارباب بست و کشاد مذہبی اور سیاسی راہنماؤں اور دانشوروں

کو یہ واضح کیا جائے کہ وہ بھی انبیاء علیہم السلام کی گستاخی کو اپنے اپنے قوانین کے مطابق ناقابل معافی جرم قرار دیں۔ اور اس جرم کے مرتکب کو سنگین ترین سزا دیں۔ زیادہ بہتر تو یہ ہے کہ وہ بھی پاکستان میں رائج قانون کے مطابق ایسے مجرموں کے لئے موت کی سزا مقرر کریں تاکہ دنیا بھر میں ایسے بد بختوں سے یکساں سلوک کیا جاسکے۔ اہل یورپ یہ بات پہلے باندھ لیں کہ اگر آج انہوں نے اس موقع پر آزادی اظہار رائے اور انسانی حقوق کی آڑ میں ایسے مجرموں کو کفر و کوار تک پہنچانے کے لئے موثر قانون سازی نہ کی تو کل یہ دیگر انبیاء علیہم السلام خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عصمت پر بھی ہاتھ ڈالیں گے جس کا اہل اسلام کو اسی طرح افسوس ہوگا۔ ہمارے رائج توہین رسالت کا قانون ایک وسیع البیاد قانون ہے۔ جو کسی مخصوص پیہر کی گستاخی سے متعلق نہیں بلکہ کسی بھی رسول کی گستاخی کرنے والا اس قانون کی زد میں آ جاتا ہے۔ انبیاء و رسل عظام کی عصمت کا تحفظ بھی کسی ایک مذہب کا مسئلہ نہیں بلکہ یہ تمام مذاہب عالم کا مشترکہ مسئلہ ہے۔

یورپ اور امریکہ اٹھارویں صدی تک اس معاملہ میں ہمارے ہم خیال رہے ہیں اور توہین رسالت کے مجرموں کو سنگین ترین سزائیں دیتے رہے ہیں۔ ایک پادری ڈیوڈ کو ۱۵۷۹ء میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اہانت پر ہنگری میں عمر قید کی سزا سنائی گئی۔

روم میں بروٹو کو 1600ء میں توہین رسالت کی سزا کے طور پر زندہ جلایا گیا۔ برطانیہ میں 1553ء کو مذہبی قوانین کے مطابق ۱۵ افراد کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی گستاخی پر ایلزبتھ کے دور میں زندہ جلادیا گیا۔

سکاٹ لینڈ میں بھی توہین رسالت اور عیسائیت کی توہین کی سزا موت تھی۔ امریکہ میں بھی ۱۶۱۱ء کے قوانین کے تحت توہین رسالت کی سزا موت مقرر کی گئی تھی۔ اٹھارویں صدی میں ان سزاؤں میں کمی کا رجحان تو پیدا ہوا لیکن انہیں کلیتہاً ختم نہ

کیا گیا۔

برطانیہ میں ۱۸۲۱ء اور ۱۸۳۳ء کے درمیانی عرصہ میں ۷۳ مجرموں کو سزا دی گئی۔ جب کہ امریکہ کی مختلف ریاستوں میں ۱۹۳۸ء تک تقریباً اسی قدر مجرموں کو توہین رسالت و مذہب پر سزائیں دی گئیں۔

۱۸۳۸ء میں یکا یک امریکہ میں کامن ویلتھ بنام نی لینڈ کے مقدمہ میں عدالت نے یہ فیصلہ صادر کر دیا کہ مذہبی امور کو عدالتی امور سے الگ رکھا جائے۔ اسی طرح ۱۸۸۳ء میں برطانیہ کے لارڈ چیف جسٹس نے پریس کی آزادی کو اس اہم قانون پر ترجیح دے دی اور یوں ان کے ہاں توہین رسالت کرنے والوں کو کھلی چھٹی مل گئی۔

اس کے بعد اگرچہ ۱۹۶۸ء کے بعد امریکہ میں ایک بھی ایسا مقدمہ دائر نہیں ہوا لیکن ماضی قریب میں امریکہ میں جو واقعہ ڈیوڈ کے ساتھ پیش آیا اس سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کے ہاں گستاخی رسول کے قانون میں جو چلک دیدی گئی تھی اس کے غلط ہونے کا اندازہ تو ان کو بخوبی ہو گیا ہے۔ لیکن اب اس کا اعتراف کرنے کی بجائے وہ ایسے مجرموں کو عدالتوں سے بالا بالا ہی کیفر کردار تک پہنچا دینا چاہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ امریکی حکومت نے فوجی آپریشن کے ذریعے ڈیوڈ کا معبد جلا ڈالا جس میں اس کے علاوہ اس کے ۳۰۰ ایسے ملازمین وغیرہ بھی مارے گئے جو اس کے نظریات پر یقین نہیں رکھتے تھے۔ اس نے خود بھی صرف یہی کہا تھا کہ اس کے اندر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روح حلول کر گئی ہے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ ماضی میں بھی گستاخی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اسلامی ریاستوں میں غیر مسلموں کو موت کی سزا دی جاتی رہی ہے جس پر ان کے مورخین خود شاہد ہیں۔
رائیل الٹیمیر لکھتے ہیں۔

”عبدالرحمن دوم کے دور حکومت میں قرطبہ کے ایک پادری الوارد کا ایک اور پادری ایولوجیو اور دولڑکیوں فلورا اور ماریا کے ہمراہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے کے الزام میں قرطبہ میں سر قلم کیا گیا۔ یہ ایک ایسا جرم تھا جس کی سزا اسلامی قانون کے مطابق موت تھی۔ (تاریخ ہسپانیہ) ایک اور مصنف ٹائٹس برک ہارٹ یوں رقمطراز ہیں۔

”نویں صدی کے وسط میں عبدالرحمن دوم کے عہد حکومت میں ایک بڑی جوانی تحریک اٹھ کھڑی ہوئی جس نے ”شہادت“ کی بالا راہ جستجو کی شکل اختیار کر لی۔ مسلمانوں نے عیسائیت کے صاف اور سیدھے طریق عبادت میں کبھی مداخلت نہ کی تھی۔ جب بہت سے عیسائی مرد و زن نے اسلام پر دشنام طرازی اور پیغمبر اسلام پر ملامت کا سلسلہ شروع کیا تو مسلمان قاضیوں نے اسے موت کی سزائیں دیں۔ (مورس کلچران اسلام ص ۲۷-۲۶)

سب سے اہم بات یہ ہے کہ یہ قانون انسانوں کا وضع کردہ نہیں بلکہ ہماری کتاب و سنت کا عطا کردہ ہے۔ اس قانون کے کتاب و سنت سے ماخوذ ہونے پر ان کی کتاب بھی گواہ ہے۔

قرآن حکیم کے الفاظ میں کلمۃ الکفر توہین رسالت اور مذہب اسلام کی تحقیر کے معنوں میں استعمال ہوئے ہیں۔ فقہ میں اس موضوع پر قانون موجود ہے۔ ”(انسائیکلو پیڈیا آف ریجن جلد دوم ص ۲۴۲) بائبل میں بھی دو ٹوک طور پر توہین رسالت کو ناقابل معافی جرم قرار دیا گیا ہے۔ ”لیکن پاک پیغمبر کی ہانت، یہ ہرگز معاف نہیں کی جائے گی“

(Mathew 12-28)

انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین عارضی ہوتے ہیں جب کہ الہامی قوانین دائمی اور مستقل۔ اگر اللہ رب العزت کی مشیت ہو تو الہامی قوانین کو نئے الہامی قوانین سے ہی منسوخ کر سکتے ہیں۔ ورنہ کئی رسول ایسے مبعوث ہوئے ہیں جنہیں نئی شریعتیں

نہیں دی گئی تھی۔ خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی ایسے ہی رسل عظام میں سے ہیں۔ آپ اپنے بارے میں فرماتے ہیں۔

”یہ خیال نہ کریں کہ میں (مرحبہ) قوانین یا الہامی ہدایات کو مٹانے آیا ہوں میں انہیں مٹانے نہیں بلکہ ان کی تعمیل کروانے کے لئے آیا ہوں۔ (بائبل میتھیو..... ۵) اس کے برعکس انسانوں کے بنائے ہوئے اپنے قوانین دیرپا ثابت نہیں ہوتے جلد یا بدیر عقل انسانی پر ان خود ساختہ قوانین کے سقم اور خرابیوں آشکارا ہو جاتی ہیں۔ کہاں پیرس میں پانی کی طرح شراب کے استعمال کی اجازت اور کہاں اسی سرزمین کے ڈاکٹر چارلس رچٹ (فزیا لوجی میں نوبل پرائز) کا شرابی کے بارے میں تازہ ترین تجزیہ۔

”جانوروں کی کسی نوع حتیٰ کہ سورگیڈر اور گدھے میں بھی یہ حیاتی اور بے غیرتی نہیں پائی جاتی شرابی بدترین مخلوق اور مکروہ وجود ہے جسے دیکھ کر اس بات پر شرم آتی ہے کہ یہ بھی بنی نوع انسان ہے۔“

اگر ڈاکٹر چارلس رچٹ کی اتباع میں روشن ضمیری اور بلند خیالی کا یہ سفر جاری رہا تو عین ممکن ہے کہ کچھ عرصہ بعد فرانس کے قانون ساز اداروں کو شراب پر قانونی پابندی لگانا پڑ جائے، یہ تو انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین کی بے ثباتی کی ایک جھلک ہے اس کے برعکس الہامی قوانین میں نہ تو تغیر و تبدل ممکن ہے اور نہ ہی کسی قسم کا کوئی اضافہ لہذا اہل یورپ غور فرمائیں کہ جس معاملہ میں خود بائبل میں واضح الہامی ہدایت موجود ہو اور صدیوں تک انہوں نے اس تتبع میں اپنے قوانین بنائے اور جاری کئے ہوں اس کو یکا یک ایک غیر منطقی عدالتی فیصلے کی بھیئت چڑھا دینا کہاں کا انصاف ہے۔؟

اہل یورپ یہ بات بھی پیش نظر رکھیں ہم ریاستی عدالتی اور جملہ دنیاوی امور میں شریعت اسلامیہ کی قانونی بالادستی کو اس لیے تسلیم کرتے ہیں کہ ہماری الہامی کتاب ہمیں ہر مسئلے کا کامل اور تشفی حل فراہم کرتی ہے اور چودہ صدیاں گزر جانے کے باوجود نہ تو اس کی ہدایت کی اثر آفرینی میں کوئی کمی واقع ہوئی نہ ہی اس میں کوئی لفظی و

معنوی تغیر و تبدل۔

ہماری کتاب یعنی قرآن حکیم کی اس جامعیت اور تحریفات و اغلاط سے پاک ہونے پر غیر مسلم بھی شاہد ہیں۔ طوالت کے خوف سے صرف دو حوالہ جات پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

سروجنی نیڈو کہتے ہیں۔

”عدل کا شعور اسلام کے ارفع تصورات میں سے ایک ہے چونکہ میں نے قرآن مجید کا مطالعہ کیا ہے جس سے میں نے زندگی کے طاقتور اصولوں کا فہم حاصل کیا ہے جو بالائے فہم نہیں بلکہ پوری دنیا کے لئے روزمرہ زندگی کے حوالے سے عملی ضابطہ اخلاق کا درجہ رکھتے ہیں۔“

(Speeches and writings of sarogini Niado P-167)

گہر قرآن حکیم میں کسی قسم کی تحریف یا آمیزش کے امکان رد کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔
 ”خوب! اگر قرآن ان (حضرت محمد ﷺ) کی ذاتی تصنیف تھی تو اور لوگ بھی اس کام میں ان کا مقابلہ کرتے۔ وہ ایسی دس آیات ہی بنا دیتے اگر وہ ایسا نہ کر سکے اور صاف ظاہر ہے کہ وہ ایسا نہ کر سکے تو پھر یہ تسلیم کر لینا چاہیے کہ قرآن ایک منفرد شہادتِ معجزہ ہے۔“ (Mohammadism by H.A.R Gibbs P-33)

ادھر ان کی عدالتوں نے انہیں ریاستی و عدالتی امور اور مذہبی امور میں دوئی کی راہ اس لئے بھادی کہ ان کی کتاب مقدس میں اس قدر اغلاط در آئی ہیں کہ اس کی ثقافت مشکوک اور اس پر اعتبار معدوم ہو گیا۔ خود ان کے ہاں شائع ہونے والے میگزین ”LOOK“ کی ۲۶ فروری ۱۹۵۲ کو اشاعت میں ہارٹ ذیل سنس کا تصنیف کردہ ایک مضمون ”بائبل کے متعلق صداقت“ کے عنوان سے شائع ہوا۔ جس میں اس فاضل مصنف نے یہ اعتراف کیا ہے کہ ایک انگریز اٹھارٹی کے مطابق بائبل کے عہد نامہ جدید کے دونوں ایڈیشنوں میں جو پرنٹسٹ اور ریٹوٹک کے ہاں بالعموم

پڑھے جاتے ہیں۔ ۲۰۰۰۰ سے زائد افلاط موجود ہیں۔ جب کہ جدید طالب علموں کے مطابق ان افلاط کی تعداد ۵۰۰۰۰ کے لگ بھگ ہے۔

اب تو چلتے چلتے نوبت یہاں تک آ گئی ہے کہ جون ۱۹۸۳ء میں ۳۹ میں سے ۳۱ بشپس اس بات پر متفق ہو گئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات احيائے موتی اور کنواری عورت سے پیدائش کے بالکل اسی طرح رونما نہیں ہوئے تھے جس طرح بائبل میں بیان کئے گئے ہیں۔ بشپس کی اس اکثریتی رائے کے پیش نظر چرچ آف سکاٹ لینڈ نے اپنی شائع کردہ کتاب بعنوان "A statment of faith" میں سے کنواری عورت سے پیدائش والا براہ راست حوالہ ہی خارج کر دیا۔ گویا ان کے ہاں الہامی کتب کے بھی وہی الفاظ و واقعات اور ترتیب معتبر ہوتی ہے جس پر بشپس کا اتفاق ہوا۔ اس صورت حال میں یہ چاہیے کہ ان کے دل اس کتاب نور کی طرف جھک جائیں جس میں چودہ صدیاں گزرنے کے باوجود ریزبرک کی عیسیٰ واقع نہیں ہوئی۔ جو آخری الہامی کتاب ہے۔ جس کی مخاطب تمام انسانیت اور موضوع انسان کی فوز و فلاح ہے۔ جس کی اثر آفرینی کا یہ عالم ہے کہ جرمنی کے مشہور راہب ٹیٹھے کہا کرتے تھے کہ میں جب اس کتاب کا ترجمہ جرمنی زبان میں پڑھتا ہوں تو میری روح میرے جسم کے اندر قفس کرتی ہے۔

بحالات بالا ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ اہل یورپ سیکولرازم کے فریب سے نکل کر اپنی الہامی کتاب کے مطابق توہین رسالت اور اہانت مذہب کی سزا اپنے اپنے ملکوں میں پھر سے بحال کر دیں تاکہ دنیا بھر میں ایسے بد بختوں سے یکساں سلوک کیا جاسکے۔ وہ اس حوالے سے پریس کی آزادی اور انسانی حقوق کے نام نہاد تصورات کو ہرگز خاطر میں نہ لائیں کیونکہ یہ خود ساختہ تصورات اور قوانین کبھی بھی الہامی قوانین پر فائق نہیں ہو سکتے۔ ورنہ جلد یا بدیر انہیں اپنی اس کجروی کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔

ہم فخر سادات مجاہد ملت حضرت سید محفوظ مشہدی و
صاحبزادہ سید شبیہ الحسن مشہدی، صاحبزادہ سید مختار اشرف رضوی

حجۃ الاسلام

علامہ سید محمد عرفان شاہ مشہدی

حافظ مولانا محمد نواز بشیر جلالی

اور ناموس رسالت کے تمام اسیروں کی جرات اور بہادری کو

سلام عقیدت

منجانب:

قاری محمد اختر نورانی، محمد اصغر جلالی، پروفیسر اشفاق احمد جلالی، قاری لیاقت علی جلالی،

مکتبہ فکر اسلامی

انارکلی بازار کھاریاں ضلع گجرات

نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

ماہنامہ سیدھا رستہ مارچ 2006ء کا ادارہ

ڈنمارک یورپی یونین کا ایک اہم ملک ہے۔ جس کے ایک یہودی اخبار نے دانستہ طور پر طے شدہ منصوبے کے تحت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گستاخی کرتے ہوئے توہین آمیز خاکے شائع کئے ہیں جس سے عالم اسلام کی ناقابل برداشت دل آزاری ہوئی ہے۔ پوری صورت حال کا جائزہ لینے سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ یہ محض ڈنمارک کے اخبار کی جسارت یا بے وقوفی نہیں اور نہ اس کو سہو کہا جاسکتا ہے کیونکہ اگر سہو یا غلطی ہوتی تو ڈنمارک کے دیگر یورپی ممالک ان خاکوں کو شائع کر کے اپنی ذلت اور شقاوت کا اظہار نہ کرتے۔ چونکہ یہ گستاخانہ فعل دانستہ طور پر کیا جا رہا تھا لہذا ڈنمارک کے بعد فرانس، جرمنی، اٹلی اور سپین کے اخبارات نے بھی یہ خاکے شائع کر دیئے۔ اس گستاخی اور بدترین خباثت کی سرپرستی امریکی صدر کر رہا ہے، یہی وجہ ہے کہ اس نے ڈینش وزیراعظم کو اپنی تائید و حمایت کی یقین دہانی کراتے ہوئے شہمہ دی ہے کہ وہ عالم اسلام سے معافی نہ مانگے۔ مسلمانوں کے جذبات مجروح کرنے اور عقائد پر حملہ آور ہونے والے کی مذموم کوشش کو پورے یورپ کی حمایت حاصل ہے اور یورپی یونین کے ممالک اس کاربد میں ڈنمارک کی حکومت کے ساتھ کندھا ملا کر کھڑے ہیں اور برملا کہا جا رہا ہے کہ ڈینش مصنوعات کا بائیکاٹ یورپی یونین کی مصنوعات کا بائیکاٹ ہے اور ڈنمارک کے ساتھ سفارتی تعلقات کا انقطاع یورپی یونین سے سفارتی تعلقات کا انقطاع تصور ہوگا۔ یہ کتنی ہٹ دھرمی ہے کہ عالم اسلام کے احتجاج کو ڈینش حکومت خاطر میں نہیں لارہی بلکہ ڈینش وزیراعظم نے مسلمان سفیروں سے اس سلسلہ میں یہ کہہ کر ملاقات کرنے سے انکار کر دیا کہ یہ آزادی صحافت کا معاملہ ہے اس میں ڈینش حکومت کچھ نہیں کر سکتی حالانکہ یہ بات سرا سر غلط ہے کیونکہ ڈنمارک کا آئین ایسے تمام کاموں سے منع کرتا ہے جس سے لوگوں

کے جذبات متاثر ہوتے ہوں اور غلط مواد شائع کرنے پر عدالت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ڈینش ضابطہ فوجداری بھی رنگ و نسل یا مذہبی جذبات کے خلاف اقدامات سے باز رکھتا ہے۔ چونکہ مغربی میڈیا اور معیشت پر یہودیوں کا قبضہ ہے لہذا انتہا پسند یہودی لابی نے یورپ اور مسلمان ملکوں کے درمیان نفرت پیدا کرنے کے لئے یہ سازش تیار کی ہے تاکہ ایک تو اس بات کا اندازہ لگایا جاسکے کہ مغربی طرز کی روشن خیالی اور اعتدال پسندی کا عالم اسلام میں کیا اثر ہوا ہے اور ان میں جذبہ ایمانی کس درجہ پر ہے۔؟ دوسرے یہ کہ اگر مسلمان اس ناپاک جسارت کے خلاف مشتعل ہوتے ہیں تو پھر 9/11 کی طرح ان کو بنیاد پرست اور دہشت گرد قرار دے کر ان کے خلاف کوئی نیا محاذ کھولنے کا جواز پیدا کیا جاسکے، ورنہ اگر آزادی صحافت کا معاملہ ہوتا تو اپریل 2003ء میں اسی اخبار کے کارٹونسٹ (کرسٹوفر زیلر) نے (نعوذ باللہ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے چند خاکے بنائے تو سنڈے میگزین کے ایڈیٹر نے یہ خاکے شائع کرنے سے صاف انکار کر دیا کہ ان خاکوں سے قارئین کے ایک حلقے کی دل آزاری ہوگی اور وہ اس سے مشتعل ہو سکتے ہیں۔ گویا کہ اخبار کی انتظامیہ کو بخوبی ادراک ہے کہ کس عمل سے لوگ مشتعل ہو سکتے ہیں۔ اگر یورپی اخبارات اتنے ہی آزاد ہیں تو انہوں نے آج تک یہودیوں کے خلاف کوئی مضمون یا خاکہ کیوں شائع نہیں کیا؟ ان کا مطلب ہے کہ یورپی اخبارات کی آزادی عالم اسلام سے شروع ہو کر عالم اسلام پر ہی ختم ہو جاتی ہے۔

مذہب کے معاملے میں دنیا کی ہر قوم بہت زیادہ جذباتی اور احساس ہوتی ہے۔ کیونکہ یہی چیز قوم کو دنیا و مافیہا سے بے نیاز کرتی ہے۔ مذہبی اسلام کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس کی بنیاد ہی اللہ تبارک و تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث مبارکہ ہے کہ ”تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے والدین اس کی اولاد اور جمیع انسانیت سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔“ یہ حدیث مبارکہ ہر بندہ مومن کے لئے اس کی زندگی کی حدود و قیود کا تعین کرنے کے ساتھ اسے زندگی

گزارنے کا لائحہ عمل بھی فراہم کرتی ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاکے تو کجا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں ادنیٰ سی گستاخی بھی اسلام میں ناقابل برداشت ہے۔ اس لئے ڈینش اخبار کی اس گستاخانہ جسارت پر پورے عالم اسلام سراپا احتجاج ہے۔ اور اسے لعنت ملامت کر رہا ہے اور ایسی ناپاک جسارت کرنے والوں کو ایمان والے واجب القتل قرار دے رہے ہیں۔

شروع سے لیکر آج تک حق و باطل کے خلاف نبرد آزما رہا ہے۔ باطل نے کبھی بھی اسلام کو قبول نہیں کیا بلکہ ہر ممکن حربہ سے اسلام کی راہ روکنے کے لئے کوشاں رہا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعلان نبوت کے تھوڑے عرصہ بعد کفار نے اہل ایمان کا معاشی اور معاشرتی مقاطعہ کر دیا تھا جس کے سبب اہل ایمان کو شعب ابی طالب میں تقریباً تین سال تک مقید رہنا پڑا۔ لیکن اللہ رب العزت نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو استقامت عطا فرمائی اور آخر کفار کو عزیمت اٹھانا پڑی۔ حالانکہ اس وقت محض چند گنتی کے اہل ایمان تھے۔ آج تو ماشاء اللہ تقریباً ڈیڑھ ارب مسلمان دنیا میں موجود ہیں اور ان میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ لیکن افسوس ناک بات یہ ہے کہ اس وقت مسلمان حکمران اللہ تبارک و تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واضح احکامات کے برعکس یہود و نصاریٰ کے اشاروں پر چل رہے ہیں اور اپنی بصیرت سے قطعاً کام نہیں لیتے، جب کہ فرمان باری تعالیٰ ہے کہ یہود و نصاریٰ تمہارے دوست نہیں ہو سکتے تو پھر تم کیوں بھاگ بھاگ کر اللہ تبارک و تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں کا کارہ لیس کر رہے ہیں؟ کیا یہ اللہ تبارک و تعالیٰ سے دشمنی نہیں؟ ہمیں شرم آنی چاہیے کہ ہم خود یہود و نصاریٰ کو شان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں گستاخی کی راہ دکھا رہے ہیں۔ جب اپنے آپ کو مسلمان کہلانے والے خود ہی یہ کہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری طرح کے انسان تھے ان کو دیوار کے پیچھے کی خبر نہیں نماز میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خیال آنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے تو پھر دشمنان دین کیا کچھ نہیں کہیں گے۔ انہی مسلمانوں کی لکھی ہوئی کتابوں کا مطالعہ کر کے یہود و نصاریٰ کو شان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم میں نازیبا خانے چھاپنے کی گستاخاہ جسارت ہوئی ہے۔ اگر ایک آدمی از خود اپنے باپ کی عزت نہیں کرے گا تو دوسروں سے کیا توقع رکھ سکتا ہے۔؟

واضح ہو کہ جس طرح ابو جہل اور اس کے حواری نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نہ تو مقام گھٹا سکے اور نہ راستہ روک سکتے تھے، اسی طرح آج بھی ہمارا پختہ یقین ہے کہ کفر اپنی لاکھ کوشش کر لے حضور نبی کریم کی شان کم نہیں ہوگی اور نہ ہی اسلام کا راستہ رکے گا کہ فرمان باری تعالیٰ ”ورفعنا لک ذکرک“ اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بلند کر دیا ہے۔ جب اللہ تبارک و تعالیٰ حضور نبی کریم کے ذکر کو بلند کر رہا ہے تو لاکھوں ابو جہل اور منافقین مل کر بھی ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کم نہ کر سکیں گے اور بالآخر اسلام غالب آکر رہے گا۔ یہ بات ذہن میں رہے کہ جن قوموں نے انبیاء کرام علیہم السلام کی بے حرمتی یا گستاخی کرنے کی کوشش کی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان قوموں کو تباہ و برباد کر کے آج تک نشان عبرت بنا رکھا ہے۔ آج گے گستاخ بھی تیار رہیں کہ بالآخر وہ تباہ و برباد ہو کر رہیں گے۔

آج اسلامیان عالم کے ایمان کا امتحان ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ مسلمان حکمران اپنی ذاتی اور سیاسی مصلحتوں سے بالاتر ہو کر عوامی جذبات و احساس کو سمجھیں، اپنی قوت ایمان کا اظہار کرتے ہوئے ثابت کریں کہ ان میں بھی جذبہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسرے مسلمانوں کی طرح موجود ہے اور وہ عامۃ المسلمین کے ساتھ ہیں۔ تاکہ دشمنان دین کو احساس ہو کہ مسلم حکمران اور عوام یکجا ہیں اور وہ کسی بھی صورت میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں ادنیٰ سی گستاخی پر داشت نہیں کریں گے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ڈیڑھ ارب مسلمانوں کے آقا و مولیٰ ہیں۔ وہ ان کی ناموس کے لئے اپنی جان و مال اور اولاد کی پراہ کئے بغیر دشمنان دین کا مقابلہ کریں گے۔ انشاء اللہ

مٹ گئے، مٹے ہیں مٹ جائیں گے اعداء تیرے

نہ مٹا ہے، نہ مٹے گا کبھی چہ چا تیرا

ہم پچھلے سات سالوں سے مسلسل شائع ہونے والے خوبصورت علمی جریدے لائبریری کو

● چیف ایڈیٹر پیر سید اجمل شاہ گیلانی

● اور پیر سید فیض محی الدین شاہ گیلانی

● میجنگ ایڈیٹر افضل رشید نقشبندی

اور دیگر بزرگان اہل سنت کی سرپرستی میں اپنا علمی اور نظریاتی سفر، ان تھک محنت اور خلوص دل سے جاری رکھتے ہوئے۔
تحفظ ناموس رسالت نمبر شائع کرنے پر مبارک باد پیش کرتے ہیں

تحفظ ناموس
رسالت نمبر
WWW.NAFSEISLAM.COM
کی خصوصی اشاعت پر

منجانب

مفتی نذیر احمد قادری، حافظ مقصود احمد نقشبندی، علامہ نصر اللہ مجددی
چوہدری عباس جاوید، اسد اللہ حیدر نورانی جمعیت علمائے پاکستان
مرکزی جماعت اہل سنت، تحریک فدایان ختم نبوت بھائی پھیرو

آئینہ ایام

ماہنامہ انوار لاٹانی لاہور، مارچ 2006 کا ادارہ

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست

اگر باد نرسیدی تمام بولہبی ست

خالق کائنات جل شانہ و علانی جب آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور ان کو خاص علوم و معرفت سے سرفراز فرمایا تو فرشتوں کو انہیں سجدہ کرنے کا حکم دیا۔ سب فرشتوں نے فرمانبرداری کرتے ہوئے سر تسلیم خم کر دیا۔ لیکن ایک وہ جو اپنے خمیر کے اعتبار سے ہی نوری نہیں بلکہ تاری تھا، اس نے انکار کر دیا۔ وہ منکر اور کافر ٹھہرا۔ اس جرم پر بارگاہ عالیہ سے دھتکار کر نکال دیا گیا۔ اب اس نے زندگی کی مہلت مانگی تو قیامت کے نچر اولیٰ تک مہلت مل گئی۔ اس نے فوراً کہا کہ اب میں بندگان خدا کو گمراہ کروں گا، راہ راست سے ہٹاؤں گا، بارگاہ الہی سے حکم ملا کہ تو ہمارے خاص اور برگزیدہ بندوں کو گمراہ نہ کر سکے گا اور جو تیرے فریب اور داؤ سے تیرے فرمانبردار اور پیروکار ہو کر راہ راست سے بھٹک جائیں گے ان کو تیرے ساتھ ڈال کر جہنم کو بھردیں گے۔

گویا آدم علیہ السلام کی پیدائش پر ہی آدمیت و انسانیت کا دشمن بھی میدان میں آ گیا۔ اسے مہلت بھی مل گئی، پھر اس نے اپنا کام شروع کر دیا۔ سب سے پہلے آدم علیہ السلام کا خیر خواہ بن کر ان کو جنت سے نکلوایا۔ پھر اولاد آدم کو جنت کے راستہ سے روکنے اور دوزخ میں ڈالنے کی تدابیر سمجھانے لگا۔

ادھر خالق کائنات رب العالمین نے انسانوں کی بھلائی اور دونوں جہاں میں کامیابی کی راہیں بتانے اور سمجھانے کے لئے وقتاً فوقتاً اپنے نبی اور رسول بھیجے جو پیغام حق دیتے رہے اور راہ حق دکھاتے رہے ان کے ماننے والے ان کی تعلیمات کو پھیلاتے اور ان پر عمل کرتے رہے اور کرتے رہیں گے۔ شیطان رجیم ان انبیاء کرام کی تعلیمات کے خلاف اور ان کی عظمت و شوکت کے خلاف لوگوں کو اکساتا رہا۔

مختلف حیلے بہانے اور دلفریب باتیں بنا کر ان کو حق سے دور رکھنے کی کوشش کرتا رہا اور اس کے دامن فریب میں آنے والے ہر دور میں بہت رہے۔ اس طرح ہر زمانے میں دو قوتیں کارفرما رہیں۔ ایک رب کریم جل شانہ اور اس کے بھیجے ہوئے انبیاء و رسولوں کو ماننے والے جو مسلمان اور مومن کہلاتے رہے۔ دوسرے ان کے خلاف شیطان لعین کی باتوں میں آکر رب تعالیٰ جل شانہ کے احکامات اور انبیاء کرام کی عظمت و شان کا انکار کرنے والے یعنی منکر اور کافر۔

حق کو تسلیم کرنے والے سلامتی کے علمبردار، سلامتی چاہنے والے اور سلامتی دینے والے مسلمان اور حق کو مان لینے والے امن اور سکون کے علمبردار، امن چاہنے والے اور امن دینے والے مومن، گویا مسلمان مومن ہیں یہ امن و سلامتی کے علمبردار ہیں اور پیدائش آدم سے لیکر ان کا یہی نشان امتیاز رہا ہے۔ دوسری طرف منکر و کافر یعنی حق کو نہ ماننے والے انکار کرنے والے، ہٹ دھرمی اپنانے والے، حق اور امن و سلامتی کے مخالفین، نفس و شیطاں کے پیروکار جو جی میں آئے اسے ہی حق قرار دینے والے، اگر قوت و طاقت و ہمت نہ ہو تو گزارہ کر لیں ورنہ طاقت و قوت کے ہوتے ہوئے یہ یقین رکھنے والے کہ ہم جیسا نہ دنیا میں ہوا ہے اور نہ ہوگا۔ جو ہم کریں گے وہی حق ہوگا اور جو کہیں گے وہی زمانے کو کرتا ہوگا۔

پہلے گروہ مسلمان مومنین میں ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تک سب انبیاء کرام جن میں حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ علیہم السلام اور ان سب کے ماننے و چاہنے والے امن و سلامتی کے خواہاں شامل رہے۔

جب کہ دوسرے گروہ میں ان سب کے مخالفین، ہٹ دھرم، فتنہ پرور لوگ شامل رہے جن میں صاحبان قوت و طاقت، اختیار و اقتدار بھی رہے۔ فرعون، نمرود، شداد قارون وغیرہ انہی کے نام ہیں جو طاقت و اقتدار کے نشہ میں حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پامال کرتے رہے۔ اپنے آپ کو دنیا کے سفید و سیاہ کا مالک و مختار جانتے رہے۔ اور جب تک قدرت کی طرف سے ڈھیل ملتی رہی وہ ظلم و ستم کرتے رہے اور یہ یقین

رکھتے رہے کہ ہم ہی کائنات میں ہر چیز کے مالک و مختار ہیں۔ دنیا میں کوئی چیز ہماری مرضی کے بغیر حرکت نہ کرے۔ لیکن جب خالق کائنات رب العالمین جل شانہ نے ان کی رسی کھینچی اور ان کی مہلت ختم کی اور ان میں سے کسی کو لشکر سمیت دریا میں ڈبوایا تو اس نے کہا کہ اب میں رب کو مانتا ہوں۔ کسی کو زمین میں مال و دولت سمیت غرق کر دیا، کسی ایسی قوم پر پتھروں کی بارش کی کسی کو سخت ہوا یا کڑک کے ذریعے تباہ و برباد کر دیا اور کسی کو بندر و سؤر بنا دیا تو پھر ان کو ہوش آیا۔ یہ سب افراد اور قوتیں اللہ تعالیٰ اور اس کے نبیوں کی عظمت و شان کو نہ ماننے والے۔ ان کی توہین کرنے والے۔ ان کے پیغام اور امن و سلامتی کی مخالفت کرنے والے تھے۔

یہ سلسلہ چل رہا ہے مسلمان و مومنین اللہ تعالیٰ اور نبیوں کی تعلیمات کے مطابق امن و سکون کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ اپنے خالق و مالک رب کریم اور محسن و مربی انبیاء عظام کی عزت و آبرو اور عظمت و شان بھی دلوں میں رکھتے ہیں۔ یہ خود کسی کو کچھ نہیں کہتے۔ حق و صداقت کی آواز بلند کرتے ہیں۔ لیکن جو ان سے الجھے اور ان کے خالق و مالک اور محسن و مربی کی شان میں بے ادبی و گستاخی کرے۔ اس کو یہ بے حسی اور بے غیرتی کے ساتھ خاموش تماشا بن کر نہیں دیکھتے۔ ان کی غیرت ایمانی اور اپنے مالک و آقا کے ساتھ وفاداری اس بات پر مجبور کرتی ہے کہ وہ اپنے مالک و آقا کے دشمنوں اور مخالفوں سے بدلہ لیں۔ اگر وہ ان کی وفاداری و غیرت مندی کے سامنے سر تسلیم خم کر دے۔ اپنی زندگی کی بے راہروی سے باز آ جائے اس کی آنکھیں کھل جائیں اور دین حق، دین اسلام کی سر بلندی اسے نظر آنے لگے اور وہ کلمہ اسلام کا اقرار کر لے اور مسلمان بن جائے تو ٹھیک ہے ورنہ اس کی سزا یہی ہے کہ اس کی دنیا کی عیش و عشرت کی زندگی اب ختم ہو جائے اور آخرت میں تو ویسے بھی اس نے اپنے کرتوتوں کے سبب ہمیشہ جہنم اور عذاب میں رہنا ہے۔

اور اگر وہ حق و سچ کے آگے جھک جاتا ہے اور اسلام قبول کر لیتا ہے تو پھر وہ پہلے مسلمان کا اسلامی بھائی بن جاتا ہے۔ پھر اس کا دکھ ان کا دکھ ہے۔ اس کی خوشی ان کی خوشی ہے۔

کفار بت پرستوں اور مخالفین حق و حقانیت کو اس بات کا بڑی دیر سے علم ہے کہ اہل ایمان و اسلام اپنے رب کریم جل شانہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وفا دار اور محبت ہوتے ہیں۔ اس لئے شیطانی تعلیمات کے زیر اثر ان کو معلوم ہے کہ جب تک ان اہل ایمان کے دلوں میں اپنی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ہوگی یہ کسی سے دبنے والے نہیں لہذا ان کی کوشش ہے کہ

یہ فاقہ کش جو موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روح محمد اس کے بدن سے نکال دو
فکر عرب کو دے کر فرنگی تخیلات
اسلام کو حجاز و یمن سے نکال دو

اس طرح کفار مختلف حیلوں بہانوں سے مسلمانوں کے دلوں سے اپنے نبی مہر بان اور محسن انسانیت کی محبت نکالنے کے لئے سر توڑ کوششیں کرتے رہتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی عطاے خاص اور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کرم و احسان کے صدقے مسلمان کے دل میں اپنے آقا و مولیٰ کی محبت دن بدن بڑھتی ہے اور اسے یقین رہتا ہے کہ

ہر کہ عشق مصطفیٰ سامان اوست

بحر و بر در گوشتہ دامان اوست

اور اگر مسلمان کے دل سے اپنے مہربان آقا و مولیٰ کی سچی محبت نکل جائے تو وہ ایک فضول اور بے مقصد جسم باقی رہ جاتا ہے یعنی۔

بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے

مسلمان نہیں راگھ کا ڈھیر ہے

حق و باطل دونوں طرف سے اپنے اپنے میدان میں کوششیں جاری رہتیں ہیں۔ اب پھر دشمنان حق و صداقت، باغیان خدا اور رسول اپنے پرانے آقاؤں کی طرح دہشت و بربریت کا بازار گرم رکھے ہوئے ہیں۔ کبھی افغانستان میں مسلمان مردوں، عورتوں اور بچوں کے قتل عام سے ہاتھ رکنے، کبھی عراق میں ظلم و ستم کا بازار گرم کیا،

کبھی چوچینا اور کبھی کشمیر میں اہل ایمان و اسلام پر بے تحاشا ظلم و ستم ہوئے اور ہور ہے ہیں۔ ان سب کا ایک ہی ”جرم“ ہے کہ اہل ایمان و اسلام یعنی امن و سلامتی پسند ہیں۔ وہ اپنا بنیادی حق مذہب اور تعلیم دین رکھتے ہیں۔ ان کے دلوں سے عشق خدا جل و علاء مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکالنے کے لئے یا ان کو تنگ و پریشان کرنے کے لئے مختلف حیلے بھانے بنائے جا رہے ہیں۔ ان کے ہتھکنڈوں میں ایک بہت گھناؤنا اور بدترین فعل آقائے دو جہاں رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے ادبی اور گستاخی پر مشتمل خاکے (تصاویر و کارٹون) بنانا اور ان کا شائع کرنا ہے، اس جرم میں یورپ کے کفار اور ان کے حامی کار شامل ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ہمارے کسی فرد پر کوئی ہاتھ نہ اٹھائے۔ کہ ہم سب اکٹھے ہیں۔ ہم میں سے کسی ایک کے ساتھ بائیکاٹ یا اس پر حملہ ہم سب یورپی کفار ملکوں سے بائیکاٹ اور ان پر حملہ تصور کیا جائے گا۔ یہ بات تو کہنے کی ضرورت ہی نہیں۔ دنیا کو پہلے ہی علم ہے کہ صرف مسلمان اور امن پسند ہونے کی سزا دینے کے لئے بڑے بڑے کفار ملکوں نے مل کر افغانستان کو تباہ کیا، پھر عراق میں بربادی کی اور اب ایران اور پاکستان کا نام بھی لے رہے ہیں۔

یہ کفار کا وطیرہ ہے اور ہمارے آقا علیہ السلام کے فرمان کے مطابق (الکفر ملۃ واحدة) کفر سب ایک قوم ہیں۔ مسلمانوں کے مقابلے میں وہ آپس کے اختلافات بھلا دیتے ہیں۔ لیکن نہایت افسوس اور دکھ اس بات پر ہے کہ بعض مسلمان ملکوں کے مسلمان کہلانے والے حکمران بھی ان کفار کا بھرپور ساتھ دے رہے ہیں۔ گاہے گاہے ان کے حق میں بیان دیتے دیتے ہیں اور ان کی عملی امداد و تعاون کر کے میر جعفر اور میر صادق کا کردار ادا کر رہے ہیں اور ان کی طرح ملک و ملت سے بے وفائی کر کے اسے تباہ کرانے میں برابر کے شریک ہو کر رسوائی کا باعث بنتے ہیں۔ یعنی

جعفر از بنگال و صادق از دکن
ننگ آدم ننگ دیں، ننگ وطن

اور مسلمانوں کی ملک در ملک تباہی و بربادی کے اسباب اور نتائج پر جب غور کرتے ہیں تو پتا چلتا ہے کہ یہ سب اپنوں کی ہی وجہ سے ہے یعنی

دیکھا جو تیر کھا کے گمین گاہ کی طرف

اپنے ہی دوستوں سے ملاقات ہو گئی

یہ اپنوں پر تیر برساتے ہیں، اگر اپنے آقا کی یاد میں اور دشمن کے خلاف نعرہ لگائیں یا احتجاج کریں تو یہ ”اپنے“ ہی گولیاں برساتے ہیں۔ امن و سلامتی کے علمبردار اگر لاکھوں کی تعداد میں پر امن احتجاج کریں تو یہ ان میں چند فتنہ پرور اور فسادی منافقین کے ذریعے گڑ بڑ کر دیتے ہیں۔ اور ان کے ذریعے مسلمان عوام کی ہی جائیداد کو نقصان پہنچا کر پر امن لوگوں کے ذمہ لگا دیتے ہیں۔ اور ان کا رویوں کو بہانہ بنا کر پر امن احتجاج پر پابندی لگائی جاتی ہے۔ دفعہ ۱۴۴ لگائی جاتی ہے اور ساتھ ساتھ یہ بھی تکرار سے کہا جاتا ہے کہ ہم ”ہمشگردی کے خلاف جہاد“ میں دنیا کے ساتھ ہیں۔ جب کہ اگر حقائق سے نظر چرانے کے بجائے حق و صداقت کی نظر سے دیکھا جائے تو اس دور میں ”امریکہ بہادر“ سب سے بڑا ہمشگرد، سب سے بڑا بد معاش، سب سے بڑا فسادی ہے اور یہ اس کا اعلان کہ ہم دنیا میں جہاں چاہیں جمہوریت قائم کرنے کے لئے طاقت کا استعمال کر سکتے ہیں۔ اور یہ کہ ہم سیاروں کے نام بھی بدل دیں گے اور ان میں چاند و سورج کے نام بھی تبدیل کر دیں گے۔ ان بیانات سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کس قدر خود سر اور قانون قدرت کے باغی ہو چکے ہیں انکی ہاں میں ہاں ملانا اور ان کے ساتھ تعاون کرنا بھی جرم عظیم ہے۔ ان کو یاد آنا چاہیے کہ تم سے پہلے بھی ایسے فرعون و نمرود، قارون وغیرہ گزر چکے ہیں۔ اے دور حاضر کے حکمرانوں! ان کا حشر یاد کرو اور سوچ لو کہ

تم سے پہلے بھی کوئی شخص یہاں تخت نشین تھا

اس کو بھی خدا ہونے کا اتنا ہی یقین تھا

اپنے پیشر واکابر کا حشر یاد کریں اور عبرت حاصل کریں ورنہ تم آنے والوں کے لئے عبرت کا سامان بن جاؤ گے۔ ان شاء اللہ

نگاہ بند سخن دلنواز جاں پر سوز
یہی ہے رخت سفر میر کارواں کیلئے

ہم حضرت صاحبزادہ سید شجاعت علی حسین شاہ

مرکزی سرپرست اعلیٰ نقش لاٹانی ٹرسٹ

صاحبزادہ سید سعادت علی حسین شاہ

سرپرست نقش لاٹانی ٹرسٹ

صاحبزادہ پیر سید مولانا کرامت علی حسین شاہ

سجادہ نشین دربار عالیہ شاہ لاٹانی نقش لاٹانی و فخر نقش لاٹانی علی پور سیداں

چیئر مین نقش لاٹانی ٹرسٹ

صاحبزادہ سید امانت علی حسین شاہ

وائس چیئر مین نقش لاٹانی ٹرسٹ

تحریک تحفظ ناموس رسالت میں صاحبزادگان کو گراں
قدر خدمات انجام دینے پر سلام پیش کرتے ہیں۔

منجانب:

محمد ضیاء الحق چیف ایڈیٹر پندرہ روزہ پڑھاؤ اور پڑھاؤ لاہور

ماہنامہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ کا ادارہ

ڈنمارک وغیرہ یورپی ممالک کے اخبارات میں تو بین رسالت پر مبنی خاکوں کی اشاعت عالم اسلام کو غیر مسلم طاقتوں کا عملی چیلنج ہے۔ یہ فرعونى طاقتیں گاہے بگاہے مسلمانوں کو ٹیسٹ کرتی رہتی ہیں کہ ان میں غیرت ملی کی کتنی رمت باقی ہے۔ اسلام اور مسلمانوں کے ازلی ابدی دشمنوں کا پہلا حربہ شعواء اسلام کو ختم کرنے کے لئے فحاشی بے حیائی اور بدی پھیلانے کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے دلوں سے شریعت مطہرہ اور محبت اسلام ختم کرنے کے عملی اقدامات ہیں اور جب وہ اس سازش میں اپنے آپ کو کامیاب سمجھنے لگتے ہیں تو پھر مسلمانوں کی غیرت ملی کو ٹیسٹ کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی شوشہ چھوڑ دیتے ہیں۔ مفکر اسلام ڈاکٹر اقبال مرحوم کے بقول ان کے بڑوں نے ایک مرتجل بیٹھ کر تجزیہ کیا کہ یہ جو مسلمان عرب سے نکل کر ساری دنیا پر چھائے جا رہے ہیں اس کی وجہ کیا ہے؟ اور اس کا حل کیا ہے۔ انہوں نے علامہ کے الفاظ میں کہا۔

یہ فاقہ کش جو موت سے ڈرتا نہیں کبھی

روح محمد اس کے بدن سے نکال دو

فکر عرب کو دے کے فرنگی تخیلات

اسلام کو حجاز و یمن سے نکال دو

نصرانی و یہودی لابی نے ٹیلی ویژن، کیبل، ڈش انٹینا وغیرہ نیز بے غیرت، بے حیاء صحافت و فلموں اور دیگر ذرائع سے ہمارے اسلامی معاشرہ کو بے حد متاثر کیا ہے۔ لیکن وہ مسلمان کے بدن سے روح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکالنے میں کامیاب نہیں ہو سکی۔ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ہر مسلمان کی دینی ایمانی متاع عزیز ہے اور اس میں اتنا دلہانہ انداز پایا جاتا ہے کہ ادنا سے ادنا مسلمان بھی اس پر کٹ مرنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ مسلمان مشرق کا رہنے والا ہو یا مغرب کا۔ جنوب کا رہنے والا ہو یا شمال کا۔ اسلامی ملک کا شہری ہو یا کسی غیر مسلم ریاست کا باشندہ اس کی

اپنے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے والہانہ محبت کا تقاضا یہی ہے کہ وہ اپنے رسول کی عزت و حرمت پر اپنا تن من و دھن قربان کر دے۔ تازہ ترین خبروں کے مطابق تمام عالم اسلام ان خاکوں کی اشاعت پر سراپا احتجاج بن گیا ہے اور عوامی و سرکاری سطح پر مظاہرے جاری ہیں۔ اگرچہ بعض حکمران نام نہاد روشن خیالی کے حوالہ سے آزادی رائے اور آزادی صحافت کی تاویلوں کے چکر میں چکرارہے ہیں۔ لیکن حقیقت یہی ہے کہ ان خاکوں کی اشاعت سے مسلمانوں کی سخت دل آزاری قصد کی گئی ہے اور ان کے جذبات کو سخت ٹھیس پہنچا کر ناقابلِ حل جرم کا ارتکاب کیا گیا ہے اور کروڑوں مسلمانوں کی من حیث القوم تذلیل و تحقیر کا ارتکاب کیا گیا ہے جو قابلِ معافی ہرگز نہیں۔ انتہائی افسوس اور دکھ کا مقام ہے کہ ہمارے حکمرانوں کی طرف سے زبانی جمع خرچ کے علاوہ کوئی لائق تحسین عملی مظاہرہ نہیں ہوا، نہ متعلقہ یورپین ممالک سے سفارتی تعلقات منقطع کئے گئے ہیں نہ ان ممالک کے سفیروں کو ملک بدر کیا گیا ہے، نہ ہی کوئی ایسا موثر اقدام کیا گیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ پاکستانی ذمہ داروں کو اپنی دینی ذمہ داریوں کا احساس ہے اور وہ وقتی مصلحتوں کا شکار نہیں۔

پاکستانی حکمران طبقہ سمیت ۵۵ اسلامی ممالک کی صف میں کوئی محمد بن قاسم، کوئی طارق بن زیاد، کوئی محمود غزنوی کوئی صلاح الدین ایوبی جیسا راہبر نظر نہیں آتا جو عالم اسلام کو یکجا کرے اور آج کی طاغوتی طاقتوں کو لمبا میٹ کر دے۔ مخالفین اسلام کی اسلامیوں کو مٹانے کی ناپاک سازشیں عروج پر ہیں۔ بد معاش امریکہ اور اس کے حواری یہود و نصاریٰ بتدریج اسلامی سلطنتوں کو اپنی کالونیاں بنانے میں مصروف ہیں اور ہمیں اپنے اور سارے عالم اسلام کے دفاع کا کوئی احساس و پاس نہیں ہے نہ ہمیں اپنے حلیف ملکوں کی سلامتی کا احساس ہے اور نہ ہی اپنے حریف ملکوں کے مظالم کے انسداد کا کوئی جذبہ۔

رگوں میں وہ لہو باقی نہیں ہے وہ دل وہ آرزو باقی نہیں ہے
نماز و روزہ و قربانی و حج یہ سب باقی ہے تو باقی نہیں ہے
تاہم غیر مسلموں نے مسلمان کی تقاضوں کو ٹیٹ کر کے دیکھ لیا ہے مسلمان زندہ

ہیں پابند ہیں، محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سرشار ہیں اور وقت آنے پر ان شاء اللہ سارے کفرستان کو نیست و نابود کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ غیرت ایمانی و قوت روحانی سے سرشار فرمائے۔ آمین

ڈنمارک ناروے وغیرہ کے گستاخوں کے خلاف جہاں دنیا بھر کے مسلمانوں نے ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے عظیم الشان مظاہرے کئے ہیں وہاں لاہور اور پشاور وغیرہ میں توڑ پھوڑ اور جلاؤ گھیراؤ کا غیر اخلاقی و پر تشدد مظاہرہ بھی ہوا ہے۔ اسلام میں حالانکہ کسی کا ملکی و قومی نقصان و عوام کی املاک و جائیداد لوٹ مار کر کے آگ لگانے کا کوئی جواز نہیں اور حکومت کی اندھا دھند پکڑ و حکم بھی سراسر ناروا ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ صحیح طرح تحقیق و انصاف کرے اور جو بے گناہ لوگ ہیں انہیں فوری طور پر رہا کرے تاکہ دونوں طرف خیر سگالی اور امن و امان کا تقاضا پورا ہو۔

دینی علوم کی آبیاری میں پیش پیش

نفس اسلام

جامعہ رضویہ جلالیہ

محلہ صادق آباد، جی ٹی روڈ لالہ موسیٰ

تمام مخیر حضرات سے تعاون کی اپیل کی جاتی ہے۔

قاری محمد اسلم جلالی رضوی

مہتمم

HONDA

0300-6479276

یاسر ہنڈا سروس

ہنڈا اسپیشلسٹ



WWW.NAFSEISLAM.COM

بااختیار سروس ڈیلر

وائرنگ کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے

چوک قلعہ کاروالہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ

گستاخی رسول کرنے والے ولد الزنا ہیں

ماہنامہ فیض عالم بہاولپور مارچ 2006 کا ادارہ

سیرانی مسجد بہاولپور میں جمعۃ المبارک کے اجتماع سے تحفظ مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالہ سے صاحبزادہ محمد فیاض احمد اویسی نے خطاب کیا ان کے خطاب کا متن قارئین کے ذوق مطالعہ کے لئے حاضر ہے۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا وہ مقدس، مطہر، منور بابرکت عظیم المرتبت جلیل القدر گروہ ہے جو انسانیت کی صلاح و فلاح کے لئے اللہ رب العزت نے مبعوث فرمایا جملہ انبیاء کرام علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھٹکی ہوئی انسانیت کو معبود برحق اللہ وحدہ لا شریک کی آشنائی و آگاہی کے سنہری اصول ارشاد فرما کر اس کی عبادت کی لذتیں عطا فرمائیں انسان کو انسانیت کے آداب سکھائے۔ انبیاء کرام علی نبینا علیہم والسلام انسانیت کے عظیم محسن ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ سچے مذہب اسلام میں کسی بھی مقدس نبی کی توہین بدترین کفر ہے۔ کسی نبی کی گستاخی ناقابل معافی جرم ہے، جملہ علماء کرام، فقہاء امت، محدثین کا متفقہ فیصلہ و فتویٰ ہے کہ گستاخ نبوت واجب القتل ہے، حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محبوب رب العالمین سید الانبیاء و امام المرسلین بن آپ کے تصدیق و توسل سے کائنات کا وجود قائم ہے آپ ہی وجہ تخلیق کائنات ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے اظہار کا سبب بھی آپ ہی کو قرار دیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ”اے محبوب آپ نہ ہوتے تو میں اپنی ربوبیت کا اظہار نہ کرتا“ (حدیث قدسی) آپ کی ذات ”بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر“ ہے آپ کی شان اقدس میں ذرہ برابر گستاخی انسانیت کی تذلیل کے مترادف ہے اس وقت اسلام دشمن طاغوتی طاقتیں انتہائی گھٹیا پن کا اظہار کرتے ہوئے آئے دن منظم انداز سے اسلام کے خلاف غلط پروپیگنڈہ کر کے امن و سلامتی کو تباہ کرنے کے درپے ہیں۔ گذشتہ دنوں ڈنمارک اور یورپین ممالک کے اخبارات میں

سید الانبیاء امام المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخانہ خاکے شائع کر کے کروڑوں اہل ایمان کے مذہبی جذبات کو مجروح کیا گیا گستاخی کرنے والے بد بخت کمینے انسانیت کے بدترین دشمن ہیں انہوں نے اس بے حیائی بے شرمی کا اظہار کر کے قہر خداوندی کو دعوت دی ہے عنقریب وہ اپنی عبرت ناک عاقبت دیکھیں گے۔ تاریخ انسانیت کا مطالعہ کرنے والے بخوبی جانتے ہیں کہ گستاخی رسول کا مرتکب دنیا میں ذلیل و خوار رسوا ہوا۔ اس کی موت عبرت کا نشان بنی۔ یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ توہین رسالت کرنے والے شیطان کا چہرہ مخ ہو جاتا ہے، قرآن مقدس کے علاوہ دیگر اسلامی کتب صحائف میں یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ توہین رسالت کا مرتکب شخص کمینہ، بد بخت، چھوٹا، بد مزاج، بد زبان اور ولد الزنا ہے، صدیوں پہلے قرآن پاک کا چیلنج ہے کہ

عُتِلَ بَعْدَ ذَٰلِكَ رَيْسُہُمْ (یعنی محبوب خدا کی شان اقدس میں گستاخانہ بولنے والا بدگوہر ہے)

آج میڈیکل چیک کا دور ہے یہ بات انتہائی وثوق سے بطور چیلنج کہی جاسکتی ہے گستاخی رسول کا قبیح فعل کرنے والے ”ولد الزنا ہیں“، یورپین اخبارات میں گستاخانہ خاکے شائع ہونے پر اس وقت پوری دنیا میں زبردست احتجاجی مظاہرے ہو رہے ہیں اہل اسلام کفن بردوش ہو کر کفار کو لاکار رہے ہیں کہ

بتلا دو ان دشمن دین کو غیرت مسلم زندہ ہے
دین پہ مرٹنے کا جذبہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

ہمارے وطن عزیز میں اسلامیان پاکستان گذشتہ کئی دنوں سے بھرپور احتجاج کر رہے ہیں، گذشتہ دن ہمارے شہر بہاولپور میں ہڑتال کی پوزیشن یہ تھی کہ گلی کو چوں میں کر یا نہ کی دوکانیں تک بند تھیں نوجوان، بوڑھوں، بچوں، خواتین و حضرات نے اپنے اپنے انداز میں غم و غصے کا اظہار کیا، بعض شہروں میں کچھ افسوس ناک واقعات بھی پیش

آئے جو یقیناً قابل مذمت ہیں ملکی املاک کا نقصان کسی صورت مناسب نہ ہے لیکن ہمارے ملک کے صاحبان اقدار کو کیا بلا سونگھ گئی تھی کہ وہ اتنے حساس، خالص غیرت والے معاملہ پر بھی عوام کے شانہ بشانہ احتجاجی ہڑتال میں شریک نہ ہوئے وہ محلات میں خواب خرگوش کے مزے لیتے رہے کیا نہ انہیں خوف خدا ہے نہ ہی شرم بنی، یہ بات پورے وثوق سے کہی جاسکتی ہے کہ اگر حکمران غیر ملکی آقاؤں کی خوشنودی کے بجائے پیارے آقا کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت و ناموس پر اپنا سب کچھ نچھاور کر دیتے تو یقیناً لاکھوں تاج و تخت ان کے قدموں میں ہوتے، اب خیر اسی میں ہے کہ حکام بالا کرسی اقدار کے نشہ میں مست رہنے کے بجائے عملی طور پر گستاخی کرنے والے ممالک سے فی الفور سفارتی تجارتی تعلقات ختم کر کے اپنی دنیا بہتر اور اپنی قبور روشن کریں، اقتدار آتی جانی چیز ہے اصل اقدار در رسول کی غلامی اور عظمت مصطفیٰ کی پاسبانی ہے، (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہمارے ملک کے حکمران میرا تھن ریس میں بے پردہ بیگمات کو ڈوڑانے پر پھولے نہیں سماتے۔ میرا تھن ریس کے حق دلائل دیکر بے غیرت بے دین سے یاری پکی کر رہے ہیں اور ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اپنے فانی محلات سے باہر آنا اپنے لئے توہین تصور کریں۔۔۔

گستاخی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاگوں کو شائع ہوئے کئی روز گزر گئے لیکن مسلم ممالک کے بے حس حکمران خاموش تماشا شائی بنے ہوئے ہیں، غیور مسلمان یہ عہد کریں کہ یورپی ممالک سے آنے والی تمام مصنوعات مکمل بائیکاٹ کریں گے جب تک گستاخانہ خاکے شائع کرنے والوں کو سولی پر نہیں لٹکایا جاتا یہ احتجاج جاری رہے گا

فضائل درود شریف

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جبریل علیہ السلام نے مجھے خبر دی کہ جس نے آپ ﷺ ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس (رحمتیں) فرمائے گا اور دس درجے اسے بلند کرے گا۔ (الشفاء جلد ۲ ص ۹۸)

جامعہ اسلامیہ خضریہ

(رجسٹرڈ) سنی حنفی بریلوی مدینہ کالونی

نذیر سرپرستی
خادم الفقہاء
حضرت پیر سائیں محمد طفیل قادری
بانی و مہتمم

صدر مدرس
علامہ نصر اللہ مجددی

شعبہ جات

طلابت کیلئے حفظ ناظرہ، درس نظامی برطانیہ تنظیم المدارس پاکستان
طلباء کیلئے حفظ، ناظرہ، تجوید، قرأت

عنقریب طلباء و طالبات کیلئے نرسری سے میٹرک تک مفت تعلیم
طلابت کو عالمہ فاضلہ کا کورس اور حفظ قرآن میٹرک کے ساتھ کرایا جائے گا

الداعی: صاحبزادہ غلام مصطفیٰ قادری، ناظم اعلیٰ

جامعہ اسلامیہ خضریہ مدینہ کالونی بھائی پھیرو 049-4511470

انٹرویوز

قاضی مظفر اقبال رضوی

☆☆☆

پیر سید محمد محفوظ مشہدی

☆☆☆

پیر سید علامہ محمد عرفان مشہدی

☆☆☆

محقق العصر مفتی محمد خاں قادری

نفس اسلام

WWW.NAFSE-ISLAM.COM

انٹرویوز

محمد وحید نور، محمد افضل رشید نقشبندی، محمد عدنان، محمد نعیم ہزاروی

بقیۃ السلف حجۃ الخلف شہزادہ خلیفہ اعلیٰ حضرت مولانا قاضی مظفر اقبال رضوی سے خصوصی انٹرویو

حضرت مولانا قاضی مظفر اقبال رضوی کا تعلق ہزارہ ڈویژن صوبہ سرحد کے مشہور شہر مانسہرہ کے قصبے اوگرہ سے ہے۔ آپ کا خاندان انتہائی معزز اور علمی ہے۔ آپ کے والد گرامی حضرت مولانا مفتی غلام جان ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کا اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت کے خلفاء میں شمار ہوتا ہے۔ قاضی صاحب نے قرآن کریم کے ابتدائی چند پارے حفظ کرنے کے بعد فارسی صرف و نحو والد محترم سے پڑھیں۔ پھر دارالعلوم حزب الاحناف میں مولانا سید ابوالبرکات، مولانا سید منور شاہ، مولانا حافظ محمد عالم، مولانا سید محمد انور شاہ اور مولانا مہر الدین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین سے پڑھا۔ آپ کا شمار جامعہ نظامیہ رضویہ کے بنیان طلباء میں ہوتا ہے وہاں علامہ زماں علامہ غلام رسول رضوی سے پڑھا پھر فیصل آباد شریف لے گئے وہاں مفتی نواب الدین، مولانا عبدالقادر شہید رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اور مفتی محمد امین الدین دامت برکاتہم سے فیض حاصل کیا۔ اس کے بعد گولڑہ شریف ملک المدرسین حضرت علامہ مولانا عطاء محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور معقولات کی کتب پڑھیں۔ آخر میں دورہ حدیث شریف کے لئے مفتی اعظم پاکستان، شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا سید ابوالبرکات سید احمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ بانی و مہتمم مرکزی حزب الاحناف کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دورہ حدیث شریف کی تکمیل کی۔

تکمیل کے چند سال بعد دارالعلوم انجمن نعمانیہ اندرون ٹیکسالی گیٹ اور جامعہ جمادیہ حیات القرآن شاہ عالمی میں تدریس کا فریضہ انجام دیا۔

قاضی صاحب انتہائی خوش مزاج، معاملہ فہم، ملنسار اور سادہ طبیعت کے مالک ہیں۔ اگرچہ آپ پر عالمانہ و جاہت کا غلبہ ہے لیکن ذرہ نوازی اس پر بھی حاوی ہے۔

سیاست، مذہب، تصوف، ثقافت اور ادب جیسے متنوع مضامین پر یکساں دسترس رکھتے ہیں۔ پاکستان کی ۵۹ سالہ مذہبی، سیاسی اور تحریر کی تاریخ کے بھنی شاد ہیں۔

قاضی صاحب سے یہ انٹرویو مورخہ 2006-4-29 بروز پیر بمقام جامعہ حنفیہ رضویہ اندرون ٹیکسٹائل گیٹ لاہور کیا گیا۔ قاضی صاحب کی رہائش مسجد سے متصل ایک کمرے میں ہے جسے دیکھ کر اکابرین کی سادہ طرز زندگی کا اندازہ ہوتا ہے۔

☆ قاضی صاحب! عملی طور پر آپ اب تک کتنی تحریک میں شامل ہوئے ہیں اور نتائج کے اعتبار سے سب سے کامیاب تحریک کونسی تھی؟

قاضی صاحب: میں ۱۹۵۳ء کی تحریک تحفظ ختم نبوت، تحریک بحالی جمہوریت، ۱۹۷۲ء کی تحریک تحفظ ختم نبوت اور تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ میں عملاً اور پر جوش انداز میں شامل ہوا ہوں۔ ان کے علاوہ درمیان میں دیگر کئی چھوٹی تحریک بھی چلیں ان میں بھی شامل ہوا مثلاً کمیونزم کے خلاف تحریک بھاشانی کی جانب سے قرآن کریم شہید کرنے کے خلاف تحریک اور محکمہ اوقاف کے ایڈمنسٹریٹر مسعود بھگوان کے خلاف تحریک۔

میرے تجربے کے مطابق سب سے کامیاب تحریک ۱۹۵۳ء کی تحریک تحفظ ختم نبوت تھی۔ میری عملی زندگی بھی اسی تحریک سے شروع ہوئی گو کہ اس تحریک کے مقاصد فوری حاصل نہ ہو سکے لیکن اس تحریک نے بھی ۱۹۷۳ء کی تحریک کا راستہ ہموار کیا۔ جس کے نتیجے میں قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار پائے۔ یوں ۱۹۵۳ء کی تحریک قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا نقطہ آغاز ثابت ہوئی اور ۱۹۷۳ء کی تحریک نقطہ انجام ثابت ہوئی۔

۱۹۵۳ء کی تحریک میں عوام کی شمولیت کا اندازہ یوں کیا جاسکتا ہے کہ علماء کی جانب سے پیہہ جام ہڑتال کی کال پر زنی تو زنی آسمانی ذرائع آمد و رفت بھی بند ہو گئے۔

۱۹۵۳ء کی تحریک میں جلے اور مظاہرے عروج پر تھے اسی کڑی کا ایک پروگرام مسجد وزیر خاں میں بعد از نماز عصر ہوا۔ وہاں مجھے بتایا گیا کہ یہاں ایک عالم دین ایسا ہے جو اگر ایک لفظ ایک مرتبہ استعمال کر لے تو دوسری مرتبہ اسے اپنی تقریر میں استعمال نہیں کرتا۔ مجھے یہ سن کر انتہائی حیرانگی ہوئی اور عقل بھی اسے تسلیم کرنے سے قاصر ہے۔ میری نظر اس شخص کی تلاش میں تھی کہ آخر وہ کیا شخص ہوگا اور کس چیز کا بنا ہوگا۔ اتنے میں اسٹیج پر ایک بار رعب اور لمبے قد والی شخصیت تقریر کے لئے آئی۔ جس کے لئے عربی خطبے کے دوران بھی سارا مجمع مبہوت ہو کر رہ گیا اس کے بعد تقریر ایسی مرتب اور سستہ انداز میں تھی کہ جیسا سنا تھا ویسا ہی پایا۔ الفاظ اتنی تیزی سے نکل کر رہے تھے جیسے مشین گن سے گولیاں نکلتی ہیں وہ بلند پایہ خطیب ابوالکلام صاحبزادہ سید فیض الحسن شاہ صاحب تھے۔

اس کے بعد رضا کاروں میں بھرتی کے لئے فارموں کو پر کرنے کا مرحلہ آیا۔ کئی لوگوں نے فارم پر کئے میں نے بھی جوش میں آ کر اپنے خون سے وہ فارم پر کیا اس دوران لوگ میری طرف دیکھتے رہ گئے کہ یہ کیا کر رہا ہے۔

☆ اس تحریک کے نتائج فوری سامنے کیوں نہیں آئے؟
قاضی صاحب۔۔۔ اس لئے کہ علماء میں سے کچھ لوگوں نے گرفتاری و پھانسی کے ڈر سے اپنے موقف میں نرمی دکھانا شروع کر دی تھی۔ الحمد للہ علماء اہل سنت نے کسی بھی موقع پر اپنے موقف سے نرمی نہیں دکھائی۔ اگر کوئی تحریک اٹھے اور فوری مقاصد کے حصول میں ناکام رہے تو وہ ناکام نہیں وہ تو ایک چنگاری تھی جو دب گئی۔ جب اس چنگاری کو ۴۷ء میں ہوا لگی تو وہ شعلہ جوالا بن گئی۔ پھر ۴۷ء میں ۵۳ء والا ہی جذبہ تھا کہ وہ تحریک کامیاب ہوئی۔

☆ ۳۰ ستمبر کو ڈنمارک کے اخبار جیلینڈس پوسٹن نے ۱۲ توہین آمیز خاکے شائع کئے۔

آپ کے خیال میں ان خاکوں کی اشاعت کا پس منظر کیا ہو سکتا ہے؟
 قاضی صاحب..... خاکوں کی اشاعت اتفاقیہ نہیں بلکہ باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت
 ہوئی ہے۔ ایک عرصہ سے یہود و نصاریٰ و قناتو قنات ایسی اشتعال انگیز حرکتیں کر
 کے مسلمانوں کے جذبہ ایمانی کا امتحان لیتے رہے ہیں۔ کبھی مسلمانوں کی
 توہین، کبھی مساجد کی بے حرمتی، کبھی قرآن کریم کی بے حرمتی اور کبھی مقدس
 شخصیات کا تمسخرانہ پروگرام کر انہیں مسلمانوں کی جانب سے سخت رد عمل موصول
 ہو تو وہ وقتی طور پر خاموش ہو جاتے ہیں لیکن بعد میں پھر پہلے سے بھی
 بھیا تک چہرہ لئے سامنے آتے ہیں۔ خاکوں کی اشاعت بھی اسی مکروہ کھیل
 کا حصہ ہے۔ جو مسلمانوں کی وحدت اور بقاء کے خلاف کھیلا جا رہا ہے۔

☆ ایک تاثر دیا جا رہا ہے کہ یہ تہذیبوں کے درمیان جنگ ہے؟
 قاضی صاحب..... اس حقیقت سے قطعاً اعراض نہیں کرنا چاہیے کہ یہ تہذیبی نہیں
 نظریاتی جنگ ہے۔ اسلامی نظریہ اور کفار کے نظریہ کے مابین۔ خود امریکی
 صدر بش بھی کئی مرتبہ اس جانب کھلے لفظوں میں اشارہ کر چکا ہے۔
 ☆ خاکوں کے رد عمل میں او آئی سی (oic) کا کردار کیسا رہا؟

قاضی صاحب: یہ تو بچا رہا مردہ گھوڑا ہے اس نے قطعاً اپنا حق ادا نہیں کیا۔
 ☆ کیا پاکستان میں احتجاجی بروقت تحریز مذہبی جماعتوں کا رد عمل کیا رہا؟
 قاضی صاحب:..... بروقت بایں معنا کہ جس وقت انہیں پتہ چلا اس وقت انہوں نے
 بالکل ڈھیل نہیں دی۔ پاکستان کے تمام شہروں اور دیہاتوں میں زبردست
 احتجاجی مظاہرے ہوئے اور بھرپور رد عمل کا مظاہرہ کیا گیا۔
 تمام مذہبی جماعتوں نے بھی بھرپور کردار ادا کیا لیکن الحمد للہ رب العالمین
 اہل سنت و جماعت کے قائدین سب سے پیش پیش رہے۔
 ☆ کیا تحفظ ناموس رسالت محاذ کے قیام کا فیصلہ درست تھا؟

قاضی صاحب..... محاذ کا قیام اچھا قدم تھا اگرچہ بغیر کسی منصوبہ بندی کے اٹھایا گیا۔ ہر کام ایک اسکیم اور منصوبہ بندی کے تحت ہونا چاہیے جو مستقل بھی ہو لیکن مستقل اور جامع منصوبہ بندی نہ ہونے کی وجہ سے محاذ کی کارکردگی وقتی ثابت ہوئی۔ یہی وجہ ہے کہ میدان میں کود جانے کے بعد اگر دوسری طرف سے رد عمل ملے تو ہمارے پاس خاموشی کے علاوہ کوئی چارہ نہیں رہتا چونکہ رد عمل موصول ہونے کی صورت میں ہم نے دفاعی حکمت عملی طے نہیں کی ہوتی۔

☆ اس کا مطلب یہ ہوا کہ محاذ اپنے مقاصد کے حصول میں ناکام ہو گیا ہے؟
قاضی صاحب..... یوں کہہ لیں کہ جن بنیادوں پر کام کرنا چاہیے تھا ان بنیادوں پر کام نہیں کیا۔

☆ کیا ۱۴ فروری کی احتجاجی کال کا عوام نے ساتھ دیا؟
قاضی صاحب..... جی بالکل، میرا خیال نہیں مشاہدہ ہے کہ اس کال کا زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے افراد نے ساتھ دیا۔
☆ محاذ کے قائدین نے اس کا شرعہ حاصل کیا؟

قاضی صاحب..... وہ اپنی ناکبھی کی وجہ سے اس کا شرعہ حاصل نہیں کر سکے۔
☆ ۱۴ فروری کو ہونے والے گھیراؤ حلاء کو ملکی و غیر ملکی ایجنسیوں کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ آپ کی کیا رائے ہے؟

قاضی صاحب..... یہ ہماری عادت بن گئی ہے کہ ملک کے اندر کوئی بات ہوتی ہے تو ہم اسے بیرونی ممالک کی ایجنسیوں پر ڈال دیتے ہیں۔ اخبارات کی رپورٹ کے مطابق یہ ہنگامہ خود پاکستانی ایجنسیوں نے کروایا۔ یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ توڑ پھوڑ جلوس شروع ہونے سے قبل ہی ہو چکی تھی حکومت اس وقت کہاں تھی۔ اخبارات نے اس چیز کو بھی اٹھایا ہے کہ کالی شرٹ اور زین کی پینٹ پہنے ہوئے لمبے والوں والا لڑکا کون تھا جو تقریباً ۲۰۰ سپاہیوں

کے سامنے کھڑا ہو کر توڑ پھوڑ کر رہا تھا اور سپاہی تماشا شائی بنے ہوئے تھے۔
 ☆ درجنوں افراد شہید، ہزاروں زخمی اور اربوں کی املاک کے نقصان کے بعد کیا
 احتجاج کا حق ادا کر دیا گیا ہے؟

قاضی صاحب..... احتجاج کا یہ طریقہ ہی غلط ہے۔ یہ احتجاج میں داخل ہی نہیں۔
 ☆ ماہ فروری کے شروع اور مارچ کے آخر تک ہماری مذہبی قیادت میدان میں آئی اور
 پھر غائب ہو گئی یہ حکمت عملی تھی یا.....

قاضی صاحب..... کردار تو یہی بتاتا ہے کہ خاموش ہو جانا حکمت عملی نہیں بزدلی تھی۔
 ☆ کیا ہماری مذہبی قیادت مدارس کے طلباء کے ذریعے اپنے مفادات حاصل کرتی ہے؟
 قاضی صاحب..... مدارس کے طلباء کو اس معاملے میں حصہ لینے سے بعض مدارس کے
 مہتمم حضرات نے روکا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے کچھ اپنے
 مفادات بھی ہیں۔ ہم طلباء کو مدارس میں دین پڑھاتے ہیں اور دین کی تبلیغ و
 ترویج کرنا سکھاتے ہیں جب کہ دین کی جان محمد مصطفیٰ ﷺ کی عظمت و
 حرمت ہے۔ اگر اس پر کٹ مرنے کا سبق نہیں اور وقت پر ہم طلباء کو روکتے
 ہیں تو اس سے بڑھ کر ہماری اور کیا بد نصیبی ہو سکتی ہے۔

☆ سنا گیا ہے کہ بعض مدارس نے طلباء پر پابندی لگائی ہے کہ آئندہ کوئی بھی ایسے جلسے و
 جلوس میں شرکت نہیں کرے گا ورنہ اسے مدرسے سے خارج کر دیا جائے گا۔
 قاضی صاحب: یہ اقدام انتہائی بزدلانہ ہے اور اس سے آئندہ کسی بھی تحریک میں طلباء
 کے اندر جذبہ نہیں ابھرے گا۔

☆ اسیران تحفظ ناموس رسالت کی رہائی کے لئے کن اقدامات کی ضرورت ہے؟
 قاضی صاحب..... ایک تو ہمیں قانونی مدد کرنی چاہیے اس کے علاوہ ان کے گھروالوں
 کی اخلاقی اور مالی مدد کرنی چاہیے۔ قانونی چارہ جوئی کے لئے پہلے اور فوری
 اقدامات کی ضرورت تھی۔ لیکن اس میں بھی سستی کا مظاہرہ کیا گیا۔

☆ کسی بھی تحریک کے لئے اہم ترین عوامل کون سے ہیں؟

قاضی صاحب..... کسی بھی تحریک کی کامیابی کے لئے غلو، للہیت، خدا اور رسول ﷺ کی رضا کے عوامل ضروری ہیں۔ ان کے علاوہ ایسا نظریہ یا جذبہ اپنانا چاہیے کہ جب تک ہمارا مقصد پورا نہیں ہوگا ہم اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے۔

☆ خاکوں کے حوالے سے موجودہ حالات عوام اور حکمرانوں سے کیا تقاضا کرتے ہیں؟ قاضی صاحب..... عوام نے جو کرنا تھا وہ کر لیا اور اب بھی کر رہے ہیں۔ البتہ حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس مسئلے کو بین الاقوامی سطح پر اٹھائے اور عالمی سطح پر ایسا قانون وضع کروائے۔ جس کی رو سے کسی بھی نبی کی شان میں گستاخی قابل تعزیر جرم ہو۔

☆ محاذ کو مستقبل میں کن امور کی طرف توجہ دینی چاہیے؟

قاضی صاحب..... کیا اب محاذ کا وجود ہے؟ اب تو محاذ کا وجود ہی نہیں محاذ تو ڈاکٹر سرفراز نعیمی صاحب کا نام تھا۔ محاذ کی جانب سے تحریک میں حرکت دینی چاہیے۔ کیونکہ تحریک محاذ کی تحریک مسلسل حرکت ہے۔ اس لئے اس میں مسلسل حرکت دینی چاہیے۔ اگر رک گئے تو وہ تحریک نہیں۔ کبھی چھپ جانا، کبھی خاموش ہو جانا اور کبھی کوئی بیان داغ دینا یہ طریقہ ہے؟ اگر آپ حکمت عملی کے طور پر ایسا کریں تو ٹھیک ہے لیکن ایسے غائب ہوتے ہیں کہ گویا دنیا سے ہی غائب ہو گئے ہوں۔ بہر حال یہ باتیں بتاتی ہیں کہ محاذ کا اس وقت وجود ہی نہیں۔

☆ ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء کی تحریک تحفظ ختم نبوت میں ختم نبوت کے تحفظ کے لئے دیگر مسالک سے اتحاد کیا گیا کیا اب مقام مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ کے لئے ان سے اتحاد نہیں کیا جاسکتا؟

قاضی صاحب..... مقام مصطفیٰ کی عظمت کا معاملہ انتہائی اہم ہے کوئی آدمی موڑ کے ہوتے ہیں اور کوئی توڑ کے۔ اس مسئلے میں جو ہمارے ساتھ جہاں تک چلنا چاہتا ہے پہلے ہم اسے منع نہیں کرتے اور نہ ہی منع کرنا چاہتے ہیں۔ اب

یہ اس کی مرضی کہ وہ کہاں تک ہمارے ساتھ چلتا ہے۔

☆ قارئین کے نام پیغام

قاضی صاحب..... اہل سنت و جماعت الحمد للہ عظیم طاقت ہیں لیکن وہ منتشر ہیں لہذا ہم طاقت کا مظاہرہ نہیں کر سکتے میری تمام حضرات سے درخواست ہے کہ ڈھائی ڈھائی اینٹ کی الگ مسجد کو چھوڑ کر ایک پلیٹ فارم اور ایک نقطے پر جمع ہو جائیں۔ ہم جب تک اپنی قوت کا مظاہرہ کسی جامع منصوبہ بندی کے تحت نہیں کریں گے اس وقت تک کامیاب نہیں ہوں گے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ اغیار سے بازی لے جائیں تو اتحاد و اتفاق کی اشد ضرورت ہے۔

اہم نکات

☆ صاحبزادہ فیض الحسن شاہ صاحب ایسے عالم تھے جو ایک مرتب استعمال کرتے دوسری مرتبہ اس کا استعمال اپنی تقریر میں نہ کرتے۔

☆ رضا کاروں میں بھرتی کے فارم کو میں نے اپنے خون سے پر کیا۔

☆ خاکوں کی اشاعت تہذیبی نہیں نظریاتی جنگ ہے۔

☆ او آئی سی مردہ گھوڑا ہے۔

☆ مستقل اور جامع منصوبہ بندی نہ ہونے کی وجہ سے محاذ سے کارکردگی وقتی ثابت ہوئی۔

☆ قائدین کی خاموشی حکمت عملی نہیں بزدلی ہے۔

☆ مدارس کے طلباء پر احتجاج میں شامل ہونے پر پابندی لگانے کا اقدام انتہائی بزدلانہ ہے۔

☆ حکمران عالمی سطح پر قانون سازی کا راستہ ہموار کریں۔

☆ تحفظ ناموس رسالت محاذ ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی کا نام تھا۔

☆ دوسرے مسلک والوں میں سے جو ہمارے ساتھ جہاں تک چلنا چاہتا ہے چلے۔

☆ اغیار سے بازی لے جانے کے لئے اتحاد و اتفاق کی ضرورت ہے۔

جگر گوشہ حافظ الحدیث

حضرت پیر سید محمد محفوظ شاہ مشہدی

چیرمین مذاکراتی کمیٹی تحفظ ناموس رسالت محاذ صدر مرکزی جمعیت

علماء پاکستان صوبہ پنجاب سے خصوصی انٹرویو

خاندان سادات کے چشم و چراغ حضرت مولانا سید محفوظ شاہ مشہدی بھکھی شریف ضلع منڈی بہاؤ الدین (گجرات) میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی قدر حافظ الحدیث حضرت مولانا سید جلال الدین شاہ محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد صاحب اور صدر الشریعہ حضرت مولانا امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہم کے خاص شاگردوں میں شامل تھے۔ ۱۹۳۸ میں حضرت حافظ الحدیث نے بھکھی شریف میں جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ کی بنیاد رکھی۔ اس مدرسہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ قیام پاکستان کے بعد جب محدث اعظم پہلی مرتبہ پاکستان تشریف لائے تو آپ نے ۶ ماہ یہاں قیام کیا۔ اس وقت بھی پاکستان میں آپ کے سینکڑوں تلامذہ موجود تھے لیکن بھکھی شریف میں ۶ ماہ قیام اور اور تدریس حضرت حافظ الحدیث اور ان کے خاندان خصوصی پیار و شفقت کو ظاہر کرتا ہے۔

مولانا سید محفوظ شاہ صاحب کی مذہبی اور سیاسی زندگی بڑی تلاطم خیز رہی ہے۔ ۱۹۷۴ کی تحریک تحفظ ختم نبوت میں پر جوش انداز میں حصہ لیا اور پنجاب کے مختلف اضلاع میں مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ اس دوران آپ کے خلاف کئی مقدمات بھی درج ہوئے۔ لیکن آپ اپنی دھن میں مگن رہے۔ تا آن کہ قومی اسمبلی نے قائد اہل سنت حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی اور شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ الازہری کی انتہک کوششوں کی بدولت قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ ۱۹۷۷ء کی تحریک نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ نے گرانقدر خدمات

سرا انجام دیں۔ اس تحریک میں آپ جمعیت علماء پاکستان اور پی این اے کے ضلعی صدر ہونے کی وجہ سے خاصے متحرک رہے تحریک نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سے لے کر موجودہ گھڑی تک ہر چھوٹی بڑی تحریک میں جاندار اور موثر کردار ادا کیا۔ سیاسی زندگی کا آغاز کالج کی سطح پر انجمن طلباء اسلام کے پلیٹ فارم سے کیا پھر رفتہ رفتہ ابھرتے ہوئے نہ صرف اپنا نام بلکہ راوی پینڈی گجرات اور جہلم سمیت کئی اضلاع میں انجمن طلباء اسلام کی بنیاد رکھی۔ سیاسی چٹنگی حاصل کرنے کے بعد جمعیت علماء پاکستان میں شمولیت اختیار کی اور جلد ہی قائد اہل سنت حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کے قریبی ساتھیوں میں شامل ہو گئے۔ یہ محبت یک طرفہ نہیں بلکہ من جانین ہوتی تھی۔ جس کا اظہار قائد اہل سنت آپ پر وقتاً فوقتاً اعتماد کی صورت میں کیا کرتے تھے۔ اور آپ بھی قائد اہل سنت کے بے داغ ماضی، بالغ نظری اور معاملہ فہمی سے انتہائی متاثر ہیں۔ قارئین جس کا اندازہ انٹرویو پڑھ کر بخوبی کر سکتے ہیں۔

سید محفوظ شاہ شہیدی پاکستانی سیاست میں گذشتہ تین سال سے سرگرم ہیں۔ اس دوران متعدد پارٹیشپ و فرائز سے بھی واسطہ پڑا اور کئی مرتبہ پکس دیوار زنداں بھی ہوئے۔ آپ پر ۵ مرتبہ انٹرنیشنل آف پاکستان رولز کا مقدمہ بنا جو بغاوت کا مقدمہ ہوتا ہے۔ حضرت مولانا سید محفوظ شاہ شہیدی اس وقت تحفظ ناموس رسالت محاذ کی مذاکراتی کمیٹی کے چیئر مین ہیں۔ آپ سے یہ انٹرویو اسی بنیاد پر ترتیب دیا جاتا تھا۔ لیکن موقع غنیمت سمجھتے ہوئے آپ کی جمعیت سے علیحدگی کے اسباب جاننے اور انٹرویو کو مزید دلچسپ بنانے کے لئے خاکوں کے عنوان کے ساتھ سیاست کا تزکہ بھی لگا دیا گیا ہے۔

حضرت شاہ صاحب کا یہ انٹرویو مورخہ 29-04-2006 بروز منگل بعد از نماز عصر بمقام مدینہ مسجد 108 راوی روڈ لاہور ریکارڈ کیا گیا۔ اس انٹرویو میں میری

معاونت محترم افضل رشید نقشبندی اور مولانا نعیم ہزاروی نے کی۔

☆ خاکوں کی اشاعت پر آپ کے ابتدائی تاثرات کیا تھے؟

شاہ صاحب..... میں حج سے فارغ ہو کر محرم کے ابتدائی ایام میں مدینہ منورہ میں تھا کہ وہاں اخبارات میں خاکوں کے متعلق خبر پڑھی تو انتہائی کوفت ہوئی اور جذبات بھی مشتعل ہوئے۔ سعودی عرب میں شاہ عبد اللہ سمیت دیگر اعلیٰ حکام کے بیانات کافی حوصلہ افزا تھے۔

خاکوں کے خلاف آواز اٹھانا ہمارا دینی فریضہ ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام و مرتبے کا تحفظ ہر کلمہ گو مسلمان پر فرض ہے ہم آخری امت ہیں آخری امت ہونے کے ناطے ہم پر جو خصوصی ذمہ داریاں عائد ہیں ان میں ایک یہ بھی ہے کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات و صفات اور مقامات کا ہر ممکن تحفظ کریں۔ اس ذمہ داری کا احساس ہمیں مدینہ شریف میں بھی تھا اور یہاں بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان آنے کے بعد ہم نے اپنی تمام تر توجہ اس مسئلے کے حل پر صرف کی۔ یورپی ممالک نے مسلمانوں کو چیک کرنے کے لئے خاکوں کی اشاعت کی ہے تاکہ وہ اندازہ کر سکیں کہ مسلمانوں کے اندر بے دین طبقہ کس حد تک اثر نفوذ کر چکا ہے۔ یورپ سمجھتا ہے کہ مسلمان رشیدی کے خلاف فتویٰ آنے کے باوجود اور عملی جدوجہد کرنے کے باوجود اس کا زندہ رہنا اس بات کا ثبوت ہے کہ مسلمان ماؤں نے غازی علم دین شہید جیسے بچے پیدا کرنے چھوڑ دیئے ہیں۔ الحمد للہ مسلمان مشرق کے ہوں یا مغرب کے روشن خیال ہوں یا تنگ نظر سب نے زبردست احتجاج کر کے ثابت کر دیا ہے کہ مسلمانوں کو بحیثیت قوم ختم نہیں کیا جاسکتا اور مسلمان کبھی بھی اپنے نبی کی ناموس کی توہین برداشت نہیں کر سکتے۔ پاکستانی حکمرانوں کی مجرمانہ غفلت کی وجہ سے عوام ان سے متنفر ہوئی

ہے اور یہ وبال ان پر ضرور آئے گا کہ ان کی اپنی عزتیں خطرے میں پڑ جائیں گی۔

☆ خاکوں کی اشاعت کو تہذیبی جنگ کا نام دیا جا رہا ہے آپ کا موقف کیا ہے؟
شاہ صاحب..... یورپ چاہتا ہے کہ مسلمانوں کو تہذیبی طور پر شکست دی جائے اور انہیں خفیف کیا جائے۔ مسلمانوں کے پاس قرآن کریم جیسی لاریب کتاب ہے اس کے ہوتے ہوئے کوئی بھی ہماری تہذیب کو اپنی جڑوں سے ہلا نہیں سکتا۔ یہ لوگ آزاد مشن ہیں اور ان کی کتابیں محفوظ نہیں، وہ اپنے قائدین سے پوچھتے ہیں کہ مسلمان اپنی کتاب کی حفاظت کئے ہوئے ہیں ہماری کتابیں کہاں ہیں؟ اس وجہ سے یورپ میں اسلام تیزی سے مقبول ہوتا جا رہا ہے۔ یہ لوگ اسلام کی حقانیت کے دلائل اور الہامی آیات کو چیلنج تو نہیں کر سکتے اس لئے مسلمانوں کا ایسا روپ پیش کرتے ہیں کہ یہ رجعت پسند، بنیاد پرست، جھگڑالو اور دقیانوسی سوچ کے حامل ہیں۔ خاکوں کی اشاعت کا بنیادی مقصد مسلمانوں کے جذبات کو ابھارنا تھا تا کہ رد عمل سامنے آنے کے بعد وہ اپنی عوام کو باور کروا سکیں کہ مسلمان فوراً مرنے مارنے پر اتر آتے ہیں۔

☆ خاکوں کے رد عمل میں حکمرانوں کے کردار سے مطمئن ہیں؟
شاہ صاحب..... اگر حکمرانوں کی جانب سے احتجاج ہوتا تو وہ زیادہ موثر اور پراسن ہو سکتا تھا ہمارے حکمرانوں نے جس طرح ایمیل کانسی سے لیکر آج تک پاکستانی قومیت کے حامل درجنوں لوگوں کو بلاوجہ امریکہ یا دیگر ممالک کے حوالے کیا ہے اسی طرح ان ممالک سے کم از کم اپنے مجرموں کو طلب کرتے اگر ہمارے حکمران از خود یہ مطالبہ کر دیتے تو مسلمان عوام کو سڑکوں پر آنے کی ضرورت ہی نہ پڑتی اور نہ ہی درجنوں مسلمانوں کو اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے کی ضرورت پڑتی۔ ہمارے حکمران اسلام کے مسلمہ مسائل کو

متنازعہ بناتے ہوئے اپنی ہی رعایا کو گھورتے اور ان پر غصہ نکالتے رہے ہیں لیکن ہمارے دشمنوں کے متعلق کچھ بھی نہیں کہتے۔

☆ محاذ کے قیام کے پس پردہ کیا محرکات تھے؟

شاہ صاحب..... اہلسنت کے اندر ایک انتشار ہے جس کی وجہ سے ہمارے لوگوں میں بے حسی، سستی، کامیابی اور مصلحت بینی اس قدر غالب آچکی ہے کہ ایثار و قربانی کا کوئی جذبہ انفرادی طور پر نہیں رہا۔ ان بکھرے ہوئے لوگوں میں جو حساس طبقہ تھا وہ اکٹھا ہو گیا اور ایک نام سے کام کرنے پر اتفاق ہوا۔ لوگوں نے اس اتحاد کی بے حد حوصلہ افزائی کی اس کی واضح مثال ۱۴ فروری کی کال تھی۔ عام طور پر بڑی بڑی سیاسی و مذہبی جماعتوں کی کال پر اجتماع سینکڑوں سے بڑھ بھی جائے تو چند ہزار افراد پر مشتمل ہوتا ہے لیکن محاذ کی کال پر لاکھوں افراد کا نکل آنا اس بات کی دلیل ہے کہ سواد اعظم کی قیادت اگر یکسوئی کے ساتھ مشترکہ موقف اختیار کرے تو لوگوں میں یہ جذبہ دوبارہ بحال ہو سکتا ہے۔ ہم کوششیں کر رہے ہیں کہ محاذ کا پلیٹ فارم زندہ اور متحرک کیا جائے اور ایک ایک نام پر جو ۳، ۴ جماعتیں وجود میں آئی ہیں۔ ان کے قائدین کے ساتھ رابطہ کر کے موثر جماعتوں میں چھوٹی جماعتیں ضم ہو جائیں۔ کیونکہ جن کے مقاصد ایک ہوں انہیں الگ نہیں ہونا چاہیے۔ ان میں انتشار خالص بد قسمتی کے سوا کچھ نہیں۔ اہل سنت میں موجود وہ طبقہ جو موجودہ نظام کو بدلنا چاہتا ہے اس میں ہرگز اختلاف کی کوئی گنجائش نہیں اور دوسرا وہ طبقہ جو یا رسول اللہ کا نعرہ تو پیشک لگاتا ہو لیکن اسے اس نظام کو بدلنے سے کوئی دلچسپی نہ ہو تو ایسے دو طبقوں کے درمیان اتحاد یوں ہی ہے جسے سچ اور جھوٹ کے اتحاد کی کوشش کی جائے۔ قرآن کریم بھی یہی کہتا ہے کہ علماء حق اور علماء سوء کے درمیان اتحاد خطرے سے خالی نہیں ہوگا۔ میرا نظریہ یہ ہے کہ علماء حق اور علماء سوء دونوں اہل سنت کے اندر ہی موجود ہیں

کیونکہ ناجی گروہ اہل سنت و جماعت ہے دوسرے مکاتب فکر کو ہم علماء سوء نہیں علماء کافرون کہتے ہیں۔ ہماری بد قسمتی ہے کہ ہم علماء سوء نہیں کہہ دیتے ہیں جو دوسرے مکاتب فکر کے لوگ ہیں حالانکہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی کی شرائط کے مطابق وہ مسلمان ہی نہیں تو علماء سوء کیسے ہو سکتے ہیں۔

☆ احتجاج میں سستی کیسے پیدا ہوئی ہے؟

شاہ صاحب ہمارا خیال ہے کہ ایم اے کے اندر شامل جماعت اسلامی نے خاکوں کے مسئلے پر پہلو تہی اختیار کر لی ہے جس کی وجہ سے احتجاج میں کمی پیدا ہوئی ہے۔ اہل سنت میں موجود ان لوگوں کو اپنی رائے پر نظر ثانی کرنی چاہیے جو جماعت اسلامی کی رائے یا رخ دیکھ کر اپنی پالیسیاں تشکیل دیتے ہیں۔ جماعت اسلامی کی پہلو تہی سے محاذ کی ذمہ داریاں مزید بڑھ گئی ہیں تحفظ ناموس رسالت کا مسئلہ جب تک اپنے منطقی انجام کو نہیں پہنچتا اس وقت ہمیں اپنی جدوجہد جاری رکھنی چاہیے اس کی کوپورا کرنا عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذمہ داری ہے۔

☆ یعنی جماعت اسلامی نے تحریک تحفظ ناموس رسالت کو نقصان پہنچایا؟

شاہ صاحب تحریک کے عین عروج پر یکدم جماعت اسلامی کا مصلحت کا شکار ہو جانا اس کی پرانی تاریخ کے بالکل مطابق ہے۔ پچھلی تحریکوں میں بھی جب مسئلہ کسی نہج پر پہنچنے لگتا تھا یہ لوگ اپنی مخصوص حکمت عملی اختیار کر لیتے تھے اب بھی وہی پرانی تاریخ دہرائی گئی ہے۔ قاضی حسین احمد نے تحریک کو بڑے زوردار طریقے سے شروع کیا لیکن نتیجے پر پہنچے بغیر مصلحت کا شکار ہو گئے۔ اس سے ثابت ہوا کہ وہ کسی مشترکہ مسئلے کی قیادت کرنے کی اہلیت نہیں رکھتے۔ انہوں نے ناموس رسالت کے مسئلے کو اولیت دینے کی بجائے سیاسی مسائل کو ترجیح دے کر تحریک کا رخ موڑ دیا۔

قاضی صاحب محاذ کی کارکردگی سے اس قدر بوکھلا گئے ہیں کہ انہوں نے بار بار کہا کہ ہم اگر کوئی منظم جلوس نکالیں تو اس میں کسی کی نکسیر بھی نہیں پھوٹی۔ قاضی صاحب کا یہ بیان حقائق کے بالکل منافی ہے۔ قاضی صاحب کا ہی جلوس تھا جب بھارتی وزیراعظم کی آمد کے موقع پر نہ صرف لوگوں کی نکسیر پھوٹی بلکہ کئی لوگ مرے۔ قاضی صاحب نے دبے لفظوں میں محاذ پر تنقید کرتے ہوئے اسے ناپسند کیا ہے۔ ہمارے جو لوگ جماعت اسلامی پر انحصار کرتے ہیں اور اپنے اجتماعات اور ریلیوں میں کہتے ہیں کہ قاضی ہمارے روح رواں ہے انہیں اپنے رویے پر ضرور نظر کرنی چاہیے

☆ کیا مجلس عمل محاذ کی اٹھان سے خائف ہے؟

شاہ صاحب..... قاضی صاحب کا یہ رویہ تو یہی بتاتا ہے کہ وہ خائف ہوئے ہیں اسی لئے انہوں نے اپنے آپ کو تحریک سے لا تعلق کر لیا ہے۔

☆ کیا انہوں نے تحریک کے خلاف کوئی سازش کی ہے؟

شاہ صاحب..... یہ مسئلہ سازش کا نہیں بلکہ حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے جس کا جتنا درد ہے وہ اس کا اتنا ہی اظہار کر سکتا ہے اس سے زائد کی توقع اس سے مناسب نہیں۔

☆ داتا دربار سے آپ کی گرفتاری کی کیا وجوہات تھیں نیز کیا رہائی کسی ذیل کے تحت ہوئی؟

شاہ صاحب..... گرفتاری کا سبب تو یہ بنا کہ ہم نے پیشگی اجازت نہیں لی تھی اس سلسلے میں جو مقدمہ قائم ہوا تھا اس میں ہماری ضمانت ہوئی تھی بعد میں خصوصی ہدایات لے کر ہم میں سے کچھ ساتھیوں پر دوبارہ مقدمہ قائم کر دیا گیا۔ ہم نے نہ تو کسی سے ذیل اور نہ ہی اس کی کوشش کی۔ جو ذیل کر کے باہر آتے ہیں وہ رہا ہو کر گھر جاتے ہیں جلسوں میں نہیں جاتے۔ ہم نے رہائی کے

بعد منڈی بہاؤ الدین میں ۳ میل لمبے استقبالی جلوس سمیت کئی جلوسوں سے خطاب کیا جو اس بات کا بین ثبوت ہے کہ ہم اپنے مشن سے ایک قدم بھی پیچھے نہیں ہٹے۔

☆ دوبارہ گرفتاری اور نظر بندی کا سبب جیل منتقل کرتے وقت تھانے کے باہر احتجاج تو نہیں بنا؟

شاہ صاحب..... نہیں ہرگز نہیں دوبارہ گرفتاری کسی اور مصلحت کے تحت ہوئی جسے ہوم سیکرٹری یا وزیر اعلیٰ ہی بہتر جانتے ہیں۔ بہر کیف لوگ مال تھانے کے باہر پر امن مظاہرہ کرنے والے افراد کو میں خراج عقیدت پیش کرتا ہوں۔

☆ کیا جیل میں کوئی جسمانی تشدد بھی کیا گیا؟

شاہ صاحب..... نہیں ہمیں صرف پابند سلاسل رکھا گیا۔ ہم سے ملاقات ہوم سیکرٹری کی اجازت کے بغیر نہیں ہو سکتی تھی اس کے علاوہ باقی قیدیوں کا کھانا جیل میں جاسکتا تھا لیکن ہمارے لئے کھانا بھیجنے پر پابندی تھی۔

☆ جیل میں کس ساتھی نے زیادہ متاثر کیا۔

شاہ صاحب..... جیل میں تقریباً تمام ساتھی ہی با کمال تھے۔ سید عرفان مشہدی اور میں تو آپس میں بھائی ہیں اور ہم دونوں ایک دوسرے سے بہت متاثر ہیں اس کے علاوہ مولانا خادم حسین رضوی کی محبت و خدمت، عالمانہ تقویٰ اور علمی گہرائی جب کہ سید مختار اشرف رضوی کی دوستی اور محبت نے بہت متاثر کیا۔ آپ محاذ کی جانب سے بنائی گئی مذاکراتی کمیٹی کے چیئرمین بھی ہیں مذاکراتی کمیٹی کی اس وقت تک کیا کارکردگی رہی ہے؟

شاہ صاحب..... مذاکراتی کمیٹی بنانے کا فیصلہ اس لئے ہوا کہ ہمارے بعض ساتھی حکومتی ٹیم سے ذاتی اور انفرادی حیثیت سے مذاکرات کر رہے تھے۔ اگرچہ ان کا یہ قدم قابل قدر اور مخلصانہ تھا لیکن اس سے خود ان کی اپنی ذات

متنازعہ بن رہی تھی لہذا فیصلہ کیا کہ انفرادی اور ذاتی رابطوں کی بجائے اجتماعی اور کمیٹی کی صورت میں رابطے کئے جائیں جس میں ہر جماعت کی نمائندگی شامل ہو۔

ہماری اعلیٰ حکام سے کئی میٹنگیں ہو چکی ہیں لیکن ہم نے محسوس کیا ہے کہ وہ پیچھے رہے خود بے بس ہیں اور اس سلسلے میں کچھ نہیں کر سکتے۔ خود اعلیٰ پولیس افسر عامر ذوالفقار چیمہ نے ایک بار حلقہ یہ کہا کہ ۱۴ فروری کو ڈاکٹر سرفراز نعیمی کا کردار انتہائی مثبت اور صاف رہا ہے ان کا قطعاً کسی توڑ پھوڑ سے کوئی تعلق نہیں اس کے علاوہ دیگر کئی حکام نے ہماری بے گناہی کا اقرار کیا ہے لیکن مقام افسوس یہ ہے کہ وہ بے بس ہیں۔

☆ محاذ کے بعض قارئین کے پراسرار خاموشی اور مشکوک کردار کو کس نظر سے دیکھتے ہیں؟

شاہ صاحب..... میری نظر میں محاذ کے قائدین میں سے کسی کا بھی پوری طرح مشکوک کردار نہیں گزرا ہاں! کچھ لوگ مصلحت کا شکار ضرور ہوئے ہیں الحمد للہ ان کے کردار اور رویے سے اب تک کوئی رکاوٹ نہیں آئی اور ان شاء اللہ مستقبل میں بھی نہیں آئے گی۔ معاملات میں اگر سختی آجائے تو کمزور آدمی تھوڑا بہت مصلحت کا شکار ہو جاتا ہے، ہمیں اس سے صرف نظر کرتے ہوئے ان کے کام میں رکاوٹ نہیں ڈالنی چاہیے اور کام کو چلتے رہنا چاہیے۔ یہاں یہ بات خوش آئند ہے کہ مصلحت کا شکار ہونے کے باوجود ان لوگوں نے ہمارا ساتھ نہیں چھوڑا چاہے وہ کسی بھی درجے میں کیوں نہ ہو۔

☆ جمعیت علمائے پاکستان میں تقریباً تیس سال فعال کردار ادا کرنے کے بعد مرکزی جمعیت میں شمولیت کی کیا وجہ بنی؟

شاہ صاحب..... یوں تو جمعیت علمائے پاکستان کے ساتھ میری وابستگی ۱۹۷۰ء سے ہے لیکن ۱۹۷۴ء میں انجمن طلباء اسلام کے پلیٹ فارم سے تحریک ختم نبوت

میں حصہ لینے کے بعد دوبارہ جمعیت میں شامل ہو گیا۔ اس وقت سے لیکر قائد اہلسنت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی کے وصال کے ایک سال بعد تک جمعیت سے مسلسل وابستگی رہی اس دوران میں ۳ مرتبہ جمعیت العلماء پاکستان صوبہ پنجاب کا صدر اور ۲ مرتبہ قائم مقام صدر منتخب ہوا۔ علامہ نورانی کے وصال کے بعد میرا موقف تھا کہ جمعیت کی قیادت متحرک ہاتھ میں ہونی چاہیے۔ جمعیت کے مرکزی رہنما اور بزرگ سیاستدان پروفیسر شاہ فرید الحق صاحب معذور ہونے کی حد تک مرخص ہیں جب کہ جنرل کے ایم اظہر عمر کے اس حصے میں پہنچ چکے ہیں جس میں ڈاکٹروں نے انہیں سفر سے منع کر دیا ہے۔ لہذا نورانی صاحب کے بڑے صاحبزادے انتہائی موزوں ہیں۔

ہمارے اس موقف سے کچھ ساتھیوں نے غلط فہمیاں پیدا ہونا شروع ہو گئیں بعد میں یہ غلط فہمیاں اس قدر بڑھیں کہ جمعیت میں ہمارا وجود انہیں ناگوار محسوس ہونے لگا۔ چنانچہ اس سال جماعتی الیکشن کے دوران ہمیں اپنے راستے سے ہٹانے کے لئے دستور کی ۸، ۱۰، ۱۱ شقوں کی دھجیاں، اڑاتے ہوئے غیر قانونی، غیر دستوری اور غیر جمہوری پولنگ کا انعقاد کروایا گیا ہمیں دستور کے تقاضے کے مطابق نہ تو اپنے تعارف کا موقع دیا گیا اور نہ ہی اراکین مجلس شوریٰ کے ووٹ لسٹ فراہم کی گئی اس کے علاوہ ہم سے پولنگ ایجنٹ بھی نہیں مانگا گیا۔ الیکشن سے قبل دستور کی اجازت کے مطابق جب ہم لاہنگ میں مصروف تھے تو ہم سے کہا گیا کہ ہال میں تشریف لے آئیں دو ٹنگ شروع ہو چکی ہے میرے ہال میں داخل ہونے تک راولپنڈی ڈویژن کے ۴ میں سے ۱۳ اضلاع کے ووٹ کاسٹ ہو چکے تھے۔ میں نے کھڑے ہو کر کہا کہ آپ نے دستور کی دھجیاں اڑادی ہیں اور ہمارے لئے کوئی قانونی راستہ نہیں چھوڑا۔ لہذا میں الیکشن کا بائیکاٹ کرتا ہوں۔ میرا یہ احتجاج اس قدر موثر ثابت ہوا کہ صدارت کے علاوہ مزید کسی نشست پر

پولنگ ہی نہیں ہوئی۔

غیر دستوری الیکشن میں جمعیت کے مرکزی نائب صدر پیر اعجاز ہاشمی اور مرکزی جنرل سیکرٹری جنرل کے ایم اظہر بھی ہمارے خلاف تھے۔ مقام افسوس ہے کہ کئی مرکزی قائدین کی موجودگی کے باوجود انہوں نے ہمیں سمجھانے یا قائل کرنے کی کوشش نہیں کی اور نہ ہی صاحب خانہ قاری زوار بہادر نے مفاہمت کے لئے ہمیں کوئی دوسرا کمرہ فراہم کیا۔

جمعیت کے مرکزی صدر پروفیسر شاہ فرید الحق صاحب جو کہ اس دن وہاں موجود نہیں تھے بعد میں انہیں عذر داری پیش کی جسے انہوں نے تسلیم کر لیا اس کا مطلب یہ ہوا کہ نہ تو ہم نے جمعیت کو توڑا اور نہ ڈسپلن کی اس حد تک خلاف ورزی کی کہ ہمیں الگ دھڑا سمجھا جائے۔ شاہ فرید الحق صاحب نے خود مجھ سے فون پر بات کی اور تسلیم کیا کہ آپ کی عذر داری پہنچ چکی ہے اس کے تصفیے کے لئے میں ایک کمیٹی بناتا رہا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے میری مشاورت سے ہی تین رکنی غیر جانبدار کمیٹی قائم کی جس میں صاحبزادہ فتیق الرحمن ڈھانگڑی شریف کو چیئرمین اور مولانا جمیل احمد نعیمی اور پیر زادہ اقبال احمد فاروقی کو رکن نامزد کیا۔

☆ کیا آپ کے بائیکاٹ کی احتجاجی جمعیت میں شمولیت کے ساتھ ہوئی؟
شاہ صاحب..... میں نے الیکشن کا بائیکاٹ کیا اور عذر داری پیش کی جس کی وجہ سے کمیٹی قائم کی گئی۔ ۶ ماہ گزرنے کے باوجود کمیٹی نے کوئی رپورٹ پیش نہیں کی اور مجھے ایک چٹھی موصول ہوئی جس کے چودہ پوائنٹس پر درج تھا کہ سید محفوظ مشہدی کی انتخابی عذر داری لغو، بے بنیاد اور فضول ہے۔ صاحبزادہ اویس نورانی نے اپنے ذمہ لیا ہے کہ وہ محفوظ مشہدی سے رابطہ کریں گے اور انہیں الگ دھڑا ختم کرنے پر قائل کرنے کے ساتھ روئے درست کرنے پر تیار کریں گے۔ نیز مرکزی قائدین سے معذرت کروائیں گے اور جمعیت

میں دوبارہ شامل کروائیں گے۔

یہ بیان کئے گئے الفاظ میرے لئے انتہائی تکلیف دہ تھے۔ اگر عذر داری میں وزن نہیں تھا تو ان الفاظ کے متبادل بھی ہزاروں الفاظ موجود تھے۔ انہیں استعمال کیا جاسکتا تھا۔ میرے لئے یہ الفاظ ملفوف قسم کے مغالطات ہیں۔ سب کے باوجود میں نے صاحبزادہ عتیق الرحمن صاحب سے رابطہ کیا اور جنرل کے ایم اظہر صاحب کی جانب سے جاری ہونے والی چھٹی کی شق نمبر ۳ پڑھ کر سنائی۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ میں حلفاً آپ کو یہ بات کہہ رہا ہوں انہوں نے میری رائے لی مجھے جو مسودہ ملا ہے اس میں آپ کی عذر داری کے متعلق کچھ نہیں ہے۔ صاحبزادہ صاحب کی اس بات سے میں سمجھ گیا کہ جمعیت میں کوئی نہ کوئی ایسا طبقہ ضرور موجود ہے جو مجھے برداشت نہیں کر سکتا۔

جمعیت سینکڑوں بزرگان دین اور علماء ربانین کی قائم کردہ جماعت ہے ہمیں اس کی ضرورت ہے کیونکہ جمعیت بزرگان دین کی نشانی ہے۔ اب نورانی صاحب والی جمعیت کے علاوہ دو ہی جمعیتیں ہیں۔ ایک صاحبزادہ فضل کریم صاحب والی اور دوسری انجینئر سلیم اللہ خاں والی۔ مولانا نورانی کی قیادت میں چلیا جیسی بلڈ تھی لیکن اب ہم دیکھیں گے تو زمین پر ہی دیکھیں گے۔ اور زمین پر انجینئر سلیم اللہ صاحب کی جمعیت سے کہیں زیادہ صاحبزادہ فضل کریم کی جمعیت ہے جس کا وہی منشور ہے اور وہی گنبد خضرہ والا جھنڈا ہے۔ ہم نے جماعت نہیں بدلی بلکہ ایک دھڑے سے ہمیں اپنے الگ کیا ہم دوسرے میں چلے گئے۔ ایک طبقہ نظام مصطفیٰ پارٹی کے نام سے بھی ہے۔ ہمیں اس کی طرف سوچنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ جمعیت نہیں ہے۔

مولانا ان جمعیتوں میں مولانا ابوالحسنات، والی جمعیت کہاں گئی وہ اصل

جمعیت علماء پاکستان تھی؟

شاہ صاحب..... یہ وہی جماعت ہوگئی جو عزیمت کے واسطے پر چلے اس وقت جس جماعت سے ہم وابستہ ہیں وہی عزیمت کے سفر پر گامزن ہے۔ یہ مولانا نورانی ہی کا پیدا کردہ خوئے استقامت ہے کہ ہم کل بھی اپوزیشن میں تھے اور آج بھی اپوزیشن میں ہیں۔

☆ کیا عزیمت کبھی ایک جمعیت میں اور کبھی دوسری جمعیت میں منتقل ہوتی رہتی ہے۔

شاہ صاحب..... جہاں میں اہل ایمان صورت خورشید جیتے ہیں ادھر ڈوبے ادھر نکلے، ادھر ڈوبے ادھر نکلے

پہلے مولانا نورانی کی جمعیت عزیمت کی راہ پر تھی لیکن ۷۰ او ایس ترمیم کے بعد اپنی سمت چھوڑ چکی ہے۔

☆ جمعیت کے دھڑوں کا اتحاد کیسے ممکن ہے؟

شاہ صاحب..... یہ خالص بد قسمتی ہے کہ عقیدہ بھی ایک ہے اور طریقہ کار بھی ایک لیکن پھر بھی انتشار موجود ہے۔ حکومت سیاست مفادات کی جب کہ اپوزیشن کی سیاست نظام مصطفیٰ کی راہ ہموار کرنے کی، ملک کی تحفظ دینے کی اور جمہوریت بحال کرنے کی ہے۔ لہذا جن کا عقیدہ اور طریقہ مشترک ہو اور وہ اپوزیشن میں بھی ہوں ان کا اتحاد ہونا بد قسمتی ہے۔

ہم ایک شاہراہ پر جا رہے ہیں جس کے راستے میں رکاوٹیں کھڑی ہیں کچھ لوگ ان رکاوٹوں کو سنیمیا جانے کے لئے یا سسرال جانے کے لئے ہٹا رہے ہیں جب کہ میں اور آپ نماز پڑھنے کیلئے جانا چاہتے ہیں اس لئے رکاوٹیں ہٹا رہے ہیں۔ ہمیں دوسرے لوگوں سے کوئی غرض نہیں کہ سنیمیا کون جا رہا ہے اور سسرال کون؟ ہم تو نماز پڑھنے کے لئے راستہ صاف کر رہے ہیں۔ نظام مصطفیٰ کے راستے میں موجود حکومت مارشل لائی طاقت کے ساتھ

رکاوٹ بنی ہوئی ہے جو لوگ اس رکاوٹ کو ہٹانا چاہتے ہیں ان کا اتحاد ضروری ہے۔

☆ اس وقت دوسرے لوگوں کی نسبت سنی قائدین کا موقف موثر طریقے سے میڈیا کے ذریعے سامنے کیوں نہیں آ رہا؟

شاہ صاحب یہ خامی ہماری موجودہ قیادت کی ہے اس سے قبل علامہ نورانی کا موقف سب سے زیادہ گرجدار اور جاندار انداز میں سامنے آتا تھا۔ اس وقت موقف کا ٹھوس انداز میں منظر عام پر آنا قائدین کی کمزوری ہے قومی اسمبلی میں صاحبزادہ ابوالخیر صاحب کی موجودگی کے باوجود صاحبزادہ فضل کریم صاحب نے خاکوں کی مذمت اور نورانی صاحب کے متعلق قرارداد پیش کی جب کہ صاحبزادہ ابوالخیر پیر صاحب اس سعادت سے محروم رہے۔

☆ جمعیت پاکستان کی قدیم جماعت ہونے کے باوجود اپنا سیکرٹریٹ کیوں نہیں بناسکی؟

شاہ صاحب جمعیت کے قائدین محترم مولانا شاہ احمد نورانی سیکرٹریوں کے محتاج نہیں تھے بہر حال انہوں نے اپنے دور میں بڑے بڑے اور معقول دفاتر قائم کئے۔

☆ مدارس میں مصلحت پسندی کا درس دینے والوں کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

شاہ صاحب طالب علمی کا دورانیہ انتہائی خالص جذبات کا ہوتا ہے ان میں کسی قسم کی فکری کجی یا مفادات کا تصور نہیں پایا جاتا۔ نوجوان طلبہ مخلص اور بے لوث ہوتا ہے جب کہ عمر رسیدہ لوگوں کا تقویٰ بھی جوان اور مفادات بھی جوان ہوتے ہیں اس لئے ان کی طلباء سے رنجی ہم آہنگی نہیں ہو سکتی۔ اگر مدارس میں کوئی مہتمم فضل حق خیر آبادی مہتمم نہ ہو تو یہ ہماری بد قسمتی کے علاوہ کچھ نہیں۔

حضرت امام غزالی کو ایک دن دو طلباء نے مغموم پایا تو استاد محترم سے پوچھا

کہ آپ مغموم کیوں ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ میں نے کیمیائے سعادت کو اپنی زندگی کا نچوڑ بنا کر لکھا اور مختلف مقامات پر بھیجا ہے۔ اب حاکم وقت نے اس پر پابندی لگا دی ہے۔ میں اس لئے پریشان ہوں کہ میری ساری زندگی کے تجربات پر مشتمل کتاب کیمیائے سعادت سے لوگ استفادہ نہیں حاصل کر سکتے۔ ان دونوں طلباء نے امام غزالی سے عہد کیا کہ ہم اس کتاب سے پابندی اٹھوائیں گے اور اس کتاب کی روشنی میں مملکت کا نظام۔ حکومت بھی چلائیں گے بالآخر کئی سال بعد انہی دو طلباء میں سے ایک کے ہاتھوں بادشاہوں کو شکست ہوئی اس طالب علم نے کیمیائے سعادت کے ذریعے لوگوں کے اخلاق و کردار کو سنوارا اور اپنے نظام حکومت کو مستحکم کیا۔ اس واقعہ سے آپ طلباء کی نیک نیتی اور خالص جذبات کا اظہار کر سکتے ہیں لہذا مدارس کے مہتممین کو چاہیے کہ وہ بالا وجہ طلباء پر اپنے مفادات کو مسلط مت کریں۔

مستقبل میں احتجاج کی کیا پالیسی اختیار کریں گے؟

☆

شاہ صاحب..... اہلسنت وجماعت کا ماضی، حال اور مستقبل امن سے عبارت ہے۔ تحریک تحفظ ناموس رسالت بھی پر امن تحریکتھی، جس میں حکومت نے تشدد کا عنصر شامل کیا۔ یہ مستقبل فارمولا بھی ہے کہ پر امن تحریک کو ہمیشہ حکمران تشدد کا رنگ دیتے ہیں۔ سب سے پر امن ترین جدوجہد امام عالی مقام امام حسین کی تھی اس کو تشدد کا رنگ یزید اور ابن زیاد نے دیا۔ ہماری پہلی کوشش تو یہ ہے کہ احتجاج کا رخ حکومت سے موڑ کر گستاخی کرنے والے ممالک کی جانب موڑا جائے اور احتجاج کو کسی نہ کسی درجے میں جاری رکھا جائے۔

ہمیں احتجاج کا طریقہ ترمذی شریف کی ایک حدیث پاک سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور

کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا آپ جائیں اور اپنے گھر کا سارا سامان باہر گلی میں رکھ دیں۔ اس دوران جو لوگ آپ سے پوچھیں کہ تو نے گھر سے باہر سامان کیوں رکھا ہوا ہے؟ تو آپ انہیں بتادیں کہ میں اپنے پڑوسیوں سے پریشان ہوں۔ اس شخص نے یہی طرز عمل اختیار کیا دوسرے دن اس شخص کا وہی پڑوس جس سے وہ تنگ تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں بن بلائے حاضر ہوا۔ اور عرض کی یا رسول اللہ میں اس شخص سے معافی مانگتا ہوں آپ اسے حکم فرمادیں کہ وہ باہر نہ جائے۔

اس حدیث پاک میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ضمیر کو جھنجھوڑنے اور مردہ دلوں کو زندہ کرنے کا طریقہ بتا دیا نیز احتجاج کا طریقہ بھی بتا دیا کہ پر امن رہ کر احتجاج کرنا ہر مظلوم کا حق ہے۔ ہمارے مدارس کے مہتمم حضرات کو بھی ترمذی شریف کی یہ حدیث طلباء کو احتجاج سے منع کرنے سے پہلے ذہن میں رکھنی چاہیے۔

☆ قارئین ماہنامہ لائبنی بعدی لاہور کے نام پیغام

ثناء صاحب کسی بھی رسالے کا بنیادی مقصد لوگوں کی فکری رہنمائی کرتا ہوں لیکن جو طلبہ رسائل پڑھتا ہے وہ معلومات تو ضرور حاصل کرتا ہے لیکن رہنمائی حاصل نہیں کرتا۔ مسئلہ ختم نبوت سب سے حساس اور بنیادی موضوع ہے۔ ہمارا جو طبقہ یہ رسالہ پڑھتا ہے اسے صرف معلومات حاصل نہیں کرنی چاہیے۔ جہاں جہاں یہ رسالہ جاتا ہے وہاں خود بخود دعوت کے بغیر ایسی تنظیم بنی چاہیے۔ جو قادیانیت کا تعاقب اور احتساب کرے۔ ان کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ اور یہ اس وقت ہی ممکن ہو سکتا ہے۔ جب ہم خود قادیانیت سے آگاہ ہوں۔

انٹرویو علامہ پیر سید عرفان مشہدی

ناظم اعلیٰ: مرکزی جماعت اہل سنت پاکستان

مرکزی جماعت اہل سنت پاکستان کے مرکزی ناظم اعلیٰ سید محمد عرفان مشہدی ضلع منڈی بہاؤ الدین کے ایک قصبہ بھکھی شریف میں پیدا ہوئے۔ ان کے گھرانے کو ہر صاحب علم و فضل جانتا ہے ان کے والد گرامی امام العصر، شیخ الحدیث، حافظ الحدیث والقرآن سید محمد جلال الدین شاہ جن کو بالائے نقاد علماء کرام نے حافظ الحدیث کا لقب دیا۔ ۷۲ ہزار احادیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں سند کے ساتھ یاد تھیں۔ قائد ملت اسلامیہ امام شاہ احمد نورانی صدیقی نے انہیں ”جلال الملت والدین“ کا لقب دیا ہے۔ تحریک پاکستان میں علماء مشائخ کی صف میں رہ کر بہت کام کیا۔ اسلام کے لئے بہت سی خدمات ہیں۔

توہین رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قانون 295 (سی) میں تبدیلی کا مسئلہ اٹھا تو اس وقت سید محمد عرفان مشہدی نے داتا دربار سے نکلنے والے جلوس کی قیادت کی اور اس میں جیل میں قید بھی رہے۔ پھر جب عراق پر امریکی حکومت نے حملہ کیا تو عراق کی حمایت میں پاکستان میں سب سے پہلے مرکزی جماعت اہل سنت کے پلیٹ فارم سے فقید المثال دفاع عراق کے نام سے ریلی نکالی۔ جب گوانتا ناموے میں قرآن کریم کی بے حرمتی کی گئی تو اس وقت بھی میدان عمل میں اترے۔ لیل و نہار کا تغیر و تبدل اپنے عروج پر رہا وقت گزرتا گیا۔ جب نصاب تعلیم میں تبدیلی کی گئی اور تعلیمی بورڈ آغا خانیوں کے حوالے کے گئے اس وقت بھی آواز حق کو بلند کیا۔ پھر اب جب ہر طرف سے مغربی حکمرانوں کی گود میں بیٹھ کر ڈنمارک، ناروے، سپین، جرمنی اور دیگر مغربی ممالک نے اہل اسلام، اہل حق کی عقیدتوں اور محبتوں کے محور، جان و ایمان کے والی امام الانبیاء، سید المرسلین زینت بزم کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں توہین آمیز خاکے شائع کر کے غلامان رسول کے جذبات

کو مجروح کیا جائے تو اس وقت بھی سابقہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے دیار غیر برطانیہ کی سرزمین پر تاریخ ساز جلوس نکالا۔ اس سرزمین پر جہاں لوگوں کو امیگریشن کے مسائل ایمانی حقائق سے کوسوں دور رکھتے ہیں۔ قبلہ عرفان شاہ مشہدی نے اس شعر کا مصداق بن کر دکھایا۔

مرد وہ ہیں جو زمانے کو بدل دیتے ہیں

اس عظیم الشان جلوس کو دیکھ کر ”بریڈ فورڈ“ کے دس عیسائی نوجوان قبلہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ پوچھنے لگے کہ وہ جذبہ حریت جو ہم نے اس دن کے جلوس میں مسلمانوں میں دیکھا۔ اگر ہم اسلام قبول کر لیں تو کیا وہ جذبہ ایمانی ہمیں بھی مل سکتا ہے۔ عرفان شاہ مشہدی صاحب نے فرمایا کہ کیوں نہیں۔ یہ جذبہ ہر صاحب ایمان کے لئے تحفہ خداوندی ہے۔ اس پر ان دس نوجوانوں نے آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا۔ تحفظ ناموس رسالت کے حوالے سے شاہ صاحب نے فرمایا۔

تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے بعض نام نہاد دانشور جو حقیقت میں ”دانش خر“ بھی نہیں رکھتے۔ کہنا شروع کیا کہ مسلمانوں کو رواداری کا ثبوت دیتے ہوئے دریدہ دہنوں کو معاف کر دینا چاہیے۔ میں ان مغرب سے مرعوب پیٹ کے بندوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ مسئلہ اور اس پر شدت کا اظہار کسی فرد کی اختراع نہیں۔ ان لوگوں نے قرآن کا مطالعہ ہی نہیں کیا۔ ابولہب ساری زندگی بت پرستی کرتا رہا۔ شراب نوشی کرتا رہا۔ ہر عیب اس کی ذات میں جمع تھا۔ لیکن باب ہدایت اس پر بندہ ہوا۔ لیکن جب ہاتھ اٹھا کر بارگاہ نبوت میں بے ادبی کی تو کائنات کے سب سے بڑے غیرت مند مالک ارض و سماء نے قانون فطرت نازل فرمایا۔ ”ہاتھ ٹوٹ جائیں ابولہب کے“ اب کوئی اس پر حاشیہ آرائی کرے، یہ قانون شدت تو خود خالق کائنات نے دیا ہے۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنہیں خالق کائنات نے رحمت للعالمین بنا

کر بھیجا۔ جب وہ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنہوں نے کوڑا پھینکنے والوں کو معاف کر دیا۔ کانٹے بچھانے والوں کو معافی دے دی۔ جان کے دشمنوں کو امان عطا کر دی۔ حکم دیا کہ جو گھر کا دروازہ بند کرے اسے امان ہے۔ جو اسلام کے خلاف لڑی جانے والی جنگوں کے قائد ابوسفیان (جو بعد میں ایمان لائے) کے گھر میں داخل ہو جائے امان ہے۔ جو ہتھیار پھینک دے اسے امان ہے۔ جو کعبۃ اللہ میں چلا جائے اسے امان ہے۔ لیکن چشم فلک نے اک عجیب منظر دیکھا حکم ہوا وہ دریدہ دہن شاتمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنہوں نے اپنی زبان، کلام اور حرکات سے ”توہین رسالت“ کا جرم کیا ہے۔ انہیں کوئی امان نہیں جہاں ملیں قتل کر دیئے جائیں۔ اس انداز محبوب کی تائید میں اللہ جبار و قہار نے سورہ احزاب کی آیت نمبر ۶۱ نازل فرمائی

کہ یہ ملعون جہاں کہیں پائے جائیں پکڑے جائیں، خوب قتل کئے جائیں جیسا کہ گذشتہ مفسدین کے بارے میں اللہ کی سنت ہے اور اللہ رب العزت کے آئین میں کوئی تغیر و تبدل نہ پائیں گے۔ گویا کہ توہین رسالت کا قانون خود خالق کائنات نے واضح لفظوں میں بیان کر دیا۔

یہ اسی خالق و مالک کا قانون ہے جسے دنیا کے تمام مذہب کے لوگ مانتے ہیں عبد اللہ ابن حنظل ان بد نصیبوں میں شامل ہے۔ جو توہین رسالت کے قبیح جرم میں ملوث تھا۔ یہ بد بخت پہلے مسلمان ہوا پھر اڑی شقاوت غالب آئی۔ مرتد ہونے کے بعد اس نے بارگاہ رسالت میں ”ہجو“ کرنی شروع کر دی۔ فتح مکہ کے موقع پر جب بڑے بڑے مجرموں کو معافی ملی، چچا جان کا کلیجہ چپانے والوں تک کو پناہ ملی لیکن سب گستاخان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن کی تعداد مختلف روایات کے مطابق ۱۵ تا ۱۶ بنتی ہے۔ قرآن مجید نے شاتم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واجب القتل قرار دیا ہے۔ کیونکہ آقائے دو عالم کی توہین خود توہین باری تعالیٰ ہے۔

پورے دین اسلام اور اس کے ماننے والوں کی توہین ہے۔ اس لئے میرے

کریم آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و توقیر پوری امت پر فرض کی گئی ہے۔
ان واضح احکام کے باوجود جو ہمیں مغرب زدہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ انعامات کی
رقم کا اعلان کر کے مسلمان قتل کی شد دیتے ہیں۔ اعلان کرنے والے ایسا سستی شہرت
کے لئے کرتے ہیں۔ انہیں معلوم نہیں کہ گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کرنے
پر ابدی سعادتوں کا انعام تو رب واحد خود دیتا ہے۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن انیس کو ایک گستاخ کو
قتل کے لئے روانہ فرمایا۔ جب کامیاب ہوئے تو فرمایا یہ چہرہ کامیاب قحط کا چہرہ
ہے۔ پھر حجرہ انور میں بلا کر عصا مبارک عطا فرمایا۔ ارشاد ہوا۔ عبداللہ یہ عصا کسی کو نہ
دینا باہر نکلے صحابہ نے یہ قیمتی انعام مانگا۔ فرمایا آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع
فرمایا ہے۔ صحابہ نے کہا جا کر پوچھیں کہ یہ کیوں نہ دیا جائے۔ واپس آئے عرض کی
ارشاد ہوا عبداللہ قیامت کے دن جب مخلوق کا جم غفیر ہوگا میں اس عصا کی وجہ سے
میں تمہیں اپنے قریب بلا لوں گا۔ پتہ چلا کہ گستاخانہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واضح
جہنم کرنے والوں کو قیامت کے دن بطور انعام قرب سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملے گا۔
عرفان شاہ مشہدی انہیں سعادتوں کو سمیٹنے پاکستان میں بھی ناموس رسالت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلوسوں کی زینت بن گئے۔ ان کی زبان سے نکلا ہر لفظ باطل کے
ایوانوں پر ایک ضرب کاری بن کر لگتا ہے اور یہود و نصاریٰ کے مقامی ایجنٹوں پر لرزہ
طاری کر دیتا ہے۔

۱۳ فروری کی تاریخ ساز ہڑتال کے بعد حکومتی بے بسی اور ریاستی جبر و تشدد کے
خلاف ۱۶ مارچ کو بروز جمعرات تحفظ ناموس رسالت محاذ کے زیر اہتمام جلوس میں
شریک ہوئے۔ اس قافلہ محبت میں ان کے ساتھ پیر محفوظ مشہدی، مولانا خادم حسین
رضوی، صاحبزادہ رضائے مصطفیٰ، مختار اشرف رضوی، علامہ قاسم علوی، محمد نواز شبیر
جلالی، مولانا طاہر تبسم، مولانا عباس فیضی، مولانا بدر منیر، سید واجد علی شاہ، عاشق حسین
کو بھی گرفتار کر لیا گیا۔ بعد ازاں کورہا کیا گیا۔

محقق جلیل مصنف کتب کثیرہ چیئر مین تحفظ ناموس رسالت محاذ

حضرت مولانا مفتی محمد خان قادری

مہتمم جامعہ اسلامیہ لاہور سے خصوصی انٹرویو

حضرت مولانا مفتی محمد خان قادری ضلع نارووال تحصیل شکر گڑھ کے گاؤں بیڑیاں کلاں میں قیام پاکستان کے دو سال بعد یعنی ۱۹۴۹ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کا تعلق زمیندار گھرانے سے ہے۔ مفتی صاحب کے ماموں نے آپ کی ذہانت سے متاثر ہو کر آپ کو جامعہ حنفیہ سیالکوٹ میں علم دین کے حصول کے لئے داخل کروادیا۔ کچھ عرصہ بعد ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ شروع ہو گئی جس کی وجہ سے سیالکوٹ چھوڑ کر حضرت پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مرید خاص حضرت حافظ غلام احمد المعروف باباجی کے مدرسہ میں جہلم حاضر ہو گئے۔ وہاں فارسی گلستان سعدی تک پڑھی تھی کہ دل و دماغ حفظ قرآن کی طرف متوجہ ہو گیا۔ لہذا وہیں قرآن کریم حفظ کیا اور پھر بھکھی شریف چلے گئے۔ کچھ دیر وہاں تعلیم حاصل کی جامعہ غوثیہ لالہ موسیٰ میں علمی پیاس بجھائی۔ آخر میں ایشیا کی معروف دینی درس گاہ جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور تشریف لائے اور یہیں پر درس نظامی کی تکمیل کی۔

حصول تعلیم کے بعد عملی زندگی کی شروعات جامعہ نظامیہ میں مسند تدریس پر بیٹھ کر کی۔ اس کے بعد اتفاق اسلامک اکیڈمی کی بنیاد رکھی اور ڈاکٹر طاہر القادری کو درس قرآن کے لئے یہاں لائے۔ مفتی صاحب کا شمار ادارہ منہاج القرآن کے بانیان میں ہوتا ہے۔ ۱۹۹۳ء میں آپ نے جامعہ اسلامیہ کی بنیادی رکھی شروع میں جامعہ رحمانیہ مؤمن آباد پھر چوہدری جی منتقل ہوا۔ اس وقت جامعہ کی عمارت کرائے پر لی گئی تھی۔ اب مفتی صاحب کی شب و روز تک و دو سے جامعہ اسلامیہ کی عمارت تقریباً ۱۳ کنال ذاتی اراضی پر محیط ہے جہاں جامعہ اسلامیہ کی دو منزلہ بلند اور خوبصورت عمارت اپنی

کشادگی کا ثبوت دے رہی ہے وہیں اس جامعہ کے سپوت اپنی کارکردگی کی بناء پر اس کا حسن مزید نکھار رہے ہیں۔

مفتی صاحب نے قلیل عرصے میں گرانقدر کام کر کے اہل علم کے ہاں اپنا ایک خاص مقام بنالیا ہے۔ مفتی صاحب سیاسی حلقوں میں غیر معروف سہی لیکن دینی و علمی حلقوں میں ایک جانی پہچانی شخصیت کے حامل ہیں۔ آپ تقریباً ۲۵ کتابوں کے مصنف ہیں۔ اس وقت آپ دفاع اسلام محاذ کے کنوینئر، تحفظ ناموس رسالت محاذ کے چیئر مین، کاروان اسلام کے مرکزی امیر اور امتحانی بورڈ و نصاب کمیٹی تنظیم المدارس کے ممبر ہیں۔ حکومتی سطح پر آپ کی علمی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانے کے لئے آپ کو پنجاب قرآن بورڈ اور انگریزیکو کونسل اتحاد بین المسلمین کا ممبر نامزد کیا گیا ہے۔

یہاں ایک بات کا ذکر کرنا دلچسپی سے ہرگز خالی نہیں ہوگا کہ مفتی صاحب نے عملی زندگی میں قدم رکھنے کے بعد دو چیزوں کا خلاف محسوس کیا۔ پھر اپنی ساری زندگی کو ان کی بہتری میں صرف کر دیا۔ ایک خلاء مثبت صاحب علم رجال کا رکا اور دوسرا اخلاء مثبت لٹریچر کا۔ مفتی صاحب نے ان کے متعلق کارکردگی کو محض اللہ و رسول کے فضل کے ساتھ تعبیر کرتے ہوئے بتایا کہ الحمد للہ افراد بھی تیار ہوئے ہیں اور لٹریچر بھی۔ میری خواہش تھی کہ ہم جدید قدیم نصاب پڑھائیں اور افراد تیار کریں۔ درسیات میں ایک طالب علم کا نتیجہ آتے آتے کم از کم ۱۵ سال لگ جاتے ہیں جب کہ یونیورسٹیوں اور کالجز کے طلباء کا سالانہ رزلٹ آتا ہے۔ اب تک ہمارے طلباء پچھلے سالوں میں یونیورسٹی لیول پر ایم اے عربی، ایم اے اسلامیات میں دوسری تیسری پوزیشن لیتے رہے ہیں۔ اس سال ہمارے طالب علم حافظ سلیم نے یونیورسٹی کی ۱۲۵ سالہ تاریخ کا ریکارڈ توڑا ہے۔ لٹریچر میں میری دلچسپی یہ ہے کہ اسلام کی تعبیر کو مثبت انداز میں پیش کیا جائے تاکہ مسلمانوں کو انتشار سے بچایا جاسکے۔ قوم کے ذہن کو اس شخصیت کی طرف موڑا جائے جس کے کردار کی ضمانت اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے۔ وہ شخصیت صرف

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی ہے اس طرف قوم کا رخ موڑا جائے تاکہ قوم کی زیادہ سے زیادہ وابستگی ہو اور کل کوئی پریشانی پیش نہ آئے۔

مفتی صاحب کا یہ انٹرویو بحیثیت چیئر مین تحفظ ناموس رسالت محاذ مورخہ 2006-05-2 بروز منگل بعد از نماز مغرب جامع مسجد رحمانیہ سے متصل دفتر میں کیا گیا، اس انٹرویو میں میرے معاون افضل رشید نقشبندی اور محمد عدنان ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہر دو حضرات کو دارین کی سعادت نصیب فرمائے۔ محمد وحید نور

اہم نکات

☆ آئندہ چند سالوں میں مسلمانوں میں بیداری کی لہر پیدا ہوگی اور غیر مسلموں کی غلامی سے نجات ملے گی۔

☆ میڈیا کے ساتھ ہماری بھی کمزوری ہے کہ ہم (تازہ ترین خبروں سے) آگاہ نہیں رہے۔

☆ تحفظ ناموس رسالت محاذ کا قیام 2001ء میں ہوا

☆ خاکوں کی اشاعت آزادی نہیں آوارگی ہے۔

☆ ہمارا جلوس شروع ہونے سے قبل ہی توڑ پھوڑ اور املاک کو کنڈر آتش کرنے

☆ سلسلہ شروع ہو چکا تھا
☆ ہم بالکل مطمئن ہیں کہ ہماری تنظیمات میں سے کوئی ساتھی ہنگامہ آرائی میں ملوث نہیں۔

☆ اپنے ہی مسلمان بھائیوں اور حکومتی املاک کو نقصان پہنچانا حرام ہے

☆ اس وقت تقریباً ۱۹۰ افراد جیل میں ہیں۔

☆ لوگوں کو اہل سنت کی خدمات نہیں بھاتیں انہوں نے ہمارے بارے

☆ میں غلط فہمیاں پیدا کی ہیں۔

☆ مگر قاریوں سے حکومت کو عزت نہیں ملی بلکہ بدنامی ہوئی ہے۔

- ☆ ہم نے پرویز مشرف، وزیراعظم اور وزیراعلیٰ تک مسلسل رابطے کئے ہیں۔
- ☆ اس وقت عوام اور حکومت آپس میں معاون بن کر موثر احتجاج کر سکتے ہیں۔
- ☆ گستاخ رسول کی سزا بطور حد پھانسی ہے۔
- ☆ گستاخ کی اعانت کرنا بھی گستاخی ہے۔
- ☆ عوام نے اپنا پورا زور لگا دیا حکمرانوں کی وجہ سے احتجاج میں کمی واقع ہوئی۔
- ☆ سارے دن کی جگہ گھنٹے کی ہڑتال، پھر نکل کر احتجاج درود شریف اور ۱۰ منٹ پورے پاکستان میں خاموشی احتجاج کی مزید صورتیں ہو سکتی ہیں۔
- ☆ خودکش حملہ پاکستان میں حرام جب کہ افغانستان، کشمیر، عراق، فلسطین وغیرہ میں جائز ہے۔
- ☆ اگر اہل علم کی رائے بنی تو مستقل میں ابانت رسول کرنے والوں کے متعلق متفقہ فتویٰ جاری ہو سکتا ہے۔
- ☆ ماہنامہ لائبنی بعدی کا مقصد تحفظ ختم نبوت، بڑا بنیادی مقصد ہے۔
- ☆ قادیانیوں کا امت مسلمہ سے بنیادی اختلاف ہے۔
- ☆☆☆☆
- ☆ آپ کے خیال میں جیلنڈس پوسٹن میں شائع ہونے والے ۱۲ توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کا پس منظر کیا ہو سکتا ہے؟
- ☆ مفتی صاحب..... خاکوں کی اشاعت کا اصل سبب تو امت مسلمہ کی کمزوری ہے کیونکہ جب تک امت کا رعب قائم رہا کسی کو ایسی حرکت کرنے کی جرات نہیں ہوئی۔ انہوں نے محسوس کر لیا ہے نبی کریم قرآن کریم اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری کمزوریاں ہیں کسی طرح ان سے مسلمانوں کا رشتہ کمزور کیا جائے۔ خاکوں کی اشاعت سے ان کا اندر ہمیں ضرور نظر آیا ہے اور امت کو بھی یہ احساس پیدا ہونا شروع ہو گیا ہے کہ ان کا باطن وہ نہیں جو

ظاہر ہے ہم میں موجود ان کے مداح بھی اس واقعہ کے بعد مستقبل کے لئے کچھ سوچنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔

☆ بعض یورپی ممالک کے علاوہ چند مسلمان ممالک نے بھی خاکے شائع کئے انہیں کس انداز سے دیکھتے ہیں؟

مفتی صاحب قرآن کریم سورۃ نور میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو لوگ بری باتوں کو پسند کرتے ہیں وہ اچھے نہیں ہوتے۔ اسلام یہ چاہتا ہے کہ اچھائی کو پھیلایا جائے اور برائی کو دایا جائے۔ اسی لئے اسلام کہتا ہے کہ زبان گالی تک نہ لاؤ۔ مسلمان تو نیکی کی اشاعت کرتے ہیں برائی ابھارنا منافقین کا کام ہے۔ نقل کرنا سمجھانے کے لئے تو ہو سکتا ہے لیکن اس سے بچنا اور محتاط رہنا زیادہ بہتر ہے۔

☆ خاکوں کی اشاعت کے رد عمل میں امت مسلمہ کا احتجاج موثر یا حکمرانوں کا؟ مفتی صاحب سعودیہ کے علاوہ شاید کسی ایک آدھ ملک نے موثر احتجاج کیا ہو۔ سعودیہ نے مصنوعات کے بائیکاٹ اور سفیر واپس بلانے کے موثر اقدامات کئے لیکن پچھلے دنوں پڑھا تھا کہ وہ بائیکاٹ بھی ختم کر دیا۔

عوامی سطح پر مسلمانوں کا زبردست رد عمل ہوا اور میرے مطالعہ کے مطابق پہلی مرتبہ عرب لوگوں نے احتجاج کیا۔ پاکستان میں کبھی بھر پورا احتجاج ہوا۔ مجھے امید ہے کہ آئندہ چند سالوں تک امت مسلمہ میں بیداری کی لہر پیدا ہوگی اور غیر مسلموں کی غلامی سے نجات ملے گی۔

☆ ۱۵۶ اسلامی ممالک کے مشترکہ پلیٹ فارم OIC کا کردار کیسا رہا؟

مفتی صاحب ہمارا کہنا ہے کہ ہم آزاد ہیں، آزادی جسم کے ساتھ ذہن کی بھی ہوتی ہے لیکن ہم ذہنی غلام ہیں اسی وجہ سے ہمارے فیصلے اپنے نہیں ہوتے۔ پہلے امت انہیں اپنا خیر خواہ سمجھتی تھی۔ حالانکہ قرآن و سنت نے

واضح کر دیا ہے کہ یہ لوگ خیر خواہ نہیں ہوتے۔ ہم انہیں بہت اصول پسند سمجھتے ہوئے دینی طور پر ان سے محبوب تھے۔ حالانکہ ان سے بڑھ کر کوئی متعصب نہیں نکلا۔ اب وہ مسلم ممالک جنہوں نے اپنا دفاع بھی انہیں دے رکھا ہے وہ کیسے ان کے خلاف بات کریں گے۔ میرا خیال ہے کہ امت اب آہستہ آہستہ ضرور ان کے پچے سے نکلنے کی کوشش کر رہی ہے۔ او آئی سی کا کردار پہلے سے بہتر ہے لیکن جس طرح ہم چاہتے ہیں کہ بیک وقت سب کچھ ہو جائے ایسا مشکل ہے۔

☆ خاکوں کی اشاعت تو ستمبر کے آخر میں ہوئی لیکن عالمی سطح پر امہ کا رد عمل ۵ ماہ بعد دیکھنے میں آیا، آپ کے خیال میں ایسا کیوں؟

مفتی صاحب..... میں دوسروں کے متعلق تو بات نہیں کرتا البتہ میرے علم میں یہ بات پہلے نہیں تھیں اور نہ ہی مجھے کسی نے بتائی تھی۔ مجھے بھی اخبارات کے ذریعے سے معلوم ہوا۔ پھر ہم نے اپنے ساتھیوں سے مشورہ کر کے طے کیا کہ اس کا نوٹس لینا چاہیے ہم چند دن انتظار کرتے رہے کہ جماعتیں آگے آئیں اور کام کریں اور ہم ان کے ساتھ تعاون کریں گے۔ اس دوران کچھ لوگوں نے جلوس بھی نکالے لیکن ہمارے ذہن میں تھا کہ موثر احتجاج کیا جائے۔

☆ تاخیر کا سبب مسلم میڈیا تو نہیں؟

مفتی صاحب..... میڈیا کے ساتھ ہماری بھی کمزوری ہے کہ ہم آگاہ نہیں رہتے اخبارات نہیں پڑھتے، خبریں نہیں سنتے، اسلام تو کہتا ہے کہ لسم یعرف زمان فہو جاہل ہم بالکل منقطع ہیں، اخبارات کچھ دیکھ لیتے ہیں اور جب تک کوئی موٹی سی سرخی نہ لگے ہمیں پتہ ہی نہیں چلتا کہ معاملات کیا ہیں۔ اسے آپ غفلت کہہ لیں یا کوئی اور نام دے دیں۔

☆ تحفظ ناموس رسالت محاذ کے قیام کی کیا وجوہات ہیں؟

مفتی صاحب محاذ کا قیام 2001ء میں ہوا اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ پرویز مشرف نے اقتدار میں آتے ہی 295 سی میں ترمیم کا اعلان کیا تھا۔ اس وقت لاہور میں اہل سنت کی موجود تنظیمات نے ”تحفظ ناموس رسالت محاذ“ کے نام سے مشترکہ پلیٹ فارم بنایا۔ اس محاذ کے قیام کے لئے ہر ایک نے بھرپور جدوجہد کی۔

☆ پھر 2001ء سے اب تک کارکردگی کیا رہی؟

مفتی صاحب ابتداً محاذ میں لاہور کے ساتھی ہی متحرک تھے۔ درمیان میں افغانستان کا مسئلہ آگیا تو ساتھیوں نے کہا محاذ کا عنوان اس میں فٹ نہیں آ رہا اس لئے ساتھیوں کی مشاورت سے دفاع اسلام محاذ بنایا گیا اس میں سب کچھ آ جاتا ہے مثلاً عظمت قرآن اور افغانستان میں امریکی مداخلت وغیرہ، اب خاکوں کا مسئلہ براہ راست سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حملہ تھا اس لئے فیصلہ کیا گیا کہ پرانے پلیٹ فارم پر ہی اس مسئلہ کے حل کے لئے کوشش کرنی چاہیے۔

☆ خاکوں کی اشاعت کو آزادی اظہار سے تعبیر کیا جا رہا ہے آپ کا تجزیہ کیا ہے؟

مفتی صاحب میرے مطالعے کے مطابق آزادی اور شے ہوتی ہے اور آوارگی اور۔ آزادی حدود کے اندر رہے تو ٹھیک ورنہ آوارگی بن جاتی ہے۔ اکثر یورپی ممالک میں ایسے قوانین موجود ہیں کہ جتنے مذاہب کے بانی لوگ ہیں ان کے تقدس کا خیال کیا جائے۔ اب انہوں نے وہ قوانین یا تو ختم کر دیئے گئے ہیں یا موقوف کر دیئے گئے ہیں۔ حدود میں اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کا پیغمبروں کا تقدس قائم رہنا چاہیے۔ جب تقدس ختم ہو جائے پھر آوارگی شروع ہوتی ہے پھر اس میں اتارگی آتی ہے۔ اس لئے لازماً کچھ حدود متعین کرنی پڑیں گی۔ اگر انبیاء علیہم السلام کی عزتیں ختم ہو جائیں تو پھر کس انسان

کی عزت رہ جاتی ہے؟ اس صورت میں لازماً آزادی نہیں آوارگی ہوگی۔

☆ ۱۴ فروری کی احتجاجی کال کا مقصد کیا تھا؟

مفتی صاحب ہمارے ذہن میں تھا کہ کوئی ایسا احتجاج ہو جس سے یورپ میں احساس پیدا ہو کہ مسلمان ابھی زندہ ہیں۔ پاکستان کے دل شہر لاہور کے ساتھیوں نے فیصلہ کیا کہ ہم بھرپور کوشش کریں گے۔ اس کے لئے ہم نے اخبارات میں بھی اشتہارات دیئے اور علماء نے بھی اپنے طور پر رابطے کئے میں لاہور کی تاجر تنظیموں اور شہریوں کو سلام پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمت کی، ہمیں تو آج تک یہ نہیں پتہ چل سکا کہ پورے لاہور میں علماء اور تاجروں کے اتحاد کے متعلق بینر کس نے لگوائے۔ لوگوں نے از خود اپنے جذبات کا اظہار کیا ایسے محسوس ہوتا تھا جیسے وہ ہماری کال کے منتظر تھے۔ ہماری ہڑتال کی کال صرف لاہور تک محدود تھی لیکن ہمارے کبے بغیر ملک گیر ہڑتال ہوئی۔ محاذ کا فیصلہ بروقت اور لوگوں کے دل کی آواز تھی۔ میں نے ۱۹۷۷ء کی تحریک بھی لاہور میں دیکھی لیکن ایسی ہڑتال نہیں دیکھی۔ جس سڑک پر بھی گئے وہ لوگوں سے بھری ہوئی تھی، نوجوان، مرد و عورتیں سب سر اپا احتجاج تھے۔ محاذ کی کامیاب کال ہی اگلی تمام کالوں کی کامیابی کی وجہ بنی۔ لاہور نے جو بیداری کا ثبوت دیا بعد میں پورے ملک میں اس کا اثر سامنے آیا۔

☆ کثیر تعداد میں عوام کی شمولیت کی توقع تھی؟

مفتی صاحب توقع تو تھی لیکن اس قدر نہیں جب دو چار دن گزرے اور اعلانات و اشتہارات سامنے آنا شروع ہو گئے تو ہم نے حکومت سے انتظامات کرنے کا کہا۔ احتجاج سے قبل حکومت سے آخری میٹنگ میں ڈاکٹر سرفراز نعیمی، مولانا احمد علی قصوری اور قاری خان محمد قادری نے وزیر

قانون راجہ بشارت اور دیگر انتظامیہ کو کہہ دیا تھا کہ پورا لاہور سڑکوں پر آ رہا ہے آپ انتظامات کریں۔

☆ ۱۴ فروری کی ہنگامہ آرائی میں کیا دیکھا؟

مفتی صاحب میں اکثر جلوسوں میں پیدل شمولیت کرتا ہوں اس جلوس میں بھی پیدل ہی تھا۔ محاذ نے صرف ۱۴ فروری کو ہی جلوس نہیں نکالا بلکہ اس سے قبل بھی کئی جلوس نکالے ہیں وہ سب کے سب پر امن رہے ہیں اور کسی میں ایک بلب بھی نہیں ٹوٹا کچھ جلوس ایسے بھی نکلے کہ سڑک کے ایک جانب ٹریفک رواں دواں ہے تو دوسری جانب ہمارے جلوس انتہائی پر امن طریقے سے انعقاد پذیر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض غیر جانبدار اخبارات نے لکھا کہ محاذ کے قائدین کب سے جلوس نکالتے آ رہے ہیں۔ آج تک کسی میں ہنگامہ آرائی نہیں ہوئی۔ میں اس بات پر خود حیران ہوں کہ ہمارا جلوس شروع ہونے قبل ہی توڑ پھوڑ اور املاک کو نذر آتش کرنے کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا۔ ہمارے بعض ساتھیوں نے توڑ پھوڑ کرنے والے افراد کو منع کرنے کی کوشش کی تو رد عمل میں انہیں ڈنڈے مارے گئے۔ میری سمجھ سے بالا ہے کہ توڑ پھوڑ کرنے والے افراد کون تھے؟ لیکن یہ بات طے ہے کہ کوئی مسلمان ایسا سوچ بھی نہیں سکتا ہم اس پر بالکل مطمئن ہیں۔ کہ ہماری تنظیمات میں سے کوئی ساتھی ہنگامہ آرائی میں ملوث نہیں۔

☆ کیا احتجاج سے قبل مظاہرین کو پر امن اور منظم رکھنے کے لئے کوئی کمیٹی تشکیل دی گئی؟

مفتی صاحب ہم نے حکومت سے انتظامات کرنے کو کہا تھا اور اسے پیش کش بھی کی تھی کہ ہم اسے افراد لے۔ اس کے علاوہ محاذ کے جتنے ساتھی تھے۔ وہ سارے جلوس کے ارد گرد رہ کر جلوس کو کنٹرول کر رہے تھے۔ یہ بات انتہائی

اہم ہے کہ جتنی اہم عمارات یا شاہراہیں ہوتی ہیں وہاں حکومت پولیس کو سول کپڑوں میں کھڑا کرتی ہے لیکن اس دن وہاں کوئی ایسا انتظام دیکھنے میں نہیں آیا۔ اخباری اطلاعات کے مطابق ۴۰ منٹ تک توڑ پھوڑ ہوتی رہی اور املاک کو نذر آتش کیا جاتا رہا لیکن پولیس نے موجود ہونے کے باوجود انہیں نہیں روکا۔ یہ انتہائی حیران کن مسئلہ ہے۔

☆ احتجاجی مظاہرے میں آپ نے مقدموں کا ذکر بیان کرتے ہوئے اختتامی دعا سے انکار کیوں کیا؟

مفتی صاحب..... نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہوئی۔ میں پیدل تھا اور مرکزی قائدین کے ٹرک سے تھوڑا پیچھے تھا میں نے ایک ساتھی مسعود الرحمن کو ڈاکٹر صاحب سے رابطہ کر کے اپنے پاس لانے کا کہا۔ ریگل چوک سے تھوڑا آگے ڈاکٹر سرفراز نعیمی صاحب میرے پاس تشریف لائے میں نے ان سے کہا کہ تھوڑا پھوڑ زیادہ ہو گئی ہے اور آگ بھی لگی ہوئی ہے۔ ہمارا اس سے کوئی واسطہ نہیں اور ہم اسے گوارہ بھی نہیں کرتے لہذا ہمیں پر احتجاجی مظاہرے کا اختتام کر دو کیونکہ محاذ کے تمام ساتھیوں کا اس وقت آپس میں فوری رابطہ نہیں تھا اس لئے اس پر عمل درآمد نہ ہو سکا۔

☆ ۱۴ فروری کو محاذ نے کیا کھویا اور کیا پایا؟

مفتی صاحب..... جہاں تک احتجاج کا تعلق ہے اس میں تو ہم کامیاب رہے البتہ توڑ پھوڑ کے واقعات سے ذہنی پریشانی ضرور ہوئی۔ دراصل ہم ملک و قوم کے خیر خواہ ہیں ہم ان چیزوں کو ہرگز پسند نہیں کرتے۔ ہم نے کل بھی کہا تھا اور آج بھی کہتے ہیں کہ جن لوگوں نے یہ کام کیا ہم ہرگز ان کی وکالت نہیں کرتے۔

☆ ۱۴ فروری کی توڑ پھوڑ کو ملکی ایجنسیوں کی کارروائی یا بیرونی ہاتھ کی صفائی سے

تعبیر کیا جا رہا ہے آپ کی کیا رائے ہے؟

مفتی صاحب اس بارے میں تحقیق کرنے کے بعد ہی کچھ کہا جاسکتا ہے۔ اسلام کا یہی حکم ہے کہ تحقیق کرنے کے بعد بات کیا کرو لہذا میں کسی پر الزام نہیں لگا تا۔ حکومت کا فرض ہے کہ وہ ان لوگوں کو پکڑے جن کی تصاویر اس کے پاس ہیں اس سلسلے میں ہم حکومت کے معاون بنیں گے۔

☆ کیا اسلام اپنے ہی مسلمان بھائیوں اور حکومتی املاک کو نقصان پہنچانے کی اجازت دیتا ہے؟

مفتی صاحب یہ حرام اور سراسر غلط ہے ہمارا اسلام اس چیز کو بالکل نہیں مانتا۔

☆ اب تک کتنے افراد پکڑے گئے اور کتنے پس دیوار زنداں ہیں؟

مفتی صاحب اس وقت تو کافی افراد پکڑے گئے تھے لیکن اس وقت ڈاکٹر سرفراز نعیمی سمیت تقریباً ۱۹۰ افراد جیل میں ہیں۔

☆ حوصلہ افزائی کے لئے اب تک ان افراد سے کتنی مرتبہ جیل میں ملاقات کی ہے۔؟

مفتی صاحب ساتھی تو جاتے ہیں کیونکہ مجھ پر دہشت گردی کا مقدمہ ہے اس لئے مجھے اجازت نہیں ملتی اس کے باوجود جہاں جہاں تک میرے رابطے ہیں اور جو کچھ میں کر سکتا تھا کر رہا ہوں اور ضرور کروں گا۔

☆ اجازت کس طرف سے نہیں ملتی؟

مفتی صاحب ہوم سیکرٹری کی جانب سے کیونکہ ملاقات ان کی اجازت کے بغیر نہیں ہو سکتی۔

☆ گرفتاریوں کے پیچھے سیاسی دشمنی کا رفرما ہے یا مسلکی دشمنی؟

قاضی صاحب جہاں تک میں اس معاملے کو سمجھ پایا ہوں اس کے مطابق کچھ لوگوں کو اہل سنت کی خدمات بھائی نہیں تھیں۔ ان لوگوں نے اہل سنت کے

خلاف غلط فہمیاں پیدا کیں۔ جس کی بنیاد پر یہ سارے معاملات ہوئے۔ اہل سنت محبت وطن لوگ ہیں ان کا کردار ماضی میں بھی صاف رہا ہے اور ان شاء اللہ مستقبل میں بھی صاف ہوگا۔ بہر کیف گرفتاریوں سے حکومت کو عزت نہیں ملی بلکہ بہت بدنامی ہوئی ہے۔

☆ اسیران تحفظ ناموس رسالت کی رہائی کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں؟ مفتی صاحب..... جو اقدامات قانون کے دائرے میں رہ کر ہو سکتے تھے وہ سب کئے، پروگرام، حکومت سے رابطے اور ملاقات اس کا حصہ ہیں اس کے علاوہ حکومت میں اہل سنت کے بارے میں جو غلط فہمیاں پیدا ہو گئیں ہیں۔ انہیں دور کرنے کی بھرپور کوششیں کی گئی ہیں۔ میرا ذاتی خیال ہے کہ حکومت سمجھ گئی ہے کہ اس سے غلطی ہوئی ہے اسے اس کا ازالہ کرنا چاہیے۔

☆ اب تک کن اعلیٰ احکام سے رابطہ کیا ہے؟ مفتی صاحب..... ہم نے کسی اعلیٰ عہدیدار سے رابطہ نہیں چھوڑا، پرویز مشرف وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ تک مسلسل رابطے کئے۔ کچھ انفرادی رابطے بھی ہوئے لیکن اجتماعی طور پر ہونے چاہیں تھے۔ اجتماعی رابطوں کی حکمت عملی طے کرنے کے لئے ۱۳ مئی کو میٹنگ ہو گئی۔

☆ کیس کی پیروی کون کر رہا ہے؟

☆ مفتی صاحب..... ہماری جتنی تنظیمات ہیں ان میں ایسا کوئی منظم سلسلہ تو نہیں ہے لیکن میاں خالد حبیب الہی صاحب سینئر وکیل ہیں وہ ہمیشہ محاذ کے ساتھ تعاون کرتے رہے ہیں۔ ان کے علاوہ عارف اعوان اور غلام مصطفیٰ چوہدری صاحب پر مشتمل کمیٹی کافی محنت کر رہی ہے۔

☆ کیا ان کی..... کارکردگی سے مطمئن ہیں؟

☆ مفتی صاحب..... بعض وجوہ کی بنیاد پر تاخیر تو ہو سکتی ہے لیکن بدعتی شامل نہیں۔

☆ اگر حکومت اسیران تحفظ ناموس رسالت کو فوراً رہا نہیں کرتی تو مستقبل میں کیا پالیسی اپنائیں گے؟

مفتی صاحب: اس سلسلے میں پریشرد ڈالنے کے جو بھی اخلاقی و قانونی راستے ہیں ان سب کو اپنائیں گے۔

☆ تصویر موجود ہونے کے باوجود گورنمنٹ بحر موم کو کیوں نہیں پکڑتی؟

مفتی صاحب:..... آپ کے ذریعے میرا بھی حکومت سے یہی سوال ہے۔

☆ خاکوں کی اشاعت کے خلاف کیا مزید احتجاج کی ضرورت ہے؟

مفتی صاحب:..... ضرورت تو ہے عوام اور حکومت آپس میں معاون بن کر موثر احتجاج کر سکتے ہیں اس سلسلے میں ٹکڑاؤ کی کیفیت سے بچنا ہوگا۔

☆ آپ ۱۲ فروری کے بعد کچھ عرصہ روپوش رہے اس کی وجہ؟

مفتی صاحب:..... اس کا مقصد یہ تھا کہ آدمی باہر رہنے سے ہی کچھ نہ کچھ کرتا ہے۔

ڈاکٹر سرفراز نعیمی صاحب گرفتاری پر مجبور ہو گئے تو ہم نے فیصلہ کیا کہ کچھ

لوگ باہر رہیں تاکہ کچھ نہ کچھ کرتے رہیں۔

☆ محاذ میں شامل بعض جماعتیں اجتماعی احتجاج کی جگہ انفرادی احتجاج کا راستہ

اپنائے ہوئے ہیں کیا یہ طریقہ درست ہے؟

مفتی صاحب:..... محاذ کی پالیسی ہے کہ اگر کوئی جماعت اپنے طور پر احتجاج کرنا چاہے

تو یہ ہر مسلمان کا حق ہے اور اسے اس کی اجازت ہے۔

☆ گستاخ رسول کی شرعی سزا کیا ہے؟

مفتی صاحب:..... اگر تحقیق کے ساتھ کوئی شخص گستاخ رسول ثابت ہو جائے تو قانون

کے دائرے میں رہتے ہوئے جو سزا مقرر ہے حکومت اسے دے۔ اس کی

بطور حد سزا پھانسی ہے۔ پاکستان میں ۲۹۵ سی باقاعدہ اسی مقصد کے لئے ہے

☆ گستاخ رسول کی اعانت کرنے والوں کے متعلق کیا حکم ہے؟

مفتی صاحب..... گستاخ کی اعانت کرنا بھی گستاخی ہے اور یہ کہاڑ میں بھی شامل ہے۔
☆ کیا گستاخ رسول کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟

مفتی صاحب..... علماء مالکیہ توبہ نہیں سنتے وہ اسے زندیق کا حکم دیتے ہیں جب کہ احناف میں کچھ لوگ اس کے قائل ہیں کہ وہ شخص مرتد ہوتا ہے زندیق نہیں ہوتا۔ امت کی اکثریت مالکیوں کے قول کو ترجیح دیتی ہے اور یہی مذہب مختار ہے۔ امام سبکی ”السیف المسلول“ میں فرماتے ہیں کہ شوافع اور احناف اس کو مرتد قرار دیتے ہیں اور مرتد کی توبہ قبول ہوتی ہے جبکہ حنابلہ اور مالکیہ اسے زندیق کہتے ہیں اور زندیق کی توبہ قبول نہیں۔

☆ آپ کس قول کو اختیار کرتے ہیں؟

مفتی صاحب..... میں بھی امت کی اکثریت کیساتھ ہوں۔

☆ مستقبل میں عوام اور حکومت پر خاکوں کے حوالے سے کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں؟

مفتی صاحب..... حکومت کی ذمہ داری عوام سے زیادہ ہے اور عوام کو بھی چاہیے جہاں تک ممکن ہو حکومت کو متوجہ کرے۔ حکومت کی جانب سے نہ تو سفارتی بائیکاٹ ہو اور نہ ہی تجارتی بائیکاٹ ہو، مسئلہ جوں کا توں ہے۔ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ اس مسئلے کو اٹھائے اور میدان عمل میں بڑھے۔ عوام بھی جن جن اشیاء کا اپنے طور پر بائیکاٹ کر سکتے ہیں کریں۔

☆ احتجاج میں واضح کمی کی وجوہ کیا ہیں۔

مفتی صاحب امت مسلمہ جو کوشش کر سکتی تھی اس نے کی، اب حکمرانوں کو چاہیے تھا کہ وہ اس مسئلے کو لیتے۔ عوام نے تو اپنی طرف سے پورا زور لگا دیا۔ حکمرانوں کی وجہ سے احتجاج میں کمی واقع ہوئی۔ اب ہر روز تو ہڑتالیں نہیں ہو سکتیں، روزانہ کاروبار ٹھپ نہیں ہو سکتے۔

☆ سڑکوں پر نکل کر احتجاج کرنے کے علاوہ اور کوئی طریقہ اختیار نہیں کیا جاسکتا؟ مفتی صاحب..... میں نے ساتھیوں کو پیش کش کی تھی کہ ہمیں آہستہ آہستہ احتجاج کے طریقے میں تبدیلی کرنی چاہیے مثلاً سارے دن کی ہڑتال کی جگہ دو گھنٹے کی ہڑتال، ایک آدھ گھنٹہ سب لوگ باہر آ جائیں اور مل کر درود شریف پڑھیں۔ امت تمام لاہور اور پاکستان خاموشی اختیار کرے وغیرہ وغیرہ یہ طریقے بھی اختیار کرنے چاہیں تاکہ اس سے ملک و قوم کا نقصان نہ ہو اور احتجاج بھی ہو جائے۔

☆ احتجاج میں تبدیلی کی ابتداء محاذ کے پلیٹ فارم سے کیوں نہیں کی جارہی؟ مفتی صاحب..... ہم نے درود شریف کے حوالے سے سوچا تھا لیکن بعض معاملات ایسے آگئے جس کی وجہ سے کال نہیں دے سکے۔

☆ کیا محاذ کا اتحاد دیگر مسالک سے ہو سکتا ہے؟ مفتی صاحب..... ہماری کسی سے کوئی لڑائی نہیں یہ ایک مشترکہ پلیٹ فارم ہے۔ آئیں چھوٹی موٹی جو تنظیمیں آتی ہیں انہیں ہم شامل کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی ہمارے جلوس میں آنا چاہیے تو آ سکتا ہے ہم نے کبھی نہیں روکا۔

☆ خود کش حملے کے متعلق تو آپ نے اور دیگر مفتیان کرام نے فتویٰ دیا لیکن اہانت رسول کرنے والوں کے متعلق اور گستاخ ممالک کے سوشل بائیکاٹ کے متعلق فتویٰ کیوں جاری نہیں کیا جا رہا؟

☆ مفتی صاحب..... خود کش حملہ پاکستان میں حرام ہے۔ افغانستان، کشمیر، عراق، فلسطین وغیرہ تو جائز ہے۔ پاکستان یا کسی بھی اسلامی ممالک میں کسی مسلمان یا مسجد پر حملہ کرنا ناجائز ہے۔

جن لوگوں نے خاک کے شائع کئے ہیں امت مسلمہ نے ان کے سروں کی قیمتیں رکھی ہیں ہم ان کو جائز سمجھتے ہیں۔ فتویٰ بھی جاری ہوا۔ ہاں! کوئی اجتماعی فتویٰ جاری

نہیں کر سکے۔ لیکن مشن تو سب کا ایک ہی ہے دوسرا یہ کہ فتویٰ قتل کے فروری نہیں کہ یہی الفاظ بولے جائیں سر کی قیمت بھی بولا جاسکتا ہے۔ مستقبل میں متفقہ فتویٰ کی امید کی جاسکتی ہے؟

☆

مفتی صاحب..... ہاں! اگر اہل علم کی رائے بنے تو انشاء اللہ ہو جائے گا۔

☆

قارئین ماہنامہ لائبریری بعدی لاہور کے نام پیغام

مفتی صاحب..... ماہنامہ لائبریری بعدی میں ماشاء اللہ مسئلہ ختم نبوت کے حوالے سے مواد شائع ہوتا ہے اس کا مقصد تحفظ ختم نبوت بڑا بنیادی مقصد ہے

قادیانیوں نے اپنے بارے میں کافی غلط فہمیاں پیدا کر رکھی ہیں کہ ہم اس طرح سے ہی ہیں۔ جس طرح حنفی شافعی ہیں حالانکہ ان کا امت مسلمہ سے بنیادی اختلاف ہے۔ اس رسالہ نے متذکرہ شبہ کے بارے میں کافی کام کیا ہے۔ قارئین کو چاہیے کہ وہ اس کی تعلیم کی مزید اشاعت کریں اور اس کے معاون بنیں۔ کیونکہ رسالہ محض رسالہ نہیں ہوتا پوری تحریک ہوتا ہے۔

فخر سادات حضرت پیر سید محفوظ مشہدی

علامہ پیر سید محمد عرفان شاہ مشہدی

اور
ناموس رسالت
کے تمام اسیروں
کو سلام عقیدت

صاحبزادہ محمد ضیاء الحق نقشبندی جلالی
جامع مسجد پرانی سبزی منڈی رحمانیہ روڈ فیصل آباد

اسلامی علوم کی معیاری درس گاہ

تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان سے الحاق شدہ

دارالعلوم

جامعہ غوثیہ تعلیم القرآن

برائے طلباء و طالبات

جامع مسجد زینب فاروق کالونی والٹن لاہور کینٹ

شعبہ حفظ اور عالمہ فاضلہ برائے طالبات

WWW.NAFSEISLAM.COM

شعبہ حفظ، درس نظامی برائے طلباء کی کلاسز جاری ہیں

منجانب

قاری محمد خان قادری و اراکین انتظامیہ لاہور

5824921-0300-4273421-0333-4852534

مصطفیٰ فاؤنڈیشن لاہور چھاؤنی

کے زیر اہتمام

مصطفیٰ لائبریری

یہاں پر ہر شعبہ زندگی سے متعلق کتب موجود ہیں مثلاً قرآنیات، تفاسیر، احادیث، سیرت طیبہ، فقہ، اردو، عقائد باطلہ، تاریخی و اصلاحی ناول، علمی انسائیکلو پیڈیا، اسلامیات، عمومی جات، سوانحی لٹریچر، دکایات اور رضویات کے علاوہ اخبارات اور رسائل و جرائد عوام الناس کے مطالعہ کے لئے جامعہ و مفید موجود ہیں۔ اس کے علاوہ درس قرآن وحدیث، تلاوت، نعت خوانی اور علماء کرام کی تقاریر پر مشتمل پیشیں بھی موجود ہیں۔

خالصتاً دینی بنیادوں پر ایک پرائیویٹ ہائی سکول قائم کیا گیا ہے جس میں مستحق طلبہ کو مفت تعلیم، یتیم بچوں کو مفت کتب اور تعلیم و تربیت کا عمدہ اہتمام موجود ہے۔

مصطفیٰ لائبریری کی دو شاخیں، ایک منڈ و محمد خان (سندھ) اور دوسری جاتی چوک بدین روڈ دیوان سٹی ضلع ٹھٹھہ (سندھ) میں بھی قائم کر دی گئی ہے۔

مصطفیٰ لائبریری ایک کتاب رقبے پر قائم کی گئی جس میں ایک بڑا ہال بھی ہے جہاں ماہانہ درس قرآن، درس حدیث اور کانفرنسوں کا انعقاد کیا جاتا ہے۔

انہم دینی لٹریچر کے علاوہ محبت رسول ﷺ سے لبریز ایک ضخیم کتاب صلوا علیہ وسلم تسلیماً شاندار انداز میں چھپ کر مفت تقسیم ہو چکی ہے اور اس کا انگریزی ترجمہ بھی جلد شائع کیا جائے گا۔

نوٹ:

لائبریری میں روز اول سے اب تک اخبارات اور رسائل و جرائد جلدوں کی صورت میں محفوظ ہیں۔

ماہانہ مفت میڈیکل کمپ لگایا جاتا ہے۔

اوقات لائبریری صبح 9 تا 11 بجے عصر تا عشاء

5820659-5824921
0300-4273421

مصطفیٰ لائبریری: 161 فاروق کالونی، المین روڈ لاہور کینٹ

توہین رسالت کبھی ہونے نہیں دینگے
مر جائیں یہ حرکت کبھی ہونے نہیں دینگے

قریہ قریہ شہر شہر

عاشقان مصطفیٰ کی سرگرمیاں

WWW.NAFSEISLAM.COM

ماہنامہ لائبریری بعدی

کے نمائندوں کی رپورٹوں کی روشنی میں

لبیک یا رسول اللہ کانفرنس کراچی

رپورٹ: محمد عادل نورانی

ملک کے ممتاز علماء کرام و مشائخ عظام نے پاکستان سمیت دنیا بھر میں جاری تحریک تحفظ ناموس رسالت کے بارے میں مسلم حکمرانوں کے کردار پر اپنے عدم اطمینان کا اظہار کیا اور پاکستان کی موجودہ حکومت کے معذرت خواہانہ رویہ کو مسترد کر دیا اور تحریک کو اس کے منطقی انجام تک پہنچانے کے عزم کا اظہار کرتے ہوئے اعلان کیا کہ پاکستان کے غیور عاشقانِ مصطفیٰ اس راستے میں کسی رکاوٹ کو برداشت نہیں کریں گے۔ اس وقت پوری امت مسلمہ زندہ بیدار ہے اور وہ عالم کفر کے سامنے پورے جذبہ ایمانی کے ساتھ ڈٹ چکی ہے لہذا اب اس تحریک کو جسوں نے مقدمات، بے جا پابندیوں، گرفتاریوں اور گمراہ کن پروپیگنڈے سے نہ تو ختم کیا جاسکتا ہے اور نہ تحریک کو روکا جاسکتا ہے۔ علماء و مشائخ کسی وقت بھی غلامانِ مصطفیٰ کو اسلام آباد کی کال دے سکتے ہیں۔

ان خیالات کا اظہار، مرکزی جماعت اہل سنت پاکستان کراچی کے زیر اہتمام، مرکزی امیر پیر میاں عہد الفائق آف بھرجوٹ کی شریف کی صدارت میں ہفتہ کی شب نشر پارک کراچی میں منعقدہ ”لبیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کانفرنس“ سے خطاب کرتے ہوئے، جمعیت علماء پاکستان کی سپریم کونسل کے چیرمین علامہ شاہ محمد انس نورانی صدیقی، جے یو پی کے سربراہ پروفیسر شاہ فرید الحق، آزاد کشمیر قانون ساز اسمبلی کے رکن پیر عتیق الرحمن فیض پوری، مرکزی ناظم اعلیٰ علامہ سید عرفان شاہ مشہدی، استاذ العلماء علامہ جمیل احمد نعیمی، رکن قومی اسمبلی صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر، مفتی محمد جان نعیمی، صاحبزادہ شاہ محمد اویس نورانی، ایس ٹی کے محمد عباس قادری شہید، محمد ہاشم صدیقی ایڈووکیٹ، مناظر اسلام پروفیسر سعید احمد اسعد، پیر میاں عبدالباقی، قاری محمد

زوار بہادر، حافظ بشارت احمد نقشبندی، ایم پی اے عبدالرحمن راجپورت، علامہ عظمت علی شاہ ہمدانی، مفتی محمد ابراہیم قادری، علامہ مختار احمد قادری، مفتی عبدالحلیم ہزاروی، شبیر ابوطالب، سید عقیل انجم قادری مولانا شفیق احمد قادری، مولانا قاضی احمد نورانی، مولانا عبدالعلیم قادری، مولانا غلام سلین گولڑوی، پیر عبدالحفیظ آف بھر چونڈی، علامہ شبیر احمد اظہری، مولانا رجب علی نصرت نعیمی، مشرف محمود قادری، صاحبزادہ محمد غوث صابری، امان اللہ خان نیازی ایڈووکیٹ، انجمن نوجوانان اسلام کے سربراہ شارق اطہر اشرفی، ڈاکٹر عطاء المصطفیٰ جمیل راجپور، مولانا سید مظفر حسین شاہ، محمد صدیق راجپور ایڈووکیٹ، شیخ عمران الحق، سلیم حسین، اے ٹی آئی کے عبید نورانی سمیت دیگر علماء کرام وقائدین نے کیا۔

جمعیت علماء پاکستان کی سپریم کونسل کے چیئرمین علامہ شاہ محمد انس نورانی صدیقی نے کہا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت اللہ سے محبت ہے اگر ہم تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے کوئی کردار ادا نہیں کر سکتے تو ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی کہلوانے کا کوئی حق نہیں۔ انہوں نے اس امر پر اظہارِ افسوس کیا کہ آج ہمارے حکمران اپنے اس فرض سے غافل ہیں کہ انہیں اپنے اعمال کا اللہ تعالیٰ کے یہاں جواب دینا ہے۔ صاحبزادہ علامہ شاہ محمد انس نورانی نے کہا کہ حکمرانوں نے اپنے بیرونی آقاؤں کی خوشنودی کے لئے دینی حیثیت اور غیرت کو گروی رکھ دیا ہے۔ جب پاکستان کی حکومت جھوٹے الزامات پر مسلمانوں کو پکڑ پکڑ کر ان کے حوالے کر رہی ہے تو پھر وہ آج مسلمانوں کے مجرم گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو امریکہ سے کیوں طلب نہیں کرتی۔ انہوں نے کہا کہ روئے زمین کے کسی بھی حصے میں شاتم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے دیگر مسائل میں الجھارہی ہے تو دوسری طلاف سود کو عام کر کے عیاشی، فحاشی اور بے حیائی کو فروغ دیکر دہشت گردی اور بھتہ خوری کے ذریعے عوام کو ہراساں اور پریشان کیا جا رہا ہے انہوں نے کہا کہ تحریک تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکومت کے لئے ایک وارننگ

ہے۔ یہ ملک نظام مصطفیٰ کے نفاذ کے لئے حاصل کیا گیا ہے یہاں کوئی دوسرا نظام غیر مسلمانوں کے لئے قابل قبول نہیں ہوگا پنجاب کی صوبائی حکومت بیرونی آقاؤں کے اشارے پر صوبہ میں تحریک تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پابندی عائد کر کے علماء پر جھوٹے مقدمات قائم کر کے اور دینی مدارس کے طلبہ کو پابند سلاسل کر کے قہر الہی کو دعوت دے رہی ہے انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے مصروف جہاد ہو جائیں اور اس راہ میں آنے والی ہر صعوبت کو استقامت سے برداشت کریں۔

مرکزی جماعت اہل سنت پاکستان کے امیر میاں عبدالحق قادری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عالم کفر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں بے ادبی کر کے پوری ملت اسلامیہ کو جھنجھوڑ دیا ہے آج پوری دنیا میں تحریک تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شروع ہو چکی ہے اور یہ اس وقت تک جاری رہے گی جب تک گستاخان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کے منطقی انجام تک نہیں پہنچایا جاتا۔ انہوں نے کہا کہ امام احمد رضا اور امام شاہ احمد نورانی کی دی ہوئی فکر اور تربیت کے مطابق مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تحفظ ہماری جدوجہد کا مرکز اور محور ہے ہم اس راستے میں کسی رکاوٹ کو برداشت نہیں کریں گے ہم پاکستان سمیت ناموس تمام مسلم ممالک کے حکمران سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تحفظ کے لئے دینی حمیت اور غیرت مظاہرہ کریں اور بے ادبی کرنے والوں کی سرپرستی کرنے والے ممالک سے تجارتی اور سفارتی تعلقات ختم کر دیں۔ ہم کسی بھی وقت غلامان مصطفیٰ کو اسلام آباد کی کال دے سکتے ہیں پھر حالات کی تمام تر ذمہ داری نااہل حکمرانوں پر عائد ہوگی۔

جمعیت علماء پاکستان کے سربراہ ممتاز ماہر تعلیم پروفیسر شاہ فرید الحق نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ شان رسالت میں توہین کے حالیہ سانحہ کے نتیجے میں کوششوں کے باوجود امت مسلمہ نے اپنے بھرپور جذبات کا اظہار کیا ہے

لوگ اس تحریک کی مخالفت کر رہے ہیں وہ دائرہ انسانیت سے خارج ہیں یورپ نے خود تہذیبوں کے ٹکراؤ کا سامان کیا ہے اس تہذیبی تصادم کو روکنا اب کسی کے لئے ممکن نہیں رہا پاکستان ایک اسلامی مملکت ہے اس کے حکمرانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ شان رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں گستاخی کرنے والوں کا محاسبہ کر کے حکومت اپنی سطح پر ڈنمارک اور دیگر یورپی ممالک سے سفارتی اور تجارتی تعلقات ختم کرے اور عوام ان ممالک کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کر کے اپنا کردار ادا کریں۔ انہوں نے کہا کہ غلامان مصطفیٰ، ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے کے لئے تیار ہیں انہوں نے عوام سے ہاتھ اٹھا کر وعدہ لیا کہ وہ یورپی مصنوعات کا استعمال ترک کر دیں گے۔

مرکزی جماعت اہلسنت کے ناظم اعلیٰ علامہ سید محمد عرفان شاہ مشہدی نے کانفرنس کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پوری دنیا میں امن و سکون اسی صورت میں قائم ہو سکتا ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے عظمت دی ہے پوری دنیا ان کی عظمت کو تسلیم کرے اگر ایک ارب چالیس کروڑ مسلمانوں کے حقوق کو آج تسلیم نہیں کیا تو پھر دنیا میں تہذیبوں کا تصادم ہوگا جس کے نتائج پوری دنیا کو بھگتنے پڑیں گے انہوں نے کہا کہ پورے یورپ میں انشاء اللہ لیبیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کانفرنس منعقد کی جائیں گی اور دنیا میں اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کا سکہ قائم کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جنرل پرویز مشرف نے بش کی غلامی کا سارا انصاف مکمل کرنے کی کوشش کی ہے جب کہ جنرل پرویز مشرف نے مرکزی جماعت اہل سنت پاکستان کے وفد سے ملاقات کے دوران یہ باور کرایا تھا کہ وہ سید ہیں اور حضرت خولجہ غریب نواز کی اولاد میں سے ہیں۔ لیکن اگر انہوں نے غلامی رسول کا حق ادا نہیں کیا تو ان کی یہ نسبت ان کے کسی کام نہیں آئے گی۔ انہوں نے کہا کہ عاشقان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سربراہ عاشق مصطفیٰ ہی ہو سکتا ہے۔ جو عظمت

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دل سے تسلیم کرے انہوں نے تجویز پیش کی کہ تو بین رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معاملے کو عالمی عدایت انصاف میں فیصلہ کرنے کے لئے نہیں بلکہ معاملے کی وضاحت کے لئے لے جانا انتہائی ضروری ہے۔ امت مسلمہ عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اپنا تن من وھن سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہے۔ انہوں نے وفاقی وزیر اطلاعات شیخ رشید پر کڑی تنقید کرتے ہوئے کہا کہ شیخ رشید کہتا ہے، کہ مولوی ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مسئلے کو اپنی دکان چمکانے کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ علماء اسلام تمہاری طرح بے ضمیر نہیں جو کہ چڑھتے سورج کے پجاری اور روز بروز آقا بدلتے والے ہوں۔ تم بے بے پاش کے بوٹ پالش کرنے میں اپنی عافیت سمجھتے ہو اور ہم غلامی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حق نمک ادا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں انہوں نے کہا کہ عالمی سطح پر مغربی دنیا کے سامنے مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منوا کر دم لیں گے۔

رکن قومی اسمبلی صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر

نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت اسمبلی کے فلور پر شان رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں گستاخی کے معاملے کو مشترکہ معاملہ قرار دیتی ہے لیکن عملی میدان میں حکمران تو بین کرنے والوں کی صف میں کھڑے نظر آتے ہیں انہوں نے سوال کیا کہ اگر ایسا نہیں ہے تو پھر پنجاب میں تحریک تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پابندی کیوں لگائی جا رہی ہے اور علامہ ڈاکٹر سرفراز نعیمی سمیت دینی مدارس کے طلباء اور دیگر قائدین کو رہا کیوں نہیں کیا جاتا۔ انہوں نے کہا کہ صدر پرویز مشرف بے بے پاش کو راضی کرنے یا مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں سے کسی ایک کو اختیار کرتا ہوگا لیکن شاید وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اقتدار امریکہ دینے والا ہے جب کہ اقتدار دینے والی ذات اللہ تبارک و تعالیٰ کی ہے اب بھی وقت ہے کہ حکمران امت مسلمہ کی قیادت کریں اگر انہوں نے ایسا نہیں کیا تو ان کا حشر بھی گستاخی کرنے والوں جیسا ہی ہوگا۔

انہوں نے کہا کہ متحدہ مجلس عمل حضرت علامہ امام شاہ احمد نورانی صدیقی مرتدہ کی نشانی ہے اور تحریک ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی امام نورانی کا ہی مشن ہے۔ یہ تحریک مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تحفظ اور نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نفاذ تک جاری رہے گی۔

سنی تحریک کے سربراہ محمد عباس قادری شہید

کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت پنجاب تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پابندی عائد کرنے کے بجائے ہندو آندہ رسم بسنت پر پابندی عائد کرے جس کے نتیجے میں درجنوں بے گناہ اپنی قیمتی جانیں گنوا بیٹھیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ طاغوتی طاقتیں سلمان رشدی، تسلیمہ نسرین اور منیر شاہ جیسے شاتمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا کر کے غیور مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرتی رہی ہیں لیکن اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نے ان کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور قائد اہل سنت امام شاہ احمد نورانی نے قادیانیت کا پردہ چاک کیا، محمد عباس قادری نے جمعیت علماء پاکستان کی جانب سے ۲۸ مارچ کو مینار پاکستان لاہور میں لپیک یا رسول اللہ کانفرنس کے انعقاد کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں اس کے لئے حکومت پنجاب کی اجازت کی ضرورت نہیں علمائے اہل سنت کا دل دیاں تو ہم عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر احتجاجی تحریک میں بھرپور شرکت کریں گے انہوں نے کہا کہ جب تک اتحاد اہل سنت نہیں ہوگا سازشوں کا بازار گرم رہے گا علماء و مشائخ آج اتحاد اہل سنت کا اعلان کریں ہم ان کی اطاعت کرنے کے لئے تیار ہیں۔

آزاد کشمیر قانون ساز اسمبلی کے رکن پیر عتیق الرحمن فیض پوری

نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ توہین رسالت کرنے والے سب سے بڑے دہشت گرد ہیں میں سعودی عرب اور ایران کی حکومتوں کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے شان رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں گستاخی کا فوری نوٹس لیا حکومت

پاکستان بھی جرات کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس معاملہ پر اسلامی سربراہی کانفرنس طلب کر کے شان رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں گستاخی کرنیوالوں کو واجب القتل قرار دے اور تحفظ ناموس رسالت مصطفیٰ کا مقدمہ بھرپور انداز میں لڑے۔ ہمیں اس معاملے میں معذرت خواہانہ رویہ اختیار کرنے والے حکمران منظور نہیں۔

مرکزی جماعت اہل سنت سندھ کے امیر مفتی محمد جان نعیمی

نے بلیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کانفرنس کو اتحاد اہل سنت کا مظہر قرار دیتے ہوئے کہا کہ آج کی یہ عظیم الشان کانفرنس کی کامیابی کے موقع پر میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ ان شاء اللہ دو ستمبر کو سہون شریف میں صوبائی سطح پر بلیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کانفرنس منعقد ہوگی۔

جے یو پی پنجاب کے جنرل سیکرٹری قاری محمد زوار بہادر

نے شرکاء کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ لاہور میں تحریک تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکومت کی ایجنسیوں نے پر تشدد بنایا جب کہ پر امن احتجاجی مظاہرے دشمنان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف تھے نہ کہ حکومت کے خلاف مگر حکومت نے ان کو ریاستی ہتھکنڈوں کے ذریعے روکنے کی کوشش کی اور قائدین اہل سنت کے خلاف جھوٹے مقدمات قائم کر کے پابند سلاسل کیا۔ اس موقع پر انہوں نے جے یو پی کے زیر اہتمام اٹھائیس مارچ کو مینار پاکستان لاہور میں بلیک یا رسول اللہ کانفرنس کے انعقاد کا اعلان کیا۔

مناظر اسلام پروفیسر علامہ سعید احمد اسد

نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہوگا کیونکہ یہ ایمان کا مسئلہ ہے۔ شاتم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو موت کی سزا پر کچھ گماشتے یہ ہوا دے رہے ہیں کہ گستاخ رسول کو سزائے موت دینا درست نہیں ہے وہ لوگ سن لیں کہ یہ اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیصلہ

ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم ان کے وفادار ہیں جو مصطفیٰ کے غلام ہیں۔

لیک یار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نفرنس کی قراردادیں

قرارد نمبر 1:- او آئی سی کا ہنگامی اجلاس فوری طلب کیا جائے۔

تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور توہین رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مجرمین کے خلاف مسلمانان پاکستان اور اہل سنت و جماعت کا لاکھوں نفوس پر مشتمل یہ عظیم الشان اجتماع صدر پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ دینی اور قومی غیرت و حمیت کی صحیح ترجمانی کرتے ہوئے او آئی سی کا ہنگامی سربراہی اجلاس فوری طلب کریں، ہماری رائے میں یہ اجلاس مدینہ منورہ میں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں منعقد کیا جائے اور تمام مسلمان حکمران خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مولجہ اقدس میں باادب کھڑے ہو کر صلوة و سلام عرض کر کے ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاسبانی اور تحفظ کا عہد کریں۔ مجوزہ کانفرنس میں توہین رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مجرمین اور ان کو تحفظ دینے والے ممالک کے خلاف ٹھوس سفارتی، سیاسی و اقتصادی تا دہشی اقدامات کا اعلان کرے اور ایسے ممالک کی مصنوعات کا اجتماعی بائیکاٹ کیا جائے اور ان سے سفارتی و تجارت روابط منقطع کئے جائیں۔ دنیا بھر کے تقریباً ڈیڑھ ارب مسلمانوں کے ترجمان اور نمائندہ ادارے او آئی سی کی توہین رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سنگین مجرمانہ مسئلے پر بے حسی اور بے عملی نہ صرف قابل تشویش بلکہ قابل مذمت ہے۔

قرارداد نمبر 2- ڈنمارک، ناروے اور ان تمام ممالک کی مصنوعات کا فوری

بائیکاٹ کیا جائے۔

جب تک ہمارے حکمران عامۃ المسلمین کی ترجمانی سے غفلت برت رہے ہیں اور قومی جذبات کا ساتھ دینے اور ان کی صحیح ترجمانی کرنے کے بجائے مخالف دھارے پر چل رہے ہیں یا محض بے ضرر مذمتی بیانات پر اکتفا کر رہے ہیں اور چاہتے

ہیں کہ سارے مسلمان دینی قومی، اور ملی بے جمیتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے توہین رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ظالمانہ وار کو برداشت کر لیں اور عشق رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئینہ دار کسی توانا، جاندار اور ایمان افروز احتجاجی رد عمل کا مظاہرہ نہ کریں۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ اپنے حکمرانوں کے اس رویے اور بے عملی کی شدید مذمت کریں۔ اہل سنت و جماعت کے لاکھوں نفوس پر مشتمل یہ عظیم الشان کانفرنس تاجروں، صنعتکاروں، بینکاروں، تمام کاروباری حلقوں، تھوک فروشوں اور تاجران سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ڈنمارک، ناروے اور ان تمام ممالک کی مصنوعات کا فوری بائیکاٹ کا اعلان کریں جو توہین رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مبنی خاکوں کی اشاعت کو جاری رکھے ہوئے ہیں اور آزادی اظہار کی آڑ میں ان کو تحفظ دے رہے ہیں۔

قرارداد نمبر 3- حق اظہار رائے اور حقوق انسانی کے منشور کی تدوین نو کا مطالبہ یہ عظیم الشان لیبیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کانفرنس پر زور مطالبہ کرتی ہے کہ حقوق انسانی کے منشور کی تدوین نو کی جائے اور کروڑوں اربوں انسانوں کی مذہبی اقدار کو پامال کرنے، دینی جذبات کو مجروح کرنے اور ذہنی اذیت رسانی کو سنگین جرم قرار دیا جائے اور اس طرح کے جرائم کے مرتکب افراد کو ٹرائل کے لئے ایسی آزاد بین الاقوامی عدالت کے حوالے کیا جائے جس میں مسلمان جج بھی شامل ہوں۔ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ آزادانہ اظہار رائے کے حق کی تعریف از سر نو متعین کی جائے اور اس حق آزادی کے حوالے سے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے کو قابل سزا جرم قرار دیا جائے۔

قرارداد نمبر 4- توہین رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مجرموں کو ذہنی و فکری دہشت گرد قرار دے کر انہیں عبرتناک سزا دی جائیں۔

لیبیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کانفرنس بر ملا اعلان کرتی ہے کہ مسلمان، حقوق انسانی یا آزادی اظہار کی آڑ میں توہین رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہرگز

برداشت نہیں کریں گے۔ دہشت گردی کے خلاف مصروف پیکار مغربی دنیا سے ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ جسمانی اذیت کی طرح روحانی اذیت رسائی کو بھی دہشت گردی کی تعریف میں شامل کر کے توہین رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مجرموں کو ذہنی و فکری دہشت گرد قرار دے کر انہیں عبرت ناک سزائیں دی جائیں۔

قرارداد نمبر 5- عراق میں مقدس مقامات پر امریکی ایجنٹوں کے ذریعہ ہونے والے حملوں اور تباہی پر منظور قرار داد

یہ عظیم الشان لیبیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نفرنس عراق کے سامرا کے علاقے میں امام حسن عسکری اور امام نقی ہادی کے مزارات پر بم دھماکوں اور اس کے بعد حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزارات پر حملوں کی شدید مذمت کرتی ہے۔ نیز عراق میں مساجد اہل سنت پر حملوں کے واقعات کو بھی تشویش کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ عراق صحابہ کرام، اہل بیت اطہار اور اولیاء کرام کے مزارات کے حوالے سے اہل سنت کی خاص عقیدتوں اور محبتوں کا مرکز ہے۔ اب جب کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے توہین آمیز خاکے شائع کرنے پر پوری دنیا کے مسلمان امریکہ اور یورپی ممالک کی حکومتوں کے خلاف سخت احتجاج کر رہے ہیں اور اس احتجاج کی شدت میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے اور مسلمانوں کے تمام ممالک سے تعلق رکھنے والے اس میں پیش پیش ہیں تو اس اتحاد کو توڑنے کے لئے اور توجہ ہٹانے کے لئے اسرائیل اور امریکہ نے عراق میں یہ گھناؤنا اور قابل مذمت اقدام کیا ہے۔ یہ کانفرنس توقع کرتی ہے کہ مسلمانوں کی شیعہ اور سنی قیادت یقیناً اس سازش کا ٹھیک ٹھیک ادراک کرے گی حالات کو کنٹرول کرنے میں اپنا کردار ادا کرے گی امت مسلمہ اس وقت ایک بہت بڑی قلب ماہیت اور تہذیبی تغیر سے گزر رہی ہے جو مغربی فساد انگیزوں کے لئے سخت باعث تشویش ہے۔ اور وہ اپنی سازشوں میں مصروف ہیں یہ کانفرنس ان سازشوں کی شدید مذمت کرتی ہے اور امید رکھتی ہے

کرامت اپنے عزم و حوصلے سے اسے پوری طرح نہ کام بنائے گی۔

قرارداد نمبر 6 تحریک تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دبانے کی سازش کی مذمت

لاکھوں عوام اہل سنت کی یہ فقید المثال کانفرنس وفاق حکومت کی جانب سے اسلام آباد، راولپنڈی اور حکومت پنجاب کی جانب سے صوبے کے مختلف شہروں بالخصوص لاہور میں تحریک تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بے زور طاقت دبانے کی کافرانہ روش کی شدید مذمت کرتی ہے۔ 14 فروری 2006ء کو پنجاب کی بے حس حکومت نے جس طرح تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ریلی کو شہوتاڑ کیا اور پھر تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محاذ کے راہنما اور تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان کے جنرل سیکرٹری حضرت علامہ ڈاکٹر سرفراز نعیمی اور جمعیت علماء پاکستان و مرکزی جماعت اہل سنت پاکستان کے رہنماؤں کے خلاف دہشت گردی ایکٹ کے مقدمات قائم کئے۔ 600 سے زائد کارکنان کو پابند سلاسل کیا دارالعلوم نعیمیہ گڑھی شاہولا لاہور سمیت مدارس اہل سنت پر چھاپے مارے گئے، طلبہ کو ہراساں کیا گیا، علماء کی عدم موجودگی میں ان کے عزیزوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ یہ تمام اقدامات ناقابل برداشت ہیں۔ اب جب کہ علامہ ڈاکٹر سرفراز نعیمی بڑی حیرات کے ساتھ رضا کارانہ گرفتاری دے چکے ہیں ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ان سمیت تمام قائدین تحریک ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سے جھوٹے مقدمات ختم کئے جائیں اور قائدین و کارکنان کو فی الفور رہا کیا جائے۔

قرارداد 7۔ الیکٹرانک میڈیا پر بے حیائی کے فروغ اور بسنت کی مذمت

آج کا یہ عظیم اجتماع ”جشن بہاراں“ اور ”بسنت“ کے نام پر عریانی و فحاشی کو فروغ دینے کی شدید مذمت کرتا ہے۔ یہودیوں کی سرپرستی میں کام کرنے والی ملٹی نیشنل کمپنیاں باقاعدہ منظم طریقے پر لاہور اور ملک کے دیگر شہروں میں بے حیائی کو

پھیلا رہی ہے۔ اس سلسلے میں الیکٹرانک میڈیا کا کردار انتہائی گھناؤنا ہے۔ بعض چینل بسنت کے نام پر بھنگڑے، ناچ گانے اور رقص و سرود کے بے ہودہ پروگراموں کی اس طرح تشہیر کر رہے ہیں کہ گویا وہ ملک و قوم کی خدمت کر رہے ہیں۔ بسنت ٹائٹ اور ورلڈ میوزک کنسرٹ کے نام پر یہ اعلان کہ یہ دنیا کا سب سے بڑا میوزک کنسرٹ ہے بے غیرتی اور بے شرمی کی انتہا ہے ان مخرب اخلاق پر وگرموں میں کافروں اور مسلمانوں کی تفریق کو ختم کیا جا رہا ہے۔ شرم و حیاء کے پرچے اڑائے جا رہے ہیں۔ ثقافت کے نام پر کثافت پھیلانے کے اس عمل کی ہم شدید مذمت کرتے ہیں اور اس برائی میں شامل چینلوں کو متنبہ کرتے ہیں کہ وہ پاکستان معاشرے کے تاسور نہ بنیں، اسلام کے احکامات کی خلاف ورزی نہ کریں ورنہ غیرت مند مسلمان ان کے خلاف کسی بھی کارروائی پر مجبور ہوں گے۔ نیز ہم حکومت وقت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ بے حیائی کے اس طوفان کو روکنے میں اپنا کردار ادا کرے۔

قرارداد نمبر 9۔ تحریک تحفظ ناموس رسالت کو صحیح کورٹج نہ دینے کی مذمت

بلیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نفرت کا یہ عظیم الشان اجتماع تحریک تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا پر صحیح کورٹج نہ دینے کی شدید مذمت کرتے ہیں۔ بعض چینلوں نے لاہور کی ریلی سے قبل پیش آنے والے حادثے کو تو اچھا حال کر اشتعال انگیزی کے طور پر پیش کیا، لیکن ملک بھر کے تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان اجتماعات کو جن میں لاکھوں عاشقان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شریک ہو رہے ہیں صرف چند سیکنڈ دیئے جاتے ہیں اسی طرح بعض اخبارات اجتماعات کے شرکاء کی تعداد ظاہر کرنے میں بخل سے کام لیتے ہیں۔ ہم تمام ملکی اور غیر ملکی خبر رساں، نشریاتی اور اشاعتی اداروں اور ان کے ذمہ داران کو متنبہ کرتے ہیں کہ وہ تحریک تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کورٹج دینے میں بخل سے کام نہ لیں۔ اخبارات، اہم اجتماعات کو صفحہ اول پر جگہ دیں ان پر

اداریے تحریر کریں، جیٹنلو ان اجتماعات کو نہ صرف خبروں بلکہ مثبت تبصروں میں شامل کریں اور اپنا پیشہ وارانہ اخلاقی اور دینی فریضہ احسن طور پر انجام دیں۔ واضح رہے کہ آج کی بلیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نفرنس، تحریک تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اب تک ہونے والے اجتماعات میں سب سے بڑا اجتماع ہے اور اس کو صحیح کو ترجیح نہ ملنا ہمارے لئے ناقابل برداشت ہوگا۔

قرارداد نمبر 9 گستاخ رسول منیر شاہ کی گرفتاری کا مطالبہ

آج کا یہ فقید المصالح اجتماع خیبر ایجنسی کے شاتم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منیر شاہ اور اس کے حواریوں کی شدید مذمت کرتا ہے اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منیر شاہ اور اس کے حواریوں کو فی الفور گرفتار کر کے توہین رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جرم میں سزائے موت دے۔ واضح رہے کہ خونی منیر شاہ کے حامی گذشتہ دنوں خیبر ایجنسی کے امن جرمے کے ذمہ داران کو بھی قتل کر چکے ہیں اور اب تک دندنا تے پھر رہے ہیں۔ نیز ملک بھر بالخصوص کراچی میں منیر شاہ کی فتنہ انگیز تقریروں کی کیسٹوں پر بھی پابندی لگائی جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم یہ بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ کراچی عاشقان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شہر ہے ایک مذہبی تنظیم نے کراچی کی دیواروں پر اہل سنت و جماعت کے عقائد کے خلاف اشتعال انگیز چاکلنگ کی ہے۔ انتظامیہ ایسے انتشار پھیلانے والوں کو فی الفور کنٹرول کرے۔

ڈیرہ غازی خاں میں ماہنامہ

”لائبنی بعدی لاہور“

حاصل کرنے کے لئے ہمارے نمائندے محمد سعید خاں مستوئی

مستوئی آٹوز پاکستانی چوک ڈیرہ غازی خاں سے رابطہ کریں

فخر علماء حق

حضرت علامہ خادم حسین رضوی

ڈاکٹر سر فراز نعیمی

پیر سید محفوظ مشہدی

علامہ مولانا طاہر تبسم قادری

اور تمام اسیران ناموس رسالت کی عظمت کو سلام

مکتبہ الفجر سرانے عالمگیر ضلع گجرات

WWW.NAFSEISLAM.COM

اچھی اور معیاری کتابیں

حاصل کرنے کے لئے تشریف لائیں

مولانا محمد فاروق بندیا لوی، نائب امیر تحریک فدا یان ختم نبوت پنجاب
پیر سید ضیاء احمد مشہدی امیر تحریک فدا یان ختم نبوت ضلع گجرات

توہین آمیز خاکوں کے خلاف

جمعیت علماء پاکستان اور تحریک فدایان ختم نبوت بھائی پھیرو کے شب و روز

رپورٹ: اسد اللہ حیدر نورانی

یورپی اخبارات میں قابل اعتراض خاکے اور کارٹونز شائع ہونے سے دنیا بھر میں ہر کلمہ گو کو دلی صدمہ ہوا۔ نہ صرف پاکستان بلکہ پورے عالم اسلام میں جو رد عمل ہوا کسی کی نظر سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اس رد عمل سے کفار بھی ایک دوسرے سے اظہار یکجہتی کرنے لگے۔ امریکہ، برطانیہ اور یورپی ممالک نے اپنے اپنے طرز عمل سے ڈنمارک کی پشت پناہی کی۔ لیکن عالم اسلام کے حکمران اپاہجوں، گونگوں، بہروں کی طرح، بے بس اور مفلوج دکھائی دے رہے ہیں۔ اس کے باوجود عالم گیر احتجاج نے ثابت کر دیا کہ بقول ظفر علی خان

نماز اچھی حج اچھا روزہ زکوٰۃ اچھی
مگر میں باوجود اس کے مسلمان ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں خولجہ بطحا کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایمان نہیں ہو سکتا

ان حالات میں جمعیت علماء پاکستان اور تحریک فدایان ختم نبوت بھائی پھیرو کے قائدین نے فیصلہ کیا کہ خاکے شائع کرنے والے یورپی ممالک کے خلاف بھرپور احتجاج کیا جائے اور عوامی بیداری کے لئے پرنٹ میڈیا اور منبر و محراب سے استفادہ کیا جائے۔

چنانچہ فیصلہ کیا گیا کہ ۱۰ فروری کو توہین آمیز خاکے شائع کرنے والے ممالک کے خلاف احتجاجی جلوس نکالا جائے۔ اس سلسلہ میں دعوت نامے تقسیم کئے گئے اور مساجد میں اعلانات کروائے گئے، بعد نماز جمعہ جامع مسجد انوار غوثیہ رضویہ سے زیر

قیادت مفتی نذیر احمد قادری خطیب جامع مسجد سے جلوس نکالا گیا۔ جلوس تھانہ والی مسجد کے باہر اختتام پذیر ہوا۔ اس موقع پر مفتی نذیر احمد قادری، مولانا امجد علی ہاشمی، مولانا محمد نصر اللہ مجددی، مشتاق احمد نورانی، مجلس عمل کے ضلعی راہنما حاجی محمد رمضان، تحریک فدایان ختم نبوت کے (راقم) محمد اسد اللہ حیدر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ توہین آمیز خاکوں کی اشاعت اسلام کے خلاف بہت بڑی سازش ہے۔ ایسا کرنے والے دنیا کے امن کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ اقوام متحدہ اس کا نوٹس لے ورنہ مسلمان پوری دنیا میں امن کی ضمانت نہیں دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی ملک کا قانون کسی کے مذہب کے خلاف بات کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ مذہبی شخصیات کی توہین کرنے کے خلاف بھی قانون موجود ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین پر ڈنمارک کی حکومت کا اخبار کے ایڈیٹر کے خلاف کارروائی نہ کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ تمام مغربی ممالک توہین رسالت کی اس سازش میں ملوث ہیں۔ جلوس میں جمعیت علماء پاکستان کے رہنماؤں چوہدری محمد عباس جاوید، صوبیدار محمد شریف خورشید، تحریک فدایان ختم نبوت اور مرکزی جماعت اہل سنت کے سینکڑوں کارکنان نے شرکت کی۔

۱۲ فروری فری نورانی ڈپسٹری میں جمعیت علماء پاکستان تحریک فدایان ختم نبوت، مرکزی جماعت اہل سنت اور انجمن نوجوانان اسلام کے عہدیداروں کا اجلاس ہوا۔ جس کی صدارت محمد اسد اللہ حیدر سیکرٹری نشر و اشاعت تحریک فدایان ختم نبوت پنجاب نے کی۔ اجلاس میں مولانا امجد علی ہاشمی، مولانا مقصود احمد، مولانا نور الدین قادری، فہیم اختر اور دیگر عہدیداران شریک ہوئے۔ اس موقع پر مشتاق احمد نورانی نے حالات حاضرہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اسلام تمام مذاہب کے احترام کا سبق دیتا ہے۔ مسلمان تمام سابقہ انبیاء پر ایمان رکھتے ہیں۔ مسلمان کسی نبی کی توہین کرنا تو دور کی بات ہے سوچ بھی نہیں سکتا۔ لیکن اس کے برعکس مغربی دنیا قرآن پاک اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کر کے اسلام و دشمنی کا ثبوت دیتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کے خلاف اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والے

سب سے بڑے دہشت گرد ہیں، اقوام متحدہ گستاخی کے مرتکب افراد کے خلاف سخت کارروائی کرے۔ حافظ مقصود احمد نے کہا کہ گستاخانہ خاکے شائع کرنے والے ممالک سے حکومت اپنے سفیروں کو واپس بلائے اور ان سے تعلقات منقطع کر لے جب تک مقامی حکومتیں گستاخان کو سزائیں نہیں دیتیں۔

۱۴ فروری کو تحفظ ناموس رسالت محاذ کی اپیل پر لاہور کی طرح بھائی پھیرو میں بھی ہڑتال کی گئی۔ ہڑتال میں جمعیت علماء پاکستان، انجمن تاجران، تحریک فدایان ختم نبوت، احساس فاؤنڈیشن کے عہدیداران، سید ذاکر حسین، چوہدری عباس جاوید، مشتاق احمد نورانی، حافظ مقصود احمد، مفتی نذیر احمد قادری، محمد اسد اللہ حیدر، مولانا محمد نصر اللہ مجددی، مرزا افہم اختر، شیخ محمد منشاء، ملک تاج دین، ڈاکٹر عبدالرشید، ڈاکٹر عبد اللطیف، ڈاکٹر محمد اشرف، چوہدری حیدر ریاض، عبد الحفیظ، ڈاکٹر داؤد، ڈاکٹر ثقیل احمد بھٹی، اصغر علی بھٹی، چوہدری کمال الدین گجر احساس فاؤنڈیشن کے سید بلال حسین شاہ رانا شہزاد اقبال، غصہ محمود، ملک افتخار، حاجی عامر، رانا عتیق ایڈووکیٹ اور دیگر کارکنان نے بھرپور حصہ لیا۔ جامع مسجد انوار غوثیہ رضویہ سے مرکزی جلوس کا آغاز ہوا۔ جس کی قیادت سابق ضلعی ناظم رانا امتیاز احمد خاں اور مذکورہ تنظیموں کے عہدیداروں نے کی۔ جلوس میں نعرہ تکبیر و رسالت، امریکہ مردہ باد، امریکہ کا جو یار ہے غدار ہے غدار ہے، گستاخ ممالک سے سفارتی تعلقات منقطع کرو۔ سید مرشدی یا نبی یا نبی، غلامی رسول میں موت بھی قبول ہے کے فلک شکاف نعروں سے سر زمین بھائی پھیرو گونج اٹھی۔ جلوس کے دوران صدر بش کے پتے بھی جلوائے گئے۔ جلوس ملتان روڈ باری مسجد سے واپس جامع مسجد انوار غوثیہ میں اختتام پذیر ہوا۔ اس موقع پر رانا امتیاز احمد خان، حافظ مقصود احمد، مشتاق نورانی، محمد اسد اللہ حیدر، مولانا نور الدین قادری، مولانا محمد نصر اللہ مجددی، مولانا امجد علی ہاشمی، مولانا عبدالعزیز قاسمی نے اپنے اپنے خطابات میں کہا کہ ناموس رسالت کی خاطر عوام نے اتحاد کا مظاہرہ کیا ہے جو قابل تحسین ہے۔ مگر ہم

حکمرانوں کی عدم دلچسپی کی مذمت کرتے ہیں۔ حکومت فوری طور پر گستاخ ممالک سے سفارتی تعلقات ختم کرنے کا اعلان کرے۔ انہوں نے کہا کہ یہود و نصاریٰ مسلمانوں کے دوست نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی ان پر لعنت بھیجی ہے۔ ان سے تعلق رکھنا اسلام سے غداری ہے۔ عوام نے ناموس رسالت کے تحفظ کی خاطر کسی قسم کی بھی قربانی دینے سے دریغ نہ کرنے کا عہد کیا ہے۔

۱۷ فروری تحریک فدا یان ختم نبوت کی اپیل پر آئمہ کرام مفتی نذیر قادری حافظ مقصود احمد، مولانا نور الدین قادری، قاری خلیل الرحمان چشتی، قاری حبیب مولانا غلام رسول ہمدی اور دیگر علماء کرام نے جمعہ کے خطابات میں تاجران اور عوام کو جلوس میں شرکت کرنے پر خراج تحسین پیش کیا۔

۲۴ فروری کو جمعیت علماء پاکستان اور تحریک فدا یان ختم نبوت کی اپیل پر شہر بھر کی مساجد میں جمعہ المبارک کے اجتماعات میں علماء کرام مفتی نذیر احمد قادری، حافظ مقصود احمد، مولانا غلام رسول ہمدی، مولانا نور الدین قادری، مشتاق احمد نورانی، قاری خلیل الرحمان چشتی اور قاری حبیب اللہ نے کہا کہ ناموس رسالت سے متعلق حکومت کا رویہ غیر سنجیدہ ہے۔ مقدمات، گرفتاریوں اور پھانسیوں سے تحفظ ناموس رسالت کی تحریک کو دبا یا نہیں جاسکتا۔ حکمران مغربی ممالک کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اسلام دشمنی کا مظاہرہ کر رہی ہے۔ ۱۴ فروری کو احتجاج کر کے والوں نے توڑ پھوڑ نہیں کی یہ حکومتی ایجنسیوں کا کام ہے۔ قراردادوں کے ذریعے مطالبہ کیا کہ اسیران ناموس رسالت کو فوری طور پر رہا کر کے مقدمات ختم کئے جائیں۔

یکم مارچ کو جمعیت علماء پاکستان کا اجلاس جامع مسجد انوار غوثیہ رضویہ میں زیر صدارت میں مفتی نذیر احمد قادری ہوا اجلاس میں جمعیت علماء پاکستان کے مولانا غلام قاسم نورانی، عباس جاوید چوہدری، مشتاق احمد نورانی، حاجی محمد رمضان، ڈاکٹر داؤد، تحریک فدا یان ختم نبوت کے مولانا مقصود احمد، محمد اسد اللہ حیدر، مولانا نور الدین

قادری، مولانا نصیر احمد قادری، حکیم محمد یوسف، انجمن تاجران کے چوہدری ریاض احمد شیخ، محمد منشاء، ڈاکٹر خالد جاوید، ڈاکٹر محمد اشرف، ڈاکٹر عبدالرشید اور دیگر رہنماؤں نے شرکت کی۔ علماء کرام نے تحفظ ناموس رسالت کے لئے صحابہ کرام اور علماء کرام کی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ تحفظ ناموس رسالت کی خاطر کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ انہوں نے تاجران سے اپیل کی کہ ۳ مارچ کی ہڑتال کو کامیاب بنانے کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔

3 مارچ جلسہ تلاوت و نعت شریف سے شروع ہوا۔ جلسہ سے سنی علماء مفتی نذیر احمد قادری، مولانا قاسم نورانی، حافظ مقصود احمد، قاری غلام رسول ضیاء، مشتاق احمد نورانی، تاجران ڈاکٹر عبدالرشید، حاجی محمد رمضان مولانا عبید اللہ قاسم، مولانا عبد العزیز قاسمی، مولانا محسن خالد نے خطاب کیا جب کہ شیخ سیکرٹری کے فرائض مشتاق احمد نورانی، کے سرانجام دیئے۔ علماء کرام نے اپنے خطاب میں حکومتی اسلام دشمنی، مدارس دشمن پالیسیوں کی سخت مذمت کرتے ہوئے حکومت سے کہا کہ گستاخانہ خاکے شائع کرنے والے ممالک سے تجارتی و سفارتی تعلقات ختم کئے جائیں۔ تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محاذ کے قائدین و اراکین کو رہا کر کے ان پر قائم کئے گئے دہشت گردی کے مقدمات ختم کئے جائیں۔ پروگرام درود و سلام اور سید ذاکر حسین شاہ کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ ملتان روڈ پر امریکہ اور ڈنمارک کے پرچم نذر آتش کئے گئے اور حکومت کے خلاف نعرہ بازی کی گئی۔

جھوٹے نبی ”ملک حمید کذاب“ کی گرفتاری

تھے خالصہ کے رہائشی ملک حمید نے نبوت کا دعویٰ کیا تو مقامی لوگوں نے پولیس کو اطلاع کی پولیس حمید کو گرفتار کر کے تھانہ بھائی پھیر و لے آئی۔ جب شہر میں یہ خبر پھیلی ہزاروں لوگ سڑکوں پر آ گئے۔ تھانے کا گھیراؤ کر لیا پولیس سے ایک ہی مطالبہ تھا حمید کذاب کو ہمارے حوالے کیا جائے۔ پولیس نے عوام کو منتشر کرنے

کے لئے فائرنگ اور آنسو گیس استعمال کی مگر عوام نے فائرنگ آنسو گیس کی پرواہ کئے بغیر احتجاج جاری رکھا۔

احتجاج کو ختم کروانے کے لئے پولیس نے ضلعی ناظم رانا حیات خاں کو بلایا مگر عوام نے ضلعی ناظم کی اپیل پر کوئی توجہ نہ دی۔ پھر علماء کو بلایا گیا۔ جن میں مولانا قاسم نورانی، مولانا مقصود احمد، مفتی ضیاء الحسنین صدیقی اور علامہ نصر اللہ مجددی شامل تھے انہوں نے بھی سپیکر پر اعلان کیا کہ ملزم پر دفعہ

295c کے تحت مقدمہ درج ہو چکا ہے انہیں لاہور جیل میں بھیج دیا گیا ہے اس لئے آپ منتشر ہو جائیں۔ آہستہ آہستہ لوگ گھروں کو جانے شروع ہوئے۔ شام سے رات دو بجے تک لوگ تھانہ کے دروازہ کے سامنے کھڑے رہے۔ صبح پھر شہر بھر میں تاجروں نے ہڑتال کر کے غم و غصے کا اظہار کیا۔ کیس کی پیروی کے لئے مختلف جماعتوں نے اشتراک سے کمیشیاں تشکیل دی گئی تھیں خالصہ سے مولانا غلام مصطفیٰ اور مدعی، دعوت اسلامی سے تعلق رکھنے والے رانا سعید احمد خاں اور شمعون رانا گواہ ہیں۔

۳ مارچ ہڑتال کے سلسلہ میں بھائی پھیرو کے گرد و نواح میں بھی احتجاج ہوا۔ چھینہ سرائے مغل، بگھیانہ میں بھی ہڑتال ہوئی۔ جامعہ مرتضائیہ فریدیہ بگھیانہ میں بہت بڑا اجتماع ہوا۔ جس میں تمام مسالک کے لوگوں نے شرکت کی۔ علامہ غلام محمد ابرار برکاتی کی صدارت میں ہونے والے جلسہ سے سنی علماء مولانا نثار احمد صدیقی، مولانا غلام فرید طاہر، مولانا سید غلام حسین میراں، مولانا اقبال احمد فاروقی، ناظم یونین کونسل رانا محمد اشرف۔ دیوبندی مکتبہ کے مولانا محمد یوسف، مولانا عبد الواحد، اہلحدیث مکتبہ کے حافظ محمد الیاس نے خطاب کیا۔ اس موقع پر پیر افضلی حسین سہو سید الطاف حسین شاہ، مولانا عباس نوری، مولانا محمد احمد برکاتی، مولانا بابا علی مولانا علا الدین، حافظ محمد اکبر فیضی، مولانا خادم حسین رضوی، قاری آفتاب، حافظ منور حسن، حافظ محمد اکبر فیضی، حاجی محمد ابراہیم نقشبندی، مولانا محمد یوسف، مولانا عبد الغفار، مولانا عبد الغفور اور حافظ

عبدالکریم بھی موجود تھے۔ مولانا غلام محمد ابراہیم برکاتی نے خطاب میں کہا کہ تو ہیں آمیز
خاک کے حادثاتی طور پر نہیں چھپے بلکہ یہ سب کچھ باقاعدہ پلاننگ سے کیا گیا ہے۔ کفار کی
اس حرکت نے مسلمانوں کو بیدار کر دیا ہے۔ یورپی دنیا میں بلیک یا رسول اللہ کے
نعرے بلند کرتے ہوئے احتجاج کیا گیا۔ ایک قرارداد کے ذریعے اسیران ناموس
رسالت کو رہا کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

۱۶ مارچ کو اسیران ناموس رسالت کی رہائی کے لئے احتجاجی جلسہ کے اختتام پر
سید عرفان شاہ مشہدی، سید محفوظ مشہدی، علامہ خادم حسین رضوی اور دیگر کارکنان کی
گرفتاری پر ۱۷ مارچ کو جلسہ کے خطبات میں احتجاج کیا گیا اور قراردادوں کے ذریعے
علماء کی رہائی کا مطالبہ کیا گیا۔

بلیک یا رسول اللہ کا نفرنس

۷ اپریل بروز جمعہ بعد نماز عشاء مسجد انوار غوثیہ میں ”بلیک یا رسول اللہ کا نفرنس“
کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے تحریک فدا یان ختم نبوت ضلع لاهور
کے امیر مولانا محمد علی رضوی نے کہا کہ مسلمانوں کی طاقت اور اتحاد کا راز محبت رسول
اور وفائے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مضمر ہے۔ آج اسلام پوری دنیا میں بڑی
تیزی سے پھیل رہا ہے۔ لوگ احسانیت پر ایمان لارہے ہیں۔ اسلام کی بڑھتی ہوئی
تعلیمات سے عالم کفر کو شدید پریشان ہے۔ اس موقع پر مفتی نذیر احمد قادری، علامہ
مقصود احمد، مولانا محمد نصر اللہ مجددی مولانا غلام قاسم نورانی، حافظ محمد یعقوب نقشبندی
مولانا نور الدین قاری ظفر اقبال مشتاق احمد نورانی اور محمد اسد اللہ حیدر بھی موجود تھے
۔ جب کہ کانفرنس کی صدارت سید ذاکر حسین شاہ نے کی۔ علامہ محمد علی رضوی نے کہا
کہ مغربی ممالک میں اسلام جس تیزی سے پھیل رہا ہے۔ اس سے کفار کو اپنے
عقیدوں اور لبرل ازم کو نقصان ہونے کا شدید خطرہ ہے اور وہ ڈرتے ہیں کہ کہیں
پوری دنیا پر اسلام کا غلبہ نہ ہو جائے۔ اس وجہ سے وہ آئے دن اسلام اور بانی اسلام

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی پر رقیق حملے کر کے مسلمانوں کے دلوں سے محبت رسول نکالنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسلام سب انبیاء کی عزت و توقیر کا درس دیتا ہے۔ حضور تمام نبیوں کے امام اور افضل الانبیاء ہیں۔ ان کی شان میں گستاخی بہت بڑی بدبختی ہے۔ تو ہیں رسول عالم اسلام کے خلاف بہت بڑی سازش ہے۔ مشتاق احمد نورانی نے کہا کہ وفائے رسول مسلمان کی میراث ہے عزت رسول پر مسلمان اپنی اولاد مال اور جان بھی قربان کرنے سے دریغ نہیں کرتے انہوں نے کہا کہ پرامن علماء کرام پر دہشت گردی کے مقدمات قائم کرنا حکومت کی اسلام دشمنی اور علماء دشمنی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ڈاکٹر سرفراز نعیمی، انجینئر سلیم اللہ خان اور دیگر علماء کرام پر قائم جھوٹے مقدمات کو فی الفور ختم کر کے انہیں رہا کیا جائے۔

۱۷ مارچ بروز جمعہ المبارک کو داتا دربار سے گرفتار ہونے والے علماء کرام سید محفوظ مشہدی، سید عرفان مشہدی، صاحبزادہ رضائے مصطفیٰ، علامہ خادم حسین رضوی اور مولانا محمد نواز بشیر جلالی کی گرفتاری پر احتجاج کیا گیا۔ ان کی رہائی کے لئے جمعہ کے خطبات میں قرار دادیں پاس کی گئی علماء کرام نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت و ناموس مسلمانوں کے ایمان کا حصہ ہے۔ مسلمان آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی برداشت نہیں کر سکتے۔

۱۹ مارچ کو تحریک فدا یان ختم نبوت کی طرف سے اجلاس طلب کیا گیا۔ اجلاس جامع مسجد انوار غوثیہ میں زیر صدارت مفتی نذیر احمد قادری ہوا۔ اجلاس میں حافظ مقصود احمد، مولانا نور الدین، قاری فیاض احمد قادری، خلیل الرحمن چشتی، حافظ محمد رمضان قادری، ظفر اقبال، رانا محمد صدیق، چوہدری کمال دین، چوہدری عباس جاوید، ملک عبد الحفیظ، مشتاق احمد نورانی، محبوب احمد کھوکھر، ڈاکٹر عبدالرشید اور دیگر احباب موجود تھے۔ فیصلہ ہوا کہ اسیران ناموس رسالت کی رہائی اور گستاخان رسول کے انجام تک

جدوجہد جاری رکھی جائے گی۔ تحریک تحفظ ناموس رسالت کو منظم کرنے کا عہد کیا گیا۔
 ۲۶ مارچ کو امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے پہلے سالانہ ختم مبارک کی تقریب اسد اللہ حیدر کی رہائش گاہ پر منعقد ہوئی۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مفتی نذیر احمد قادری نے کہا کہ امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کی پوری زندگی تحفظ ناموس رسالت کی راہ میں گزاری۔ باہمی اتفاق و اتحاد قائم رکھتے ہوئے اعلیٰ حضرت کے مشن کے لئے کوشاں رہیں۔ پوری موقع پر حافظ مقصود احمد، مولانا نور الدین قادری، قاری ظفر اقبال، رانا محمد صدیق نقشبندی، مشتاق احمد نورانی، محبوب احمد کھوکھر اور دیگر احباب شامل تھے۔

جے یو پی اور تحریک فدا یان ختم نبوت کی اپیل پر ۳۱ مارچ کو اسیران ناموس رسالت ڈاکٹر سرفراز نعیمی، انجینئر سلیم اللہ خاں اور دیگر علماء کرام کی رہائی کے لئے احتجاج کیا گیا۔ علماء کرام نے مفتی نذیر احمد قادری، مولانا مقصود احمد، مولانا نور الدین، قاری خلیل الرحمن چشتی، خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت عاشقان رسول کو گرفتار کے آزادی اظہار مذمت کر رہی ہے۔ علماء کرام نے کہا کہ غلامان مصطفیٰ کو پابند سلاسل کر کے تحریک ناموس رسالت کو دبایا نہیں جاسکتا۔ مغربی استعماری قوتوں نے ہمارے ایمان کی جان حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کر کے ہماری غیرت ایمانی کو لالکا رہا ہے۔

۱۲ اپریل ”سانحہ نشتر پارک کراچی“ کے سلسلہ میں

جمعیت علماء پاکستان، تحریک فدا یان ختم نبوت، مرکزی جماعت اہل سنت کے عہدیداروں کا مشترکہ اجلاس زیر صدارت حافظ مقصود احمد نقشبندی ہوا۔ جلسہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نشتر پارک کراچی میں دہشت گردی کی شدید مذمت کی گئی۔ تخریب کاروں کو فوری گرفتار کر کے عبرت ناک سزا اور شہداء و زخمیوں کی مالی امداد دینے کا مطالبہ کیا گیا۔ اس موقع پر رانا محمد حنیف، مولانا محمد نصر اللہ مجددی، چوہدری

عباس جاوید، مولانا نور الدین قادری، مشتاق احمد نورانی، قاری ظفر اقبال اور محمد اسد اللہ حیدر بھی موجود تھے، شہداء کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی۔ علماء کرام نے کہا کہ میلاد النبی کے پر امن اجتماع میں دہشت گردی کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ یہ عوام کو مذہبی اجتماعات سے متنفر کرنے کی بہت بڑی سازش ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت عوام کو تحفظ فراہم کرنے میں بری طرح ناکام ہو چکی ہے اپنے آپ کو بلٹ پروف گاڑیوں اور اور عوام کو دہشت گردوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ اجلاس میں طے کیا گیا کہ صبح تمام مساجد میں شہداء کے لئے قرآن خوانی اور زنجیوں کی صحت یابی کے لئے دعائیں کی جائیں گی۔۔۔ جمعہ کے اجتماعات میں دہشت گردی کے خلاف احتجاج کیا جائے گا۔

بھائی پھیرو میں سانحہ نشتر پارک کراچی سے اظہار یک جہتی کے لئے ہڑتال سنی تنظیموں اور انجمن تاجران کی اپیل پر ہڑتال کی گئی۔ اس موقع پر مین بازار میں شہداء کے لئے قرآن خوانی کی محفل ہوئی جس میں جمعیت علماء پاکستان تحریک فدا یان ختم نبوت کے راہنماؤں مفتی نذیر احمد قادری، علامہ مقصود احمد، اور مشتاق احمد نورانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ استعمار اور اشتراکیت ایک سازش کے ذریعے پر امن عوام اہل سنت کو دہشت گردی کی طرف دھکیل رہے ہیں۔ جو کہ ملک کے لئے کسی بھی طرح فائدہ مند نہیں ہے۔ اس موقع پر مولانا غلام قاسم نورانی، مفتی ضیاء الحسن صدیقی، حافظ محمد یعقوب نقشبندی، مولانا خادم حسین سعیدی، انجمن تاجران کے ملک عبد الحفیظ، چوہدری کمال الدین، شیخ محمد منشاء، ڈاکٹر محمد اشرف، ملک ساجد حسین، چوہدری ریاض احمد، ڈاکٹر خالد جاوید اور دیگر کارکنان موجود تھے۔ مقررین نے کہا کہ موجودہ حکومت عوام کے جان و مال کا تحفظ کرنے میں بری طرح ناکام ہو چکی ہے۔ ہر طرف دہشت گردوں کا راج ہے۔ ڈاکے، چوریاں اور قتل و غارت عام ہو چکی ہے۔ موجودہ امن و امان کی صورتحال سے حکومت کی گڈ گورنس کا

پول کھل چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اجتماع میں دہشت گردی کا پہلا واقعہ ہے۔ اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ حکومت کی لا پرواہی سے ۶۰ سے زائد افراد موت کے منہ میں چلے گئے۔ ان کا خون حکومت کی گردن پر ہے۔ حکومت کو اس کا حساب دینا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ طرمان کی گرفتاری تک ہمارا احتجاج جاری رہے گا۔

علاوہ ازیں جمعہ کے اجتماعات میں بھی علماء کرام نے دہشت گردی کے اس واقعہ کی شدید مذمت کی ہے۔

بکھیا نہ میں شہداء میلاد النبی کراچی کے لئے قرآن خوانی

۱۳ اپریل جامعہ مرتضائیہ فریدیہ میں اہل سنت کا اجتماع ہوا۔ شہداء میلاد النبی شتر پارک کراچی کے لئے قرآن خوانی کی گئی۔ مولانا غلام محمد ابراہیم کاکا کی صدارت میں ہونے والے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے علماء کرام مولانا عباس قادری، مولانا غلام محمد طاہر، مولانا ثار احمد صدیقی نے کہا کہ میلاد النبی کے جلسہ میں تحریب کاری کرنے والے اسلام اور پاکستان کے دشمن ہیں۔ حکومت اس کی تحقیقات اعلیٰ سطح پر کروائے۔ مقامی لسانی دہشت گرد تنظیم جو سی تحریک کا گھیراؤ کرنے میں سرگرم تھی اس کو ابھی انکوائری میں شامل کیا جائے۔ اس موقع پر سید الطاف حسین شاہ، پیر ارضی لہو، حافظ باغ علی، حافظ منور حسن جماعتی، قاری محمد اکبر فیضی، حافظ عبدالکریم اور دیگر علماء بھی موجود تھے۔

تحفظ ناموس رسالت کے لئے جدوجہد جاری ہے مرکزی قائدین کی طرف سے جو بھی ہدایات ملیں گی ان پر عمل کیا جائے گا۔

(حدیث شریف) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ دعا اور نماز آسمان وزمین کے مابین معلق رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور میں اس وقت باریاب نہیں ہوتی جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پروردہ نہ پڑھے (سنن ترمذی کتاب جلد ۱ ص ۳۰۳)

عکس خوابا یس قرنی، امین علم لدنی، عارف حقانی - یہ
محبوبہ سنائی

مجموعه کتابهای
تألیف
میرزا محمد طالع
العرفان
تألیف
میرزا محمد طالع
العرفان
تألیف
میرزا محمد طالع
العرفان

زیرنگار
بمیر و حضور تاجدار ولایت

ساجزہ پیر افتخار احمد سی
ساجزہ پیر افتخار احمد سی
ساجزہ پیر احمد سی

سَلاَئِلُهُ
مُبَارَكُ

نقیب محفل

ترجمان اسلام اور اکیسویں صدی
 مولانا محمد ابراہیم صاحب
 ابوالولیع محمد میر جعفر
 (کوچہ انوار)

زینب سیدہ زینب
جائیں جو تھوڑا لڑکچہ تھا
میں نے اسے بچت پروردہ آغوش لایا
حضرت صاحبزادہ الحاج
پیر نصیر احمد سیالوی

تجارتین دبار عالیہ لکھنؤ شریف

الدَّاعُونَ إِلَى الْخَيْرِ

مختاره محمد اویسی • مختاره محمد اویسی • مختاره محمد اویسی
مختاره محمد اویسی • مختاره محمد اویسی • مختاره محمد اویسی

رابطہ بزمِ

052 : 6207123

رابطہ بنیاد

-052:6207123

0300:6718889

0301:

0300: 6120176

-6648637-

0300 : 7115464

تحفظ ناموس رسالت کانفرنس بھکھی شریف

رپورٹ: ڈاکٹر اشرف آصف جلالی

بیدار جذبوں کی سر زمین اور شریعت و طریقت کی وادی ”بھکھی شریف“ ضلع منڈی بہاؤ الدین نے ہمیشہ دینی ملی تحریکوں میں جاندار کردار ادا کیا ہے۔ چنانچہ موجودہ دور اضطراب میں گستاخانہ خاکوں کے خلاف احتجاج میں بھی اس مقام سے بڑی موثر آواز بلند کی گئی۔ منڈی بہاؤ الدین اور دیگر مقامات پر احتجاجی ریلیوں کے انعقاد کے علاوہ ۲ مارچ ۲۰۰۶ء کو تاریخی ”تحفظ ناموس رسالت کانفرنس“ کا انعقاد کیا گیا۔ اس کانفرنس کے داعی مخدوم ملت پیر سید محمد محفوظ مشہدی صاحب مہتمم مرکزی جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف مرکزی راہنما جمعیت علماء پاکستان فضل کریم گروپ تھے۔ کانفرنس کا اہتمام جامعہ سے منسلک نو تعمیر شدہ بہت بڑی مسجد جامع محمدیہ میں کیا گیا تھا۔ صبح ہی سے قافلوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ دس بجے دن باقاعدہ کاروائی کا آغاز کیا گیا دیکھتے ہی دیکھتے عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک جم غفیر جمع ہو گیا۔ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سے سرشار تھے۔ آنکھوں میں نمی اور جذبوں میں بڑی حرارت تھی۔

کانفرنس کی صدارت آستانہ عالیہ بھکھی شریف کے سجادہ نشین حضرت پیر سید محمد مظہر قیوم مشہدی نے کی جب کہ مہمان خصوصی میں جگر گوشہ محدث اعظم پاکستان صاحبزادہ حاجی محمد فضل کریم، صاحب ایم این اے فیصل آباد تھے، اس کانفرنس کا انعقاد جہاں گستاخانہ خاکوں کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے کے لئے تھا وہاں ۱۴ فروری کو لاہور میں نکالی جانے والی احتجاجی ریلی کے موقع پر حکومت پنجاب کی طرف کی جانے والی گرفتاریوں اور ناجائز مقدمات کی مذمت کے لئے تھا۔

کانفرنس میں اہل سنت کے مقامی خطیب سید شبیر حسین شاہ صاحب نے خطاب

کرتے ہوئے عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چاشنی اور راہ عشق میں شہادت کی لذت پر گفتگو کی۔

ان کے بعد جامعہ محمدیہ بمکھی شریف کے مدرس مولانا جمیل احمد صدیقی صاحب توہین رسالت کے بھیا تک اور گھناؤنے جرم کی مذمت کرتے ہوئے اس پر شرعی سزا کا بیان کیا۔ نیز بیان کیا اس موقع پر دیگر مسالک ہمارے نعرے لگا کر اہل سنت کی حقانیت کا اعلان کر رہے ہیں۔ ان کے بعد بطل حریت پیر سید محمد محفوظ شہیدی صاحب نے کہا کہ یہ تازہ گستاخی کا واقعہ اس لئے رونما ہوا کہ اب تک امت مسلمہ نے رشدی اور تسلیمہ نسرین کو واصل جہنم نہیں کیا تھا انہوں نے کہا ناموس رسالت ہمارے ایمان کا معاملہ ہے اس سلسلے میں ہم جان کی بھی باز لگا دیں گے انہوں نے حکومت کی نااہلی، بے حسی اور بے غیرتی کا ذکر کرتے ہوئے بالخصوص وزیر اعلیٰ پنجاب کے رویے کی مذمت کی اور باقی صوبوں کے وزرائے اعلیٰ نے خود احتجاج میں شریک ہوئے ہیں پنجاب کا وزیر اعلیٰ غیرت ایمانی کے اظہار پر جھوٹے مقدمات بنا رہا ہے۔ انہوں نے کہا پنجاب کا وزیر اعلیٰ پنجاب میں سکھا شاہی چاہتا ہے اس کی دلیل دیگر امور کے علاوہ لاہور میں مسجد شہید گنج میں گوردوارہ کی تعمیر ہے۔ انہوں نے کہا ہم پرویز الہی کی سکھا شاہی کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے انہوں نے کہا ہم تحفظ ناموس رسالت محاذ کا حصہ ہیں اور لاہور میں محاذ کے قائدین کو تنہا نہیں چھوڑیں گے۔

ان کے بعد راقم محمد اشرف آصف جلالی نے کہا ناموس رسالت کی خاطر پوری دنیا پر پٹیوں کا انعقاد اور ان میں کلنا فداک یا رسول اللہ کے بینرز یہ واضح کر رہے ہیں کہ مسلک حق اہل سنت کی چمک ہر جگہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت سعید بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کے مطابق ایک بھی عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوتے ہوئے بھی اگر کوئی ہمارے نبی علیہ السلام کی گستاخی کر گیا تو اللہ تعالیٰ اس ایک کو بھی معاف نہیں کرے گا انہوں نے کہا ہمارا مطالبہ یہ نہیں کہ گستاخی کرنے والے معافی مانگیں۔ بلکہ ہم سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فتوے کی روشنی میں یہ

مطالبہ کرتے ہیں کہ گستاخوں کے سر اتارے جائیں۔ راقم نے لاہور کی ۱۴ فروری والی تاریخی ریلی کے موقع پر جامعہ جلالیہ کے شاندار کردار کا بھی ذکر کیا۔

راقم نے کہا کہ حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے دیئے ہوئے جذبوں کی گرمی باطل پرستوں کو آج بھی محسوس ہوتی ہے۔ انہوں نے نام نہاد روشن خیالی کا مدلل طریقے سے رد کیا اور تحفظ ناموس رسالت کی تحریک کو آگے بڑھانے کا اس انداز میں اعلان کیا۔

ناموس نبی کی خاطر ہم ہر باطل سے ٹکرائیں گے
جوراء میں ہماری آئے گا ہم اس کو مار گرائیں گے

ان کے بعد پیر سید محمد محفوظ مشہدی صاحب کے لخت جگر اور جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف کے نائب مہتمم صاحبزادہ پیر سید نے شرکاء اور مہمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس عزم کا اظہار کیا۔ تحفظ ناموس رسالت کا کارواں ان شاء اللہ منزل کی طرف رواں دواں رہے گا۔

ان کے بعد متحرک سنی راہنما جگر گوشہ محدث اعظم حضرت صاحبزادہ حاجی محمد فضل کریم صاحب کو دعوت خطاب دی گئی۔ چنڈال فلک شکاف نعروں سے گونج اٹھا۔ حضرت پیر سید محمد محفوظ مشہدی صاحب نے حاجی صاحب کو پارلیمنٹ میں تحفظ ناموس رسالت کی تاریخی قرارداد پیش آنے پر خراج تحسین پیش کیا۔ حاجی صاحب نے ارباب حکومت سے بڑی کھری کھری باتیں کیں اور کہا ناموس رسالت کے تحفظ کی تحریک کو کوئی دبا نہیں سکتا۔ انہوں نے مطالبہ کیا ۱۴ فروری کو لاہور میں جو توڑ پھوڑ ہوئی اس کی تحقیقات کے لئے سپریم کورٹ کے ججز پر مشتمل بینچ بنایا جائے ہمارا دعویٰ ہے کوئی سنی اس توڑ پھوڑ میں شریک نہیں ہے۔ انہوں نے کہا ہمارے مدارس کے طلبہ اور علماء کو رہا کیا جائے اور علماء پر جو ناجائز مقدمات بنائے گئے ہیں ان کو ختم کیا جائے ورنہ ہم راست اقدام پر مجبور ہوں گے کانفرنس کا اختتام صلوة و سلام پر ہوا اور حضرت پیر سید محمد مظہر قیوم شاہ مشہدی نے دعا کی۔ کانفرنس میں جامعہ بھکھی شریف کے فضلاء نے کثرت سے شرکت کی۔

منڈی بہاء الدین میں

اسیران ناموس رسالت کا تاریخی استقبال

مفتی جمیل احمد صدیقی

تحفظ ناموس رسالت تحریک نے دورانِ حضورِ دامتِ بخت بخش کے مزار سے عظمت رسالت کا نفرنس کے موقع پر مرکزی جمعیت علماء پاکستان کے مرکزی راہنما پیر سید محمد محفوظ مشہدی مرکزی جماعت اہل سنت کے ناظم اعلیٰ پیر سید محمد عرفان مشہدی استاذ العلماء و مولانا خادم حسین رضوی صاحبزادہ سید مختار اشرف رضوی اور دیگر کارکنوں کو گرفتار کیا گیا اور ایک ماہ کے لئے نظر بند کر دیا گیا۔

لیکن سنی تنظیموں کے احتجاج پر بالآخر حکومت پنجاب کو رہائی کا فیصلہ کرنا پڑا جب قائدین اسلام رہا ہوئے تو پورے لاہور میں ان کا استقبال کیا گیا۔ جامعہ حزب الاحناف جامعہ نظامیہ جامعہ نعیمیہ اور رسولیہ شیرازیہ میں اہل لاہور نے فقید المثال استقبال کیا۔

اگلی صبح جب وہ آبائی ضلع منڈی بہاء الدین کے لئے روانہ ہوئے تو شاہین چوک گجرات میں سینکڑوں کارکن جمع ہو گئے۔ جن کی قیادت پیر سید ضیاء الاسلام گیلانی تارو والی شریف مولانا مقبول احمد شاد یوال، مولانا حفصہ محمود انجم جلالی، قاری محمد حنیف جلالی اور قاری علی محمد نے کی اس موقع کارکنوں نے فلک شکاف نعرے لگائے اور پھول پھنچاؤ رکئے۔ قائدین وہاں سے منڈی بہاء الدین کے لئے روانہ ہوئے اور اڈا پابڑا نوالی میں مولانا سید شبیر حسین بخاری صاحبزادہ عبد الصمد عابد سید غلام کاظمی حاجی منور حسین اور حاجی محمد یونس کی قیادت میں بڑی تعداد میں لوگوں نے استقبال کیا اور پھولوں کے ہار پہنائے جب قائدین وہاں سے روانہ ہوئے تو پچالیہ شہر سے باہر

قاری سکندر حیات جلالی قاری عبدالککور جلالیہ سمیت ہزاروں کارکنوں نے اسیران کا زبردست استقبال کیا گیا اور قائدین کو جلوس کی صورت میں لایا گیا۔

اس کے بعد موضع مانگٹ شریف میں صاحبزادہ عبدالجلیل مولانا زین العابدین مولانا محمد شعیب اور صاحبزادہ خالد محمود کدھر کی قیادت میں پر تپاک استقبال کیا گیا تھا قائدین جب مانگٹ سے روانہ ہوئے تو ایک بڑا جلوس تھا جس میں ہزاروں افراد موٹر سائیکلوں اور گاڑیوں پر سوار تھے جب کنگ روڈ پر پہنچے تو یہاں استقبال کے لئے ہزاروں لوگ موجود تھے جن کی قیادت چوہدری شہزاد انجم سابق تحصیل ناظم مفتی جمیل احمد صدیقی صدر تحریک ناموس رسالت مولانا صغیر حسین مرکزی جماعت اہل سنت مولانا محمد یعقوب تحریک فدایان ختم نبوت چوہدری ریاض گوندل انور سانی، مظہر سانی چوہدری محمد اکبر آف رسول سعید انظر گوگی ناظم اعجاز جنجوعہ ناظم اشرف غوری ناظم اور دیگر علماء کر رہے تھے کارکنوں نے جھنڈے اور بنیر اٹھار کھے تھے اور فلک شکاف نعرے لگا رہے تھے کارکنوں نے قائدین کو پھولوں سے لاد دیا تھا۔ منڈی بہاؤ الدین کی تاریخ میں یہ ایک فقید المثال استقبال تھا۔ کارکن نعرے لگا رہے تھے مرد حق مرد جری محفوظ مشہدی، محفوظ مشہدی سینوں نے شیر پالا، پیر عرقان بھکھی والا۔

جب جلوس یہاں سے روانہ ہوا تو اس کی لمبائی تقریباً دو کلومیٹر تھی جس میں سینکڑوں موٹر سائیکلیں اور گاڑیاں بھی شامل تھیں۔ آخر میں دارالعلوم جلالیہ رضویہ سکول میں عظیم الشان عظمت رسالت کا نفرنس ہوئی جس سے تمام قائدین نے پر جوش خطابات فرمائے۔

دروود شریف پڑھنے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بالا سنا مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ مجھ پر میری روح کو واپس کرتا ہے پھر اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ (الشفاء، جلد ۲ ص ۸۲)

خسرو کمالیہ و لازمہ العارفین قدوة السالکین عماد المصلین، فرید الدین برغانی العارفین
 سید عالم حضرت خواجہ محمد حسین چشتی صابری قنوی
 عن صاحب کتب قنوی، امین علم لہ فی اعلا صحتہ فی جموع من قرآنی، و تفسیرہ و تحقیقہ معروفہ

شیخ طریقت و مطاح حسین اویسی قادری
 قبلہ عالم حضرت خواجہ محمد حسین چشتی صابری قنوی
 المعروف زلفا علی سکر کی حیاتی مبارکہ پر پیر شاہ اللہ صاحب کتب مستطاب



مؤلف: انت لا نا صاحبہ مخ فی تصنیفہ خواجہ حسین اویسی صاحب
 ترجمان سیرت و سیرۃ النبیین علیہ السلام و آلہ

مکتبہ دارالعالیہ اویسیہ مطبوعہ شریف ضلع ریاکوٹ

رابطہ پتہ: 0300-6118889 — 052-6207123

صفحات 320: مغرب مارکیٹ میں آ رہی ہے مزید معلومات کیلئے 0301-6648637 رابطہ کریں

ڈسکہ کی رپورٹ

مولانا محمد نواز نقشبندی

”عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ وہ دو لفظ ہیں جن میں نور ایمان پوشیدہ ہے اور مومن کے ایمان کی معراج ہیں۔ اس لئے کہ خود خالق کائنات نے اپنی لاریب آخری آسمانی کتاب قرآن حکیم میں درجنوں مقامات پر عظمت مصطفیٰ، تعظیم مصطفیٰ، توقیر مصطفیٰ، ادب مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کو حقیقت ایمان قرار دیا ہے اور مدار ایمان قرار دیا ہے حقیقت ہے کہ کوئی مومن بھی اپنے آقا و مولیٰ نبی کریم رؤف الرحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی ذات اقدس کے بارے میں ذرہ برابر بھی بے ادبی گستاخی کو برداشت نہیں کر سکتا وہ کوئی خبیث الفطرت ہی ہوگا جو خاتم المرسلین کی گستاخی سے اور بے تاب نہ ہو۔ وگرنہ سلیم الفطرت تو تڑپ کے رہ جاتا ہے۔“

یہی وجہ ہے کہ گذشتہ مہینوں جب یورپی اخبارات میں اللہ کریم کے آخری نبی محبوب دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے خاک کے شائع ہوئے تو پوری دنیا میں روئے زمین پہ بسنے والے تمام اہل ایمان سراپا احتجاج بن کر میدان میں اتر آئے ہر طرف سے صدائے احتجاج بلند ہونے لگی۔ حتیٰ کہ فضائے عالم میں احتجاج کی صدائیں گونجنے لگیں اور چشم فلک نے دیکھا کہ اللہ کے بندوں نے نبی کے چاہنے والوں نے روئے زمین کو رب للعالمین کی توحید اور رحمۃ للعالمین کی عظمت و رسالت کے نعروں اور ترانوں سے معطر و منور کر دیا اور مطالبات ہونے لگے کہ گستاخوں کو قراری سزا دی جائے ان بد بختوں سے زمین کو پاک کر دیا جائے ایسے حالات میں ڈسکہ شہر نے بھی کلیدی کردار ادا کیا ۱۴ فروری بروز منگل کو نفاذ نظام مصطفیٰ اور مقام مصطفیٰ کے تحفظ کی داعی جماعت جمعیت علماء پاکستان اور جماعت اہل سنت ڈسکہ کے اکابرین علامہ قاری خالد محمود، مفتی مہر معین الدین، چوہدری ظفر سہاوی اور مولانا محمد فاضل صابری، حافظ محمد جمیل بیک کی قیادت میں تاریخ ساز ریلی نکالی گئی،

تحریک نظام مصطفیٰ کی یاد تازہ ہو گئی تمام شعبہ ہائے زندگی کے افراد شریک ہوئے۔ ریلی سے پہلے ڈسکہ شہر کے معروف میلاد چوک میں عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مقررین نے ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہمیت کو اجاگر کیا ۲ مارچ جمعرات کو جامع مسجد حاجی نواب دین والی میں پروقار اجلاس ہوا جس میں زندگی کے ہر شعبہ کی نمائندگی تھی اجلاس نے متفقہ طور پر ۳ مارچ کو پورے شہر میں شرڈاؤن ہڑتال کی کال دی جو کہ انتہائی کامیاب رہی اس ہڑتال سے پہلے پولیس نے کارکنوں کو ہراساں کیا اور جمعیت علماء پاکستان ضلع سیالکوٹ کے ناظم اعلیٰ جناب چوہدری ظفر سہی کو گرفتار کر لیا۔ جمعہ المبارک کے اجتماعات میں قرارداد مذمت پیش کرتے ہوئے گرفتار شدگان کی رہائی کا مطالبہ کیا گیا جس کی وجہ سے گرفتار شدگان رہا ہوئے۔ ۳۱ مارچ منگل کو فورڈ ٹاؤن ہوٹل سمبولیاں روڈ ڈسکہ میں جمعیت علماء پاکستان ڈسکہ نے ایک بھرپور اجلاس منعقد کیا جس میں تحصیل بھر سے خادمین تشریف لائے جس میں مہمان خصوصی جمعیت علماء پاکستان پنجاب کے سیکرٹری جنرل جناب قاری زوار بہادر تھے خطبہ استقبالیہ راقم الحروف محمد نواز نقشبندی نے پیش کیا۔ علاوہ ازیں علامہ قاری خالد محمود صاحب نے اتحاد کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے اہل سنت کو متحد کرنے کی کوششوں پر زور دیا۔ اور مہمانوں کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کیا۔ چوہدری ظفر سہی صاحب نے امام شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ کے افکار کی روشنی میں نفاذ نظام مصطفیٰ کی برکات پر روشنی ڈالی قاری زوار بہادر صاحب نے ۲۸ مارچ کو مینار پاکستان لاہور میں منعقد ہونے والی بلیک یار رسول اللہ کانفرنس کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے کارکنوں کو بھرپور شرکت کرنے کی اپیل کی آخر میں اختتامی دعا اور نورانی لنگر پر اجلاس برخواست ہوا اجلاس کی کامیابی میں ظفر سہی، مبشر بٹ، کاشف بٹ، حافظ ہمایوں رشید، صاحبزادہ نوید بیگ صاحب، نمایاں کردار تھا پھر ۲۸ مارچ کو بلیک یار رسول اللہ کانفرنس میں ڈسکہ شہر سے بھرپور بسوں کا قافلہ شریک ہوا۔

زندہ اردو زبان کی ایک جامع لغت

جس میں اردو ادب کے عام قاری اور طالب علموں کی جملہ
ضروریات پورا کرنے کی کوشش کی گئی ہے

علمی اردو لغت

(جامع)

مؤلف وارث سرہندی ایم۔ اے مرحوم

علمی کتب خانہ کبیر سٹریٹ اردو بازار لاہور

فون نمبر 7248129*7353510

قیمت متوسط 160 روپے

جامع قیمت 460 روپے

ایک ایسی لغت جس کو اردو ادب کے ماہرین مثلاً ڈاکٹر سید عبداللہ فاضل و حیدر قریشی،
ڈاکٹر عبادت بریلوی ماہر القادری (کراچی) میجر آفتاب حسین کراچی یونیورسٹی
مرزا ادیب کے علاوہ ملک کے روزناموں مثلاً جنگ نوائے وقت مشرق امر و پاکستان
ماہنامہ ماہنامہ اعلم کراچی نے نمایاں اور بلیشٹر کا قابل فخر کارنامہ قرار دیا ہے

تحفظ ناموس رسالت کانفرنس ڈیرہ غازی خان

سعید خان مستوی

ڈیرہ غازی خان تحفظ ناموس رسالت کے سلسلے میں کئی بار احتجاجی جلوس نکالے گئے ضلعی انتظامیہ نے رکاؤٹ ڈالی تو انتظامیہ کے ساتھ مذاکرات ہوئے ان پر واضح کیا گیا کہ ہم پرامن ڈنمارک کی حکومت کے خلاف توہین آمیز خاکے شائع کرنے پر احتجاج کریں ہیں نہ کہ آپ کے خلاف۔ اگر انتظامیہ نے مداخلت کی تو پھر پرامن احتجاج کی ہرگز ضمانت نہیں دی جاسکتی۔ انتظامیہ سے مذاکرات میں جمعیت علماء پاکستان کے ضلعی صدر مناظر اسلام علامہ محمد بخش فیضی جنرل سیکرٹری محمد بلال احمد نائب صدر محمد سعید خان مستوی صاحبزادہ انور حسن قریشی صدر مرکزی میلاد کمیٹی علامہ مفتی غلام رسول فیضی امیر مرکزی جماعت اہل سنت ڈیرہ علامہ حافظ محمد خاں باروی علامہ قاری محمد شاہد سعیدی علامہ غلیل احمد سلیمانی صوفی محمد یوسف ابو بکر نورانی نے شرکت کی گذشتہ جمعہ المبارک کو مرکزی جامع مسجد بلاک ۳ پر ایک عظیم الشان احتجاجی جلوس مرکزی جماعت اہل سنت جمعیت علماء پاکستان کے زیر اہتمام نکالا گیا احتجاجی بینروں کے ساتھ لبیک یا رسول اللہ کے نعروں سے شہر کے مختلف راستوں سے گزرتا ہوا ٹریفک چوک پر جلسہ عام کے بعد اختتام پذیر ہوا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے محمد بلال احمد نے ادا کئے مذکورہ علماء کرام نے خطاب کیا، آخر میں درود و سلام کے بعد دعائے خیر علامہ عبدالعزیز قطبی صدر جے یو پی تحصیل تونسہ نے کی مقررین نے حکومت پاکستان کی ناموس رسالت کے اہم معاملے میں بے غیرتی کی مذمت کی گئی قراردادیں پاس کی گئیں کہ ڈنمارک اور دیگر حکومتوں کے ساتھ سفارتی تعلقات ختم کئے جائیں ۱۸ مارچ کو بعد نماز عشاء پاکستانی چوک میں تحفظ ناموس رسالت کانفرنس، مشہد کی گئی جس کی صدارت حضرت پیر حامد رضا شاہ صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ "حکیم الام شاہ" نے کی مہمانان گرامی پیر سید غلام عباس شاہ صاحب مناظر اعظم علامہ

محمد بخش فیضی صدر جے یو پی ڈیرہ علامہ مفتی غلام رسول فیض علامہ قاری محمد شاہد سعیدی، محمد سعید خان مستوٹی، علامہ خلیل احمد سلیمانی صاحبزادہ انور حسن قریشی لیاقت علی حافظ رہنواز سعیدی، محمد خالد صاحب تھے خصوصی خطاب مناظر اسلام استاذ العلماء شیخ الحدیث محمد اشرف سیالوی نے کیا، علامہ محمد بلال احمد نے قراردادیں پاس کیں خصوصاً لاہور میں مناظر اسلام حضرت علامہ پیر عرفان مشہدی علامہ محمد محفوظ شاہ مشہدی، علامہ خادم حسین رضوی کے ساتھ 26 علماء کرام کی گرفتاریوں کی مذمت کی گئی۔ مقررین نے کہا حکومت یہودیوں کی خوشنودی کے لئے اسلام دشمنی میں علماء کرام کو گرفتار کر رہی ہے احتجاج ڈنمارک حکومت کے خلاف ہے۔ اور تکلیف پاکستان کی بے غیرت حکومت کو ہو رہی ہے شیخ الحدیث علامہ محمد اشرف سیالوی نے دو گھنٹے گستاخ رسول اور اس کے انجام کے موضوع پر خطاب فرمایا اور علماء اہل سنت کی گرفتاری کی مذمت کی۔

تحفظ ناموس رسالت بھرگانے پر

ہم

WWW.NAFSEISLAM.COM
چیف ایڈیٹر سید اجمل گیلانی

اور ایڈیٹر قاری محمد افضل باجوہ مجاہد ختم نبوت

کو مبارک باد پیش کرتے ہیں

WARID
TEL

Paktel

س: مبشر باجوہ پی سی او اینڈ موبائل ہاؤس چوک قلعہ کالا دلاسیا لکھوت



تحریک تحفظ ناموس رسالت

میں جمعیت علماء پاکستان اور مرکزی جماعت اہل سنت گوجرانوالہ کا کردار

شیخ الحدیث مفتی محمد اشرف جلالی (کاموگی)

ارشاد ربانی ہے: وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ اے مومن نہ سستی کرنا اور نہ ہی غمگین ہونا اور غلبہ تیرے لئے ہی ہے۔

ارشاد نبوی ہے: أَلَا سَلَامٌ يَعْلَمُ وَلَا يُغْلَى: اسلام غالب ہونے کے لئے ہے نہ کہ مغلوب ہونے کے لئے۔

ارباب عقل و دانش کا فرمان ہے کہ انسان نیک ہو یا بد، مومن ہو یا کافر، اپنا ہو یا بیگانہ، امیر ہو یا غریب چار چیزوں سے محبت کرتا ہے۔

۱۔ وطن۔ ۲۔ مال۔ ۳۔ اولاد۔ ۴۔ جان

اور یہ بھی روز روشن کی طرح نمایاں اور واضح ہے کہ بوقت ضرورت انسان وطن کو مال پر قربان کر دیتا ہے۔ اسی طرح بوقت ضرورت انسان مال کو اولاد پر قربان کر دیتا ہے اور یوں ہی بوقت ضرورت اولاد کو جان پر قربان کر دیتا ہے۔

WWW.KARSEISLAM.COM

افضل الشہداء سیدنا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یوں ہی سید الشہداء سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مذکور بالا چاروں چیزوں کو اللہ رب العزت کی راہ میں قربان کیا اور قربان فرما کر ثابت کر دیا کہ ان چاروں چیزوں کی محبت ثانوی حیثیت رکھتی ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کی محبت اولین حیثیت رکھتی ہے۔

ارشاد ربانی ہے۔

عورتوں، بچوں سونے اور چاندی کے ڈھیروں، نشان زدہ گھوڑوں اور جانوروں نیز کھیتوں کی محبت سے انسان کو آراستہ کر دیا گیا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہوا کہ ان چیزوں کی محبت انسان کے دل میں ڈال دی گئی ہے۔ پھر فرمایا یہ دنیا کی زندگی کا ساز و

سامان ہے۔ اچھا انجام اللہ رب العزت کے ہی ہاں ہے۔ اور پھر فرمایا آؤ میں تمہیں بتاؤں کہ ان تمام سے ایک اور چیز بہتر بھی ہے اور وہ ہے تقویٰ۔

(سورہ آل عمران پارہ ۳ آیت ۱۴-۱۵)

تمام محبتوں کی حیثیت ثانوی ہے اور تمام محبتیں اللہ اور اس کے رسول کی محبت پر قربان۔ لہذا: مقام مصطفیٰ کے تحفظ اور نظام مصطفیٰ کی بحالی کے لئے صبح و شام رات دن کوشاں رہنا ہر مومن اور مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ خصوصاً علماء کرام اور مشائخ عظام کی۔

راقم الحروف 27-1-2006 بروز جمعہ المبارک نماز عشاء کے بعد سویا ہوا تھا رات کے تقریباً بجے دو تھانوں کی پولیس نے راقم کے گھر کا گھیراؤ کر لیا اور راقم کے بیٹے محمد عثمان علی کو گرفتار کر لیا اور شئی تھانہ لے جایا گیا راقم نے پولیس سے پوچھا کہ محمد عثمان علی گجر کا کیا جرم ہے تو پولیس نے جواب دیا۔ کہ یہ جمعیت علماء پاکستان تحصیل کاموٹکے کا خازن ہے اور نو جوان ہے اور آپ مرکزی جماعت اہل سنت پاکستان ضلع گوجرانوالہ کے امیر ہیں۔ یوں ہی آپ جمعیت علماء پاکستان ضلع گوجرانوالہ کے صدر ہیں اور اسی طرح آپ متحدہ مجلس عمل پاکستان تحصیل کاموٹکے کے صدر ہیں۔ 29-01-2006 بروز اتوار لاہور میں میرا تھن ریس ہو رہی ہے اور ہمیں یقین ہے کہ آپ ضرور بھرور کوئی نیکوئی کردار ادا کریں گے۔

اللہ اور اس کے رسول کی رضا کے لئے چھ دن حوالات اور جیل میں رہنا پڑا۔ واپسی پر میرے سمیت کئی ساتھیوں نے میرے بیٹے محمد عثمان علی گجر خازن جمعیت علماء پاکستان تحصیل کاموٹکے سے پوچھا کہ جیل میں کیسے گزری تو اس نے کہا کہ چھ دن کی زندگی ہی اصل زندگی تصور کرتا ہوں۔

27-1-2006 بروز جمعہ کی رات کے گیارہ بجے صاحبزادہ مولانا نصیر احمد اویسی کے گھر سے ٹیلی فون موصول ہوا کہ مولانا کو ان کے دونوں بھائیوں میاں محمد سعید اویسی اور محمد اعجاز اویسی سمیت گرفتار کر لیا گیا ہے۔

کو تو الی تھانہ گوجرانوالہ رابطہ کیا گیا تو جواب ملا کہ مولانا نصیر احمد اویسی جمعیت

علماء پاکستان ضلع گوجرانوالہ کے جنرل سیکرٹری ہیں اور یوں ہی وہ متحدہ مجلس عمل کے ضلعی قائد ہیں یوں ہی وہ ملی یک جہتی کونسل میں بھی کام کرتے رہے ہیں۔ اور ہمیں لاہور سے حکم ملا ہے کہ تینوں بھائیوں کو گرفتار کر لینا۔ اور واقعی اس بات میں کوئی شک نہیں کہ مولانا مرد میدان ہیں۔ اس سے پہلے بھی کئی بار یوسفی سنت پر عمل کر چکے ہیں۔ گذشتہ سال گوجرانوالہ میں میرا تھن ریس کوزور بازو سے روکا گیا اور مولانا کو پیش پیش پایا گیا۔ گذشتہ سے پیوستہ سال سرکس کی آڑ میں زنا اور جوئے کے اڈہ کو ڈنڈے کی طاقت سے روکا گیا اور مولانا کو اس کی پاداش میں دو ہفتے جیل میں ڈال دیا گیا۔

قائد ملت اسلامیہ علامہ الشاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی میں گذشتہ سے پیوستہ سال فرمایا تھا کہ اٹھائیس مارچ کو لاہور میلاد مصطفیٰ کانفرنس ہوگی۔ حضرت کے انتقال کے بعد وہ کانفرنس ہوئی۔ راقم الحروف حافظ محمد اشرف جلالی امیر مرکزی جماعت اہل سنت پاکستان ضلع گوجرانوالہ اور مولانا نصیر احمد اویسی جنرل سیکرٹری جمعیت العلماء پاکستان ضلع گوجرانوالہ نے شہر سمیت ضلع بھر کا بھرپور کئی دن دورہ کیا۔ اللہ کریم نے کرم فرمایا اور ہم تقریباً پینتیس بسوں کا قافلہ لے کر لاہور پہنچنے میں کامیاب ہوئے۔

مرکزی جماعت اہل سنت اور جمعیت علماء پاکستان ضلع گوجرانوالہ کا کردار ہمیشہ بہتر رہا۔

14-2-2006 کو کامونکے میں احتجاجی مظاہرہ ہوا جس کے نتیجے میں چھ گھنٹے ٹریفک جام رہی راقم اللہ کے فضل و کرم سے صبح دس بجے سے لیکر شام چار بجے تک جی ٹی روڈ پر رہا خطاب کیا اور دعا کی۔

24-2-2006 بروز جمعہ المبارک نماز جمعہ کے بعد بہت بڑی ریلی منعقد ہوئی۔ جو کہ غلہ منڈی مین بازار سے ہوتے ہوئے جی ٹی روڈ پر پہنچی اور خطابات وغیرہ ہوئے۔ یوں ہی 3-3-2006 بروز جمعہ المبارک کو بھی ایک عظیم الشان ریلی کا اہتمام کیا گیا بہت ساری تنظیمات کے صدور کا خطاب بھی ہوا۔ ان دونوں ریلیوں

میں محمد عثمان علی گجر اور حافظ محمد عبداللہ نورانی کا کردار بھی نمایاں اور واضح بھی رہا۔

206-2-14 بروز منگل ہونے والے احتجاجی مظاہرہ یوں ہی 206-3-3

بروز جمعہ المبارک کو ہونے والی ہڑتال سے غلہ منڈی سبزی منڈی اور مین بازار کے مختلف تاجروں اور تاجروں کی تنظیموں کے عہدہ داروں سے ملاقات کی۔ اور ہر کسی نے سراہا۔ اللہ رب العزت اپنے فضل و کرم اور اپنے محبوب کریم کے وسیلہ جلیلہ سے ہمیں خلوص جیسی نعمت سے مالا مال فرمائے۔

مرکزی جماعت اہل سنت اور جمعیت العلماء پاکستان کو کامیابیوں سے ہمکنار فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ حاجی محمد یونس جاوید، میاں عبدالرشید رضوی، سید امداد حسین بخاری کی محنت اور کاوش قابل ستائش اور قابل تعریف ہے۔

یوں ہی جب 2006-1-28 کو فقیر جب گو جرانوالہ پہنچا تو معلوم ہوا کہ چوہدری محمد سعید شاد کو بھی میرا تھن ریس کے سلسلہ میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ 2006-1-31 کو پانچ بجے شام جیل کے دروازہ پر پہنچے گئے اور رہا ہونے والوں کو نعرہ تکبیر و رسالت کی گونج میں کاروں کے جلوس میں گھرا لیا گیا۔ چوہدری محمد طارق مہر قاری محمد احمد رضا صوفی محمد عباس، حافظ محمد عبداللہ اور حافظ گلزار حسین چشتی سمیت بہت سارے ساتھیوں نے رہا ہونے والے مجاہدین کے گلے میں ہار ڈالے۔ اسی دوران سید امداد حسین شاہ سنیر نائب صدر جمعیت علماء پاکستان ضلع گو جرانوالہ جیل میں ساتھیوں کی ملاقات کرتے رہے اور کھانا وغیرہ پہنچاتے رہے۔ مرکزی جماعت اہل سنت اور جمعیت علمائے پاکستان کا کردار ہمیشہ نمایاں اور واضح رہا ہے۔ تحریک پاکستان، تحریک ختم نبوت، تحریک نظام مصطفیٰ اور باقی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ بغیر کسی لالچ اور طمع کے کام کیا۔ آج بھی ہزاروں اخبار گواہ ہیں کہ مذکورہ بالا جماعتیں ہمیشہ پر امن رہنے اور رکھنے کی کوشش کرتی ہیں۔ ویسے بھی مرکزی جماعت اہل سنت اسی فیصلہ اہل سنت و جماعت کی واحد نمائندہ جماعت ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم تمام متحد ہو کر مقام مصطفیٰ کے تحفظ اور نظام مصطفیٰ کے نفاذ کے لئے کام کریں۔

تبصرہ کتب

تبصرہ نگار محمد آصف نعمانی شعبہ درس نظامی جامعہ صدیقیہ سراج العلوم

نام کتب: صلوة علیہ وسلم و تسلیما موضوع مجموعہ درود و سلام

مرتب و مولف: محمد مقصود الحسن مرزا اشاعت چہارم

صفحات: 603

ناشر: مصطفیٰ فاؤنڈیشن

قاروق کالونی والٹن روڈ والٹن کینٹ لاہور 54810

محترم المقام جناب محمد مقصود الحسن صاحب نے درود و سلام کا یہ عظیم خوبصورت مجموعہ صلوة علیہ وسلم و تسلیما جس کو جمع کرنے کے لئے موصوف نے دن رات ایک کیا ہوگا اور کثیر تعداد میں فضائل درود و سلام کی کتب کی ورق گردانی کی ہوگئی اور درود و سلام کی کتب کے مطالعہ کے وقت موصوف ان لمحات میں بھرپور فیض یاب بھی ضرور ہو گئے واقعہ موصوف کے درود و سلام کے مطالعہ کے وقت ان لمحات کو بڑے قیمتی لمحات سمجھتا ہے اور موصوف کے ان لمحات پر ان کو مبارک بات بھی پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں اللہ پاک اپنے محبوب کا صدقہ تمام امت محمدیہ کو درود و سلام کے فیض برکات سے مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائیں موصوف نے قرآن پاک کی آیات بنیات اور کثیر تعداد میں حدیث مبارکہ سے اور صحابہ کرام کے اقوال تابعہ و تالیف کے اقوال اور اولیائے امت کی کتب سے اس عظیم اور خوبصورت کتاب مجموعہ درود و سلام کو مرتب کیا۔

یوں تو درود و سلام پر مبنی بہت سی کتابیں اکثر و بیشتر شائع ہوتی رہتی ہیں لیکن یہ کتاب اپنی نوعیت میں ایک منفرد انداز رکھتی ہے۔

کتاب مجموعہ درود و سلام عشق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرآنی اسلوب کا مظہر ہے اور پھر درود و سلام وہ منفرد اور بے مثل عبادت جو بیک وقت حکم خداوندی بھی

ہے اور سنت رب رب جلیل بھی ہے۔

کتاب مجموعہ درود و سلام کی خاص اور اہم بات ہے وہ یہ ہے موصوف نے درود و سلام کے آداب اور اہمیت اور اسکے فضائل پر بھی روشنی ڈالی ہے۔

اور منقول درود کتاب میں یکجا کر کے قاری کے استفادہ کے لئے ان کے تراجم بھی درج کر دیئے ہیں یہ کتاب مصطفیٰ فاؤنڈیشن نے شائع کی ہے۔

ملنے کا پتہ المدثر، مصطفیٰ لاہور، فاروق کالونی، والٹن دواڑ والٹن کینٹ لاہور

پاکستان فون 5820659

☆☆☆☆

نام کتاب: مجموعہ رسائل رومرزاہیت

از تہمکات: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر: مصطفیٰ فاؤنڈیشن تعداد گیارہ سو

امام احمد رضا خان بریلوی قدس سترہ چودھویں صدی کے عظیم مجدد اور نامور محدث اور مفتی تھے امام احمد رضا جس مسئلہ پر قلم اٹھاتے ہیں خواہ اس کا تعلق علوم نقلیہ سے ہو یا علوم عقلیہ سے یا ان دونوں کی کسی فرع سے وہ اس کی جزئیات و اصول پر کامل عبور رکھنے کا ثبوت دیتے ہوئے نہایت ہی تحقیق و تدقیق کے ساتھ اس کے تمام پہلوؤں کو اجاگر کرتے ہیں اور قاری کو اپنے اخادات و اخاضات سے متحر کر دیتے ہیں ان کے کے ہم عصر مخالف و موافق تمام علماء نے ان کے اس خصوصی وصف کا اعتراف کیا ہے۔ حضور پر نور خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خاتم یعنی بعثت میں آخر جمیع انبیاء و مرسلین بلا تاویل و بلا تخصیص ہونا ضروریات دین سے ہے جو اس کا منکر ہو یا اس میں ادنیٰ شک و شبہ کا بھی راہ دے گا فر مرتد ملعون ہے آیہ کریمہ و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین و حدیث متواتر لائبریری بعدی سے تمام امت مرحومہ نے سلفاء خلفاء ہمیشہ یہی معنا سمجھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلا تخصیص تمام انبیاء میں آخر نبی ہوئے حضور کیساتھ یا حضور کے بعد قیام قیامت تک کسی کو نبوت ملنی محال ہے۔

زیر تبصرہ کتاب مجموعہ رسائل رد مرزائیت میں بھی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا قرآن وحدیث کی روشنی میں مکمل دلائل کے ساتھ ثابت کیا ہے اور مرزائیت کا بھی قرآن وحدیث کی روشنی میں اور اکابرین امت کی کتب سے رد کیا ہے۔

بلکہ آپ مرزائیت اور مرزائی توازوں میں فرق نہیں کرتے اور عموماً دونوں کے یکساں احکام بیان کر جاتے ہیں۔ مرزائیوں کے احکام کے بارے میں امام احمد رضا خاں بریلوی اپنے فتاویٰ رضویہ میں فرماتے ہیں کہ قادیانی مرتد منافق ہیں مرتد منافق وہ کہ کلمہ اسلام اب بھی پڑھتا ہے۔ اپنے آپ کو مسلمان ہی کہتا ہے اور پھر اللہ عزوجل یا رسول اللہ یا کسی نبی کی توہین کرتا ہے ضروریات دین میں سے کسی شے کا منکر ہے قادیانی کے پیچھے نماز باطل محض ہے قادیانی کو زکوٰۃ دینا حرام ہے۔

☆☆☆☆

نام کتاب: عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مصنف: مولانا حاجی پروفیسر نور بخش حنفی نقشبندی توکل

موضوع: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحیثیت رحمت عالم

صفحات: ۳۰
علامہ پروفیسر نور بخش حنفی نقشبندی توکل علیہ الرحمۃ کا شمار ان مسلم مفکرین

مدبرین، علماء، سکالرز میں ہوتا ہے جو اسلامی دنیا میں اپنی زندگی ہی میں عظیم لکھاری ہونے کی وجہ سے اپنا لوہا منوا چکے تھے اسلوب تحقیق و تحریر کا منفرد انداز رکھتے تھے حضرت پروفیسر نور بخش توکل علیہ الرحمۃ نے مسلمانوں کی اعتقادی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے بہت قابل قدر کتابیں لکھیں زیر تبصرہ کتاب عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم اور کتاب کا موضوع ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحیثیت رحمت عالم مصنف علیہ الرحمۃ نے اپنے موضوع کے ساتھ مکمل انصاف کیا ہے۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہ اجمعین کے اقوال اور اکابرین

امت کی کتب سے مکمل دلائل سے ثابت کیا ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف اپنے غلاموں کے لئے ہی رحمت نہیں۔

بلکہ جمیع مخلوقات و انسانیت کے لئے رحمت ہیں اور اسی طرح حیوانات و نباتات و جمادات کے لئے بھی رحمت ہیں یہ کتاب مصطفیٰ فاؤنڈیشن والٹن نے مرکزی جماعت اہل سنت والٹن کے تعاون سے شائع کی ہے۔ بیرونی حضرات E-121 فاروق کالونی والٹن لاہور سے بیس روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوا سکتے ہیں۔

نام کتاب: عظمت والدین

مولف: مفتی محمد نظام الدین رضوی

صفحات ۷۲

شرف اشاعت: مصطفیٰ فاؤنڈیشن لاہور

طالع: مسلم کتابوی لاہور

حضرت علامہ مفتی محمد نظام الدین رضوی کا شمار اہلسنت و جماعت کے بہترین فضلاء میں ہوتا ہے۔ حضرت مفتی صاحب کی قلمی خدمات بے شمار ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب عظمت والدین بھی آپ کی ایک بہت خوبصورت و اعلیٰ کتاب ہے عظمت والدین قرآن پاک کی نص اور متواتر حدیث پاک سے ثابت ہیں حضرت مفتی محمد نظام الدین رضوی صاحب نے قرآن پاک کی نگاہ میں ماں باپ کا مقام اور ماں باپ کی خدمت اور احترام کے اسرار و رموز کو بہترین انداز میں بیان کیا ہے۔ اور حدیث متواترہ سے مکمل دلائل کیساتھ ثابت کیا ہے کہ والدین کی نافرمانی سخت ممانعت رکھتی ہیں۔ اور اکابرین امت کی کتب سے بھی عظمت والدین اور ان کی عزت و تکریم کے بارے میں خوبصورت انداز میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ کتاب مصطفیٰ فاؤنڈیشن والٹن نے مرکزی جماعت اہل سنت والٹن کے تعاون سے شائع کی ہے بیرون جات کے حضرات ۱۵ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کر سکتے ہیں۔

ماہنامہ لائبریری بعدی کے نام مشاہیر ملت کے

پیغامات

مولانا محمد منشاء تابش قصوری

پیرزادہ علامہ اقبال احمد فاروقی

پروفیسر عبدالرؤف قریشی

ممتاز محقق پروفیسر مجیب احمد

خطیب پاکستان علامہ محمد عارف نوری

علامہ عبدالمصطفیٰ ہزاروی

نثار تیری چہل پہل پر ہزاروں عیدیں ربیع الاول
سوائے ایلینس کے جہاں میں کبھی تو خوشیاں منارہے ہیں
(مفتی احمد یار سالک فیضی)

ارشاد باری تعالیٰ: وَآمَّا بِنِعْمَةِ فَحَدِّثْ

اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو (ترجمہ کنز الایمان پارہ ۳۰)
سرکارِ مدینہ فیضِ گنجینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت ہمارے لئے
تمام نعمتوں سے افضل ہے۔ لہذا ہمیں اس نعمتِ عظمیٰ کا خوب خوب چرچا کرنا چاہیے
اور خوشی کے اظہار پر سب سے بڑے جشن کے طور پر مناتے ہوئے چرچا اٹھاں جلوس،
نذرو نیاز، محفل میلاد منا کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنی چاہیے کیونکہ یہ ”عیدوں
کی عید ہے“

برکاتی فاؤنڈیشن ہر سال کی طرح اس سال بھی خوشی کا اظہار کرنے کا وعدہ
کرتے ہوئے آپ سے درخواست کرتی ہے کہ براہ کرم آپ بھی ہر ممکن طور پر حصہ
لیتے ہوئے ۱۲ ربیع النور کی آمد پر بہترین خیالیں زیب تن کرتے ہوئے اپنے گھر و دفتر
پر چرچا اٹھاں، بینرز و جھنڈے آویزاں کریں اپنے علاقے کی ہر مسجد اور مدرسے سے
محفل میلاد و جلوس کا انعقاد اور خاص کر شب ولادت صبح صادق کے وقت محفل بہاراں
سرکارِ مدینہ فیضِ گنجینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسین تصور میں ڈوب کر قیام کر کے صلوٰۃ و سلام کے
گلدستے پیش کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ عز و جل سے دعائیں مانگیں، مختیر کار و باری و
صنعت کار اپنی مصنوعات میں ۱۲ فیصد خصوصی رعایت فرما کر اس خوشی میں شامل
ہوں اور اعلانات و بینرز آویزاں کریں۔ معافہ اور مصافحہ کیجئے۔ مٹھائیاں تقسیم کیجئے۔
جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسٹیکر، بائٹے، سنیوں پر نعلین پاک اور گنبد
خضراء والے بیج لگائیں، میلاد لٹچ ڈنر اور پارٹیز کا انعقاد کریں، اور ہو سکے تو تو زیادہ
سے زیادہ غرباء میں راشن اور کپڑے تقسیم اور کار خیر کے ساتھ ساتھ سبیل نذر و نیاز اور

علم کی ترویج کے لئے علماء کرام کو دینی کتب تحفے میں دیکر نعت کا اظہار کریں اور سب سے بڑھ کر ایک دوسرے کو ”جشن عید میلاد النبی“ کی مبارک باد بذریعہ عید کارڈ، ملاقات، فون اور پیغامات بھیجیں اور عید مبارک کا رواج عام کریں کہ جس طرح رمضان المبارک اور عید الاضحیٰ پر کرتے ہیں۔ اگر آپ عالم دین ہیں تو اپنے خطبوں اور وعظ میں عوام الناس کو سیرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل کی ترغیب دلائیے، معلم ہیں تو اپنے شاگردوں کو جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منانے کی ترغیب دیجئے، جسٹس یا وکیل ہیں تو بار عدالتوں اور بار کونسلوں میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے سیمینار، کانفرنسیں، اور مصطفوی قوانین کا چرچا عام کریں کہ یہ عیدیں بھی سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے میں ملی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں۔ کیونکہ محفل میلاد کرنے کے خواص میں یہ مجرب ہے کہ اس سال امن و امان رہتا ہے اور ہر مراد پانے میں جلدی خوشی ملتی ہے۔ (مواہب الدنیہ، حضرت سیدنا امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ) آپ کے علم میں یہ بات بھی ہوگی کہ سن ۲۰۰۶ء کو امت مسلمہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طور پر منارہی ہے۔

بزم کوئین نمائش ہے تمہاری ساری

حق نے یہ بزم تمہیں سے ہے سنواری ساری

اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب تم مسجد میں داخل ہو تو نبی کریم ﷺ پر سلام بھیجو کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے کاشانہ اقدس کو عید نہ بناؤ اور نہ اپنے گھروں کو قبریں بناؤ تم مجھ پر درود بھیجو جہاں بھی تم ہو کیونکہ تمہارا درود مجھے پہنچتا ہے۔ (الشفاء شریف جلد ۲ ص ۸۳)

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی

مدیر جہان رضا، کی کتاب ”باتوں سے خوشبو آئے“

سے ناموس رسالت کے حوالے سے ایک ایمان افروز اور باطل سوز اقتباس

”ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تحفظ کا معاملہ ہو یا قادیانیوں کو کھلی

چھٹی دینے کا مسئلہ۔ علمائے کرام اگر چہ توڑ پھوڑ کی راہوں پر نہیں چلتے مگر ان کی راہیں

مضبوط اور پختہ ہیں۔ یہ لوگ خاتم الانبیاء کے دیوانے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کی عزت پر جان دینے والے ہیں۔ ناموس مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سب

کچھ لٹا دینے والے ہیں۔ کوئی طاقت ان کے جہادی علم کے طوفانوں کو روک نہیں سکتی

۔ فوجیوں کو شاید ان فقیروں سے کبھی واسطہ نہیں پڑا۔ جس اسلحہ و بارود پر آج کی فوجی

حکومت کو تار ہے وہ دیوانگان عشق کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔

پڑا تمہیں ہے کبھی دل جلوں سے کام نہیں

جلا کے راکھ نہ کردوں تو داغ نام نہیں

(باتوں سے خوشبو آئے)

مطبوعہ تاریخ اسلام فاؤنڈیشن لاہور

پیغام

ممتاز ماہر تعلیم شاعر اہل سنت ادیب ملت حضرت مولانا محمد منشاء تائبش
قصورى سربراہ شعبہ فارسى جامعہ نظامیہ لاہور

محترم المقام جناب محمد فضل نقشبندی مجددہ میٹنگ ایڈیٹر "ماہنامہ" لائبریری
بعدی نے بشارت دی کہ ہم اپنے ماہنامہ کا "تحفظ ناموس رسالت نمبر" نکال رہے
ہیں۔ یہ نہایت مثبت اقدام ہے۔ "شامان رسول انام" کا سلسلہ نیا نہیں۔ زمانہ خیر
سے ہی گستاخوں کا ٹولہ چلا آ رہا ہے۔ لیکن ان کی ساقیانہ کاروائیوں کے باوجود کرم خدا
اور رسول میں نہ کمی آئی اور نہ ہی آسکتی ہے۔ مگر ایسی نازیبا اور مکروہ سازشیں کرنے
والوں کا انجام بخیر نہ ہوا۔ وہ عذاب الہی میں گرفتار ہوتے چلے آ رہے ہیں۔ اور عبرت
کا نشان بنتے جا رہے ہیں۔ عاشقان رسول انام علیہ التحیہ والسلام نے اپنی انوں
کا نذرانہ پیش کر کے ناموس رسالت کا تحفظ کیا اور دنیا و آخرت میں سرخروگی کی
سعادت سے بہرہ مند ہوئے۔

ماہنامہ "لائبریری بعدی" اپنی مساعی جمیلہ کو بروئے کار لا رہا ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ
اراکین رسالہ کو کامیابی و کامرانی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

محمد منشاء تائبش
قصورى

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

پیغام

ممتاز محقق جناب پروفیسر مجیب احمد

شعبہ تاریخ جامعہ پنجاب

اسلامی تہذیب و تمدن کا ازل سے ہی طاغوتی طاقتوں سے تصادم جاری ہے۔ جو انشاء اللہ عالمی غلبہ اسلام تک جاری رہے گا۔ تہذیبوں کے اس تصادم میں اسلامی تہذیب و تمدن کا یہ طرہ امتیاز رہا ہے کہ اس نے کبھی بھی فریق مخالف کے نزدیک معزز اور محترم شخصیات کی توہین نہیں کی۔ اس کے برعکس، مخالفین اسلام نے ہمیشہ اپنی فکری اور نظریاتی شکست کو تسلیم کرنے کی بجائے۔ اسلام اور اس کی معزز و محترم شخصیات کی توہین کرنے کی جسارت کی ہے۔ یورپ کے بعض اخبارات کے ذریعے توہین رسالت کی حالیہ کوششیں بھی اسی سلسلہ کی ایک گھٹیا مثال ہے۔ جس کی جتنی بھی مذمت کی جائے، کم ہے۔

ماہنامہ ”لائبنی بعدی“ (لاہور) کی مجلس ادارت مبارک باد کی مستحق ہے جس نے ناموس رسالت اور مقام مصطفیٰ کے تحفظ کے لئے خصوصی نمبر شائع کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ادارہ لائبنی بعدی کی اس عظیم کاوش کو قبول فرمائے اور ہم سب کو اس سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مجیب احمد

شعبہ تاریخ پنجاب یونیورسٹی لاہور

پیغام

مفکر اسلام، علامہ پروفیسر عبدالرؤف قریشی

چیرمین: تحریک غلبہ اسلام پاکستان

ماشاء اللہ ماہنامہ لائبی بعدی نظریہ ختم نبوت کے تحفظ کا ایک درخشندہ ستارہ ہے جس میں آقائے کریم علیہ السلام کی ناموس کے خلاف اٹھنے والی ہر مکروہ آواز اور ہونے والی ہر ناپاک سازش کا قلع قمع کیا جاتا ہے اور خصوصاً سختی مرتب کے غلاموں کو ایک نیا ولولہ اور نیا حوصلہ فراہم کیا جاتا ہے۔ لائبی بعدی کی پوری ٹیم جذبہ عشق رسول سے سرشار ہے اور کتنی عظیم نیکی ہے کہ وہ اس پرچے کو کمرشل پرچوں کی طرح تا پاکی سے آلودہ کر کے پیسے نہیں کما رہی بلکہ فقر و فاقہ کی مستی کے عالم میں غلامی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حق ادا کر رہی ہے۔

پیغام اسلام

قاری سعید احمد کرمی (ملتان)

ماہنامہ لائبی بعدی مبارک یاد کا مستحق ہے کہ خلفاء راشدین اور صحابہ کبار کی سنت پر عمل کرتے ہوئے گستاخ رسول کے نظریات کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے لئے ماہ اپریل و مئی کا خصوصی شمارہ ”تحفظ ناموس رسالت نمبر“ شائع کر رہا ہے میں اس موقع پر ادارہ لائبی بعدی کو اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلاتا ہوں اس نظریاتی پرچے کی اشاعت اور ترسیل کے علاوہ سالانہ خریدار بنانے کے سلسلے میں میری خدمات ہر وقت حاضر ہیں۔

والسلام

سعید احمد کرمی

ناظم جامعہ ضیاء القرآن یو بلاک نیو ملتان

خطیب پاکستان علامہ محمد عارف نوری کا پیغام

نظریہ ختم نبوت کا ترجمان اور تحریک فدا یان ختم نبوت کا نمائندہ جریدہ ماہنامہ لائبی بعدی لاہور اہل سنت و جماعت کا ایک متنوع علمی جریدہ ہے۔ جو عوام اہل سنت کی فکری رہنمائی کرتا ہے اور علماء و محققین کو بھی علمی رہنمائی دیتا ہے۔ یہ رسالہ پچھلے سات سالوں سے مسائل کی زیاوتی اور وسائل کی کمی کے باوجود اپنا نظریاتی سفر جاری رکھے ہوئے ہے۔ جس میں دیگر دوستوں کے علاوہ محترم محمد افضل رشید نقشبندی کی انتھک محنتوں کا بڑا دخل ہے۔ ماہ اپریل مئی کا شمارہ تحفظ ناموس رسالت نمبر کے عنوان سے مطلع صحافت پر جلوہ گر ہو رہا ہے۔ جو یقیناً ہم سب کے لئے خوشی کا باعث ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ لائبی بعدی کی ساری انتظامیہ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور اہل سنت کے خواص و عوام کو اس خصوصی شمارے سے بھرپور استفادہ کی توفیق بخشے۔ آمین

محمد عارف نوری سبزہ زار لاہور

جانشین مفتی اعظم پاکستان

صاحبزادہ محمد عبدالمصطفیٰ ہزاروی کا پیغام

تحفظ ناموس رسالت کے حوالے سے جو شخص ادارہ یا تنظیم کسی بھی حوالے سے کردار ادا کرے وہ یقیناً خوش بخت اور ہدیہ تبریک و تحسین کا مستحق ہے۔

”ماہنامہ ”لائبی بعدی“ لاہور نے ”تحفظ ناموس رسالت نمبر“ نکال کر قابل ستائش کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ اس پر لائبی بعدی کی پوری انتظامیہ کو جتنی مبارک باد دی جائے وہ کم ہے۔

صاحبزادہ محمد عبدالمصطفیٰ ہزاروی

نائب ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس پاکستان

ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری گیٹ لاہور

دو گنا مجاہد

تحریر و تحقیق: صلاح الدین سعیدی

۱۴ فروری کے جلوس ناموس رسالت میں سرکاری غنڈوں نے اپنے مکروہ عزائم پورے کرنے کے لئے مفتی سرگرمیوں کی یلغار کر کے معصوم اور نہتے سنی عوام، علماء، مدرسین، اساتذہ اور دینی طلباء کے کردار کو مشکوک بنایا اور قید و بند کی بھٹی سے گزارا تو ایک بہت بڑا کام ناموس رسالت کے قیدیوں کو کھانا اور دیگر ضروریات کی فراہمی کا تھا۔ یہ اتنا بڑا کام تھا کہ کسی بڑی سے بڑی جماعت کو بھی اس کام کی ذمہ قبول کرنا دشوار تھا لیکن جمعیت علماء پاکستان کے عظیم کارکن چوہدری محمد صدیق سیکرٹری اور نوجوان اور پر جوش عالم دین علامہ سید محمد عابد گردیزی نے اپنے دیگر مخلص ساتھیوں سمیت انتہائی احساس ذمہ داری اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مہمانوں کی خدمت کے جذبہ سے یہ کام شروع کیا اور اب تک جاری رکھے ہوئے ہیں۔

دو دن رات وہ مدارس کے مہتمم حضرات، مخیرین اہل سنت، مختلف تاجروں، تنظیمات اہلسنت اور عوام اہل سنت کے ملاقاتیں کرتے ہیں۔ انہیں جیل میں موجود امیران ناموس رسالت کے احوال سناتے ہیں۔ ضروریات کی تفصیل بتاتے ہیں ان کے ذہن بناتے ہیں پھر چندہ یا اجناس و غلہ وغیرہ حاصل کر کے دیکیں پکواتے ہیں، روٹیاں پکواتے ہیں۔ ٹرک میں رکھ کر خود خادم کے طور پر ساتھ جاتے ہیں۔ جیل اہلکاروں سے ملتے ہیں قانونی تقاضے پورے کرتے ہوئے اور دیگر کٹھن مراحل سے گزرتے ہوئے امیران ناموس رسالت تک پہنچ کر انہیں کھانا کھلاتے ہیں دودھ مشروبات اور جوس پلاتے ہیں۔ پھلوں اور پھولوں کے تحائف پیش کرتے ہیں اس طرح یہ حضرات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مہمانوں کی خدمت کر کے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا میں اور محبتیں سمیٹ رہے ہیں۔ ہم دونوں مجاہدوں کی عظمت کو سلام پیش کرتے ہیں۔